ہر آلودہ زندانسی کام
ہیچہ اوسکا تھا نور نگاہ
سنا عابدون نی جو یہ حال زار
کہا ایک عابد تھا عالی مقام
وہ کشب جو فرزند برہما سی تھا
جو کدرو و بنتا تھا دونونکا نام
وہ مجھسی کہو تم خوشی ہی طلب
وہ بنتا جو تھی دوسری گلعذار
ہو شوہر نی دونونکا مطلب سنا
ہوئی آئینہ شان پروردگار
... حال اونکا بیان
... کہ نصف النہار

کیا دم زدن مین وہ قصہ تمام | لگین فی کیا ترک اپنا مکان

چمن جہاں رم دربیان فی عامی کہ رود و باد باران بر حق اسیران خود

ہوا مثل سیماب دل بیقرار
عیان دیکھ پر چاہیت اوسکا تمام
ہر اک ماہ طلعت کا شوہر بنا
کیا اونسی کشب نی اکدن کلام
نگاہ و نگاہین شیو رفتنی بکوب
کہا اونسی ای شوہر نامدار
اوٹھا اور وہان ہاتھ بھر دعا
ادبی ایک گو رنٹ کو افعی ہزار
الہی کام ... رقت نی کمسی عیان
ضیا ہی رخ غیرت ماہ ...
روانا وہ سوی آسمان
... ستاتا تا اوسی
... ہو کدرو کی مانکو نصیب
... رنگا کیسا ہی رنگ بدن
... کنیز مین بیشک فروغ
... نا کہین مہر تابان کہین
... ہی کچھ سیاہی کا رنگ
... کی جو الف تھی نونہال
... سیاہی کی دہی ...
تھا اونسکی ... المقبل ...
... کو ماہ شرایا ...

کہا سوت سی کیجیی یہ بیان
جو تیرہ بہن عابد کی تھین ... گیان
غرض دلسی وہ دو کو کرتا تھا پیار
دلونکا تمہاری جو مرغوب ہو
کہا ہنسکے کدرو نی ای شہریار
مجھی دو پسر چاہیئین خوش جمال
نشانی یہ ماوک جو پہچانتا ...
ہوئی دوسری زن بہی ...
نہ بنتا کو تھی طاقت انتظار
نہایت حسین اور تھا سرخ رنگ
ہوا خوش جو اوس سی آل افتاب
مگر اونسی دی اپنی مانکو دعا
غرض ایکجا دو نو تہین جلوہ گر
ملا جسکا ہو راستی سی کلام
وہ بنتا ہوئی اسطرح تر زبان
کدورت سی کدرو کا دل تھا سیاہ
وہ گھوڑا سفید ... بی نظیر
کہا ماں ... ادہر ہو نی کہنا قبول
رہی کچھ بھی باقی نہ اصلاح ...
نہ کی حکم ماں ... جسدم نگاہ
جو بنتا کی ... ادو سرا

روانہ ہوئی صاف قالب سی جان
ملا تخت شاہی بنا بادشاہ
گیا کاٹ کر پھر وہ تحمک کہان
ہر اک روکش بدر تھی بیگمان
ہزارون کنیزین تھین خدمتگار
جو دنیا کا اسباب مطلوب ہو
پسر تمسی بین چاہتی ہون فرار
بھری بازو مین ہو قوت کمال
اوسی دم ہوئی وہ دعا مستجاب
شمار اونکا دو تھا کچھ فزود
کیا ایک بیضی کو اونسی فگار
ہوئی دیکھکر عقل بنتا کی دنگ
ارن نام رکھا دیا یہ خطاب
جو بیوقت بیضہ شکستہ کیا
کہ اسپ اوجی سر دا آیا ...
وہ بیشک ہو مجد و ...
کہ ہی رنگ ہو راست ...
چلی صاف ناراستی ...
سراپا صفائی ہین ماہ ...
ہوا دل کا اسطرح ...
بنی آہ کدرو کی بنتا ...
دعا کی زبان آ ...
... اسیر ہوا ...

...کہان اوس سے ہیہا ہوا
...کر مین تھا کہ کیا کیجیے
...ن تھا لی اوسنے راہ سفر
...یاد و ملاح آئی نظر
...پیر و بال سے کوہسار
...پدر کشب نامدار
...حسب دم قریب پدر
...ن کہا باپ سے اپنا حال
...ہب انکا بھی حال زار
...ہسا ہنونسے ہی گفتگو
...مین ہے سنگ پشت کلان
...ض مین اوسکا چالیس کوس
...مین جان انسان ہے فیل
...رت ہے باہی لوس
...آئی تجھی وہ غذا
...نظر دونون آئی نظر
...ن دونونکو شکل صبا
...ن اور عرض کا یون شمار
...صحت لک او سپہ متا تہی
...بال کہل اونکا مشہور تھا
...یر بہون گری عابد لاک
...نی اوسکی منقار مین
...و کہسار چھانی تمام

وہ منزل مرغان ہویدا ہوا
کنیزی سی ماںکو رہا کیجیے
کہ ہی چشمۂ آب حیوان کدہر
وہ طعمہ ہی اسکے سبب یکدگر
زمین پر نہ پاتی تھی دم بھر قرار
نظر آیا ناگہ لب جوبار
جھکایا بصد عجز قدمونپر سر
ستاتی ہی اب بہوک مجکو کمال
ملا خاک مین رتبہ و افتخار
مجھے آب حیوانکی ہی جستجو
کرون عرض و طول اسکا تجسے بیان
کہ ہی فیل ابر سیہ پای بوس
زمین پر روان صورت رود نیل
بھری اوس سے چالیس اور آٹھ کوس
شکم سیر ہو دور ہو یہ بلا
نہ اس حال سی تھی وہ صلاح خبر
سر راہ ناگاہ دریا ملا
کہ تھا چار سو کوس تک سیادلر
کہ دنیا کی قصونسی نارافض تھی
ریاضت کا شہرہ بڑا دور تھا
طبیعت اسی غمسی اندوہناک
ملا اوج قوت کو اوپار زمین
نہ پایا کہین اسطرح کا مقام

یہ فرزند تھا اپنی مان پر فدا
نکالی خلاک نی رہائی کی راہ
ہوئی مشتعل آتش اشتہا
مگر برہمن کو نہ کہانا تھا وہ
بنے طعمہ صیاد و ملاح و چور
وہ دریا کہ طوفان موج روان
ہوا دیکھکر خوش وہ فرزند کو
غذا مجکو ملتی نہین اسقدر
بہن کی کنیزی مین ہی مبتلا
پدر نی کہا جو وہ تالاب ہے
وہ رفعت مین ہی چار جوجن بلند
قریب اس جگہ سی بیابان ہے
بلندی مین جو بیس کوس اوسکا طول
ہر انسان کی رنج مین جان ہے
گرڑ یہ سخن سنکی آیا وہان
گرڑ نی کیا اپنی پنجونمین قید
درخت ایک آیا وہان پر نظر
گرڑ نی کیا شاخ پر جو قرار
ہر اک اوسمین لٹکا تھا اولٹا پاؤن
گرڑ نی جو دیکھا نہ آیا قرار
زمین پر گری آگی کیا اسکا دخل
گرڑ رہا اوڑا لیکی شاخ شجر
کہ رکھدے وہ...

اگر دل غم و رنج مین مبتلا
ہوئی آب حیوان کی ہمسایونکو چاہ
قناعت کو چھوڑونگی طعمہ کیا
ہر رنگ ہوا صاف جاتا تھا وہ
عدم کو روانہ تھی لاکہون کروڑ
ہر اک سمت تھا مجمع عابدان
بغل مین لیا دل کی پیوند کو
شکم سیر ہوا ایکدن اے پدر
مصیبت کی نازل ہی وہ اسپر بلا
کنارہ عدم تھا وہ نایاب ہے
وہان راہ مرغ نظر کی ہی بند
عجب وحشت انگیز سنسان ہے
ستم سی ہین انسان وہانکی ملول
قضا ہی بلا ہی وہ شیطان ہے
دیا تھا پدر نی جہان کا نشان
بنی صاف باز اجل کی وہ صید
پھیلا پھولا سر سبز تھا...
شکستہ ہوئی...
زمین پر جو...
کہ مجھسے خطا...

عبادت میں چھپا تھا کتب جہان
اسی شکل اژدر کی وہ آیا وہان
زمین پر جو رکھدی وہ شاخ بلند
نہ پہونچا ذرا عابدونکو گزند

گڑر کو ملی عابدونسی امان
ہما پنچل کو عابد ہوئی سب روان
کہا ای پدر اب یہ ارشاد ہو
کہان پھینکوں لیجا کی اس شاخ کو

کہا اوس جگہہ ہی وہ کوہ عظیم
وہ میدان محشر کا دل ہی دو نیم
وہاں لوہی انسان بہی کا قوت ہے
بلاؤن سی ہر طرح معمور ہے

وہاں پھینک دی جاکی شاخ شجر
دکھائی درخت منفعت ثمر
یہ سنکی بجالایا حکم پدر
ہوا رونق افزا اوسی کوہ پر

دبی تھی جو نیچی نہین دولون سکار
گڑر کی ہی طبیعۂ خوشگوار
ہوا سیر کھانی سی اوسکا شکم
رہا بھوک سی پھر نہ کچھ دل کو غم

گئی اشتہا آئی آسودگی
اوڑا راہ لی اپنی مقصود کی
برسپت نی اندر سی ظاہر کیا
کہ آتی ہی اس شہر پر کچھ بلا

گڑر کو ہی اس آبجیون کی چاہ
وہ آتا ہی لیگا بلا اشتباہ
نظر آئی اندر کو بھی بد شگون
بدن کا ہوا خشک اس غم سی زار

اوڑا رنگ رخسار مانند دود
ہوئی بحر سی اوسکی آتش نمود
شگون اسطرح کی ہوئی شعلہ بار
کہ اندر نہایت ہوا بیقرار

کیا یون برسپت سی اوسنے سوال
کہ کس وجہ سی ہی یہ شکل ملال
وہ بولی کہ اسکا عجب کچھ نہین
اوٹھائی تکبر نی سر پر زمین

ریاضت پہ تو عابدونکی ہی بنا
اسی سی ہوئی تجھپہ نازل بلا
جو اندر نی آمد گڑر کی سنی
اجازت جوانان میدان کو دی

رہو دل سی آمادۂ کارزار
خبردار غفلت نہ ہو زینہار
مسلح رہیں دیوتا سب یہاں
کہ پہونچا گڑر بھی یکایک وہان

نمایان ہوئی ساز و سامان جنگ
بنا عرصۂ حشر میدان جنگ
بنی وہ پر و بال و منقار تیغ
کیا صاف میدان کو بیدریغ

وہ جرار میدان تھی جو انتخاب
گڑر سی نہ لائی لڑائی کی تاب
ہوئی چور زخمون سی جب جسم خوب
گئی بھاگ گندہرب سب سی جنوب

قسم بانده روز کا یون ہی حال
ہوئی کثرت زخم سی پایمال
وہ مغرب کی جانب روانہ ہوئے
خدنگ الم کی نشانہ ہوئے

نظر آئی ہر گز نہ جای پناہ
گئی کچھ پریشان مشرق کی راہ
نبرد آزمودہ تھی اسنی کما
طبیعت گئی جنگ سی اونکی ہار

نہ ہوئی وہ بھی سوئی شمال
ہوا رزمگہہ کا پریشان حال
کئی مرد میدان تھی ثابت قدم
بڑھایا لڑائی کا آگی علم

حر و افسون سی کر اک نئی کام
بنا کان آتش وہ میدان تمام
جو بھڑکی وہان آتش شعلہ بار
گڑر کی طبیعت ہوئی بیقرار

بید اکئی تو نہ ہو
عدو مین تھی ہشت الف اور آٹہ سو
ملا جس جگہ چشمۂ آبدار
گڑر نی اوسی پی لیا ایکبار

ی پہ یاران سب
ہوا دیوتون پر گڑر فتحیاب
لڑائی سی جب مطمئن دل ہوا
سب آسان وہ کار مشکل ہوا

کا جو خواستگار
ملخ سی بھی چھوٹا بنا جسم زار
نہایت بنا لاغر و ناتوان
جہان آبجیون آیا تھا وہان

اریک تھی
کہ گنجایش اسمین تھی انگشت کی
وہان تند و تیز ایک چرخی روان
یہ گردون گرد انہین عنت کہان

طر
روانہ ہوا آگی وہ نیک پی
کہ ناگاہ دو سانپ آئی نظر
ہم ایسا کہ پتھر کا پانی جگر

ادی گڑر نی جو ایک مشت خاک
ہر افعی کی آنکھون مین جھوکا وہان
کیا دونون سانپو نکو اندھا وہان

...ح اکبار وہ غم کی شام | گرڑ نی بھر اَجیوان سی جام
...ت کی تعظیم لایا بجا | دل اونکا بہت شاد و خرم ہوا
...کہا مین یہ ہون تجھ آشنگار | ارادی یہ ہون آپ جسدم سوار
...سکی جو اور ہو آرزو | طلب کر ملی تجکو بی جست و جو
...انہ لون آجیون کا نام | بغیر اسکی بر آئی مطلب تمام
...بر آئی مراد دلی | بصد عجز بولا کہ ہی کشن جی
...ن کی لوین ہوئی گلفشان | تصور ہی کی ساتھ آنا یہان
...چاہون پہونچون بشکل نظر | تصور کو بھی ہو نہ اوس جا گذر
...داع اوس جگہ سی ہوا | سنو راجہ اندر کا اب ماجرا

ہوا صورت باد صرصر روان | ملی راہ مین کشن جی ناگہان
کہا مانگ جو تجکو درکار ہو | زبان سوال اب گہربار ہو
ملی مجکو بالای برق مقام | کہا سنکی مقبول ہی یہ کلام
کہا ہان جو یہ قول و اقرار ہے | تو یہ مشتِ پر یہ طلبگار ہے
نہون حشر تک بیر زندہ رہون | جوانونکی صورت توانا رہون
کوئی چیز مجہسی طلب کیجئے | مناسب ہی کچہ نذر مین لیجئے
تری پشت پر ہو کی اسوار مین | کرون سیر صحرا و گلزار مین
گرڑ نی کہا حکم ہی یہ قبول | سر مو نہ اب اسمین ہوگا عدول
گرڑ کا سنین سامعین اب حال | عدو کیطرف سی تہی غفلت کمال

لڑائی راجہ اندر کی گرڑ کے ساتھ گرڑ بصورت طائر سفید قوی



سہر ہوا وہ غافل اسی بیکھبر
شکستہ ہوا ضرب سے ایک پر
مگر اس خطا پر نہین ہی نظر
کدرو مثل بلبل بنا گلفشان
اوٹھاؤن تجھی بھی مین اِس [illegible]
یہ سنتی ہی اندر ہراسان ہوا
ہوا صورتِ آتشی کا ظہور
کدرو نی کیا حال اپنا بیان
مگر اوسکی لڑکی ہمکو ہی اختیار
سوا اسکی اندر نی یہ بھی کہا
دیا لا کی سانپونکو آبِ حیات
دکھایا دعا نی جو اپنا اثر
سنا عابدون نی جو حال ندا
کہ تھا ایک زاہد جرنکار نام
شب و روز سیر بیابان پسند
لٹکتی تھی اوسمین بحال تباہ
اونھون نی کہا سب گنہگار ہین
[illegible] اثر مکین
[illegible] کا جواب

ہوئی آتش کینہ پھر شعلہ ور
کدرو نی کہا ہنسکی کیا ہی ضرر
کہا راجہ اندر نی ای نامور
زبان سی ہین کیا اپنا ہم مدح خوان
عدو بھی بڑہائی گر اسکو قوت
بڑھا خوف یہ دل پریشان ہوا
دلونسی کدورت ہوئی صاف دور
نہ دونگا مین اک قطرہ ہی بان
مزاحم نہ مین ہونگا کچھ زینہار
کہ سانپونکو بھی تو کریگا غذا
کنیزی سی بنتا نی پائی نجات
تو سانپونکو آتش سی پہونچا ضرر
کہا سب نی [illegible]

چمن ہم در بیان [illegible]

غم و رنج کا کچھ نہ دل [illegible]
کوئی مخلصی کی نہ تھی اونکی
ہر اک ہم بزرگ جرنکار ہین
کہا اب کرونگا زن جبین
دعا تیری خالق کری مستجاب
جرنکاری ہو جسکی دختر کا نام
ہر اک سمت ہستی تہی سب [illegible]
[illegible] حسن ماہ تمام
[illegible] ان ہویدا ہوا

لیا بجر سی اپنی اندر نی کام
جو تیغ دعا سی ابھی کام لین
بیان مجسے ہی زور و قوت کا حال
بیابان زمین کوہ دریا تمام
نہ اوٹھین لڑائی سی ہرگز قدم
ہوئی صلح القصہ دونون ملی
جو اندر نی دیکھا کہ ہی صلح اب
جو سانپونکو دونگا یہ آبِ حیات
کیا راجہ اندر نی کہنا قبول
نہ اصلا کبھی ہوگا سم کارگر
مگر اوس سی محروم افعی رہی
کرورون ہوی جلکی خاک سیاہ
بچی جسکی باعث سی سانپونکی جان

[illegible] جان بخشی باران از [illegible] و ظہور [illegible]

کہ ناگہ ہوا ایک جا پر گذر
گئی اونسی عابد نی بڑہ کہ کلام
نہین ہی جو فرزند کی اسکو چاہ
مگر شرط یہ ہی کہ ہم نام ہو
یہ سنکر جرنکار نی راہ لی
وہ دی مجکو مین اوس سی شادی کرون
خدا ساز سانپونکا اک بادشاہ
ہوئی رنج و غم سب [illegible]
پریکھیت کا فرزند جنمیجی [illegible] نام

یہ چاہا کری اوسکا قصہ تمام
سزا تیری کردار کی تجکو [illegible]
کہ کس وجہ حاصل ہی ہمکو کمال
کرین ایک بازو پہ [illegible]
دکھاؤن ہزارونکو وہ [illegible]
گئی دور جنگ و جدل [illegible]
گرڑ سی کیا آجوان [illegible]
ملیگی کنیزی سی مانکو [illegible]
گرڑ کا ہوا مطلب دل [illegible]
ہوئی پھر وداع الغرض
کہ اندر وہ پانی اوٹھا لیگئی
بنا راستیک اونکا پشت [illegible]
دیا چاہیی اونکا ہمکو نشان
نہ رکہتا تھا دنیا می اونسی وہ کام
کنوئین مین گئی شخص آئی نظر
کہ تم کون ہو کیا تمہارا ہی نام
یہ ثابت ہوا ہمسے ناحق گناہ
یہ سیر و سمن برگل اندام [illegible]
بدل تہی تلاش اک گل اندام
ہی لطف سی جام عشرت بھرا
باسک تھا نام اوسکا جی [illegible]
تہہ جرنکار آئی وہ حور
مستفاد و خوشی [illegible] نام

سامان جگ ماران



سنا باپ کی خونکا خواستگار
پسر دخت باشک کا انجام کار
کہی سوت سی عابدون نی کلام
دکہن مین جو عابد تھا اک دہوم
وہ بیدنکو کار گوشہ نشین
سنو خال جنمیجہ نامدار
اوتنگ اونکا شاگرد تہا نوجوان
جو گہر مین تہا شاگرد عالی مقام
جو اوستادنی یہ سنا حال زار
کہا اوسنی ای پیر روشن ضمیر
جہان مین ملی خلعت ارجمند
وہ رکہتی تہی شاگردسی کچہ ملال

ہوا جگ پر مستعد ایکبار
امان کا ہوا شاہ سی خواستگار
وہان کس برہمن کا تہا اہتمام
مرید اوسکی تہی تین عالیمقام
معزز تہی اوسکی تہی شاگرد تین
بہت اوسکی محکوم تہی شہریار
اوسی گہر مین جو ڑائی تہی ناگہان
ہوئی اوس سی صحبت کی جو خواستگار
ہوا شاد شاگرد سی بیشمار
یہ خواہش ہی لاؤن بجا حکم پیر
خدا کی بہی ہون سامنی سرخرو
نکالا زبان سی یہ حرف سوال

ہوئی ہوم کی آگ شعلہ فشان
جو باقی تہی افعی بحال تباہ
سنا سوت نی عابدونکا سخن
ارن بند ابمن وہ مشہور تہی
اوتنگ ایک اونمین سرافراز تہی
وہ لائی تہی بیدنکو نام کو
زن پیر کا اب سنو مجہسی حال
وہ شاگرد اس عیب سی تہا بری
کہا نانگ مجہسی جو ہو دلمین چاہ
کوئی حکم محکم مجہی دیجئے
کہی اوس سی اوستادنی یہ کلام
بہت نام راجہ جو مشہور ہی

ہوئی خاک جل جل کی افعی وہان
ملی آتش شعلہ زن سی بناہ
ہوا رنگ غنچہ شگفتہ دہن
عبادت سی دل اونکی مسرور تہی
عبادت پر اپنی بڑا ناز تہا
بنا تا تہا جگ کی کام کو
ہوئی حیض سی پاک وہ خوش جمال
یہ گہڑی گنہ کی نہ سر پر دہری
زر و زیور و گوہر و مال و جاہ
جو دشوار ہو کام وہ دیجئے
کہ وہ ای جوان انیک نام
جہان اوسکی بخشش سی معمور

اوسی کا ملی گوشوارہ سبب مجھے / فقط چار دن کی ہی مہلت مجھے
نہ لایا اگر چار دن میں وہ تو / ملا دونگی میں خاک میں آبرو

دعا ہی زبون دونگی وہ منجلی / کہ عیش وطرب میں پڑیگا خلل
نہایت وہ شاگرد چالاک تھا / ہنر اتھا عیبوں سے دل پاک تھا

ہوا وہ صبا کی طرح سی روان / خجل جسکی سرعت سی تیر کمان
سخی تھا جو وہ راجہ نامور / گیا اوسکے نزدیک یہ بیخطر

طلب جسکی تھی گوشوارہ کیا / سخی تھا وسی وقت اوسنی دیا
ہو شاگرد لیکے وہانسے پھرا / سر راہ طرفہ بلا میں گھرا

کہ ناگاہ تچھک چورا لیگیا / بنا داغ شاگرد کو دی گیا
طبیعت کو پیدا ہوا اضطراب / وہ غصہ کہ کھاتا تھا دل پیچ تاب

اوسے آیا آنکھوں میں اوسدم لہو / بنا جان تچھک کا دلسی عدو
اوسی جا نظر آیا سوراخ مار / لگا کھودنی اوسکو بیقرار

مشقت نہایت تھی مد نظر / زمین کا کیا پارہ پارہ جگر
ہوا اندر کو نتھی پہرسی اوسکی راہ / محبت کی حال تب یہ نگاہ

سر دست پہونچا مدد کی لیے / وہ کار نمایان جان پر کیے
بلا جان تچھک پہ نازل ہوئی / شکست صریح اوسکو حاصل ہوئی

ہوئی آتش جنگ جب شعلہ بار / ہوئی سرو لاکھوں وہم کا زار
یہ ہے مختصر گوشوارہ ملا / جو فضل خدا تھا دوبارہ ملا

جو لایا یہان وہ سعادت شعار / زن پیر کی دلسے کہو یاغبار
نگر دلمیں کہا یا تھا تچھک سی خار / بدل وقت کا ہر گھڑی انتظار

اسی وجہ تھا جان کا وہ عدو / بنا ہر طرح دشمن آبرو

چمن ہفتم دربیان سوختن ماران در آتش جگ راجہ جنمیجے

بڑہمن کو تچھک سی جو لاگ تھی / نہان دلمیں کینے کی اک آگ تھی
ہوئی آتش کینہ جو شعلہ زن / کبھی جلکی جنمیجے سے یہ سخن

کہ تچھک سی خون پدر لیجیے / اوسی سوختہ آگ میں کیجیے
نہیں ہی جو مد نظر انتقام / نہایت تعجب کا یہ ہی مقام

خدا نی دیا ہی بڑا مرتبا / دکھاؤ نہ تچھک کو راہ فنا
وہ قدرت سر دست حاصل ہی آج / اوٹھا دو زمانی سی سانپوں کا راج

سُنی بڑہمن کی جو یہ گفتگو / بنا جان تچھک کا راجہ عدو
ہوا مستعد لیجیے انتقام / مٹا دیجیے صاف تچھک کا نام

بنا برہمن جگ کا پیشوا / مہیا تھا سامان سب ہوم کا
ہوئی آگ جب ہوم کی شعلہ بار / ہی جلکی خاکستر افعی ہزار

ہوا منتروں کا وہ بازار گرم / کہ آہن بھی تہا موم سی سخت نرم
جو تچھک سی اندر کی تھی دوستی / اونہوں نی امان کی جگہ یہ سکو دی

ہوئی دیر تچھک کی آنی مین جب / کہا اوس برہمن سی راجہ نی تب
وہ دشمن کہان ہی جو آیا نہیں / یقین ہی کسینی چھپایا کہین

کہا یون برہمن نی ای بادشاہ / کہ تچھک کو اندر نی دی ہی پناہ
سُنا شاہ نی برہمن کا سخن / ہوا دل کو اک تازہ رنج ومحن

کہا دی جو اندر نی اوسکو پناہ / ہوا ہی سبب جسکی وہ کینہ خواہ
ابھی زور افسون دکھاؤ اوسے / مری سامنی کھینچ لاؤ اوسے

جلا دو اوس آتش میں اندر کو آج / ملا دو ابھی خاک میں اوسکا راج
نواسہ تھا باسک کا جو نامدار / ہوا نا گہان جگ مین آشکار

وہ افعی لباس برہمن میں تھا / چھپائے دل آزار میں مدعا
ہوا اوس برہمن سی راجہ دوچار / کہا تو ہی کس چیز کا خواستگار

[illegible] تھا جو جگ کا پیشوا / کہا اوسنی خاموش ای بادشا
ٹھہر جائیے صبر کا ہی مقام / نہ فرمائیے اتنی عجلت کو کام

ابھی کھینچی اندر کو نا ہوا
وہ اندر جو آتش کی آیا قریب

اس آتش میں بیشک جلا تا ہو نہیں
یہ سمجھا نہیں کوئی اسکا سبب

لب برہمن پر یہ تھی داستان
لپیٹی تھا چادر میں اپنی نہان

کہ اندر کا آپہونچا تخت وان
بدن خوف آتش سے اوٹھا جو کانپ

آراستہ ہونا جگ کا اور روشن ہونا ایک مقام پر آتش شعلہ زن کا اور پہونچنا راجہ اندر کا ہو پر سنگاسن سمیت



دل و جان سے تھی جو عزیز اپنی جان
مٹا صاف الفت کا دل سے نشان

جو اندر کی جلنے سے پائی امان
روانہ ہوا جلد سوئی مکان

برہمن جو آیا تھا بہر سوال
کہا اوس سے راجہ نے اے خوش خصال

کہا اوسنے اے راجۂ نامدار
نہیں مال و دولت کا میں خواستگار

برہمن پر احسان اب کیجیے
جو باقی ہیں اونکو امان دیجیے

دیا پھینک آتش میں غمخوار کو
لیا گھیر شعلوں نے اوس یار کو

جو حاصل ہر ایک بہت کا مطلب ہوا
فراموش اندوہ و غم سب ہوا

تمنا ہو جو کچھ بیان کیجیے
مہیا ہے ہر شے یہاں لیجیے

فقط تمسے ہے اس گھڑی یہ سوال
کہ سانپوں کو ایذا سے جان ہے محال

کیا گوش راجہ نے جو یہ سخن
بہر حال کی خاطر برہمن

ملی اونکو آتش سے اوسدم امان

چمن ہشتم دربیان نسبت کوروان از برہما

جو باقی تھی جلنے سے افعی و ناں
ہوا آج سانپوں کا قصہ تمام
کہ برہما سے دنیا کی ہے ابتدا
زبان پر ہے بعضوں کی یہ بھی کلام
ہوا اوچھہ پرجاپت اونسے نمود
نمایاں ہوا اسو پچ اوس ماہ سے

مہابھارت کو اب سنیں خاص و عام
وہ باعث ہے پیدائش خلق کا
ہزاروں یکم سے ہی یہ نیکنام
رواں اوسکا عالم میں تھا جا بجا
ہم آغوش تھا حشمت و جاہ سے

یہ قصہ زبانی ہیں مشہور ہے
یہاں پا ہی بعضوں کا ایسا بیان
بہر حال برہما سے ہے ابتدا
عدم سے ہوئی پھر اوت آشکار
پسر ہشو نام اوس سے پیدا ہوا

یہ احوال اسطرح مذکور ہے
یہ برہما بلا شبہ ہے سادہ دل
کہ پہلی [illegible]
بنا کشیپ اوس ماہ کا [illegible]
کہ [illegible]

الانام اوس ہی ہوئی ماہرو
ہوا اوس سے ای نام پھر یوعین
ججات اوس سے جسوقت پیدا ہوا
سنی عابدون نی جو یہ داستان
بنا شوہر دختر برہمن
کہا سوت نی یہ سنو داستان
پروہت ہی دیونکا اک سکر نام
نہ تھا فرق اوسکی کرامات مین
مگر دیوتاؤن کو تھا پیچ و تاب
فریب اک کیا چاہیی سکر سی
تجسس جو افسونکا تھا ہر نفس
وہان دیوجانی تھی صاحب جمال
سو اوسکی وہ شکر بھی ہی فدا
یہ اندیشہ دل پر جو نازل ہوا
جو کچھ سی تھی اوس گل کو الفت کمال
نہ آیا جو کچ دلمین حیران ہوئی
جو کچ آئی تو زندگی ہی مری
جو اس امر سی دیو آگہ ہوئے
عدو جانتی تھی ستمگر اوسے
بلائی غرض شکر کو وہ شراب
بلا مین پھنسا ہی جو آیا نہین
پڑھا شکر نی پھر وہ افسون ہان
تو کچ جان بہ گذرا تھا وہ جان

خدائی اوسی کی طرح ہی بروا
کہ دنیا کا حاصل تھا سب اوسکو جیسا
تو وہ دیوجانی پہ شیدا ہوا
کہا سوت سی کیجیی اب بیان
بیان ہو یہ کس شہر کا ہی چلن

ہوا اوس سی پھر اک پسر دلپسند
ٹھکا اوسکی فرزند کا نام تھا
یہ زن دختر شکر تھی خوش جمال
جو تھا چھتری قوم راجہ ججات
دیونکو ہی سکی یہ حیرت کمال

چھمن نہم دربیان حال دیوجانی دختر سکر کہ پروہت دیونکا بود

اوسی یاد تھی علم دنیا تمام
جلاتا تھا مردیکو اک بات مین
نہوتی تھی دیونپر کبھی فتحیاب
وہ افسون لیا چاہیی سکر سی
رہا سکر کی پاس وہ تس اسو برس
محبت وہ کرتی تھی اس سی کمال
کہ رہتا نہین اوس سی دم بھر جدا
پریشان سب طرح سی وہ ہوا
رہا دلمین دن بھر اوسیکا خیال
وہ گیسو کی صورت پریشان ہوئی
بہرحال وہ دل لگی ہی مری
کہ جادو نی زندہ کیا ہی اوسے
کیا راکھ آخر جلا کر اوسے
نہ تھی دیوجانی کو فرقت کی تاب
اوسی لکھا گیا آسمان تا زمین
ہوا صاف راز نہان یون عیان
کیا شکر سی کچ نی سب اشکال

اک افسون تازہ اوسی یاد تھا
قوی دل تھی وہ دیو اس بات سے
غرض کچ برہسپت کا فرزند تھا
یہ لڑکا نہایت ہی چالاک تھا
بنا اوسکا شاگرد سو جان سے
یہ دیونکو اک روز آیا خیال
نہو یہ وہ افسون بتاوین اوسے
کیا قتل صحرا مین جا کر اوسی
تصور سی تھین اوسکی آنکھین وہ چار
کیا باپ سی اوسنی اپنی سوال
یہ شکر پدر نی جو افسون پڑھا
کیا قتل پھر اوسکو لیجا کی ور
یہ سمجھا کیا خانہ شکر پاک
کیا باپ سی پھر دوبارہ سوال
نبی جسطرح زندہ پیدا کرو
اونہین کی شکم سی یہ آئی صدا
وہ استاد تھا سخت حیران ہوا

قناعت کی اقلیم مین نام ہو
مہیا سب اسباب آرام تھا
اوسی ماہ کامل کو حاصل جمال
بھری اوسمین عدل و کرم کی صفات
مفصل بیان کیجیی اسکا حال
کتابون مین لکھا ہی اسکا بیان
کہ مردونکا بھی جس سی دلشاد تھا
مبرا تھی دنیا کی آفات سے
ہوئی ملتجی اوس سی سب دیوتا
جوانمرد تھا اور بیباک تھا
سمجھتا تھا بہتر وہ ایمان سے
کہ اوس گل کو بھی کچ سی الفت کمال
کہین اپنا ثانی بنالین اوسے
وہ چھوڑ آئی قیمہ بنا کر اوسی
کیا انکا شام تک انتظار
مری دل کو پیدا ہی تازہ ملال
اوسی دم وہ بیجان زندہ ہوا
فروتا کسیطرح ہو یہ فتور
ملائی ہی لعل گون مین وہ خاک
خبر کچھ نہین کیا ہوا اسکا حال
نہان چشم سی ہی ہویدا کرو
کہ یہ حال دیودن نی میرا کیا
وہ زلفون سی جسکی پریشان ہوا

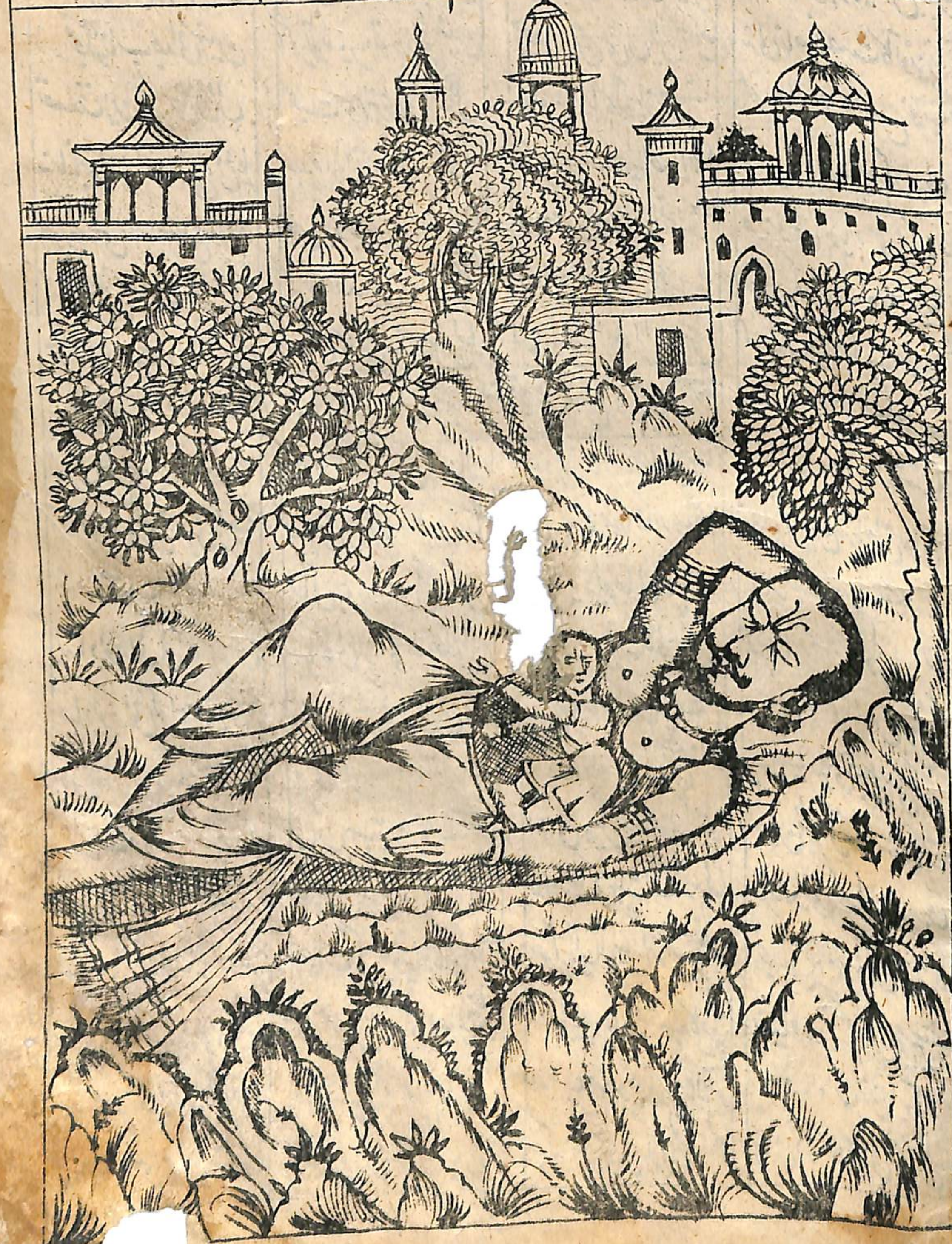
کہی سکر سی کچ نی اوسدم کلام
ابی چاک کر کی تمہارا شکم

یہان فکر کا کچہ نہین ہی مقام
نکل آؤن زندہ یہ ہو دور غم

وہ افسون جو اسدم بتا دو مجھے
جو تاثیر افسون کہائی مجھی

بھر حال زندہ ابھی لو مجھے
کری پھر وہ افسون ندہ تجھی

باہر آنا شکم سکر سے کچ کا



ہوا شکر مجبور بی اختیار
لیا پھر نہ لب سی کبھی مے کا نام
اسی وجہ سی طبع نا شاد ہی
سنا دیوجانی نی جو یہ سخن
ذرا مجکو تاب جدائی نہین
تصدق ہین تجھ پر ابھی جان و دل
نہ مانا جواب اوسکو کچ نی دیا
جو کچ سی نہ حاصل ہوا مدعا
کہا کچ نی پھر یون سزا اسکی پا
جو آیا وہ گھر مین ہر اک خوش ہوا
عیان جب یہ راز نہفتہ ہوا
زبان قلم ہی جو اس دم روان
نظر اوسپہ تھی مہربانی کی ساتھ
وہ مہ رشک خورشید برج حمل
کہا دیوجانی نی ای بد خصال
دیا دیوجانی کو اوسنی جواب
دل و جانسی رہتا ہی خدمتگذار
نہایت وہ شرمشٹھہ مغرور تھی
کہان تک کہون قصہ بد خصال
خدا ساز تھا جس جگہ وہ کنوان
سر چاہ تھا آپ کا خواستگار
جو آنکھو نکو جلوہ نظر آگیا
کہا اوس سی ای غیرت مہر و ماہ

سکھایا وہ افسون ولیکن بھلا
اوسی ان سی ہی برہمن پر حرام
شب و روز مان باپ کی پاس ہی
کہا لی اگر تو نی راہ وطن
اگر تو نہین تو خدائی نہین
محبت سی تیری ہی تاب گل
بہر حال انکار کلی کیا
یہی دیوجانی نی مانگی دعا
کہ تو عقد مین چھتری کی آئے
جدائی کا غم سب فراموش کیا

کہا تھا جو شاگرد نی وہ کیا
کہا شکر سی کچ نی یہ ایکروز
عنایت نوازش کرم کیجیے
محبت سی تیری ہی سینہ فگار
چبھی ہین مری دل مین الفت کی خار
جو ہو عقد باہم تو کیا خوب ہے
نظر مہر و الفت پہ اصلا نہ کی
وہ افسون نہ کام آئی انجام کار
وداع الغرض وہ یگانہ ہوا
ہوا راجہ اندر کا دل اس سی شاد

چمن دہم بیان بہم رسیدن اسباب تزویج دیوجانی با راجہ ججات چھتری

کرون اور احوال تازہ بیان
کہ رہتی تھی وہ دیوجانی کی ساتھ
نہا کی جو دریا سی آئی نکل
دیا تونی اسوقت مجکو ملال
نہ اسطرحسی کھائی پیچ و تاب
مری روبرو کیا ہی تیرا وقار
وہان سب مین بد ذات مشہور تھی
کنوئین مین دیا دیوجانی کو ڈال
ججات آکی پہونچا وہان ناگہان
کہ آنکھین ہوئین دیوجانی سی چار
دل زار پر ابر غم چھا گیا
کنوئین مین گری کیون بحال تباہ

جو دیوونکا راجہ تھا ذی احتشام
[illegible]ل پر الم تھا نہ اندوہ و غم
[illegible] ذرا دیوجانی کا پاس
[illegible] دور اس بات کا دل سی ہیں
پدر تیرا جو سکہ ہی نیک نام
بہت دیوجانی ہوئی خشمناک
اوسی راہ مین تھا جو اک چاہ
ملامت کی بیشک نشانہ ہوئی
جو آیا کیا اوس کنوئین پر مقام
نظر آیا جو چاہ نخشب کا چاند
اوسی دم کنوئین سی نکالا اوسے
یہ کہ کس چمن کی ہی تو نونہال

بہر حال افسون بحکمت لیا
غم ہجر دلمین ہی آتش فروز
اجازت مجھی گھر کی اب دیجیے
جدائی سی ہوگا یہ دل بیقرار
نہ لی نام رخصت کا تو زینہار
مجھی جان سی وصل مرغوب ہے
وطن کی قدم چوم کر راہ لی
فراموش ہو یاد سی ایکبار
وطن کی طرف کو روانہ ہوا
کہ کچ نی کیا سکر سے سحر یاد
ہر اک دیوتا دل شگفتہ ہوا
کہ دختر کا اوسکی تھا شرمشٹھا نام
نہاتی تھین دریا مین دونون بہم
کیا زینت جسم اوسکا لباس
کہ پہنا برہمن کا تونی لباس
مری باپ کی پاس ہر صبح و شام
ہوا سینہ بھی خنجر غم سی چاک
کہین طرہ کی ظلمات سی تھا سیاہ
طرف اپنی گھر کی روانہ ہوئی
تجسس مین پانی کی وہ تشنہ کام
ضیا دہ رخ شمس بھی جس سے ماند
بہت ناتوان تھی سنبھالا اوسے
ہوئی درفشان سنکی وہ خوش جمال

تصویر ایک صحرا کی و رپہونچنا راجہ ججات کا ایک کوئین پر اور نکالنا کوئین سی دیو جانی کو اور تیر جگر و عشق کا کہانا سیمیہ



کہ میں گلشن سکر کی ہوں بہار پریشان و گریان ہانسی چلی	وہ بلبل کی صورت ہی مضطر نثار بنی نہر اشکو تسی ہر اک گلی	یہ سنکر وہ راجہ تو راہی ہوا اسی دیو جانی کی تھی اک کنیز	پر اس گل پہ فضل الٰہی ہوا نہایت وہ رکھتی تھی عقل و تمیز

دل اوسکا جدائی سی تھا پاش پاش
کہ اوس گل سی ناگہ ہوئی چشم چار
بشکل پریشان جو آئی نظر
جو گھر آئی وہ دختر خستہ حال
بھر انہا طبیعت مین غصہ کمال
گرا پاؤن پر شکر کی ایکبار
پسند آئی اوسکو خوشامد کی راہ
سنی شکر نی جو ملائم کلام
وگرنہ تری حق مین ہوگا زبون
ہزار اور دین لونڈیان اوسکی ساتھ
طبیعت جو اکدن پریشان ہوئی
لب چاہ وہ رونق افزا ہوئی
ہوئین نکہتین اسمین جسد دم چار
پھنسا دام مین الف کی مرغ دل
بتا کس گلستان کی تو ہی بہار
سنا جبکہ راجہ نی رنگین کلام
ہوا رنگ رخ زعفران وار زرد
کھلا دیوجانی پہ کچھ وہ رنگ
نہ اس غمسی ہو غنچۂ دل ملول
حقیقت مین ہی راست تیرا کلام
وہ دونون جو باہم رضامند تھے
ہوا شکر پر حال دل آشکار
ہوا یون سخن سنج وہ بیحجاب

بدل دیوجانی کی ہر سو تلاش
فدا جوش زاری پہ ابر بہار
اوتر آیا آنکھونمین خون جگر
پدر کو محبت تھی اوس سی کمال
کہا شاہ دیوان سی جا کر چال
کہا جان و مال اپنا تم پر نثار
یہ گویا ہوا شکر سی پادشاہ
ہوا دور دلسی وہ غصہ تمام
نہ کام آئیگا کوئی مکر و فسون
لیا دیوجانی کا دل اپنی ہاتھ
خرامان وہ کبک خرامان ہوئی
گئی سیر کو خود تماشا ہوئی
لگا تیر الفت ہوا دل کی پار
تو آہین بھر آنی لگین متصل
دل و جان ہی بلبل کی صورت نثار
چھپا خانۂ سینہ پر لیا دل کو تھام
رہا دل کا پہلو مین پوشیدہ درد
کہ مجھ شمع رو کا بنا یہ پتنگ
کہ میوہ ہی کھانیکو خوشبو کو پھول
جو کہتی ہی تو حق ہی وہ لا کلام
تو آپسمین دل اونکی خرسند تھے
کہ ہی دیوجانی پہ راجہ نثار
مقدر سی ممکن نہین ہی نجات

پریشان بو کی روش چارسو
روان چشم سی اشک کی موج تھی
روانہ ہوئین دونون سوئی مکان
وہ احوال سنکر نہ آئی جو تاب
وہ سلطان نہایت ہراسان ہوا
بدل شکر کا پاس منظور تھا
سزاوار ہون ہو عنایت سزا
کہا خیر لازم ہی اب جستجو
سنو اسطرح اسکو راضی کیا
ہوا دور اوس گل کی سینی سی خار
ہوا شہر کی باہر اوسکا گذر
کہ ناگاہ آیا وہ راجہ ججات
کیا عشق نی آ جب دلمین گھر
ہوا اوس گل اندام سی تر زبان
ہوئی گلفشان اس روش گلبدن
رہی کاوش خار الفت نہان
نظر کیا پھری رنگ رخ فق ہوا
کبھی شکل بلبل یہ رنگین کلام
ہوئی گوہر گوش جب یہ سخن
مگر تو برہمن ہی اور ہون چھتری
گئی شکر کی پاس وہ شاد شاد
مقدر کا روشن تھا جو وہ یہ احوال
مقدر مین اسکی یہی ہی رقم

تجسس مین حیران تھی کوبکو
گریبان بہتر اشکین موج تھی
یہ تھی سخت غمگین وہ تھی خستہ جان
ہوا آتش غم سی جلکر کباب
جو دل مطمئن تھا پریشان ہوا
مگر کیا کری سخت مجبور تھا
بہت عذر تقصیر لایا بجا
رضامند ہو جیس سی وہ ماہرو
کنیزی مین دختر کو اپنی دیا
گلستان کی گلگشت پر دل نثار
قریب چمن چاہ آیا نظر
کنوئین سی دلائی تھی جسنی نجات
وہ صورت تھی ہر لحظہ پیش نظر
کہ کس باغ کی تو ہی سرو روان
کہ مین شکر کی ہون بہار چمن
نظر آئی فصل بہاری خزان
لگی تیر مژگان تو دل شق ہوا
تردد کا اسمین نہین ہی مقام
کہا اس روش وسی اوس گلبدن
تنزل مجھی ہی تجھی برتری
کہ ہوگا او نہین سی یہ رفع فساد
ہوا شاد اس بات سی وہ کمال
ہوا ہی روان روز اول قلم



منعقد ہونا دیوجانی کا راجہ ججات کی ساتہ

جو لکھا تہا تقدیر مین وہ کیا
پر پیرو کی ہمراہ تہی وہ کنیز
محبت کی آتش نہو دلمین تیز
وہ راجہ جو داخل ہوا اپنی گھر
کہانتک قلم لکہی یہ طول حال
اوسی راجہ اک روز تنہا ملا
تمہین میری صحبت سی ہردم گریز
بہت دلکو صحبت سی پرہیز تہا
کہین رنج دل کا تیری دور ہو
کیا جبکہ راجہ نی کہنا قبول
طبیعت کو یہ امر تہا ناگوار
گئی باپ کی پاس اندوہگین
خدا سی مین کرتا ہون سدہ طلب
بوڑہا پا کری انمین سی جو قبول
تماشے جوانی کی جاتی رہی

وہین دیوجانی کو اوسکو دیا
دل شاہ و دیوان کو جو تہی عزیز
رہی دلکو لونڈی سی کو سو گنا تیز
فدا دیوجانی یہ آٹہون پہر
ہوئی دیوجانی سی دو لونڈیا
کیا الفت ایزد اوس...
یہان آتش شوق الفت ہی
مگر شعلۂ شوق کچہ تیز تہا
طلب کر وہ مجہسی جو منظور ہو
ہوئی تین فرزند اوسکو حصول
کیا نشتر غم نی سینہ فگار
سُنایا سراسر وہ حال حزین
جوانی مبدل ہو پیری سی اب
تو راجہ کو ہو پہر جوانی حصول

ہوئی داخل عقد غنچہ دہان
مگر شرمشٹا نی وقت رخصت کہا
ملوث نہ صحبت سی ہونا کبہی
نہوئی تہی وہ گل کوئی دم جدا
کہیا انسی مین لکہتا ہون حال کنیز
کہ مرتی ہون مین تجہپہ سو جان سے
مگر یاد راجہ کو تہا وہ کلام
یہ سنکر کہا شہ نی اے خوش جمال
کہا اوسنی بس ہی یہی دلکی چاہ
سنی دیوجانی نی جب یہ خبر
نہ آئی دل غم رسیدہ کو تاب
کہا شکر نے ماہ رخسار سی
مگر یہ بہی ہی ساتہ اسکی کلام
دعا کا جو پہونچا نشانی یہ تیر

پہر الیکر اوسکو یہ سرو روان
رہی پاس ہر وقت اس بانکا
نہ تم ساتہ لونڈی کی سونا کبہی
یہ اوسپر فدا تہی وہ اسپر فدا
بہت خوبصورت تہی وہ باتمیز
سمجہتی ہون بڑہکر کچہ ایمان سے
کیا شرمشٹا نی اوسکو پہر حرام
نہین مینی ٹالا کسیکا سوال
کہ پیدا ہون تمسی مری رشک ماہ
کہ راجہ سی اوسکی ہوئی ہین پسر
ہوا جلکی اس آگ مین دل کباب
وہ راجہ پہر اپنے اقرار سی
جو راجہ کی فرزند ہین نیکنام
وہ راجہ جوان تہا بنا صاحب پسر
مزی زندگانی کی جاتی رہی

چمن یازدہم دربیان دادن ججات سلطنت بہ پسر ... جو

کری پھر جوان پیر کو اب قلم
گیا نونہالون کو اکدن طلب
ہر اک کو یہ سنکی ہوا کچھ ملال
یہ فرزند لونڈی کا تھا نور عین
جوانی کی مدت جو تھی الف سال
ہوا گھر سی صحرا کی جانب روان
ہوئی عمر جب طی تو پائی وفات
زبانِ مبارک سی پوچھی یہ بات
کہا اوسنی اندر سی عالیجناب
سُنا جبکہ اندر نی اوسکا کلام
کری وصف اپنا جو منہ سی بیان
ہوا اوسمین راجہ کی تازہ الم
دکھائی تمہاری دعا کچھ اثر
پھر آیا یہان گا ہو مجکو نصیب
کھلے گا تیرا غنچۂ آرزو
جو راجہ ہوا اوس جگہ سی روان
بدل جگ کرنیمین مشغول تھی
یہین دیر تک گفتگو مین بہم
دیا کچھ کچھ اونکو بھی اپنا ثواب
بہشتِ بریں مین ملا پھر مقام
ہُرا دیو جانی کا جو تھا پسر
ہوا اوسکے فرزند جنمیجہ نام
ہوا اوسکا سُت نام عالمپناہ

دلِ زارِ راجہ سی ہو دور غم
دعا سی زبون کا کہا حال سب
رہی شکلِ غنچہ زبان منہ مین لال
نہ کیون اوسکو حاصل ہون دنیا کی چین
ہوا غنچۂ دل پدر کا نہال
فقط اوسکی ہمراہ تھین رانیان
گیا بزم اندر مین راجہ حیات
کہو مجھسے یہ بات راجہ حیات
نہین کوئی مخلوق میرا جواب
کہا صاف ای راجۂ نیکنام
جگہ اوسکو ملتی نہین ہی یہان
جما پھر نہ یک لحظہ اوس جا قدم
مرا نخل امید لائی ثمر
یہ صورت مقدر دکھائی قریب
جگہ باغ رضوان مین پائیگا تو
خدا کی عنایت سی پہونچا وہان
جو سامان تھی سب وہ معقول تھی
کرون اصل مطلب کو اسجا رقم
ہوا راجہ پھر فیض سی کامیاب
رہا کچھ بھی باقی نہ دنیا سی کام
ہوئی جاودان اوسسے کسب جلیلہ
کیے تین اسمید جسنی تمام
بزیر قدم تھی سخاوت کی راہ

طبیعت مین راجہ کی تھا وہ ملال
کہا پھر کری یہ جو تیری قبول
مگر ایک فرزند تھا پور نام
گیا دور دل ہی پدر کی وہ رنج
عبادت پہ معبود کی تھی نظر
عبادت سی ہردم سروکار تھا
اوس اندر نی راجہ کی تعظیم کی
کہ بہتر کوئی تمسی اکا نہین ہے
جہان مین کوئی میرا ثانی نہین
بھری ہی تکبر کی سر مین شراب
عبث بیٹھی ہین آپ وہ جا اٹھیے
ہوا راجہ اندر سی یون تیز زبان
[illegible]جسوقت ہو عمر کی صبح شام
[illegible]رنی دیکھا اوسی بیقرار
دلِ زار سی خارِ غم دور کر
جہانپر نواسی تھی راجہ کی چار
نواسون نی راجہ کو دیکھا وہان
نواسی جو اوس جگ کو کر چکی
ارائی غرض پانچ آئی وہان
اب آگی ہی اس بات کا یون بیان
زن اوسکی تھی کونسلیا جسکا نام
جو رانی تھی انبہ تو نس اوسکا لو
ہوا انتجات اوسکا پھر جانشین

کہ زلفون کی صورت پریشان تھا حال
ابھی تخت شاہی ہوا اوسکو حاصل
کہ چھوٹا تھا سب سی یہ ماہ تمام
بنا جانشین اور ملا ملک و گنج
گیا ترک دنیا کا سب مال و زر
اسی نشۂ می مین سرشار تھا
جگہ بیٹھنی کو قریب اپنی دی
ترا مثل کوہ و بیابان نہین ہے
سخن راست ہی لیکن ترا ثانی نہین
ہوا آج باطل ترا سب ثواب
زمین کو سرافراز فرمائیے
یہ امید ہی تمسی ای مہربان
ملی مجکو رہنے کو پھر یہ مقام
عنایت سی گویا ہوا ایکبار
اس امید سی دل کو مسرور کر
سخاوت شجاعت مین سب نامدار
سنی حال و ماضی کی سب داستان
ثوابون سی امن وہ سب بھر چکی
ہوئی سوی جنت جو پانچو روان
ہوئی نسل سی پور کی کوروان
خجل روبرو اوسکے ماہ تمام
سخاوت مین مشہور تھا دور دور
ملا باپ کا تخت و تاج و نگین

ہوا سارت بہوم اوس سے ناگہود
چچی نام اوسکا ہوا جانشین
پسر اوسکے ہر نام پیدا ہوا
بنا بادشاہ جو بجای پدر
گئی اوس سے فرزند پیدا ہوئی
جہا مین دکھنت مشہور تہا
و یکہتا تہا اک دختر گلعذار
گیا سوت نے جسطرح سے بیان
جو رکہتا تہا دکھنت شوق شکار
بہت عابدوں کا وہان تہا ہجوم

ہر اک سمت مواج تہا بحر جود
عروس حکومت سے تہا ہم قرین
نواج نام اوس سے ہویدا ہوا
ہوا رونق افروز تخت پر
مہ و مہر و ناہید شیدا ہوئی
شراب حکومت سے مسرور تہا
شکن پاتلا نام تہا آشکار

ہوا اوس سے پیدا جوجت سین نام
پھر اوس سے ہوا اکرمان جسکا نام
ہوا دخت تہمک سے جہمکنا
انک نام تہا اوسکی فرزند کا
بڑا تہا جو سب سے سنو اسکا نام
جو تہا بسوامتر اک رکہیشر کا نام
جو دکھنت کی عقد مین آئی ماں

چمن دوازدہم در ترویج سکن پاتلا با راجہ دکھنت و تولد بہرت ازو

ہوا اسپ چالاک پرہ سوار
عیان ہر طرف تہی بپا رفعت کی دہوم

رکھیشر تہا مرتاض اک گال نام
خلاصہ وہ راجہ بشوق شکار

حکومت تہی روی زمین پہ تمام
مہیا نشاط و طرب صبح و شام
برش نام پیدا ہوئی گلعذار
بجای پدر بادشا جو ہوا
کہ قبضی مین ملک پدر تہا تمام
عبادت مین مصروف ہر صبح و شام
ہوا راجہ بہرت اوسکا نور نگاہ
مفصل قلم لکھے وہ داستان
مکان رشک خلد برین تہا تمام
خدا ساز پہونچا وہان ایکبار

پہونچنا راجہ دکھنت کا کٹی پر گال نام رکھیشر کی صحرا مین بشوق شکار اور عاشق ہونا ایک لڑکی پر



مگر گال اوس دم منڈہی مین تہا
کہا شہ نے اے غیرت صبح باغ
کیا اوس سے راجہ نے پہر یہ سوال
سخن یہ ہی تیرا سراپا دروغ
نہ تھی اپنی احوال سے مین خبر

ملی آکی راجہ سے اک مہ لقا
بتا کس شبستان کی تو ہی چراغ
رکہیشر کا روشن ہی سب پر خیال
بہلا جہوٹ کو کب ہی حاصل فروغ
کہ ماں کون ہی کون میرا پدر

تواضع سے پیش آئی جو بر محل
کہی شمع رونی یہ روشن کلام
نہ کی آج تک زن پہ اوسنی نگاہ
دیا شمع رو نی پہر اسکا جواب
مین اس بات سے محض تہی بیخبر

گئی تہی کہ چنگی پہول پہل
مین ہون گال کی دختر نیک نام
ہوئی کسطرح اوس سے تو رشک ماہ
کہون اپنا قصہ بکمر اضطراب
سمجہتی تہی اس گال ہی کو پدر

که وارد ہوا اک رکھیشر وہان
ریاضت مین حاصل کیا وہ کمال
بنیا دلمین اک ہول پیدا ہوا
دل اس رنج و غم سے عجب طپان
وہان ایک تھی مینکا اپسرا
یہ ناز و کرشمہ دکھائی اوسے
قریب رکھیشر جو آئی پری
چلی اسطرح دلربائی کی چال
ہوا سینہ جب تیر مژگان سے چور
چڑہا نشہ جسدم پیا جام عشق
وہ دونون جو کھل کھیلے انجام کار
وہان قلزم مالنی تھا روان
ہوا گال کا اوسجگہ پھر گذر
اوٹھا لائی مجکو بشوق تمام
کھلی خوب کیفیت احوال کی
فقط وصل کی دلکو اب چاہ ہے
وہ آئی تو یہ بات کیا دور ہے
وہین عقد مین اپنی لایا اوسے
یہ پیمان ہی مجسے اپنے گلعذار
عنایت کرونگا اوسے تخت و تاج
سنایا اوسے عابدون نے جو حال
جو گذری ہے اس احوال کو تین سال
جو بارہ ۱۲ برس کا ہوا وہ پسر

کہا اوس نے یہ قصہ مجسے بیان
که مشہور تھا اک زمانے مین جال
یہ سمجھا کوئی حشر برپا ہوا
ہوا در پی فکر وہ خستہ جان
سراپا مین تھا حسن اوسکی بہار
بدل عاشق اپنا بنائی اوسے
فدا دونون آنکھون پہ جادوگری
پڑا طائر دل پہ الفت کا جال
پڑا اوس عبادت مین طرفہ فتور
که ہر دم تھا ورد زبان نام عشق
دکھائی یہ صحبت نے لیل و نہار
مجھے چھوڑ آئی وہ دونون وہان
پڑی اوسکی ناگاہ مجپر نظر
کیا پھر شکن با تلا میرا نام
یہ سمجھا که لڑکی نہین گال کی
گھڑی ہجر کی مجکو اک ماہ ہے
مجھے بھی یہی بات منظور ہے
وہین جام عشرت پلایا اوسے
پسر دیگا جسوقت پروردگار
اوسی کی ہی حشمت اوسیکا ہی راج
بہت خوش ہوا دلمین اپنے وہ گال
تو اوس گل سے پیدا ہوا نونہال
فدا جو وہ ۱۴ غیب کا اوسپر قمر

که تھا بسوامتر ایک عابد کا نام
جو اندر نے شور عبادت سنا
عبادت ہوئی جو قبول خدا
یہ تدبیر اندر کو آئی پسند
روانہ کیا اوسکو عابد کے پاس
جو بحر تعشق مین عابد غرق
بچھایا بنا آگے دام فریب
پھنسا آ کے زلف مسلسل مین دل
دل و جان سے ہیہات مفتون ہوا
دم اوسکی محبت کا بھرنے لگا
مین اسطرح عابد سے پیدا ہوئی
پرندون چرندون نے کی پرورش
مجھے بیکس و زار پایا وہان
[illegible]ایا جو راجہ کو دختر کا حال
ہوا عقد کا اوس سے وہ خواستگار
ہوئے دُرفشان اس روش گلعذار
نہایت طبیعت مین تھا اضطراب
جو فارغ ہوا اوسکی صحبت سے وہ
ولیعہد اپنا کرونگا ضرور
وہ راجہ یہ کہکے ہوا جب روان
خدا سے اوسیوقت مانگی دعا
وہان عابد مین دیکھنے لگا
کہا اوس رکھیشر نے اک اور کلام

عبادت تھی بدنظر صبح و شام
سراسر وہ حال ریاضت سنا
تو چھن جائے گا یہ مرا فر نہا
که اس مفسدے کی کرون راہ بند
کمی درد و دلکا رنج و ہراس
تو آتے ہی جلد ریاضت مین فرق
دکھائی اداکی فراز و نشیب
وہ گیسو که گلدام جس سے خجل
نہ پھر کارگر کوئی افسون ہوا
کنارہ عبادت سے کرنے لگا
نہان تھی عدم مین ہویدا ہوئی
بحکم خدا مجکو دی پرورش
بہت حال پر رحم کھایا وہان
طبیعت شگفتہ ہوئی دل نہال
طبیعت کو میری نہین ہی قرار
مناسب نہین ہی گال کا انتظار
کمی انتظار اسقدر کسکو تاب
زبان پر وہ لایا محبت سے وہ
پڑیگا نہ اس بات مین کچھ فتور
تو کچھ دیر مین گال آیا وہان
که فرزند اس گل کا بادشاہ
جو کچھ روز گذرے تو چلنے لگا
که تھی جمع شاگرد اوسکی تمام

کہا اونسی لیجاؤ دونوں کو تم
نگین جہان سی نہو نام گم
پہونچ جائیں جس وقت راجہ کی پاس
تو کہنا کہ خاطر گری بیقیاس
وہ شاگرد دونوں کی ہمراہ تھے
جو نزدیک گہنت کی لیگئے
جو راجہ نی دیکھی وہ سرو روان
کیا صاف ہمراہیوں نی بیان
ہین ان صورتوں سی ہوں نا آشنا
یہ دشمن ہیں یا دوست یا آشنا
نہ فرزند ہی وہ نہ یہ میری زن
ہمین کیا جانوں اسکا گمان ہی وطن
جو اوس ماہرو نی سنی یہ کلام
تو بولی کہ اے راجہ نیک نام
ذرا ہوش مین اپنی تو آئیے
زبان پر نہ ایسی سخن لائیے
ہین زوجہ ہوں اے شوہر نامدار
تجھی سی ہی یہ گوہر شاہوار
مجھی عقد مین اپنی لایا نہیں
مجھی زوجہ اپنی بنایا نہیں
زبان پر نہ لا حرف انکار کا
پڑہایا سبق کسنی تکرار کا
یہ چاہا کہ دی کچھ دعائی زبون
مگر عقل کامل تھی جو رہنمون
لیا دل کو پہلو مین وس گلبدن نے تمام
کہ آخر ہی اس شخص سے مجکو کام
جو راجہ نی دیکھی زبان اوسکی تیز
کیا اور بھی حد سی افزون گریز
سخن وہ میانمین زن کا لایا نہ وہ
اوس انکار سی باز آیا نہ وہ
کہ ناگاہ آئی فلک سی صدا
ملکر اپنی قربت سے انکو جدا
سنا گوہر گوش جب یہ سخن
ہوا گوہر افشان وہ شاہ زمن
بلاشک ہی تو زوجہ خوش خصال
نہیں سمجھیں ہرگز ذرا قیل و قال
یہ فرزند میرا ہی تم میری زن
فقط اس لئی تھی یہ باہم سخن
شہادت ہوا اس بات کی غیب سے
نہ پکڑی گریبان کوئی عیب سے
محل مین دیا اپنی اونکو مقام
ہوا شہ کی فرزند کا بہرت نام
ہوا اوس سے ہستن پھر اوس سی کرن
ہوا ارکوال اوس سی پہلی پتن
پرچھت ہوا اوس سے پھر بادشاہ
ہوا بھیم سین اوس سے عالم پناہ
ہوا اوسکا ترتیب نور نگاہ
مہیا اوسی حشمت و ملک و جاہ
وہان راجہ ست کی تھی اک گلعذار
وہ رانی بنی اور ہوئی ہمکنار
پسر تین اوس سی جو پیدا ہوئی
قمر مشتری شمس مشید ہوئی
پسر دوسرا کا جو سنتن تھا نام
ملا مرتبہ اور عالی مقام
ملی کشورونکی حکومت اوسے
خدا نی دیا دست قدرت اوسے
کہ جس پیر پر ہاتھ کو دھر دیا
جوان اوسکو اعجاز نی کردیا
ہوئی بر طرف اوسکی اندوہ و غم
لکھی حال ای داستان اے قلم

چمن سیزدہم در بیان آمدن گنگا بصورت زن پیش راجہ پرتیپ و درخواست زوجیت

سخن سنج ہین یون شیرین بیان
بہت خوب دلچسپ ہی داستان
پدر راجہ سنتن کا مرتاض تھا
عبادت کو گنگا پہ جا کر رہا
کہ اک روز گنگا سی اک گلعذار
کناری پہ آئی ہوئی آشکار
ہوا اوس سی راجہ نہ ہرگز خبیر
پر آ بیٹھی وہ زانوی راست پر
ہوئی در فشان لعل گنج گنگا ہوں مین
تری حسن پر دلسی شیدا ہوں مین
دیا اوسکو راجہ نی پھر یہ جواب
کہ اپنی شکن خور غیرت ماہتاب
جو بیٹھی ہی تو زانوی راست پر
کرونگا نہ مین تیری جانب نظر
مرا ایک فرزند ہی نوجوان
وہ شوہر بنیگا ترا بیگمان
تجھی عقد مین اسکی لاؤنگا مین
تجھی اوسکی زوجہ بناؤنگا مین
سنا اوسنی جسدم یہ رنگین سخن
ہوئی در فشان لعل غنچہ دہن
مین زوجہ ہوں اوسکی یہ منظور ہے
دل اس بات سی میرا مسرور ہے
پسر بھی ترا ایک اوتار ہے
عیان رخ سی دولت کا آثار ہے
کسی وقت مین تھا بڑا بادشاہ
فزون حد سی شوکت خدم و سپاہ
جہان مین نہ رکھتا تھا اپنا جواب
ستارونمین جسطرح سی ماہتاب

خوش اوسکی زمانہ میں گنجشک باز — خدا ترس تھا وہ رعیت نواز
روان حکم شاہ عدالت قرین — نر و مادہ و شیر نر ہم نشین

ہوا اوس سی اکروز سرزد گناہ — دکھائی جو شیطان نی اوسکو راہ
کہ تھا بزم اندر میں رونق فزا — نظر آئی اکبار شان خدا

ہوا سی جو زانو ذرا کہل گیا — بدن غیرت و شرم سی گہل گیا
پری آکی زانو پہ اوسکی نظر — کیا خانۂ دلمیں الفت نی گھر

عوض اس خطا کی چھٹا وہ مقام — ہوئی عمر کی صبح جسوقت شام
تو پھر آکی دنیا میں پیدا ہوا — وہی بنکی سنتن ہویدا ہوا

جو راجہ سی باہم ہوئی یہ سخن — جگہ پر گئی اپنی وہ گلبدن

چمن چہاردہم در بیان پیدائش بھیکھم پتامہ از گنگا

کروں ہستنا پور کا اب بیان — قدا جسکی خوبی پہ باغ جنان
بلاشبہہ ہندوستان کا چراغ — دل باغ خلد بریں جس سی داغ

عمارت صفائی میں برج قمر — وہ رفعت کہ پہونچی نہ مرغ نظر
لطافت سرشت اوسکی گلیاں تمام — شمیم عروس چمن کا مقام

وہ ٹہرکیں کہ شام و سحر ہی آب — بہشتی چھڑکتی تھی عطر و گلاب
ہر اک طفل و پیر و جوان شاد کام — خوشی عیش و عشرت وہاں صبح و شام

یہ اقلیم سنتن کی تھی تختگاہ — مطیع اوسکے ہر ملک کی بادشاہ
زن شاہ سنتن کا گنگا تھا نام — فدا حسن پر اوسکی ماہ تمام

شہ دادگر جان و دلسی فدا — نکہرتا تھا پہلو سی دم بھر جدا
محبت کی تیروں سی سینہ فگار — کسی طرح دل پر نہ تھا اختیار

گرفتار تھا دام الفت میں دل — پھنسا تھا کمند محبت میں دل
وصال اوسکا تھا مایۂ زندگی — جدائی سی دل کو پراگندگی

کمان چہرہ ابرو کی قربان تھا — یہ اقرار اوس سی یہ پیمان تھا
مزاحم نہوں تیری کردار سی — پھرو دن میں نہ اس قول و اقرار سی

سر مو جو فرق آئی اس بات میں — پڑی تفرقہ پھر ملاقات میں
خوشی اور عیش و طرب رات دن — بہر حال تھیں خاطر مطمئن

قلم اب کری اصل مطلب بیان — ہوئی حاملہ وہ صنم ناگہان
اس بات کو تو جہینی ہوئی — خوشی کی نمایاں قرینی ہوئی

گل اندام اوس گل سی پیدا ہوا — قمر برج مہ سی ہویدا ہوا
وہ گل اپنی دلکی جو مختار تھی — ہر اک بات اوسکی دل آزار تھی

اوسیوقت اوس در شہوار کو — اوسی لحظہ اوس ماہ رخسار کو
کیا غرق دریا میں مثل گہر — ہوا شعلہ کا پانی پانی جگر

اسیطرح گنگا نی بہر نجات — گئی غرق دریا میں فرزند سات
یہاں عقل راجہ کی حیران تھی — لبوں پر غم و رنج سی جان تھی

دل اس غم کی داغوں سی گلزار تھا — بدن زرد ہمرنگ بیمار تھا
زبان کو نہ تھی گفتگو کی مجال — مگر کثرت غم سی دل تھا بحال

جو پیدا ہوا آٹھواں نونہال — گیا اوس سی ناچار شہ نی سوال
ڈبوئی گئی گوہر شاہوار — کیا میری سینی کو تو نی فگار

نہ کیوں ہو دل زار کو اضطراب — ہوا آتش غم سی جہلکر کباب
کہانتک کوئی خار پر خار کہائے — رہی دم بخود کچھ زبان پر نہ لائے

بھری دلمیں اس بات کا ہی الم — تجھی کچھ نہیں نونہالوں کا غم
ڈبونیکا اوسکی سبب ہو بیان — گلستان عشرت ہوا سب خزان

کیا ساتہ لڑکوں سی اس دل نی صبر — بنی پردۂ چشم تر رشک ابر
اوٹھایا ہی پلکوں نی طوفان اشک — پڑی زور پر ہی یہ عمان اشک

وہ دلگیر ہوئی شہ سی یوں ہمکلام — مری تیری تھا عہد ای نیکنام
مزاحم نہو میری کردار سے — پھر آج تو اپنی اقرار سے

عروس جدائی سے ہی ہمکنار
گئی گلشن وصل کی وہ بہار

جو پیدا ہوا آٹھواں یہ پسر
ہر اقلیم میں ہوگا یہ نامور

ہر اک علم و فن میں ہے لاجواب
سپہر شجاعت کا ہے آفتاب

یہ ہے زور و قوت میں بے ہمتا ل
ہر اک فن کا حاصل ہے اسکو کمال

سنو اسکا بھیکھم پتامہ ہے نام
بہت بادشاہ ہونگے اسکے غلام

جو دیوی ہیں دریا میں ساتوں گہر
تو نعم البدل اونکا ہے یہ پسر

سب اوصاف سے تو نگی ہیں جمع
شبستان ہر علم میں ہے یہ شمع

خدائی سبھی قوت میں ہے بے نظیر
ستاروں میں جسطرح ماہ منیر

بیان گنگا رانی کا مخاطب ہوکر راجہ سے کہ اس لڑکے کا بھیکھم پتامہ نام ہے



یہ کہکر سخن جب روانہ ہوئی
کہانی ہوئی وہ فسانہ ہوئی

جمن ہاتہ دیکھم بیان طبع رجوجن گیند ہا کہ آنرا چھوڑی بیٹی گنوا دو زوجہ اپر شنتن

کہوں اس جگہ اک نئی داستان
جسے سنکے ہوں شاد اہل جہان

اپر چر تھا اک شاہ عالی نسب
حضور نظر دست بستہ ادب

گیا سوئے صحرا پئے شکار
که آیا خیال زن گلعذار

تصور نے پیدا کیا رنگ اور
ہوا خواہش وصل کا ڈہنگ اور

طبیعت مزے سے بھری جوش پر
گری قطرۂ چند رشک گہر

لیا جلد برگ شجر پر وہان
که دولت نہو مفت میں رائگان

دیا بادشاہ نے باز کو
کہا راستے میں یہ ضائع نہو

یہ سوغات پہونچا دی رانی کو باس
بر آئیگی اولاد کی اس سے آس

اوڑا باز لیکر جو برگ شجر
حفاظت بہر حال بد نظر

ملا راہ میں ناگہاں اور باز
شکار افگنی پر اوسے اپنی ناز

جو وہ آب انسانکو سمجھا طعام
پڑا حرص کا اوسکی آنکھوں پہ دام

بلا کیطرح جسسے ہو اوہ دو چار
کیا صاف برگ شجر کو شکار

ہوئی صورت کشمکش تنگ کار
وہ آب زلال اکی اوس مین گرا
وہ مچھلی تھی جو پوری ایام مین
نثار انکی صورت پہ شمس و قمر

وہ پتا دو پارہ ہوا ایکبار
وہان ایک مچھلی نی اوسکو پیا
پھنسی ایک ملاح کی دام مین
گلستان عشرت کی تازہ ثمر

نمایان ہوا معرکہ یہ جہان
وہ مچھلی حقیقت مین تھی اپسرا
کیا چاک اوسنی جو اوسکا شکم
شکاری کو تھا اپنی عزت کا پاس

وہان قلزم موج زن تھا روان
دکھائی رکھیشر سی یہ چال تھا
ہوئی دختر و پور پیدا بہم
وہ لی آیا دونونکو حاکم کی پاس

پیدا ہونا شکم ماہی سے ایک لڑکی اور لڑکے کا نہایت خوبصورت



جو حاکم تھا اوس شہر کا دادگر
بدل پرورش اوسکی ہونی لگی
سراپا بنا حسن کی نور سی
اوسی کار کشتی سی نزات کا کام
نظر آئی دریا پہ وہ گلعذار
جو وہ زلف زنجیر پا ہو گئی
اگر تین شرطین ہون تمسی ادا
سنو اور یہ دو مری آرزو
یہ ہی تیسرا ہی پراسر سوال
ابھی لی جسکا طلبگار ہی

لیا مانگ ملاح سی وہ پ...
وہ آغوش راحت مین سوجنی ل...
کہین خوبصورت تھی وہ خوب سی
یہی شغل پیش ہر صبح و شام
کیا باز الفت نی دل کو شکار
محبت بھی کالی بلا ہو گئی
برآئی ابھی دل کا یہ مدعا
مری جسم سی جاے مچھلی کی بو
بکارت رہی جسم کی بحال
سبب آسمان ہی کون شور اٹھای

وہ ملاح جسنی کیا تھا شکار
...ی کچھ دنونمین وہ گل رشک حور
جمایا جو کچھ نوجوانی نی رنگ
ہوا اک رکھیشر کا اوس جا گذر
پھنسا خوب شست محبت مین دل
ہوئی فصل بد کی جو کچھ آرزو
یہان اسطرح کا ہوا حائل حجاب
معطر ہو خوشبو سی سارا بدن
پراسر نی جسدم سنی یہ سخن
کہ ناگاہ اوٹھا وہ ابر سیاہ

ملی اوسکو وہ دخت گلعذار
رخ پر ضیا غیرت شکل حور
نکالا بنا حسن نی اپنا ڈھنگ
کہ اسم پراسر سی تھا نامور
ہوا غوطہ زن بحر الفت مین دل
تو بولی پراسر سی وہ ماہرو
نہ دیکھی مجھی دیدۂ آفتاب
یہی جامۂ گل مرا پیرہن
کہا ہوگا بیشک معطر بدن
ہوئی گرد گشتی کی تاریک راہ

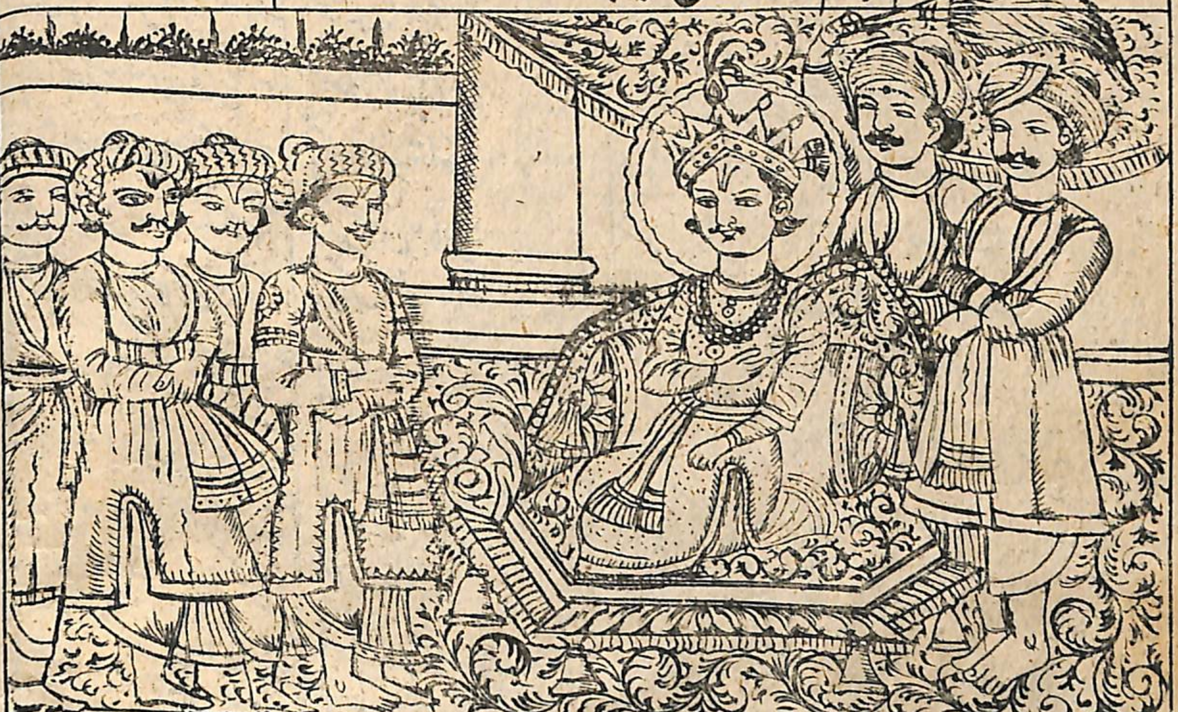
جو سنتن نی کہایا خدنگ اجل
پہر حال اوس قول پر دہیان تہا
ہوا بعد سنتنن کی یہ بادشاہ
اسی وجہ سی تہی بہم شکل جنگ
رقم ہوا گر وصف سامان جنگ
بچتر اسطرح کا رعیت نواز
شبستان مین تہا نہ کوئی چراغ
یہ گلشن مین تہا اون گلگونکی کمی
یہ شاہ بنارس کی تہین لڑکیان
خزان ہی سی مرکے نونہالونکا باغ
ان آنکہونکا میری تو ہی تہی رہی
وہ بہیکہم جو پورا تہا اقرار کا
جو چہودری نی یہ پایا جواب
ہوئی نونہالونکی وہ خواستگار
ہوا دیر تر اشت انبکا سی نمود
مگر دونون آنکہونسی معذور تہا
مگر سر سی پا تک سراپا خرد
جو ایوان شاہی مین آئی بیاس
کیا ایک نی ڈر سی آنکہونکو بند
ہوئی رانیونکی یہ دونون پسر
ہوئی اسطرح تین لخت جگر
جوان دونون وہ نور دیدہ ہوئے
جو اوس ملک کی کار پرداز تہے

گئی جسم سی جان شیرین نکل
نہ کچھہ راج کا دلمین ارمان تہا
چلا پہلی ہی سی لڑائی کی راہ
گیا قافیہ شاہ کا اوس سی تنگ
قلم کا بہی صاف میدان تنگ
کہ اک آشیانمین تہی کنجشک و باز
وہ فرزند سی لیگیا دلمین داغ
جو بستان شاہی مین تہی جلوہ گر
کرون حال چہودری کا بیان
نکیون سینہ و دلمین ہو اسکا داغ
دل غمزدہ جنکہ سی مسرور ہی
زبان سی کہا حرف انکار کا
ہوا دل کو پیدا نیا [illegible]
کہ آئی نگاخستا نمیں [illegible]
کہ تہا مخزن علم [illegible]
ہر اک صر دم دیدہ [illegible]
سخاوت مین یکتا شجاعت مین فرد
گئی خوف سی رانیونکی حواس
ہوئی زرد ثانی جو تہی درد مند
کنیز ایک تہی اور رشک قمر
فدا اوسپہ خورشید و زہرہ قمر
تو رشک گل نو رسیدہ ہوئے
جو بہیکہم پتامہ کی ہمراز تہے

یہ تہا دل مین بہیکہم کی اندوہ و غم
جو ملاح سی عہد تہا وہ کیا
وہان ایک گندہرپ سی جو کام تہا
وہ ہمنام دونون لڑی تین سال
شراب اجل نوش کی شانی
کہانتک ہون اوصاف اونکی رقم
محل مین ہین اوسکی دو رانیان
غرض ایک کا انبکا نام تہا
یہ بولی کہ اے بہیکہم نیکنام
کوئی وارث تخت شاہی نہین
بچوچیا سی اب تجکو یہ تخت و تاج
کہانتک لکہون مختصر ہی یہ طول
بلایا بیاس نکوکار کو
انہون نی جو مانگی خدا سی دعا
فزون حد سی تہا شور جاہ و حشم
ہوا پانڈ انبالکا سی پدید
سبب وہ جو نون شکلون کا لکہی قلم
کہ وارد ہوئی تہی بشکل مہیب
پسر زرد اوسکا ہویدا ہوا
پسر اوس سی پیدا ہوا تیسرا
سخاوت شجاعت سب اوسپر نثار
ہوئی اسطرح علم سی بہرہ مند
ہوئی متفق وہ سب اس بات پر

ہوا ایک قلم نخل شاہی قلم
نگین تاج چترانگد کو دیا
کہ اوسکا بہی چترانگد نام تہا
ہوئی فوج دونون طرف پائمال
دیا تخت چہوٹی کو اوسنی
روانہ ہوا وہ بہی سوئی عدم
قلم اب کری حال اوسکا بیان
جو ثانی رہی تہی وہ انبالکا
ہوئی صبح عشرت کی اک بار شام
تری قول پر ہی ہزار آفرین
مبارک کری حق تعالی یہ تاج
نکی سلطنت اوسنی ہرگز قبول
کری دور نادل کی آزار کو
تو حاصل ہوا اسطرح مدعا
کہ عاجز ہی جسکی صفت مین قلم
فدا اوسپہ ماہ شب و روز عید
کتابون مین مضمون یہ ہی رقم
نکیون خوف ہوتا انکو نصیب
تو اوسکا پسر کور دیدہ ہوا
رقم ہی وہ اوتار تہا دہرم کا
مروت فتوت سب اوسپر نثار
نہ تہا کوئی بہی حل مشکل مین بند
کوئی تخت شاہی پہ ہو جلوہ گر

بزم تخت نشینی راجہ پانڈو کی حسن تکلف کی ساتھ



جو اولاد اکبر کی آنکھین نہ تہین
یہ بحرِ سخاوت کا یکتا گہر
کیا ملک کا اسطرح انتظام
زمانی مین اسکی وضیع و شریف
اگر جزو مین وصف کل ہو رقم
زبانِ قلم سی وہ لینا ہی کام
ہوا ایک جنگل مین اکدن گذر
اوٹھایا جو تیر و کمان ایکبار
بدن جل بجھا آتشِ خشم سے
یہ غمسکر سخن ملین شہ نی کہا
ہوئی اس سی آگاہ برنا و پیر
اونہین سب سے افزون تہا اندوہ و غم

نہ پہونچا اوسی تخت و تاج و نگین
یہ باغ شجاعت کا تازہ ثمر
کہ منظور تہی خاطر خاص عام
خوشی تہی نہ تہا کوئی اسکا حریف
تو عاجز ہو انشا مین اوسکی قلم
کہ مشتاق ہین جسکی سب خاص و عام
نشانی پہ پہونچا جو تیر نظر
ہرن کا کیا بادشہ نی شکار
شرارے نکلنے لگی چشم سے
کہ پہونچا نشانی پہ تیر دعا
گرفتار غم سب صغیر و کبیر
لب شہ پہ یہ حرف تہی دمبدم

بٹھایا غرض پانڈو کو تخت پر
[illegible]ب تہا جو اوس سے بہی [illegible]
[illegible]ون سی افواج تہی بیشمار
[illegible] اسکا اک مخزن جود تہا
جو تہی انتخاب اسکا منظور ہی
شکار افگنی کا اوسی شوق تہا
یہ دیکہا کہ فاعل ہی مفعول ہے
وہ آہو تہا اک غمزدہ دل
دعا ی زبون شہ کو دی بر محل
محل مین جو آیا وہ اندوہ گین
محل مین تہین جو کنتی و مادری
کہ فرزند سی غم رسیدہ ہوئین

بنا تخت شاہی وہ برج قمر
شب و روز منظور بہائی کا پاس
سخاوت کرم عدل او دیر شعار
نشانِ ستم صاف نابود تہا
وگرنہ سب احوال مسطور ہی
بیابان نوردی کا بہی ذوق تہا
ہرن سا نہ ہرنی کی مشغول ہے
بنا صورت آدمی پر خجل
اسی عیش مین آئی تیر اجل
خیال دعا تہا وہی دلنشین
خجالت وہ شکل حور و پری
کہون کیا کہ بی نور دیدہ ہوئین

نہین ہی گلستان مین میری ثمر نہین میری دریا مین کوئی گہر
شبستان مین میری نہین ہی چراغ الکیون غم سی روشن ہون سینے مین داغ

مجھی ایسی جینی سی ہی نا قبول دل زار ہی اس الم سی ملول
جو باقی ہی یہ چند روزہ حیات بسر ہو عبادت مین تا ہو نجات

یہ دنیا ہی دون نقش ہی آب ہی کرون کیا خیال اسکا خواب ہی
جو اقلیم کے کارپرداز تھے بڑی معتمد اور ممتاز تھے

بنایا اونہین کو مدار المہام کہ اسباب شاہی کو دین انتظام
دیا زیور و زر براہ خدا بدن سی کیا رخت شاہی جدا

فقیرونکی مانند پہنا لباس سب اسباب پہنا س کا اونکی پاس
منڈائی شہنشہ نی سرکی بال دیا سب فقیرونکو اسباب ڈال

نکلنا گھر سی راجہ پانڈ کا لباس فقیری مین اور ساتھ ہونا دو رانیون کا



ہوا اسوی کوہ ہمالی روان فقط ساتھ تھین دو وہ بیبیان
وہ کوہ ہمالی تھا ایوان بر برستا تھا ہر لحظ باران ابر

بڑا لق و دق اک بیابان تھا صحیفہ عبادت کا ساقی تھا
ہر اک سمت تھا عابدونکا ہجوم وہان جمع مرتاض و اہل علوم

بیابان مین وہ شاہ گیتی پناہ عبادت مین مشغول شام و پگاہ
وہ سامان عیش و طرب دور تھا بہر حال دل شاد و مسرور تھا

بیان صحبت کرتی ہین جو داستان کہ چورونکا ہی حال اب سن بیان

چھمس لوزدہم در بیان حال و عابد رکھیشر بہ دہرم راج

وہ سب دزد چالاک تھی سینہ زور زمانہ مین ہر سمت چوری کا شور
ہوئی جمع اک رات کو وہ تمام گھرونسی روانہ ہوئی وقت شام

بہت ہاتھ آیا اونہین مال و زر پھری گھر کی جانب وہ سب بے خطر
ملا اک کھیشر اونہین راہ مین بدل غرق تھا یاد اللہ مین

حمائل کیا اوسکی گردن مین ہار گران قیمت اسمین دُرِ شاہوار
روانہ ہوئی چور سب اپنی گھر ہوئی پیرہنہ زاہد کو اسلا خبر

کہ ناگہ دم صبح جاسوس شاہ تجسس مین چورونکی ہر سو تباہ
ہوا پاس عابد کی اونکا گذر پڑی موتیونکی حمائل نظر

کہا ہی کہان اور چوری کا مال نہ پایا جو اوس سے جواب سوال
بلا مین گرفتار ناحق کیا وہان کا جو راجہ تھا اوسکو دیا

وہ راجہ بھی سمجھا نہ انجام کار کہا بیگمان ہی سزاوار دار
رکھیشر کو رکھا سر دار پر خدا کی عجب شان پر نظر

بدن مین چبھی اسقدر نوکدار
درانی سہ انگشت مانند خار

دلون مین ہوئی سبکی حیرت کمال
عجائب نظر آیا اونکو یہ حال

کہ پہونچا وہان آہ و نالون کا ہجوم
کہا اس جگہ پر یہ کیا ہجوم

جو احوال اونپر ہوا آشکار
کہا کیا ہی راجہ یہ شامت سوار

رکھی شہ نی یہ چوب ہرگز نہین
نشان ہیبت کی خوب خاطر نشین

جو راجہ کی کانون مین پہونچی خبر
تو نادم ہوا اپنی تقصیر پر

کہا جلد اوتارو ابھی دار سی
چھٹا صید شاہین خونخوار سی

دہرم راج عابد کو اکدن ملا
کیا اوسنی اسطرح اس سی گلا

جو کھینچا سر دار پر بیقصور
ہوا کس سبب اس بلا کا ظہور

کہا اوسنی ای عابد نیکنام
لڑکپن مین تو نی کیا تہا یہ کام

ملخ کو گرفتار تو نی کیا
ہر خار سی دم کو صدمہ دیا

دہرم سی کہا ہی یہ میری دعا
جو اتنی خطا پر ملی یہ سزا

ہوا بی شعوری مین مجھسی قصور
شکم سی ہی لونڈی کی نکلی ظہور

دعا کا اثر یہ ہویدا ہوا
بدر بنکی لونڈی سی پیدا ہوا

چمن ششم در بیان بہم رسیدن اولاد راجہ پانڈ از دیوتا

نکیون دور ہو اس اسیر گل کی غم
نوا سنج ہی عندلیب قلم

دل شاہ مین بھی لیبیری کی چو چاہ
کہا سب کو ای کنتی رشک ماہ

شب و روز دلمین یہی فکر تہی
کتابون مین اس بات کا ذکر ہے

نہائی جگہ خلد مین و غریب
جو ہو نقد اولاد سی بی نصیب

دل غمزدہ میر اخر سند ہو
سنی جس طرح تیری فرزند ہو

سخن سنکے گویا ہوئی شکل ماہ
نہو گا کہ دن غیر پر جو نگاہ

لگا کہنی گادر پاسہ اوستاد ہی
اک افسون بتایا ہی سعد یاد ہی

دکھائی وہ افسون گر اپنا اثر
تو پیدا ہو روحانیون سی پسر

حصول اسکا کچھ فعل عبث سی نہین
توجہ سی باطن کی کر یہ یقین

سنی شاہ نی جب یہ شیرین کلام
دل غم رسیدہ ہوا شاد کام

تہا وہ ہو کی اک روز وہ گلعذار
پہن کر نیا جامہ زر نگار

فرشتہ سی رخ کش ماہتاب
کہ تھا رو برو رخ کی زرد آفتاب

[illegible]جہ بھی حجری کی در پر مقیم
کری فضل اپنا خدای کریم

نہو خار کا دخل اوس گل کی پاس
نہ گل جا سکی وہ اوٹھکے بلبل کی پاس

کہ[illegible] کیا خدا کی تہ بہشتان ہے
یہان عقل اول بھی حیران ہے

وہان ماہ بہارت جو افسون پڑھا
اسی یاد تھا جو وہ مضمون پڑھا

نمایان ہوئی وہ دہرم کنتی کی پاس
برائی بفضل خدا دل کی آس

جو گذری وہ دن حمل موعود کے
درخت تمنا نی یہ پھل دیے

کہ پیدا ہوا کودک گلعذار
بہار گل صبح رخ پر نثار

وہ رخسار پر نور تھی آفتاب
خجل رو برو چہرہ ماہتاب

وہ فرزند جسوقت پیدا ہوا
سخن غیب سی یہ ہویدا ہوا

کہ یہ کودک رشک سرو چمن
بفضل خدا ہو گا شاہ زمن

نکوکار ہو گا یہ فرخندہ خال
جوان بخت اہل ہنر خوش خصال

بہت خوش ہوا دل مین وہ بادشاہ
بلا رو کش بدر بھی جسکی چاہ

وہ اسم جدہشٹر سی مشہور تھا
دل پانڈ عشرت سی مسرور تھا

جو اس ماجری کو ہوئی ایک سال
کیا شہ نی کنتی سی پھر یہ سوال

طبیعت مری تجہ نی خرسند کی
تمنا ہی اب اور فرزند کی

یہ سنکر جو کنتی کا دل خوش ہوا
بدستور سابق وہ افسون پڑھا

تو اندر سی ارجن ہویدا ہوا
غرض باد سی بھیم پیدا ہوا

نہو بھیم کی زور و قوت کا حال
کہ دیوی ہی یہ قدرت ذوالجلال

گرا گود سی ماں کی جو سنگ پر
دو پارہ ہوا وہ ہین سر بسر

ہوا سبکو اس بات سی انتشار
نکل اور سہدیو پیدا ہوئے

یہ فرزند ہی آفت روزگار
یہ گل مادری سی ہویدا ہوئے

مگر تیسری بار اسنی کہا
جو اسطرح پیدا ہوئی پانچ تن

اوس افسونکی باعث ہوئی آشکار
بہت خوش ہوا دلمین شاہ زمن

پیدا ہونا راجہ جدھشٹر وغیرہ پانچ بھائیونکا کنتی سی



ہوئی پاس سی دو رنج والم
یہ گویا ہی اسدم زبان قلم
وہ بندہ تھا بتخانہ و دیر کا
جو کوہ ہمانچل مین پہونچا وہ شاہ
عبادت مین کچہ دن ہوئی جب بسر
جو کیسر پہ تھا شہ کا جام حیات
یہ وہ درد ہی جسکا چارا نہین
ہمانچل پہ کنتی کو سونپا وہین
جلی مادری لاش شوہر کی ساتھ
ہوا چوب صندل سی طیار تخت
طرف ہستناپور کی لیچلے

چمن بست و یکم دربیان وفات راجہ پانڈو و رسیدن جدھشٹر وغیرہ

اٹھی دلسی راجہ کی جب حرص و آز
کشادہ تھا درواز [illegible]
پسند آئی دلکو وہ از [illegible]
تو کی پانڈنی مادری پر نظر
بحکم دعا اوسنی پائی وفات
یہان آدمی کا اجارا نہین
ملی سایۂ لطف مین جا اوہین
اوٹھایا سر زندگانی سی ہاتھ
کہ پھولونسی تھا رشک گلزار تخت
غم تازہ اوس کوہ کو دی چلے

ہوا آئینہ دل کا جسوقت صاف
عبادت پہ اوسکو نظر صبح و شام
عبادت کی لائق جو پایا مقام
کیا دل پہ غلبی کا خواہش نے کام
ہوا کنتی و مادری کو جو غم
مگر مادری نی وہ دونون پسر
ہوا انونہالونکا بھی دل ملول
رکھی شہر جو رہتی تھی اوس کوہ پر
وہ لاشین جو جلنی سی باقی رہین
یہ کنتی بھی ہمراہ ہوئی اونکی ساتھ

فراموش بالکل ہوئی یاد غم
پسند آگیا تیرتھونکا طواف
اسی بات کا ہر گھڑی اہتمام
کیا شاہ نی اوس جگہ پر قیام
ہوئی صبح عمر شہنشاہ شام
قلم کیا کری حال اونکا رقم
خجالت دہ آفتاب و قمر
لگی نخل ماتم مین یہ غم کی پھل
عنایت کی لڑکونپہ ہر دم نظر
اونہین رکھکر اوس تخت پر اہل دین
لیی ہاتہ مین اپنی لڑکونکی ہاتہ

وطن میں جو داخل ہوئی تو نہاں
سمجھنے تھی وہ اونکو لخت جگر

کہ ہیں وہ تو نسبی یہ فرزند پانچ
کہا اندا سی سراپا وہ جال

محل میں وہ کنتی جو داخل ہوئے
جو بھیکھم پتامہ تھی عالی مقام

وہ ہمہ عزاداری بادشا
ہوئی رونق افزا کدن بیاس

جو گھر میں ہی جر جو دہن لے حجاب
مناسب ہی اب ترک دنیا کرو

اب آرام صحرانشینی میں ہے
وہ لیجہ جو انکو نسبی تہا لی صیب

سنو گاندہاری تہا اک زن کا نام
وہ ماں بیاس اوسکو تھی ایکبار

تولد کا یون ہی مفصل بیان
بیاس اوس گھڑی پھر ہوئی ایکبار

گھڑی ایک سو ایک یکجا کیے
جو اس بات کو بھی ہوئی وہ کبر

بڑا سب میں جر جو دہن نامدار
مگر جیند رتہہ راجہ پنجاب کا

مگر گاندہاری تھی شوہر پرست
نظر تا نہ آئی جہان کی فرح

جمیش اس مہوش سی ہیلا ہوا

سنو ہستناپور کا اب حال
بہر حال تھی پرورش پر نظر

نہ پہونچی نہیں آتش غمکی آنچ
ہوا پانڈ کا جسطرح انتقال

مرتب عجب غم کی محفل ہوئے
دیا پانڈ کی تمام آب و طعام

ہوئی بادشاہونکی صورت ادا
کہ سبکو تھا مد نظر اونکا پاس

کریگا وہ اِس خاندان کو خراب
چلے پاون راہ خدا میں وہ ہرو

یہاں دہرتراشٹر او بھیکھم جو تھے
رکھیشر جو لڑکونکی ہمراہ تھی

نہ ضائع ہوا خوش نصیبونکا حق
سُنا کی مفصل ہر اک داستان

ہوئی شہر میں بزم ماتم بپا
ملا خوب زناردارون کو زر

وہاں ہو چکی جب وہ بزم الم
سنایا یہ مجبوری کو سخن

بھرا اوسکی سر میں ہی جوش غرور
خدا کی عبادت سی ہو بہرہ مند

چمن بست و دوم دربیان تولد فرزندان دہرتراشٹ

سنو اوسکا اب ماجرائی غریب
فدا اوسکی صورت پہ پہ تمام

پسر سو تجھی دیگا پروردگار
سنو گاندہاری کی اب داستان

دکھایا یہ افسون نی رنگ بہار
اوسیوقت سب تیل سی بھردئی

تولد ہوئی کوروان پیش وپس
بہادر شجاع او سخاوت شعار

بنا شوہر اس رشک مہتاب کا
شراب اطاعت میں سرشار و مست

بنی کورو وہ بادشہ کیطرح
وہ صورت کہ خورشید شیدا ہوا

کہ ایوان شاہی میں تھے وہ محل
نکلتا تھا قد سرو گلزار سے

[illegible] نکی اک دختر خوش جمال
[illegible] حمل کو جب گذر

اوسی گوشت کو پارہ پارہ کیا
جدا ہر گھڑیکا ہوا انتظام

غرض اسطرح سی بحکم خدا
سلامان نی دختر کا کہا تہا نام

شکن گاندہاری کی بہائی کا نام
شب و روز خدمتگذاری سکی

جو رانی تھی کانی منو اوسکا حال
پسر ایک سی ایک سب رشک حور

سپر داونکی فرزند پانچوں کیے
کہا اونمیں سی یہ سخن ایک نے

نگہبان ہی ان عزیزونکا حق
رکھیشر نظر سے ہوئی سب نہان

زن و مرد اندوہ میں مبتلا
کسیکو جواہر کسیکو گہر

فرو کچہ ہوا وارثونکو بھی غم
بہت بدہی ان کی روانکا چلن

بلا شبہہ برپا کرے گا فتور
یہ کوچ کیا دیوتون نی پسند

بڑا چین گوشہ گزینی میں ہے
ہر اک غیرت مہر برج حمل

یہ تھی گلشن شاہ قندہار سے
خدا دیگا دل ہو گا جس سے نہال

جنی گوشت پارہ رشک قمر
ہوئی ایک سو ایک ٹکری جدا

ہر اک گوشت پاری نی پایا مقام
ہوئی سو پسر اور اک مہ لقا

فدا اوسپہ شمس و قمر صبح و شام
لڑائی میں آئی گا یہ نام کام

وہ رکھتی تھی بند اپنی انکھیں مدام
یہ بیٹی کی تھی دختر خوش جمال

بڑا سب میں جر جو دہن پر غرور

پیدا ہونا رانی گاندھاری سے جرجودھن وغیرہ سو فرزندون اور ایک لڑکی کا



انہیں خلق کہتی تھی سب کوروان — یہی نام تھا سبکی ورد زبان
خوش آغاز تھا نیک انجام تھا

چہمن بسبب و سوم دربین بھیم بسید فساد میان ایچ وران عم زاد

وہ گل آئی جب ہستنا پور مین — ہوئی شاد سب ہستنا پور مین
وہ راجہ جو آنکھوں سے معذور تھا — نہایت بھتیجوں سے مسرور تھا
بھیم ایک جا اونکو رہنا مدام — فقط مشتغل لہو و لعب صبح و شام
گراتا تھا کشتی مین انکو مدام — یہی چھیڑ منظور تھی صبح و شام
نہایت وہ ہاتھوں سے تھی اسکی تنگ — کوئی داو چلتا نہ تھا وقت جنگ
اسی سے وہ جرجودہن نیکنام — حسد دلمین رکھتا تھا اپنی مدام
دیا بھیم کو زہر کھانے کی سات — کسی پاون سے مین اوسکی ہات
ڈبو کر اوسی گھر مین آئی عدو — مٹائی ہوئی غیرت و آبرو
ہوا بھیم پانی مین جو ہوشیار — گسستہ کیے بند سب ایکبار

شہنشاہ کا ایک سنجی کومل — زبان آور و خوش بیان عقل
اطاعت سے شہ کی فقط کام تھا
دل و جان سے بھیم کو پایا جون عزیز — اطاعت مین حاضر غلام و کنیز
یہ آغوش راحت مین پلنے لگی — وہ فرزند عم اوس سے جلنے لگی
مگر بھیم اون سب مین پرزور تھا — شجاعت کا اوسکی بڑا شور تھا
وہ سو ایک سے جیت پاتی نہ تھے — وہ کس دن خجالت اوٹھاتی نہ تھے
وہ سب گوی چوگانمین ہارتے — لڑائی کی میدانمین ہارتے
اوٹھایا جو کینی کی آتش نی سر — جلی طائر عقل کی بال و پر
چھپا کر جدہشٹر کی آنکھوں سے دور — کیا غرق پانی مین اپنی حضور
نہ کچھ پاس تھی ننگ و ناموس کے — ملی عاقبت ہاتھ افسوس کے
کناری پڑا پایا جو وہ آب سے — ہوا بھیم بغل شاد خواب سے

ہوا اوس سی آگاہ پھر کینہ ور
نہ تھا بھیم کی قتل مین کچھ خطر

دیا اپنی لوگونکو زہر بیقیاس
کہ چھوڑا انہین مارنیہ اوسکی پاس

جو ساپونکو لائی وہ افعی نژاد
نمایاں ہوئی اور شکل فساد

ہوا بھیم بیدار اوس خواب سے
نظر آئی یہ لوگ بیتاب سے

ہر افعی کا سر خوب کچلا وہان
جو لائی تھی اونکو کیا بی نشان

جلا اور جرجودہن اوس آگ مین
ترقی ہوئی تازہ تر لاگ مین

وہ شعلہ حسد کا دو بالا ہوا
بلند اوسکی سینی سی نالا ہوا

بھبوکا ہوا چہرۂ بد دماغ
حسد نی دیا دلکو اک اور داغ

عدو اوسکی جانکا سراپا ہوا
یہ پھر جا کے رونکو اشارہ ہوا

ابھی دیکی زہر ہلاہل کا جام
کرین بھیم کا آج قصہ تمام

سر مو نہ ہو بات مین کچھ فرق
کرین قعر دریا مین لیجا کی غرق

کیا اوسکا جب دشمنوں نے یہ حال
نمایاں ہوئی قدرت ذوالجلال

کہ باسک جو ساپونکا ہی تاجدار
کی غسل اوس بحر سی ہمکنار

کیا بھیم پر فضل اللہ نے
دیا حکم ساپونکو اوس شاہ نے

نکالو بلا سی ابھی بھیم کو
تن زار سی زہر سب کھینچ لو

پلاؤ اوسی جام آب حیات
ملی جلد وحشت قضا سی نجات

وہ افعی بہت چست و چالاک تھی
اوسی اپنی گھر مین وہ اوٹھا لیگئی

جو تھا حکم باسک وہ لائی بجا
وہاں بھیم نی انجوان پیا

وہ قوت ملی بھیم کو بیشمار
فدا جسپہ ہاتھی ہوئی دس ہزار

جو آرام پایا تو آیا وہ خواب
نہ دیکھا کئی دن رخ آفتاب

بروز نہم سو کی اوٹھا جوان
خدا اپنی بندونکا ہی پاسبان

کیی شاہ باسک نی موتی نثار
دیا ایک خلعت جواہر نگار

جو داخل ہوا گھر مین وہ نوجوان
بہت خوش ہوئی خاطر دوستان

جو بھائی حقیقی تھی سب خوش ہوئی
عدو جانکی جیتی ہی جی ہوئی

سنو حال جرجودہن خود پسند
ہوئی اور کنتی کی آتش بلند

نہ کچھ کارگر سحر و افسون ہوا
حسد دلمین کم تھا جو افزون ہوا

سنی جب کہ راجہ نی یہ داستان
کہ فرزند ہین دشمن دودمان

غرض کرب اچارج کو سونپی وہ سب
سکھائی ہر اک نوجوان کو ادب

وہ تعلیم آداب شاہاں کری
کہ ہر ایک کار نمایاں کری

کری منع بیہودہ ہر بات سے
کہ لطف اوٹھی باہم ملاقات سے

چمن نسبت چہارم دربیان حال کرب اچارج پسر گوتم

سنو اک رکھیشر کا گوتم تھا نام
عبادت مین مشغول ہر صبح و شام

جو اندر کو خوف اوس سے پیدا ہوا
تو بھیجی فریب اوسکی اک اپسرا

فرستادہ اندر کی رشک ماہ
ہوئی آ کے گوتم کی پیش نگاہ

لگی دلفریبی ایسی ناز و ادا
کہ گوتم کا دل اوسپہ مائل ہوا

لیی تھی جو ہاتھون مین تیر و کمان
زمین پر اوسیوقت رکھی وہان

کیا خوب جو اوسکی خواہش نے زور
فرو ہو گیا کچھ عبادت کا شور

جو وہ آب انسان گرا تیر پر
ڈھلک کر رہا کچھ ادھر کچھ ادھر

ہوئی دونون جو کسی وہ مہ لقا
پسر اور دختر بفضل خدا

پسر رو کش صورت آفتاب
وہ دختر تھی رشک رخ ماہتاب

گذر شاہ سنتن کا اوس جا ہوا
نظر آئی صحرا مین وہ مہ لقا

جو ایوان شاہی مین لایا اونہین
بدل پرورش کی جلایا اونہین

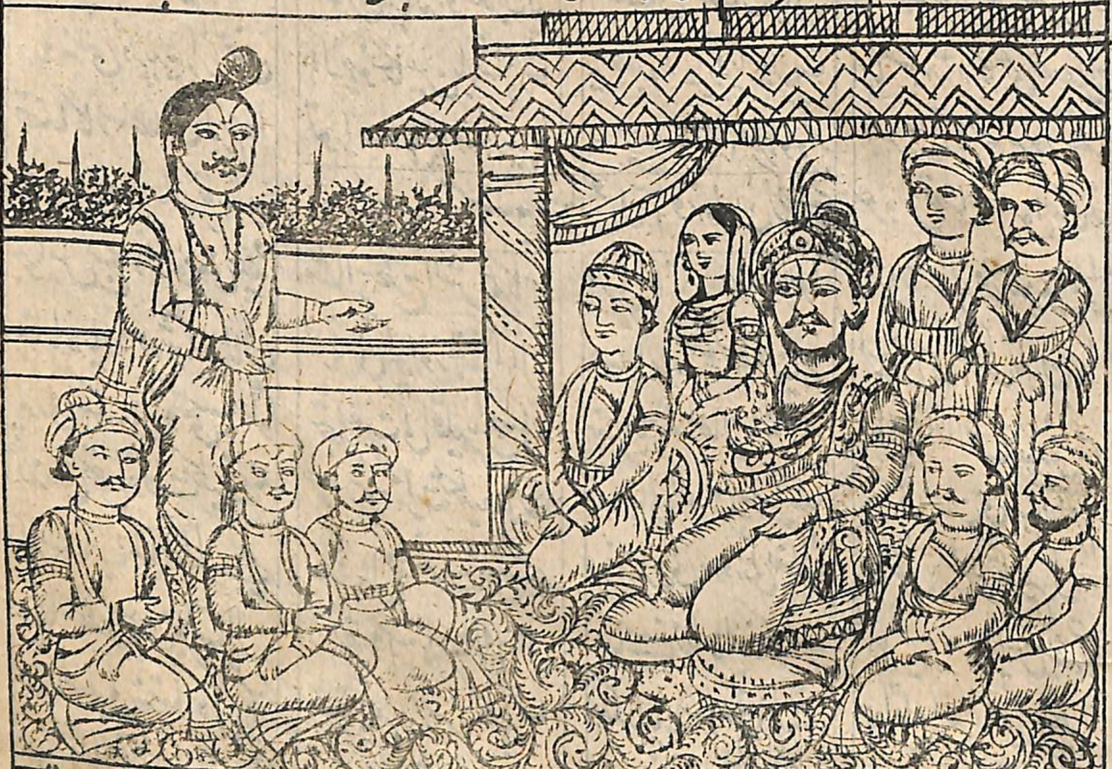
خوشی دلمین گوتم کی تھی بیقیاس
گیا ایکدن شاہ سنتن کی پاس

پسر اور دختر کو دیکھا وہان
طبیعت نہایت ہوئی شادمان

کیا اپنی فرزند کا کرپ نام
سکھائی اوسی علم شاہی تمام

ہوئی نقش سینی پہ سب علم تیر
بنا حکم انداز وہ بی نظیر

آنا گوتم رکمیشر کا بزم میں راجہ سنتن کی اور دیکھنا اپنی فرزند اور دختر کو راجہ کی پاس



پھر جنگ سے خوب پھرا ہوا
دل شاہ سنتن کو محبوب تھے
سنو اک رکمیشر بھر دواج نام
رکھیشر گیا غسل کو سوئی گنگ
پڑی جو رکیشر کی اوسپر نظر
جو دونی میں وہ جوش کھا کی گرا
عبادت کئی سال تک خوب کی
وہ بکرم عبادت میں مشغول تھا
جھلک کر صراحی سے قطرہ گرا
ہوا اوس سے ناگاہ دو ذرید نمو
جو یہ نو رسیدہ ہوا باتمیز

زمانے میں اپنی وہ یکتا ہوا

چمن بست و پنجم در بیان حال درونہ اچارج پسر بھر دواج

یہی شاہ بکرم کی الفت کا جام
فلک نے جمایا عشرت کا رنگ
پسند آئی وہ شکل رشک قمر
تو پیدا اوسی دم درونہ ہوا
خدانے اوسے بھی اک اولاد دی
نظر آئی اک نیکا اپسرا
چھپایا اوسے شاہ نے زیر پا
عدم سے نمایاں ہیں اوہ وجود
دل و جان سے بکرم کو تھا وہ عزیز

وہ لڑکے بھی جو غیرت حور ہے

بہر حال دنیا میں خرسند تھی
ہوا اوس جگہ اپسرا کا گذر
کیا اسقدر آب انسان نے جوش
جو بکرم بھی جویای فرزند تھا
کری کلک شکل تولد بیان
ہوا یہ شہنشاہ مجوجال
جو اس سانحی کو ہوا بیگدم
درونہ و دُرید ہوئی ایکبرو
یہی بات ہر وقت مد نظر

فقط نام کرپی سے مشہور ہے
درونہ سے وہ دخت منسوب ہے
مگر دونوں جویای فرزند تھی
وہ گھرناجی کی نام سے نامور
اڈا عقل کی ہاتھ سے مرغ ہوش
خدا کی عبادت میں خرسند تھا
موافق ہوئی گردش آسمان
کیا خواہش دل نے حاصل کمال
تو راجہ نے اپنا اوٹھایا قدم
خجالت وہ مہر گیتی فروز
نہ حاصل ہو لڑکی کو علم و ہنر

بھردواج ہر فن مین استاد تھا / تعلق سے دنیا کی آزاد تھا
وہ دریپد درونہ باہم دوست تھے / کہون کیا کہ دو مغز اک پوست تھے
درونہ سے دُرپد یہ بارا سخن / اگر ہونگا مین بادشاہ دکن
قضا کار سلطان بکرم ہوا / تو راجہ وہانکا وہ دُرپد ہوا

پسر کو جو بکرم نے بھیجا وہان / سکھاتی تھی ہر علم وہ مہربان
محبت کی مکتب مین تھی انکی دھوم / شب و روز شغل حصول علوم
یہ مضبوط اقرار کرتا ہون آج / بلا شبہ دونگا تجھے نصف راج
درونہ رہا اپنے گھر جلوہ گر / بھردواج کا تھا یہ نور نظر
بھردواج وہ عابد نامدار / عروس قضا سے ہوا ہمکنار

چمن بیست و ششم دربیان تولد اشتوتھامان از کرپی

جو اس رنج و غم کو ہوئی چندور / مٹا اسطرح آتش غم کا سو
بنا ماہ پارہ وہ رشک ہلال / ترقی نے کچھ اور بخشا کمال
پدر نے سکھائی اُسے سب علوم / شجاعت کی اقلیم مین دیسکی دھوم
گذرتی تھی اوقات تکلیف مین / غم و رنج و عسرت و تکلیف مین
کچھ اسباب دنیا عطا کیجیے / زر و مال و حشمت مجھے دیجیے
دیا اسطرح سے جواب سوال / زر نقد و اسباب مال و منال
سوا اسلحہ کی نہ تھا اونکی پاس / سر و چشم بد نظر اسکا پاس
ہوئین یاد وہ ناوک اندازیان / قلم سے ہی دشوار جنکا بیان
کبھی کوہ دریا کبھی گرد باد / کبھی آگ سے ہون نمایان فساد
وہانسے درونہ پھر آیا جو گھر / وہی شکل افلاس پیش نظر
سر دست تھا تنگدستی کا غم / نہ پہونچا کہین شیر سکو بہم
بہت تنگدستی سے تھا دلکو رنج / دئی پیسکر آب مین جب برنج
ہوا رنج ولدوہ غم بیقیاس / گیا ایکدن شاہ دُرپد کی پاس
اداشاہ نے شرط یاری نکی / ذرا قول کی پاسداری نکی
نہ اوسکا ملاقات مین کچھ مزا / وہ گویا کبھی کا نہ تھا آشنا
طبیعت ہوئی رنج سے خشمناک / گیا خنجر غم نے سینے کو چاک
وہانسے ہی نومید یاسی ہوا / بہر حال فضل الٰہی ہوا
گیا خانۂ گوپ کو سرفراز / کہ حاصل تھا رسم سلام و نیاز

ترقی کا تارہ ہویدا ہوا / درونہ کے فرزند پیدا ہوا
مہ چاردہ اشتوتھامان ہوا / کہین بدر سے بڑھ کی تابان ہوا
نہایت تھا حال درونہ سقیم / ہوا تیغ افلاس سے دل دو نیم
کہا جا کے اکدن یہ پرسرام سے / گذرتی نہین ہے اب آرام سے
اونہون نے درونہ کی تعظیم کی / بجالائی ہر شرط تکریم کی
دیا مینے زنار دارونکو سب / نہین ہے مری پاس کچھ نقد اب
سکھایا یہ پرسرام نے علم تیر / ہوا قادر انداز وہ بے نظیر
وہ پہونچی نشانی پہ تیکل نہنگ / پلٹ آئی جا کر کمانسے خدنگ
اسیطرح کی سب سکھائی ہنر / ہوا کشور علم مین نامور
طبیعت تھی دام بلا مین اسیر / ہوا طفل اکدن طلبگار شیر
سنو قصۂ مادر نیک خو / ہوا پانی پانی الم سے لہو
تو کچھ اشتوتھامان کو تسکین ہوئی / طبیعت درونہ کی غمگین ہوئی
کہ ہو آج اقرار ماضی بحال / وہ دی نصف اقلیم تھا یہ سوال
پھر ابات سے اپنے پیمان شکن / نہ نکلا محبت کا منہ سے سخن
درونہ نے دیکھا جو یہ اسکا حال / نہایت ہوا دلکو حاصل ملال
یہان کب ہے تصریح کی احتیاج / خفا ہو کی اوٹھا وہ نازک مزاج
جو داخل ہوا ہستناپور مین / ضیا چاند کی ہوئی پرنور مین
بہن کرپ کی اسکو منسوب تھی / محبت اسی وجہ سے خوب تھی

درونہ تھا اوستاد ہر علم و فن

چمن بست و ہفتم دربیان رسیدن درونہ بخدمت کوروان

جوانمرد زور آور و پیلتن

نبی یاد تھین ناوک اندازیان
نہون وصف پیر فلک سی بیان
نبرد آزمودہ دلاور شجاع
یہ اوستاد شاگرد تہا ہر شجاع

جو خاطر ہوئی فکر سی مطمئن
گئی تہی وہ بیرون شہر ایکدن
وہان جمع جرجودہن بہیم سب
نہ تشویش انکو نہ رنج و تعب

بہم شغل چوگان مین مصروف تھے
ہنر مین لڑائی کی موصوف تھے
جوانمرد اہل ہنر جنگ جو
شجاعت مین پائی ہوئی آبرو

میدان چوگان بازی کا جشن سے ساتھہ اور یکجا ہونا کوروان اور پانڈوان کا اور گرنا ایک گیند کا کوئین مین



گرا گیند اک چاہ مین ناگہان
ہر اک علم و فن انکا بہلوان
کیا چاہ پر مل کی سبھنی ہجوم
ہوئی گیند کی واسطی اک ہجوم

کوئی عقل و تدبیر لڑتی نہ تھی
کوئی ذہن مین بات لگتی نہ تھی
ہوئی کشمکش ہر طرح کی عیان
لگا ہین بہت سین ناظر کی وہان

کہ راجہ جدشٹر کی انگشتری
نگینی پہ جسکی فدا مشتری
چھٹی ہاتہ سی گر پڑی چاہ مین
ہوئی ہوش گم سبکی اسرار مین

لب چاہ پر ایک غل ایک شور
دکھائی بہت عقل کامل نی زور
نہ بیٹھا نگینی پہ نقش مراد
رہی اوس سی محروم عالی نژاد

نہ ہاتھ آئی ہیہات انگشتری
دل و جان سی تہی جسکی سب مشتری
درونہ نی دیکھا جو یہ انتشار
ہنسا صورت گل وہان اکبار

کہا ای جوانان اہل ہنر
کہ تم کیسے راجاؤنکی ہو پسر

تعجب ہی تدبیر چلتی نہین
کنوئین سی انگوٹھی نکلتی نہین

شناشاہزادون نی جب یہ کلام
ہوئی پانی پانی حیا سی تمام

درونہ سی بولی کہ ای باہنر
قریب آؤ دیکھین تمہارا ہنر

یہان عقل ہم سبکی حیران ہے
طبیعت نہایت پریشان ہے

یہ سنکر وہ آئی کنوئین کی قریب
چمکتا تھا خورشید برج نصیب

بھری سینہ و دل مین جوہر تمام
کیا فی تحمل سی لیا اوسنی کام

خس چند جاروب سی کھینچکر
نشانہ کیا ایک کو ایک پر

جو آیا سر خس لب چاہ پر
ہوا سب پر اظہار علم و ہنر

نکالا درونہ نی گیند آپ سے
کہ مشکل تھا یہ کام سہل آپ سے

نکالی اوسیطرح انگشتری
ہوئی اونسی سب نوجوان مشتری

درونہ کو لائی جو بھیکم کی پاس
کیا اوسنی بھی اس دلاور کا پاس

فزون حد سی تعظیم و تکریم کی
مناسب جو عزت تھی وہ اونکو دی

جو بھیکم نی کی دل سی عزت کمال
سنایا درونہ نی سب اپنا حال

بھی اوکر سین و پرسرام ائے
دلاور بہادر تنکو نام سے

سکھائی ہین یہ ناوک اندازیان
نہین ہی کوئی علم مجھسی نہان

طبیعت ہوئی شادمان سبکی حال
کہ ہاتھ آیا یہ مرد اہل کمال

وہ لڑکی جو تھی جمع سب خوش نہاد
کیا اپنی نزدیک ان سبکو یاد

سپرد اونکی سبکو کیا بی خطر
سکھائیں لڑائی کی علم و ہنر

بتائیں اونھیں ناوک اندازیان
نہ رکھیں کوئی عقدہ اوسنی نہان

سکھائی درونہ نی وہ علم تیر
ہوئی قادر انداز وہ بی نظیر

جو شائع ہوئی دوارکا مین خبر
سب آئی یہان جادوان کی پسر

ہنر کی شست و زلکتب مین دیوم
بہم سیکھنے تھی وہ جنگی علوم

مگر سب مین ارجن خردمند تھا
درونہ کا دل اس سی خرسند تھا

ہمیشہ محبت کی اوسپر نظر
سکھائی لڑائی کی نادر ہنر

بنائیں نئی ناوک اندازیان
کہ یکتای دوران تھا وہ نوجوان

کرن بھی درونہ کا شاگرد تھا
ہنر سیکھنے کے لیے گرد تھا

دلاور بہت تھا یہ اہل ہنر
ستارونمین جسطرح روشن قمر

مگر کوروان کا بدل یار تھا
محبت مین اونکی گرفتار تھا

نہ کچھ دشمن و دوست مین تھی تمیز
کہ جبر جو دہن اوسکو تھا جانسی عزیز

نہایت تھا ارجن سی و نونکو رشک
اوتر آیا خون آنکھہ مین جای اشک

ہنر مین کہین اونسی یہ تیز تھا
وہ بزدل نہی بہ شبیر خونریز تھا

ہنر جنگ کی اونکو بھی یاد تھی
مگر اسکو حاصل خداداد تھی

چمن بست و ہشتم دربیان تولد کرن از کنتی

کرن کی تولد کا سنئے بیان
یہ لیکی چمن کا ہی سرو روان

جد شستر کی ماں کنتی نیک خو
پدر کنت بھوج اوسکا با آبرو

وہ خدمتمین تھا رکھیشر کے حرم
دل اوسکا تھا مین موم سی بھی نرم

پدر نی یہ دختر کو سونپا تھا کام
کری ہر رکھیشر کی خدمت مدام

یہی کام درپیش شام و سحر
کہ دُر باسا وارد ہوئی اسکی گھر

ہوئی حسن خدمت سی خوش شادمان
نہایت طبیعت ہوئی مہربان

اک افسون تازہ بتایا اوسی
بتا اسم اعظم سکھایا اوسی

خدائی یہ افسون نہین بخشا اثیر
کہ روحانیون سی بھی جن ہی اسیر

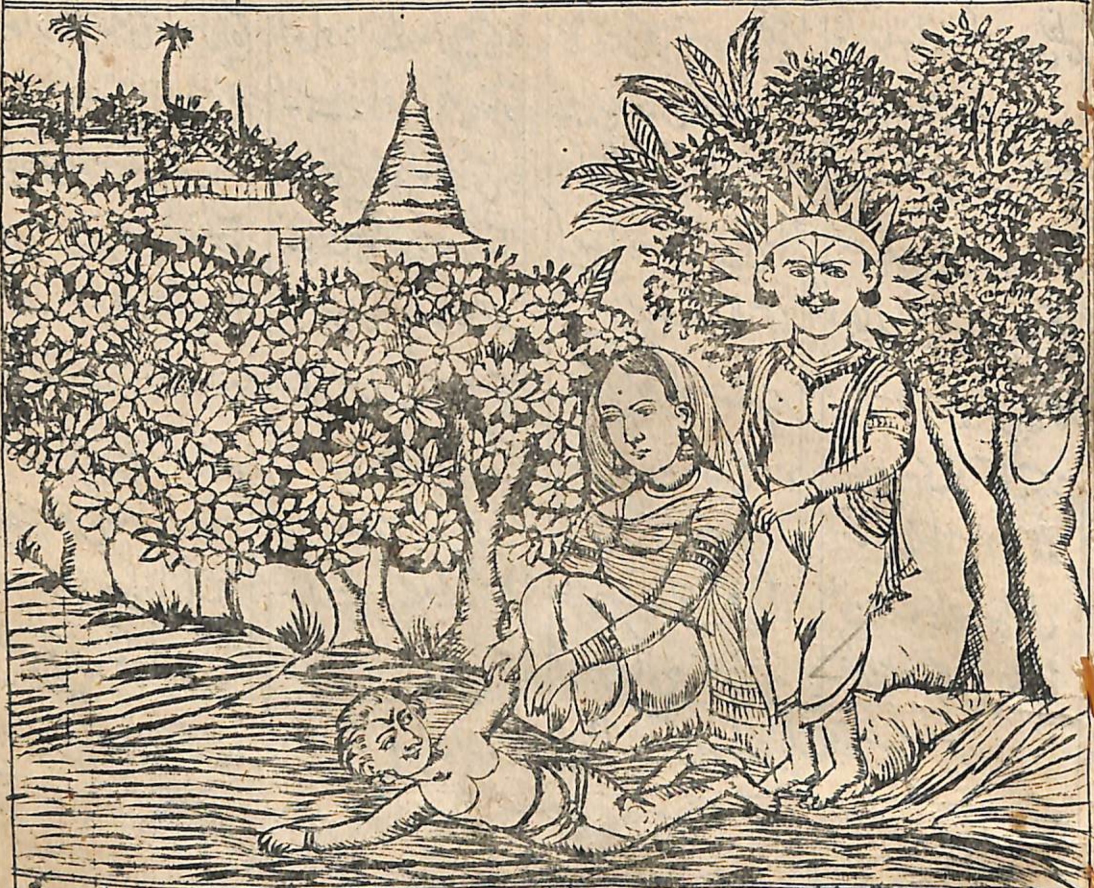
جو کنتی کو منظور تھا امتحان
وہ افسون پڑھا ایکدن ناگہان

کہ حجری مین وارد ہوا آفتاب
لباس اوسکا نورانی ولا جواب

رقم ہی کرن جب پیدا ہوا
طلائی زرہ پہنی پیدا ہوا

طلائی وہ بندا پڑا کان مین
زر خالص ایسا کہان کان مین

پیدا ہونا کرن کا کنتی سے زرہ طلائی پہنے ہوئے



اقارب کی دہشت سے دل آب آب
ہوا سخت کنتی کو پیدا حجاب
اوسیدم کیا اوسکو پانیمیں غرق
کہ ناموس و عزت میں آئی نہ فرق

پڑا دشت آورت میں یہ گہر
نہ تھا اوسکی گلشن میں کوئی ثمر
سنو اوسکی زوجکا رادہا تھا نام
دیا پرورش کا اوسی اہتمام

جوان جب ہوا غیرت ماہتاب
معلم ہوا خواب میں آفتاب
کہ آئیگا اندر برہمن کی شکل
مگر دوستی میں ہی دشمن کی شکل

رہی اس نصیحت کا میری خیال
کریگا فقیرانہ تجھسے سوال
زرہ گوشوارہ ہی مد نظر
نہ دینا جو دینا تو اس شرط پر

عوض میں سلح اوس سے لینا ضرور
کہ ہوں دشمنونکی جگر چور چور
ہوئی صبح خواب سے بیتابکی شب
سنیں حال اندر کا مشتاق اب

سوال آ کے جسوقت اوسنے کیا
کرن نے زرہ گوشوارہ دیا
عوض میں لیا نیزہ برق دم
جو سیدہی بتا تہا راہ عدم

جو نزدیک جبر جو دہن آ کے کرن
بنا شمع ساں رونق انجمن
بہت بڑہ گئی توقیر پائی یہاں
فدا اوسپہ تہی جانسی کورو ان

شب و روز گردش میں الفت کی جام
ملی مثل شیر و شکر صبح و شام
محبت کا باہم وہ بہرتی تہی دم
نہ اندیشہ دلمیں نہ فکر و الم

کرن اور جبر جو تھی جنگجو
بنی ارجن نوجوان کی عدو

چمن بست و نہم دربیان حال تعلیم درونا اچارج

قلم لکھو اب داستان ہنر
کہ اب ہی دم امتحان ہنر

کنوان ایک تھی نہا اوس مین
گئی کوروان آپ کی چاہ مین

کمان پر کبھی راست اوسنی وہ تیر
کہ جسکے ثناخوان تھی برنا و پیر

دیا لا کی اوستاد کو جام آب
ہوا خوش وہ شاگرد سے بیحساب

کبھی جس سی پیدا ہو طوفان آب
نمایان ہو آتش کبھی بیحساب

سکھائین وہ گھوڑونکی اسوریان
کہ ارجن بنا شہسوار زمان

بنائی ہزارون ہی علم کمند
نہ تھا معرکی مین کسیطرح بند

سکھائی ہین جب کچھ کہ تھی جگ ہنر
کسیکو نہیں اسکی اصلا خبر

ہوا دلمین اک روز شوق شکار
گئی سمت صحرا وہ پانچون سوار

سیہ پوش پیدا ہوا ایک مرد
ہوا اوسی سگ خوف و دہشت سی زرد

سیہ پوش ناوک فگن بی نظیر
دہن پر جو الی کبھی پانچ تیر

درونہ نی ہر ایک شاگرد سے
کہا کوئی پانی مجھی لا کی دے

جو ارجن کا مشہور ہی علم تیر
نہ رکھتا تھا تیر افگنی مین نظیر

زمین پر لگا لی نکالا جو آب
نشانہ بنا چشمۂ آفتاب

سکھائین نئی ناوک اندازیان
قلم اب کری وصف اونکا بیان

کبھی گرد و باد اوس سی ہی اظہار تھی
کبھی کوہ بنکے نمودار تھی

فن گرز بھی وہ بنایا اوسی
کہ عالم نی مشتاق پایا اوسی

بتا کر یہ ارجن کو سب علم تیر
کہا اسطرح سی کہ ای بی نظیر

کسی اور کو یہ سکھائی نہیں
ہنر دوسری کو بتائی نہیں

مگر ایک کتا بھی ہمراہ تھا
شکاری تہار ستی سی آگاہ تھا

جو اوسوقت کتی نی فریاد کی
نئی جان پر اپنی بیداد کی

ہوا تیر کھا کی جو خاموش وہ
نہ عف عف کا باقی رہا جوش وہ

تصویر ارجن کی تیر و ترکش لیے اور نشانہ ہونا کتے کا تیر سے ایک شخص سیہ پوش کے



کسیکو نہ اصلا ہوئی یہ خبر
کہ تو کون ہی تیرا کیا نام ہے
ہوی گو ہر گوش جب یہ سخن
سکھائی درونہ نی یہ سب ہنر
وہ غیرت کی آنکھین نہ کین روبرو
زبان پر جو لایا شکایت کا حرف
دیا صاف استاد نی یہ جواب
جو آئینہ دل کو حیرت ہوئی
درونہ نی اوس سی کیا یہ سوال
خلاصہ کیا صاف اظہار حال
کہ تمنی نہ شاگرد اپنا کیا
مری دلمین تہا مستقل اعتقاد
کہا پھر درونہ نی ای خوش نہاد
یہ شاگرد تہا مستقل اعتقاد
کہ استاد نی ہاتہ روکا وہان
کیا پھر سیہ پوش سی یہ سوال
دکھائین سبت ناوک اندازیان
وہ انگشت اوسط سی لیتی ہین کام
سکھائی وہ علم خدنگ طلسم
کبھی شکل تیر فلک ہو عیان
لب گنگ پر آج ہو امتحان
تماشائیونکا بھی تہا اک ہجوم
نہنگ قوی نی کیا زور و شور

مگر نوجوانونکو آیا نظر
نشان دی مجھی تیرا کیا نام ہے
کشادہ کیا قفل درج دہن
وہ اسرار ہ مین ہی مرا راہبر
ہوئی اوسکی احوال کی جستجو
سنایا وہ سب ماجرای شگرف
مناسب نہین اسقدر اضطراب
تو منظور اوسکی صداقت ہوئی
کہ حاصل کیا کس سی تونی کمال
کہ ہی آپ ہی سی یہ حاصل کمال
ہوا نا امیدی مین مین مبتلا
کیہی علم تیر اوسکی صدق سی یاد
جو ہی اسقدر راسخ الاعتقاد
طبیعت مین ہرگز نہ تہا کچہ فساد
کہا ہو چکا اب ترا امتحان
کمان کھینچ دیکھون تو تیرا کمال
ہدف تیر حیرت کی پیر و جوان
اسی راہ پر آج تک ہی قیام
جمی جس سی میدان رنگ طلسم
نظر سی کبھی دوربین کی نہان
کرو آپ مین ناوک اندازیان
ہر اک فن کی یکتا تھی اہل علوم
کہ پائی درونہ کو کھینچا بزور

جو دیکھی یہ چالاکی تیرزن
کس استاد سی تونی سیکھا یہ فن
سنو اوسکی اب دُرفشانی کا حال
سنی صاف ارجن نی جب یہ کلام
درونہ سی دل صاف بدظن ہوا
سیہ پوش نی جو کہا تہا کیا
خدا جانتا ہی مین واقف نہین
وہ ارجن سی سنکر یہ حال عجیب
دیا اوس سیہ پوش نی یہ جواب
مین اکدن گیا تہا ...
بہشت بریں سی اوٹھا لایا خاک
خداداد درجہ یہ حاصل ہوا
نہ انگشت کو کاٹ دی تو مجھے
یہ چاہا نہ انگشت کو کاٹ کے
دعائین زبان مبارک سی دین
سخن سنکی ناوک فگن نی وہان
اوسیدم سی پھیلا انکی درمیان
یہان ہی سنو اب نئی داستان
نہو تیر کو اک جگہ پر قرار
بنائی درونہ نی وہ علم و فن
بہم اس سخن نی جو پایا قرار
لگاتی تہی پانی مین شاگرد تیر
جو خشکی سی پانی مین لاتے نہ باو

کیی بڑہ کی اسطرح اوس سے سخن
بلا شبہہ یکتا ہی ناوک فگن
کہ ہی سلک تقریر کا یہ مآل
کیا تیغ موج خجالت نی کام
کہ مجھسی عزیز اوسکو یہ فن ہوا
سنا تہا جو کانون کیا وہ ادا
فرشتہ ہی یا دیو صحرا نشین
گیئی دونون ناوک فگن کی قریب
نہ تحقیق مین کیجی اضطراب
ولیکن تھی ہر گشتہ میری نصیب
بنائی وہان آپکی شکل پاک
سب آسان وہ علم مشکل ہوا
تو جانون مین شاگرد صادق تجہے
اوسیوقت استاد کو نذر دے
ثنائین جو لازم تہین اسطرح کہین
جو انگشت اوسط سی کھینچی کمان
اسیطرح سی کھینچتی ہین کمان
درونہ تہا ارجن پہ جو مہربان
پھری صورت برق آشفتہ سار
جو دل اسطرف سی ہوا مطمئن
ہوئی جانب گنگ باہم سوار
کہ ناگہ ہوا حکم رب قدیر
تماشا ہنوز کا دکھایا او

کھینچ لانا دریا مین درونہ کو پانی مین ایک نہنگ کا اور تیر ارجن سے نشانہ ہونا اوسکا



کہا اوسنے ہے کون ایسا جوان ۔ جو دے مجھکو اسدم بلا سے امان
پیالے جو پھینکے کمان سے خدنگ ۔ ہوا آب مین پارہ پارہ نہنگ
جدا ہوگی سب سے ارجن کی راہ ۔ برآمد ستارون سے جیسے ماہ
جو یہ کام اوس سے نمایان ہوا ۔ عدو اور بھی دشمن جان ہوا
جو حاسد تھا جرجودھن پر غرور ۔ ہوا اور دل مین حسد کا ظہور

چمن سے ملی مڑ زبیان اظہار ہمگنان ہنرہای خود پیش راجہ

مقرر ہوا ایک عالی مکان ۔ لڑائی کی علمون کا تھا امتحان
ہوئی رونق افزا گروہان ۔ خلائق کا انبوہ پیر و جوان
درونہ جو ہر فن کا اوستا تھا ۔ مکان مقرر مین رونق فزا
وہ پہنے ہوئے جامۂ زرنگار ۔ جواہر گہر لعل جن پر نثار
شجاع و دلاور ہر اک پہلوتن ۔ تہور شعار اور روئین بدن
سر بزم ہر نوجوان ایک ایک ۔ در آیا دم امتحان ایک ایک
لیے اسلحہ سے وہ دشوار کام ۔ رہی غرق حیرت مین سب خاص و عام
اودہر سے وہ جودھن سینہ زور ۔ ہنر گرز بازی کا جسکی تھا شور

غرض ایکدن بھیکھم نے ہر سرگشت ۔ بیاس و بدر اور بوقت چاشت
مرتب تھا اک در عالی مقام ۔ کیا اوس جگہ انہون نے قیام
درونہ کے جتنے کہ شاگرد تھے ۔ ستارے ہی ماہ کی گرد تھے
وہ آئے تھے میدان مین اس شان سے ۔ کہ شیر نیستان نیستان سے
کہون کیا شجاعت کی مین داستان ۔ لڑائی مین آگے ہے اونکا بیان
دکھاتا تھا میدان مین اپنا ہنر ۔ لیے ہاتھ مین گرز و تیر و تبر
یہ ٹھہری کہ اب اونکا ہو امتحان ۔ نکل آئین میدان مین دو جوان
اودہر سے طلبگار پیکار بھیم ۔ شجاعت کی دریا کا در یتیم

بزم امتحان ہنر جنگی کوروان اور پانڈوان کے



نکل آئی میدان میں نالکیان
وہ باہم ہوئیں ناوک اندازیان
تھی اپنی ہاتھوں میں دو نونکی ہاتھ
در آیا جو میدان میں اسصفت
وہ اک جا کیے آسمان و زمین
دکھائیں عجب ناوک اندازیان
کبھی شکل الف ہو وہ عیان
اڑائی ثنا بخی کبھی تھا خدنگ
جو اوس کارمشکل سے فارغ ہوا
قلم اب دکھائی کرن کی ہنر
فرو جب ہوا شور و غوغائے خلق
صفوں سے وہ اسطرح آیا نکل

بندھا گرز بازی کا طرفہ سمان
کہ ہر شخص کی دلمین تھا خوف جان
جہان آپ بیٹھا تھا لایا وہان
درونہ کی در نظر منزلت
ہوا خلق کا مورد آفرین
کہ مداح تھی طفل و پیر و جوان
تنومند فربہ کبھی ناتوان
کبھی اوسکی چوٹی پہ شکل نہنگ
درونہ کی قدمونپہ سر رکھدیا

نمایان ہوئی اسقدر علم رزم
درونہ نی دیکھا جو یہ ماجرا
قلم لکھی ارجن کا حال ہنر
لڑائی کی آتی تھی جتنی ہنر
ہنر ایسی جنگی کیے آشکار
کمانسے جو چھوڑا اسیر ہم تر
نظر سے کبھی آدمی کی نہان
دکھائی عجائب طرح کی ہنر
شراب محبت جو تھی جوش میں

کہ تحسین کہتی تھی سب اہل بزم
کہ انکو نہیں خوف کچھ جان کا
کہ ہی نوجوانونکی اوسپر نظر
دکھائی ہر اک شخص کو سر بسر
تماشائیونکا ہوا دل نثار
بنا طفل گاہی جوان گاہ پیر
کبھی تیر گردونکی صورت عیان
کہ ٹکڑی ہوا حاسدونکا جگر
لیا اوسنے خوش ہو کی آغوش مین
کہ مانند خورشید تھا جلوہ گر
عجب نور خالق ہویدا ہوا
تو آواز رعد آئی اکبارگی سے عام

چمن سے ویکلم دربیان عزت دادن جرجودھن کرن را

نمایان عجائب تماشے خلق
کہ بدلی سے خورشید برج حمل

کرن اور جانب سے پیدا ہوا
جو بازو پہ مارا دلاور نے ہاتھ

طلائی زرہ تھی بدن میں پڑی
لیے دونو ہاتھوں میں تیر و کمان
درآیا جو میدان میں وہ شیر نر
کرن نے درونہ کی تعظیم کی
دکھائی تھی ارجن نے جو جو ہنر
وہ ارجن سے بڑھکر ہنرمند تھا
مگر خوش تھا جر جودھن پر غرور
کرن نے کہا اوس سے اے خوش خصال
یہی دوسری آرزو کی امنگ
سنے گرم ارجن نے جب یہ سخن
جو بارش پہ آجاے ابر غضب
کرن نے کہا جب سنا یہ کلام
جو لڑنے کو آئے میری روبرو
کروں قتل استاد کے روبرو
جو اوس وقت نکلے گا منہ سے کلام
ہوئے دونوں آمادہ کارزار
کہ اتنے میں وہ کرپ صاحب ہنر
دلاور ہے عالی نسب باوقار
عیاں ہو تو اپنا بھی نام و نشان
ہوائی سی چہرے پہ اوڑنے لگی
دیا کرپ کی بات کا یہ جواب
یہی کشور انگ کا بادشاہ
کہ ناگاہ آدرت لائو بدن

ضیا میں فزون ماہ سے تھی گھڑی
فدا جس پہ تھی فلک کہکشان
بنی چار آئینے حیرت کی گھر
ادب سے بہت جھکے کی تسلیم
کرن نے کیے صرف وہ بیشتر
کہیں زور و قوت میں وہ چند تھا
بغل میں لیا اوسکو سبکی حضور
مجھے اس گھڑی تمسے ہیں دو سوال
اکیلا کرونگا میں ارجن سے جنگ
تو غصے کہ آتش سے تھی شعلہ زن
ابھی غرق حیرت ہو تو نرم سب
نکلتا نہیں ایسی باتوں سے کام
ملادوں ابھی خاک میں آبرو
مٹادوں ابھی رزم میں آبرو
بلاشبہ جھک کر کرونگا سلام
نکل آئے میدان میں ایکبار
کرن سے یہ بولا کہ کچھ ہے خبر
یہ ہے گلشن پانڈ میں نو بہار
کہ کس باغ کا تو ہے سرو روان
خبر اوسکو اس بات سے کچھ نہ تھی
فدا اسکی صورت پہ ہے آفتاب
دیا میں نے اوسکو یہ رتبہ یہ جاہ
ہوا اوسکو کھڑے وارد انجمن

عجب گوشوارہ پڑا گوش میں
زبردست نظروں میں تھے زیردست
ہر اک دیکھکر اوسکو حیران ہوا
کہا پھر یہ ارجن سے اے تیرزن
دکھائیں بہت ناوک اندازیان
مقابل تھا بحر ندامت میں غرق
کہا میر بھائی ہے تو اے جوان
قسم پہلی اس بات کی کھاؤ تم
جو کہیں اوسنے یہ دونوں باتیں قبول
کہا ہمسری کا ہے دعوی تجھے
جہان میں طلب آدمی آئیگا
یہ طعنہ زنی تیری بیکار ہے
فراموش ہوں یاد ہیں جو ہنر
اگر یوں دم تیغ بران سے کام
نہ اوٹھ آئے جسوقت تک سر گرو
کرن کی تو بازو پہ تھی گو روان
ہر اک طرح ارجن کو ہے برتری
یہ فرزند کنتی کا ہے بے نظیر
ہوا گوش زد جس گھڑی یہ سخن
سنو حال جر جودھن پر ہنر
زمانے میں انسان کا کیا وقار
سب اسباب شاہی مہیا کیا
وہ پہنے بدن میں لباس کثیف

لطافت کا دریا بڑی جوش میں
وہ طاقت کہ پامال ہوں ہیکل
ستاروں میں خورشید تابان ہوا
دکھاؤں تجھے اب لڑائی کی فن
قلم ہے صفت میں قلم کی زبان
حیا وہ کہ آب خجالت میں غرق
فدا ایسے بھائی پہ یہ نقد جان
رہ دوستی سے نہ پھر جاؤ تم
کرن کا ہوا مطلب دل حصول
خدا نے عطا کی وہ قوت تجھے
ہنر آئیں بلاشبہ وہ پائیگا
ابھی گیند چوگان طیار ہے
ہے تیروان ناوکون سے جگہ
ہے آئینہ یہ صفت خاص و عام
نہ کم ہو کبھی دل سے سکی شکوہ
اودھر پانڈ کی پور پانچوں جو
مناسب نہیں دعوی ہمسری
سکھائی درونہ نے ہیں علم
اڑا رنگ خجالت نے رنگ بدن
کرن کی حمایت تھی مدنظر
فقط جاہ و حشمت سے ہے اعتبار
وہیں تخت اور تاج زرین
عصا ہاتھ میں اور نزار نحیف

کرن نی بہت اوسکی تعظیم کی
اسی باپ سی تجکو ہی افتخار
ہنر مین کسی طرح کمتر نہین
ہنر کی سبب سب مین ممتاز ہے
چلی گھر کی جانب یہ کہکر سخن
جو کچہ ارجن و بھیم کا خوف تھا
درونہ کا احوال یون ہی رہا
ہر اک شخص نی دست بستہ کہا
ہنر کا تمہاری یہ ہی امتحان
یہ سنکر سخن اوٹھی سب نوجوان
بڑی شان و شوکت سی شاگردان
ہوا ڈرپد آگاہ اس حال سے
ہوئی ایک جا جب پیادی سوار
جد اسب سی جر جو دہن تند خو
وہ درپد نی دی داد مردانگی
جو میدان مین اونپر ہوا وقت تنگ
وہ برسایا ارجن نی باران تیر
ستارہ ترقی پر اقبال کا
لیی ہاتہ مین اپنی تیر و کمان
فلک نی زمین پر گرایا اوسے
وہ قیدی جو آیا درونہ کی پاس
کیا نوجوانون نی دم نا کمین
ادہر گنگ کی اوسکا قبضہ رہا

جو لڑکو نکو لازم تھی تکریم کی
جو ارجن سی ہی دعوی کارزار
کوئی اسکا میدان مین ہمسر نہین
ہنر ہی سی حاصل یہ اعجاز ہے
لیی ہاتہ مین اپنی دست کرن

اس احوال کو بھیم نی دیکھکر
یہ سنتی ہی جر جو دہن پر غرور
درونہ جو ہم سبکا اوستاد ہے
سخن سخت ایسی منہ سی نکال
جو اسوقت خورشید کا تھا زوال

چمن ہی و دوم دربیان حال گرفتاری راجہ درپد

اوسی نقض پیمان ڈرپد کا غم
جو ارشاد ہو ہمکو لائین بجا
گرفتار ڈرپد کو لاؤ یہان
پسر پانڈ کی اور وہ کوروان
کٹی راہ جسوقت پہونچی وہان
نہ تھا اتصال اسکو اقبال
کیا گرم ہنگامۂ کارزار
ہوا شاہ ڈرپد سی پیکار جو
نہ کچہ کوروان کی شجاعت چلی
تو ارجن نی روکا وہ میدان جنگ
چمکتی تھی بجلی سی پیکان تیر
قوی تھا ہر اک طرح گھر بال کا
ارابی پہ درپد کی پہونچا جوان
درونہ کی نزدیک لایا اوسے
خوشی دلکو حاصل ہوئی بیقیاس
وہ سب آبرو ملگئی خاکمین
درونہ اودہر کا ہوا بادشا

ہوئی ایکدن جمع شاگرد سب
درونہ کو درپد سی تہا ہی ملال
پھر اقوال سی ہی وہ پیمان شکن
ہوا کی وہ گھوڑون پر اسوار تھے
جو اقلیم ڈرپد مین آئی جوان
ستارہ تہا گردش مین جو اوج کا
موافق نہ تھی گردش آسمان
لڑی دو دلاور خدا کا غضب
قدم اوٹھہ گئی صاف میدان سے
لیا اسقدر گرز سی بڑہکی کام
رہی دیر تک بزم پیکار گرم
خدا نی دکھائی جو شکل ظفر
بقوت لیی ہاتہ مین سر کی بال
یہ کی عرض اوستاد سی لیجیے
کہا یونکہ ای راجہ بہیا
خلاصہ جو اقرار تہا لی لیا
ہوی دور اکیار ایام رنج

کہا ای کرن یہ ہی تیرا پدر
ہوا ڈرفشان ہنر نش کیا ضرر
فقط اوسکی ونی سی ایجاد ہے
اسیطرح حال کرن کر خیال
ہوئی گھر مین داخل وہ دونون نہال
دل زار اس غم سی فارغ ہوا
درونہ کا ہر طرح پاس ادب
کہا ای جوانان فرخندہ فال
نہ کسطرح ہو دل کو رنج و محن
بہر حال جو پای پیکار تھے
بڑہا فوج کا سبکی آگی نشان
بڑہایا نشان اوسنی بھی فوج کا
لڑی پہلی درپد سی سب کوروان
لگے زخم ایسے کہ تھی جان بلب
لڑی ایسی عاری ہوئی جان سے
عجب کیا کہ ہو صبح درپد کی شام
ہوا تازہ زخمونکا بازار گرم
تو ادبار درپد کا آیا نظر
وہ لایا ارابی سی باہر نکال
سزا اس گنہگار کو دیجیے
ملی نقض پیمان کی تجکو سزا
دیا نصف ملک اوسکو رخصت کیا
خدا نی عنایت کیا ملک و گنج

یہ احوال دروپد کا ہی مختصر
یہی فکر تھی دل مین ہر صبح و شام
اسی فکر مین تھا کہ لی انتقام
جو حاصل نہیں دست قدرت سے اوسے
کرون دہر یہ کاوش خار غم
دیا اوس جگہ جگ کو انتظام
لیے ہاتھ مین ایک تیر و کمان
جو مانند رعد اوسنے آواز کی
عیان پھر اوس آتش سے ہوئی
عیان مہ مشکین جسے قدرت کے بیل
وہ گل گشن حسن مین بادشاہ

چمن سی سوم دربیان پیدا شدن دہشٹ دیومن و دروپدی بجائی از آتش

مٹاؤن نشان درونہ تمام
ملا ایک عابد وسی جاج نام
خدائی عطا کی مروت اوسے
دکھاؤن درونہ کو ملک عدم
کیا زور افسون عابد نی کام
سراپا مین تھا صورت پہلوان
فیل اوٹھا بجلی کا دہشت سے جی
کہین قد مین رشک صنوبر ہوئی
نمایان صنوبر سے سنبل کی بیل
فدا جسکی صورت پہ خورشید و ماہ

دعا سے رکھیشر کی ہو وی پسر
سنایا اوسے اپنی جی کا ملال
کیا اوسنے اقبال اس بات کا
بہر حال منظور تھی جست و جو
کہ اوس اگ سے ہوم کی ناگہان
بدن مین زرہ پشت پر اک سپر
اوسیوقت آئی فلک سے ندا
رخ مہر تابان سے عارض وہ چند
وہ چشم سیہ عین جادو کا گھر
رخ و زلف تھی غیرت صبح و شام

جو قابض ہو انصف اقلیم پر
کہ میدان مین کاٹی درونہ کا سر
کہا سر سی پا تک مفصل وہ حال
دکہا دونگا مین صورت مدعا
کہ حاصل ہو جلدی دلی آرزو
بر آمد ہوا خوبصورت جوان
اصیل ایک شمشیر زیب کمر
کہ قاتل درونہ کا پیدا ہوا
خداداد وہ حسن عالم پسند
صنوبر مین بادام کی دو ثمر
کیا جاج نی کشتہ دختر کا نام

پیدا ہونا دہشٹ دمن کا آتش ہوم سے اسلحہ پہنی ہوئے



زبان مبارک سی یہ بھی کہا
برائی جو دریدکی وہ آرزو
دیا اور بھی سب فقیرونکو زر
درونہ کی پاس آیا وہ نامور
لڑائی کی وہ وہ بتائی ہنر
قلم اب جدشٹر کا لکھتا ہی حال
پسر جانتا تھا اوسی وہ ہنر اشت
مناسب ہے اسکو ملی تخت و تاج
حسد کی وہ آتش نے بھونکا بدن
پدر سی یہ خلوت مین جاکر کہا
جو اول کیا پانڈو کو بادشاہ
بھونچتا ہی اب انکو یہ تخت و تاج
کہا تب پدر نی کہ اے نور عین
رعیت بھی اوس سی رضامند ہے
بدل اوسپہ شفقت بھی ہین باب مہرن
ہوئی وہ سخن دلکو جو ناگوار
دوبالا ہوا شعلۂ رنج و غم
بٹھاؤ نہ گھر مین یہ نخل فساد
پسر پانڈو کی راج جو پاینگی
سمجھتی ہین دشمن سی اونکو پدر
فساد ایسی باتو نمین ہوگا ضرور
نہ سوچا اگر دلمین انجام کار
ولیعہد فرزند کو کیجیے

بہت چھتری ہونگی اسپر فدا
فزون حد سی کی جاچ کی آبرو
کسیکو جواہر کسیکو گہر
کہ سیکھی لڑائی کی اونسی ہنر

جو آتش سی نکلا تھا وہ پیلتن
جواہر گہر نقد زر سب دیا
وہ گلہای درید کا سرو روان
درونہ قضا سی ہوا ہمکنار

چمن سی چہارم فتن پانڈوان ملک پھرنا وہ مع یازدہ شگوفہ

کہ عالی نسب تھا وہ نیکو خصال
بہت مانتا تھا اوسی ہر نفر اشت
اوسی نام سی سکہ پائی رواج
کہ جلکر ہوا خاک سارا بدن
کہ سو جان سی دل ہی تمپر فدا
بڑی کور چشمی سی اوسپر نگاہ
مری جیتی جی ہو جدشٹر کو راج
مری دل کا آرام بیٹی حسین
خلائق کا دل شاد وخرم ہے
وہ سمجھیگا کہ جو مالک خاندان
گریبان کیا صبر کا تار تار
الجھنے لگا اوسکے سینے میں دم
کہ تاج کو آپسمین ہوگا عناد
تو ہم گھر سی بیشک نکل جاینگی
نظر آئیگی گھر مین شکل فساد
مناسب ہی اب شہر مین ہمسی دور
خزان ہوگی ہیری چمن کی بہار
اونہین ملک سپرد اپنا کیجیے

سخن سنج صاحب ہنر خوش کلام
یہی قصہ تھا دلمین شام و پگاہ
سنو حال جب جو دہن پر غرور
نہ لایا جو دلمین تامل کی تاب
جدشٹر کو تجویز ہی تخت و تاج
وہ بی نور کی چشم کا تھا سبب
اوسی جانشینی سمجھ کیا کام ہے
ہنر اوسکی تمپر ہویدا ہین سب
سوا اسکے ہی وہشت روز و بیم
پدر نی جو رحم نہ چھیڑ کا نمک
دل آتش مین کینی کی جلنی لگا
کیسی جلکی پھر باپ سی یہ کلام
مناسب ہے انجام کا بھی خیال
ہوگا جو چھائی یہ کو دون دلمین
شراکت بین کیسے لطف کا خیال
خلاصہ وہ تجویز برہم ہوئی
پسند آئی فرزند کی دلکو بات
جو آئی ہین انکی وہ ان بیلک

ہوا اسم اوسکا درشٹ دہن
جو دل خوش ہوا اسکو بھی خوش کیا
خدا کی کرم سی ہوا جب جوان
سکھایا اوسی ہر فن کارزار
کہ سب مین ہوا وہ جوان نامور
عیان رخ سی آثار شاہی تمام
اسیکو کیا چاہیے بادشاہ
یہ سنکر ہوا حسد دانش سی دور
وہ غصہ کہ کھانی لگا پیچ و تاب
نیا گل کھلا باغ شاہی مین آج
خدا نی دئی تمکو فرزند اب
اس آغاز کا رشت انجام ہے
سعادت کی آثار پیدا ہین سب
مناسب ہے رحم اوسپہ واجب ہے
طبیعت مین جلتا پہ اور رشک
بدن شمع بنکر پگھلنے لگا
ہوا مجکو اب آب و دانہ حرام
اس آغاز کا بد ہی آخر مآل
کف حیف ہم فرط غم سی ملین
گھٹی کی مروت بڑھیگا ملال
پسر کی رعایت مقدم ہوئی
حقیقت مین وہ امر ہی انتہا
تو ہو جاتی ہی عقل سی ایک رون

برُائی مقدر کی جاتی نہین
نیا سانحہ ایک پیدا کیا
بہارِ ارم دلسی قربان ہو
سنو حال ترلوچن بی وفا
جدشٹر کو اسکی نہ تھی کچھ خبر
سکل بہیم سہدیو ارجن بہی ساتہ
حذر آگ سی تمکو ہی پر ضرور
ہوئی وہ بزرگونسی اپنی جدا
وہان تہا جو ترلوچن کارساز
مکان وہ کہ برج حمل تہا نثار
کہون کیا صفت مین اوس ایوانکی
وہ بدذات خدمتمین مشغول تہا
کلام بدُر اوسکو آیا جو یاد

کسی سی بلا کہلی آتی نہین
جو کینہ نہان تہا ہویدا کیا
مگر لاکہ گندہک کا سامان ہو
بنا گھر گیا جیسا تجویز تہا
گیا دشمنون نی بنا ایسا گھر
لیی ہاتہ مین اپنی گنتی کا ہاتہ
نگہبان ہی ہر جگہہ پر غفور
نگہبان غریبونکا ہی خدا
کھلا اوسپہ ہر ایک پر یکا راز
سب آراستہ اوسمین نقش و نگار
فدا جان جسپر گلستان کی
ضلالت کی بیدا نمین غول تہا
ہوا دلکو باور کہ ہی کچھ فساد

جو اس امر نی دلمین پایا قرار
دیا حکم پرناد وہ بین اک مکان
نہو پہر جدشٹر کو اسکی خبر
مگر حق تعالی نگہبان ہی
جو برخاستہ آب و دانہ ہوا
مگر وقت رخصت بدر نی کہا
خدا کا کرم خلق پر عام ہی
جو پہونچی اوس اقلیم مین بیعیب
اوسی گھر مین لاکر اوتارا اونہین
مسافر ہوئی اوس مکانمین مکین
مگر جانکا خوف تہا بیگمان
مگر تہا غریبونپہ فضل خدا
یقین تہا کہ ہی کچھ فریب عدو

ہوا اشتاد جرجودہن نابکار
بنی جلد تر غیرت گلستان
کہ باروت کا ہی بنایا یہ گھر
عدو دشمن جان ہو گیا جان ہی
جدشٹر وہانسی روانہ ہوا
کہ ہی اندنون خوف آتش فزا
بخبر اسکا بی شبہہ انجام ہی
وہانکی بلا دشمنونکی نصیب
یہی جانتا تہا کہ مارا انہین
عدو جان کا تہا بدل و لعین
نہ خاک و خاشاک آتش نہان
جدشٹر نی جانا کہ ہی کچھ دغا
کہ آتی ہی لاکہ او گندہک کی

پھوچنا پانچون برادر کا مکانمین گندہک کی



اسی فکر و غم میں ہوا دن تمام — کیا اون غریبون نے شب کو قیام
اوس الوان جانسو میں دیکہے اگ — ہوا کی طرح سی گئی دم میں بہاگ

وہ گھر تھا جو باروت کا جل گیا — جو اسباب چاندی کا تھا گل گیا
ہوا خاک تر لوچن پر شعار — مکان اوسکا بھی جل گیا ایکبار

جدشٹر سی جسطرح تھا چال کی — سزا پائی اونسی بہی اعمال کی
سنین سامعین اون غریبونکا حال — خدا کی عنایت تھی جنپر کمال

ملی اگ سی اونکو جسدم امان — بلا ٹل گئی دل ہوا شادمان
کیا قلزم گنگ سے جب عبور — رہی آتش کینہ قربت سی دور

ہوا ایک صحرا میں ناگہ گذر — مکان آفتونکا بلاؤنکا گھر
وہ گرمی کہ دوزخ کہی الاماں — مس تفتہ سی بہڑکی ریگ روان

جو پہونچی بیابان میں یہ غریب — نہ پانی کا چشمہ نہ کہانا نصیب
ہوئی دلکو کنتی کو پانیکی چاہ — نہ تھا دور تک نام دریا و چاہ

تجسس میں پانی کی ... — نہ تھا پاس لوٹہ کٹورہ گلاس
مصیبت میں مفلس گرفتار تھی — مسافر تھی محتاج نادار تھے

پھر ابہیم جنگل میں ہر چار سو — کہ حاصل کری آب سی آبرو
روان ہرطرف آب کی چاہ مین — ملا حوض پر آب اوس راہ مین

نہ کیونکر تسس غمسی دل ہو کباب — سفال شکستہ میں لایا وہ آب
ہوئی رفع کنتی کی پانی سی پیاس — طبیعت غم و رنج سی تھی اوداس

تصویر جدشٹر وغیرہ بہائیوں کنتی سمیت اور پانی ملنا کنتی کو پیالہ سفالی میں لا کر بہیم کا



زمین پر وہ بی فرش تہی بچہا — نہ مسند نہ تکیہ نہ شکل مکان
فقط ریگ صحرا تھی قالین ... — سر خاک تو وہ تہا بالین اور نہین

سب اسباب آرام راحت جلا — مگر دمبدم لب پہ شکر خدا
مقام اس جگہ سخت عبرت کا ہے — عجب کہیل خالق کی قدرت کا ہے

دلو نہیں نہ آیا خیال ملال
زبان قلم پر ہی دود جگر
جو فتنی کی آتش ہوئی شعلہ زن
جو پہونچی خبر ہستنا پور ہین
دہواندہار تھی آتش رنج و غم
کوئی اشک حسرت کی روتا تہا آہ
بہت خوش نہا جو وہ ہین بد شعار
سنو حال بہیکم پتامہ کا اب
لبوں پر جو نالہ زبان پر فغان
کہا کانہین جہک کی آہستہ ان
بفضل خدا وہ سلامت ہین سب
بڑہا تہا جو دریائی غم گہٹ گیا
بدرنی جو بہیکم تسکین کی
زبان پر بہر حال شکر خدا
کرہی کلک حال بیابان رقم
بیابان ہین تہا اقامت کا ڈہنگ
غذا کی جگہہ پہل بیابان کے
فقیرانہ سامان سب پاس تہا
بیابانہین ہر نئے اگی یو تہا
کہا ایک خواہر سی ناپاک نی
اگر اسکو ڈہی اوسکا پچا جاونہین
کہانکی جہاہی کہانکی ہوئی شرم
وہ اوٹھی برادر کا سنکر کلام

کہ اس رنج کو بہی ہی اکدن زوال | نہ عشرت رہی وہ نہ اسباب گنج

شگوفہ اول دربیان زرین خبر سوختہ شدن پانڈوان

غم تازہ ہین شہر کی مرد و زن
ہوئی اشق جگر ہستنا پور ہین
ہر اک شخص کے دلمین ہی درد و الم
کوئی جان انکی غمسی کہوتا تہا آہ
کہ باغ جہانسی ہوئی دو جدا
غم و رنج و اندوہ سی جان بلب
گیا آہ کا آسمان تک دہوان
فراموش ہی قدرت بی نیاز
کرو دور تم دلسی رنج و تعب
وہ دن رنج و اندوہ مین کٹ گیا
تو قالب کو اک جان تازہ ملی

یہ روتی تہی وہ شہر والی تمام
جلی آگ مین پانڈوکی سب بسر
کسیکی زبان پر سخن کے حرف
ہر ایک دست روتا تہا اونکا وہان
موافق جو تدبیر بد خو ہوئی
بہاتی تہی اشکونکی بدلی وہ خون
بدرنی جو بہیکم کا دیکہا یہ حال
بچی آگ سی پانڈوکی سب بسیر
ہوا دلکو بہیکم کی آرام کچہہ
بدر کو کیا وقت شب پاس یاد
بلائین بدر کی وہ لینی لگے

شگوفہ دوم دربیان عقد بستن ہڑنبہ با بہیم سین

کہ راحت ملیگی اونہین بعد غم
نہایت زمانیکی ہاتہو ستم
نئی رنگ اللہ کی شان ہے
شب و روز ہمدوش افلاک تہا
عدو آدمی زاد کی جان کا
سنایا سخن اوسکو بیباک نی
مٹہائی کی مانند کہا جاونہین
بہت دنکی بعد آج ہوا تازہ گرم
ہوا اسمین پختہ جو سودائی خام

جہان جا لگ پر تہی وہ مسند نشین
وہان فوج غم لشکر غول تہا
نظر سی نہان شکل اقبال کی
سنو ایکدن کی نئی داستان
بہر الوی انسان سی دشمن تمام
کہ آتی ہی انسانکی بو ناک مین
جو لذت ہی انسانکے گوشت مین
جو آدمی اونسی احسان ہی
تجسس مین پہرتی تہی چار سو

اٹھی گا اسیطرح اندوہ رنج
نکلیون حرف پیدا ہون شکل نثر
کیا اون غریبون کا آتش نی کام
ہوا آہ کنتی کا برباد گہر
کہ ظاہر ہوا ماجرای شگرف
مگر شاد تہی خاطر دشمنان
طبیعت پریشان تہی یکسو ہوئی
طپان تہی زمین پر بحال زبون
اونہین رنج اندوہ غم تہی کمال
نہ پہونچا گزند آگ کا جان پر
وہ سمجھی کہ اچھا ہی انجام کچہہ
مفصل کہی حال تا دل ہو شاد
دعا خیر کی اونکو دینی لگے
ہوا دل سی رنج و تفکر جدا
وہانکا سنا و نہین حال جبرین
حفاظت مین پر ہیم مشغول تہا
طبیعت مگر فارغ البال تہی
دکہاتا ہی خالق عجب اپنی شان
کہلا دل کا غنچہ ہوا باغ باغ
کئی دن سی بہنگ تہا اس تاک مین
کہان ہی وہ جیونکی گوشت مین
کہ ہو ٹہو نیزاب بہوک سی جان تنہ
کہان سی یہ آتی ہی انسانکی بو

پریشان تھی وہ خواہر نابکار
گئی بھول آئی تھی جس کام کو
خدا داد تھی نور حسن وجمال
نہین پاس کچھ اوسکو پیمان کا
یہی بات ہی مجھکو مد نظر
مری گھر مین اصلا نہین خوف جان
او نہین اپنی بھائیکو دونگی گھلا
کہا سامنی سی مری دور ہو
جو صحرا مین باتون نی کھینچا یہ طول
بھرا تھا جو قوت کا سر مین غرور

ہوئی بھیم سی آکی ناگہ دوچار
یہ ہی ماجرا عشق کا گو بگو
کہ حاصل نہین ماہ کو یہ کمال
عدو ہی وہ انسان کی جان کا
نہ آسیب پہونچی تری جان پر
خوشی چین آرام سب ہے وہان
تری سر سی ٹل جائیگی یہ بلا
امان چاہتی ہے تو کافور ہو
ہوا اوس طرف دیو دل ملول
قضا سی او بھی لگا بی شعور

نظر آگئی اوس جا یہ شان خدا
ہوا تیر الفت جو سینی کی پار
سُنا کر یہ مضمون وہ مطلب کہا
مگر مین تری عاشق زار ہون
مری پشت پر آکی اسوار ہو
مگر اور جو لوگ ہمراہ ہین
سُنا خواہر دیو کا جب یہ حال
یہ بھائی ہین میری یہی میری مان
خود آیا وہان دور کر نابکار
ہوا گرم بازار پیکار و جنگ

ہوئی جان و دل سی وہ اوسپر فدا
کہا بھیم سی جان تجھپر نثار
جو بھائی کا تھا مدعا سب کہا
بدل نقد جان سی خریدار ہون
جو سوتی ہین اون سب سے تو ہاتھ دہو
گرفتار دام قضا آہ ہین
نہایت ہوا بھیم غصی سی لال
جو مجھکو امان ہی تو اونکو امان
ہوئین بھیم سی پہلی آنکھین دوچار
گرا دیو کی شیشۂ جان پہ سنگ

قتل ہونا دیو کا دست بھیم سے



کیا دیو کو بھیم نی جب ہلاک
نہ پہونچی وطن مین کہین یہ خبر
ہوا بیابان آفت سی پاک
بہت دشمنونکی پری ہی نظر
جدہشٹر نی دیکھا جو یہ زور بھیم
حسد کی سبب شک وہ کہانے لگے
کیا تیغ دہشت نی دلکو دونیم
اس آتش سے یہ سوجہ جل جائینگے

سمجھکر یہ دلمین ہوئی وہ روان
چھپائی ہوئی آنکو شکل جان
بہن دیو کشتہ کی ہمراہ تھی
بدل بھیم سی وصل کی چاہتی

یہی بھیم سی ہردم اوسکا سخن
بتا مجکو زوجہ بنا مجکو زن
وگرنہ مری جانپر حرف ہے
یہ دل کیا ہے ایمان بر حرف ہے

کیا اسنی اوسکو نہ ہرگز قبول
ہوا ہرنہ کا نہ مطلب حصول
ہوئی ہر طرح اوس سے تو منہ جب
جدائی کی صدمہ سی تھی جان بلب

یہ کام آخر اوس دیونی کیا
کہ پاونپہ کنتی کی سر رکھدیا
رہ عشق مین جان کھونی لگی
وہ سر رکھکی قدمونپہ رونی لگی

جو کنتی کو ظاہر ہوا حال عشق
سنا ہرنہ سی سب احوال عشق
کہا بھیم سی اسکا دل شاد کر
غم و رنج فرقت سی آزاد کر

پسر کو جو مان سی اجازت ملی
بر آئی سب اوسکی مراد دلی
گئی دل سی سب اوسکی خار ہجر
کیا وصل نی سر بازار ہجر

سنو خواہر دیو کی داستان
فدا بھیم پر وہ کبھی اپنی جان
دکھاتی تھی کوہ و بیابان کی سیر
کبھی اوسکو صحن گلستان کی سیر

مزی عیش و عشرت کی لوٹنی لگے
دھوئین رنج و فرقت کی اوڑنی لگے
ہوا ابطن سی اوسکی پیدا پسر
شجاعت تصدق ہوئی زور پر

بڑھی دمبدم اوسکی تاب و توان
ہوا چند ساعت مین جو نوجوان
برابر ہوا بھیم کی قد سی قد
کہ کرنی لگی دیو اوسپر حسد

اوسی زور بازو خدا داد تھا
ہر اک استخوان مثل فولاد تھا
سکھائی اوسی مان نی وہ وہ ہنر
کہ جلتی تھی دیوونکی جس سی جگر

اکیلی شعبدی خوب دیوونکی یاد
ہنر مین ہوا غیرت میگھناد
کہا مادر بھیم نی دیکھکر
جوانمرد ہوگا یہ صاحب ہنر

جو راون کا فرزند تھا میگھناد
اوسی طرح ہوگا یہ عالی نژاد
مگر یہ بھی ہی حال دل پر کھلا
کہ دست کرن سی ہی اسکی قضا

سنا ونہین اپنی غریبونکا حال
چلی جو گرفتار رنج و ملال
معابد کی کرتی تھی ہر سمت سیر
میسر تھا اونکو تماشای دیر

بیاس ان غریبونکو اکدن ملے
بیان یون کیا اسطرح لب ہلے
کہ ہوتی ہین طی ایسے ایام رنج
ملیگا تمہین آخر کار گنج

کہ عسرت سی پیدا ہے عشرت کی شکل
یہ محنت کہاتی ہی راحت کی شکل
نہ رکھنا کسیوقت دلکو ملول
تمہین ہوگا اسباب دنیا حصول

دوبارہ یہ کنتی سی بولی بیاس
نہو رنج دنیا سی دلمین اوداس
جو راجہ جدشٹر ہی تیرا پسر
مطیع اوسکا ہوگا ہر اک تاجور

شہنشاہ دوران یہ ہوگا ضرور
سلاطین سب آئینگی اسکی حضور
جو [illegible] ارجن ہین زور آزما
تری دشمنونکو کرینگی فنا

قریب چمن شہر آباد ہے
رعیت وہانکی بہت شاد ہے
نہین اوس سے بہتر ہی جای قیام
کرو جاکی اوس شہر مین تم مقام

نہ اون مین جبتک جانا نہ
وہانسی نہ بستر اوٹھانا کہین
یہ کہکر سخن وہ تو پنہان ہوئے
نہان چشم سی صورت جان ہوگئے

چلی اوس جگہ سی غریب الوطن

شگوفہ سوم در بیان رسیدن در شہر یکہ کنار چمن بود

ہوئی رونق افزای وہ چمن

وہان شہر تھا ایک رشک ارم
زمین پر نہ تھا باغ جنت سی کم
مکان برہمن مین اوتری تھی غریب
نہ مونس کوئی تھا نہ کوئی حبیب

پہونچتا تھا اونکو بھیم جو طعام
اوسی مین رہی وہ کنتی نیکنام
عطا نصف کرتی تھی وہ بھیم کو
کہ کچھ کہائی فی الجملہ تسکین ہو

جو رہتا تھا نصف اوسمین باقی طعام
وہ کرتی تھی پانچ اوسکی حصہ تمام
اسیطرح ہوتی تھی اوقات صرف
سنو ایکدن کا یہ حال شگرف

قریب اوس کے برہمن کے تھا اک مکان
وہ صدمہ طبیعت پہ دل پر ہجوم
کہا اوٹھکی عورت سے اے نیک بخت
کہا اوسنے اے کنتی خوش کلام
مقرر ہے بستی سے آب و طعام
یہ روٹی ہے ہو نمین اوسکی باری ہے آج
مری پانچ بیٹے ہین اہل ہنر
مری شہر مین آپ مہمان ہین
جہانمین پھلین پھولین سب کے نہال
کہا نیری ہمت پہ سو آفرین
دل زار محزون کو تو شاد کر
دیا بھیم کو مان نے جسدم حکم
پھر اول سے اپنی پانی کا جام
چلا اوسطرف جس جگہ تھی غذا
بدن بھی ہوا جلکی خاک سیاہ
جو پہنچا وہان نعرہ ہولناک
نہ اوس سے ہوا بھیم اصلا حذر
یہ کوہ گران کو بھی قدرت نہ تھی
مگر دلمین تھا زور کا جو غرور
ادھر بھیم نے بھی لیا اک شجر
بہم پھر وہ دست و گریبان ہوئے
اوڑا دیو کی جسم سے مرغ جان
ہوا چاک جسدم گریبان صبح

بہاتی تھی اشک ایک عورت وہان
کسیکی شکستہ ہو جسطرح آرسی
طبیعت پہ ہے کونسا رنج سخت
یہان دیو رہتا ہے اک جسکا نام
پہونچتا ہے روزینہ اوسکا مدام
یہی زخم سینے پہ کاری ہے آج
عوض تیری بیٹے کی دونگی پسر
دل و جان قدمون پہ قربان ہین
تصدق کرون اونپہ اپنا لال
خدا کی عنایت سے ہے یہ یقین
خضر گیا ہے معبود کو یاد کر
گیا دیو کا تھا جہان پر مقام
کیا ڈھیر خاشاک جائے طعام
زمین پر ہوئی طرفہ نازل بلا
بھری غصہ و قہر سے تھی نگاہ
زمین کا ہوا سینہ دہشت سے چاک
بنی تھی مگر دیو کی جان پر
جو آتی اوسے تاب اس ضرب کے
بلا کیطرح آیا اوسکی حضور
تو منہ اوس سے کہین بیشتر
لڑی اسقدر دل پریشان ہوئے
بدن رہگیا کیئسہ استخوان
برآمد ہوا مہر تابان صبح

بڑی رنج و اندوہ مین مبتلا
جو کنتی نے آواز زاری سنی
سبب آہ و زاری کا اظہار کر
بقدر ارابہ ہی اوسکی غذا
کہون کیا مری ایک فرزند ہے
سنا جبکہ کنتی نے اوسکا سخن
جو اوس غمزدہ نے سنا وہ کلام
جو کہتی ہو تم وہ گوارا نہین
جو کنتی نے یہ درفشانی سنی
نہ پہونچیگا لڑکو تلک میری گزند
بہرحال کنتی نے تسکین دی
جو کھانے کا اوسجا انبار تھا
رہا منتظر جو گئی نصف شب
ہوا خشمگین دیکھکر تازہ حال
قضا دیو کی سر پر اسوار تھی
جو بیٹھا تھا وہ بھیم زیر شجر
کہا دلمین کیسا یہ انسان ہے
یہان جان کی خیر دشوار ہے
تناور درخت ایک تھا سایہ دار
درختونکی باہم ہوئی حرب ضرب
لگائی وہ مشت لگد بھیم نے
در شہر پر لاکی پھینکی وہ لاش
بہت خوش ہوئے شہر کی مرد و زن

قیامت کی اوسپر تھی نازل بلا
تو آتش مین ڈالی کسی نے بھنی
مجھے رنج و غم سے خبردار کر
اک انسان بھی لقمہ ہے اسکا
غریبی مین دل اوس سے خرسند ہے
کہا دور کر دل سے رنج و محن
کہا آہ اے کنتی نیک نام
قضا اوسکی ہے کوئی چارا نہین
وہ اندوہ و غم کی کہانی سنی
عبث دل کو اپنے نہ کر دردمند
لیا ہاتھ دلمین عنایات کی
تناول اوسے اس جری نے کیا
تو وہ دیو آیا بشکل غضب
رخ زرد آتش کی مانند لال
بدل جان لینے کو طیار تھی
ہوا مشت زن وہ لعین پشت پر
بڑی سخت اس شخص کی جان ہے
عدو آبرو کا خریدار ہے
اوکھاڑا اوسے یونہی ایکبار
لڑی خوب باہم ہوئی ضرب حرب
دکھایا اوسے روز بد بھیم نے
ہر اک عضو زخمون سے تھا پاش پاش
چلی جانب خانۂ برہمن

کشتہ ہونا دیو کا دست بہیم سے



تجسس مین تہی کسنی کشتہ کیا ہوئی شہر سی دور جو یہ بلا
کیا ترک اوس برہمن کا مکان کہلی تا کسی پر نہ راز نہان
وہانسی الگ اوتہا ایک گہر اوتار اغریبون نی رخت سفر
مکین اوس مکانکا نہایت غریب سناتا تہا روز اونکو قصی عجیب
وہ دروپد کی آنکہونکا اک نور ہے وہ قاتل درونہ کا مشہور ہے
سراپا ہی اوس ماہ کالا جواب فدا رخ پہ ہی ذرہ سان آفتاب
جو دروپد کا عقد اوسکو منظور ہے خبر یہ زمانی مین مشہور ہے
بنا گوہر گوش جب یہ سخن ہوئی دلسی مشتاق وہ بطن

وہان سی وہ صبح پانچون جوان ستارونکی صورت ہوئی تہی نہان
چہپانا اونہین اپنا منظور تہا کسی پہ یہ پردہ نہ ہرگز کہلا
مکان فیض مقدم سی رشک جنان شب و روز رہتی تہی پانچون جوان
زبان زد ہوا ایکدن یہ سخن کہ پیدا ہوا ہی درشت فگن
بہن اوس سپر کی جو ہی شکل ماہ وہ ہی کشور حسن کی بادشاہ
کوئی حسن مین اوسکا ثانی نہین یہ سچی ہی جہوٹی کہانی نہین
سیمبر کا دن ہی نہایت قریب دکہیائی یہ دن دیکہین کسکی نصیب
کیا عزم چلنی کا اوس بزم مین تامل نہ تہا کچہ بہی اوس عزم مین

بیاس اپنی وعدی پہ آئی یہان چند شطرنی کی عرض ہی مہربان

شگوفہ چارم در مژدہ دادن بیاس کہ شما دروپدی را بہم خواہند آورد

سنایا کہ دروپد کی ہی گلعذار دیا ہی سیمبر کا اوسنی قرار
وہ بولی سنو گوش دلسی یہ حال حسین ہی بہت اک زن خوش جمال

وہ مہ طلعت مہر پر نور ہے ہمین دیکہنا اوسکا منظور ہے
مگر اوس سی ہی شعر گو نسبت نہ تہی خدا جانی کیا تہا محبت نہ تہی

اسی فکر میں رات دن تھی ملول
نظر آئی یہ شان پروردگار
کہا اوسنے ہی مجکو شوہر کی چاہ
جو طاقت ہی دینے کی شوہر ملے
جو تونے کہا فقط شوہر پانچ بار
وہ زن گھر میں درپد کی پیدا ہوئی
بہت دولت و مال کا ہو حصول
اودھر حرزہ دیکر ہوئی وہ نہال
سنو ایکدن شب کو گذرا یہ حال
وہاں ایک گندہرب عورتوں کے ساتھ
نہاتی تھی عورت یہاں میرے پاس
قصور آپ فرمائی اب معاف

اسی طرح ہو مطلب دل حصول
مہادیو اکدن ہوئی آشکار
وہ شوہر جو ہو غیرت مہر و ماہ
نہ فرقت کی آئین پاے گلے
تجھے پانچ شو دیگا پروردگار
بنی دروپدی وہ پیدا ہوئی

مہادیو کا دھیان شام و سحر
کہا کون شی تجکو مطلوب ہے
فقط شوہر خوب کا ہی ملال
مہادیو نے جب سنا یہ سوال
زبان مہادیو سے نکلی یہ بات
وہ شوہر ہیں جو پانچ وہ ہم نسب

شگوفہ پنجم در بیان روانہ شدن راجہ جدشٹر برہمی ہمراہ

ادھر کنپلہ کو چلی یہ جوان
کہ مشعل لیے ارجن خوش خصال
نہاتا تھا یکبارگی اوسکا ہاتھ
نہ تھا ننگ و ناموس کا اوسکو پاس
کدورت سے ہو آئینہ دل کا صاف

شب و روز کرتی تھی وہ قطع راہ
بیابان میں گنگا کے آئی رواں
نہیں یکبگر اوسنے فریاد کی
کہا اوسنے ارجن نے کہتے ہو کیا
کہاں تک کہوں قصہ اوسکا طول

پرستش بدل اونکی مد نظر
تجھے کونسی چیز مرغوب ہے
محبت کرے مجھسے شوہر کمال
کہا اوس نے سنکے یہ زن خوش جمال
پس چند روز اوسنے پائی وفات
وطن تمسے چھوٹیگا اوسکے سبب
عبث ہی طبیعت سفر سے ملول
روانہ تھی مانند خورشید و ماہ
ہوا تھا گذر گنگ پر ناگہان
کہ کیسی ہی یہ رسم بیداد کی
نہ تھا مجکو معلوم یہ ماجرا
کیا عذر ارجن نے اوسنے قبول

لڑنا ارجن کا گندہرب کے ساتھ ایک چشمہ آبدار پر



اٹھی راست ارجن پہ تیر و کمان
کمان پر گیا راست طرفہ تک
ارا یہ چلا جب اوس نے تیر
جو چاہوں کروں تیری ہی عدو قم
عدو جان کا کوئی بلجای کا
سنی جبکہ گندہرپ نے یہ کلام
تماشا جہان کا سب آئی نظر
نہ سیکھونگا اسکی عوض ہاں ہنر
وہ ارجن سے پھر یوں ہوا ہم سخن
عوض اوسکی ہین جا جکی وان نشان
جو دونوں میں باہم محبت ہوئی
کہا اوسنی ارجن سے اکدن یہ حال
وہ کل نام سے تی کے مشہور تھے
کہ ست برن سے تی کا جو سنگھا
زمانی مین مشہور ہی دور دور
ہو بسوامتر اوس سے کیون جنگجو
وہان کا شہنشاہ ہی احتشام
بششٹ نکوکار گوشہ نشین
یہان گاؤ ہی تھی کام دین اوسکا نام
مہیا ہو دم مین تصور کی سیاہ
کہا اسنی اوس سے بصد زور و شور
نہ دم مار تا من نے یہ سخن
رہی یاں درویش سے احتراز

کہ بکلی گری وہ زمین آسمان
ہوا گرم اکبار بازار جنگ
دکھایا عجب حال تقدیر نے
مگر جا گیا تجھ پہ مینی کرم
پھر اوسوقت کچھ بھی نہ بن آئیگا
کہا میں اس احسان کا ہون غلام
زمانی کی احوال سے ہو خبر
نہیں ایسے علموں پر اوسکا نظر
سکھا وے مجھے تیر شو انکا فن
پھر آئی بہم دونوں کا مدعا

حوالہ کیے یک بیک سات تیر
کمان سے جو چھوڑا شرربار تیر
کہ ارجن نے گندہرپ کے سر موی
کسی سے نہ یوں پھیر وہ جھنا کبھی
نہ پھیر منہ کی اسطرح کہانا کبھی
بتاؤں تجھے جا جکی کا ہنر
کہا اوس سے ارجن نے مرد خدا
کسی علم کی مجھکو پروا نہیں
وہ تیر افگنی مجھکو درکار ہے
سکھایا اوسے اسنی جو علم تہا

شگوفہ ششم در بیان گفتگوئی گندہرپ و ارجن در اثنای راہ

تمہارے بزرگوں میں اک خوش جمال
کہیں ماہ کامل سے پر نور تھے
خدنگ محبت ہی عینی کی پار
اسی نسل سے کوروانکا ظہور
قلم لکھے گندہرپ کی گفتگو
زبان تو نیز تہا بسوامتر اوسکا نام
بیابان میں تہا وہ عزلت گزین
کہ طوبی بہی اوسکا ہی ادنی غلام
پر دست پہونچی نہ جس شی تک
کہ اسکی عوض گاؤ میں لی دس ہزار
بصد عجز بولا کہ شاہ زمن
نہو مجھ پر دست تعدی دراز

وہ ست برن کی نام سے جو تھی بیاہ
بششٹ نکوکار نے ایک روز
ہوئی رسم شادی کی آخر ادا
یہ ارجن نے سنکر پھر اوس سے کہا
بہت شہر قنوج آباد تہا
بیابان میں لایا جو شوق شکار
بہ قدر جو راجہ کو لایا وہان
جو دنیا کی شی دل کو مطلوب ہو
جو وہ گائی راجہ کو آئی پسند
اگر امر یہ ہے پسند نظر
مبارک رہی تیرا جاہ و حشم
دل برہمن کو نہ پہونچی ملال

تو اوس وقت ارجن نے تہی ناگہان
بنا شعلہ آتش کا اکبار تیر
پکڑ کر کہا اوس سے اے بی ہنر
عبث جائیگا ایسی باتوں میں سر
کسی پر نہ ہاتھ اب اوٹھانا کبھی
کہ گو سونگی جیزیں سب آئین نظر
کیا تجکو راہ خدا میں رہا
مجھے اس ہنر کی تمنا نہیں
کہ یہ آگ جسکی شرربار ہے
کیا اوسنی ارجن کو بھی دیا نظیر
عداوت گئی دور کلفت ہوئی
بنا عاشق دختر آفتاب
کہا مہر سے مہر گیتی فروز
یہ اوس پر فدا تہا وہ اوس پر فدا
بیاہ دی بششٹ نکوکار کا
ہر اک عدل و بخشش میں تہی ان کا داد
جلو میں ہزاروں پیادی سوار
مع فوج و لشکر بنا میہمان
جو کھانا طبیعت کو مرغوب ہو
بروز طمع دیدہ ہوشمند
تو حاضر ہی تاج و نگین بال و زر
مناسب نہیں برہمن پر ستم
کہ ہوگا عبث سلطنت کا زوال

نہ دونگا مین اس گائی کو زنہار
خرابی کا تو اپنی ہی خواستگار

نہ آیا تامل کا یک لحظہ صبر
وہین کامدہین اوسنی حسنی جبر

دکھائی جو خالق نے قدرت کی شان
تو گویا ہوئی صاف وہ بے زبان

نا جانسی قدمونہ پیچھون شمار
یہانسی نہ مین جاونگی زنہار

اشارہ ہو گیا دلکو منظور ہے
سزا کا سزا اور مغرور ہے

تیرا ہجر مجھکو گوارا نہین
ولیکن ستمگر سے چارہ نہین

سخن گرم سنکی ہبو کا ہوئی
قیامت بلا خیز برپا ہوئی

ہلا گائی نی دم کو جو پیچتاب
بنا رزمگہ مشرق آفتاب

جو تہا شعلہ آتش حرص تیز
لگی جمع اسباب جنگ و ستیز

اوسی لیکی ظالم روانہ ہوا
مگر سند باب آب و دانہ ہوا

کہا یون بسشٹ نکوکار سے
چھڑا مجکو دست ستمگار سے

یہ طاقت ہی مجکو جو اپجائی وہ
حقیقت ہی کیا رو بجز اوئی وہ

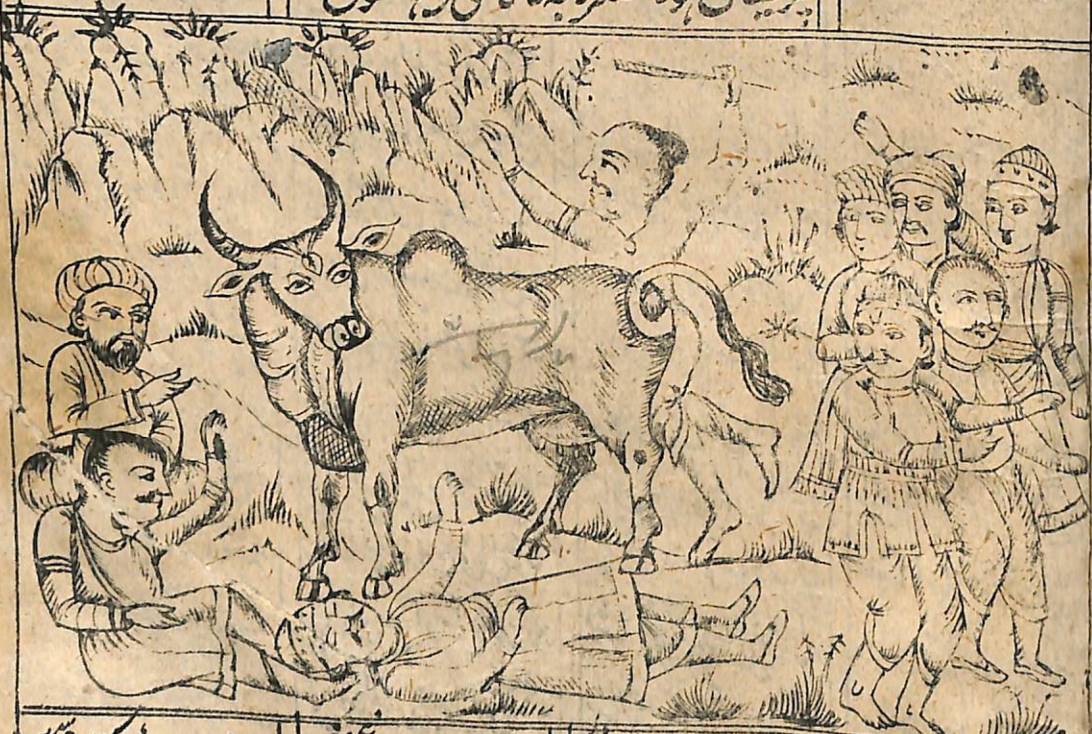
بسشٹ نکوکار شیرین زبان
ہوا پہلجہری کی اوس گلفشان

سراسہ ہی مظلوم پر رحم
دکھا فوج ظالم کو راہ عدم

لیا اپنی شاخونسی کار تبر
ہوئی فوج راجہ کی زیر و زبر

ہوئی بال دم کی جو شعلہ فشان
بنا عرصۂ جنگ دوزخ نشان

پریشان ہونا لشکر راجہ کا گائی کی ہاتھون سے



جوان بول وبسر گین سے پیدا ہوے
سلح پوش لاکھون ہویدا ہوے

جو راجہ کی لشکر نی پائی شکست
ہوا جنگ کا حوصلہ بڑہ کی پست

مہیا عبادت کا سامان تہا
برہمن بنی دل کو ارمان تہا

ملا راجہ اندر کا رتبہ اوسے
کہ ملتا تہا جگون مین حصہ اوسے

ہوا اسکا اوسپہ نازل غضب
پریشان ہوئی یکقلم فوج سب

دیا دل مین راجہ نی اپنی قرار
کرونگا نہ مین سلطنت زینہار

ریاضت غرض اوسنی کی اس قدر
بنا برہمن راجہ نامور

اوسی عہد مین ایک تہا بادشا
کہ کلماک پا واسم مشہور تہا

بدل جگت کی اوسکو تھی جستجو — ولیکن نہ حاصل ہوئی آرزو
بششٹ انکو کار روشن ضمیر — سمجھتا تھا اوسکو نہایت حقیر
عداوت نی دل مین لیا تھا قرار — نہ کیون آگ کینی کی ہو شعلہ بار
بششٹ انکو کا رعالی مقام — کہ فرزند کا اوسکی تھا شکت نام
ملاقات سی جو تنفر کیا — قریب سواری نہ آنی دیا
زبان سی یہ نکلی عامی زبن — بنائی تجھی دیو گردون فن
ہوا دیو کنکر کا اوسدم گذر — پڑی اس برہمن کی اوس پر نظر
در آجسم راجہ مین شکل صبا — وہ ہو جنج مین دیو کی مبتلا
یہ سنتی ہی اوس دیو نی انجبار — لیا جسم راجہ مین جا کی قرار
پھر آیا جو گھر مین یہ آفت نصیب — نہ افشا ہوا ماجرائی عجیب
ہوا اک برہمن کا اوسجا گذر — نہ تھی اوسکو اس ماجرے سی خبر
نہ مطبخ مین موجود تھی یہ غذا — ہوئی عقل راجہ کی یون رہنما
یہ محکوم جو تابع حکم تھا — اوسی لحم انسان منگا کی دیا
یہ راجہ بڑا نامزد ار ہے — نہ معلوم تھا آدمی خوار ہے
جو قالب مین راجہ کی تھا دیو زاد — دکھایا دعا کی اثر نی فساد
برآمد ہوا گھر سی جیسے بری وار — کیا گرگ کی طرح اوسکو شکار
بیابان مین پھرتا تھا مانند شیر — نہ تھا لحم انسان سی ال وسکا سیر
برادر تھی ننانوی شکت کے — بیابان مین اوسکی طعمہ بنے
گلستان عشرت ہوا پائمال — ملی خاک مین پھول سی نونہال
دئی نونہالونکو غم نی وہ داغ — بنا سینہ صاف ہمرنگ باغ
بیابان مین اشکونکا دریا رواں — لیے تھا کف دست پر نقد جان
ہوئی زندگی سخت تر ناگوار — گرانبار تھی ضعف سے جان زار
نہ آگی ہوس رنج سی انکو تاب — ہوئی جان شیرین بنکو غذا آب

برہمن بنا تھا جو وہ شہریار — کہ حاصل تھا اوس جگ کا اختیار
نہوتا تھا اس جگ کا اہتمام — کہ مشکل تھا اس کام کا اختتام
غرض ایکدن وہ شہ نامدار — گیا تھا بیابان مین بہر شکار
ملا راہ مین شاہ کو ناگہان — پدر سی پسر کی تھا کینہ نہان
ہوا رنج عالی گہر کو کمال — کیا آگ کیطرح غصی نی لال
جو راجہ بنا تھا وہان برہمن — در گوش اوسکی ہوا یہ سخن
زبان سی نکلا سخن ایکبار — نہ دم بھر کی تاخیر ہو زینہار
بدن کی نہ ہرگز رہی کچھ خبر — دعا سی زبان کی دیکھایا اثر
گئی عقل راجہ بنا بیخبر — ہر اک سیرت دیو پر تھی نظر
کہ کیونکہ احوال ثابت ہوا — بنا دیو خونخوار یہ بادشاہ
کیا لحم بریان کا اوسنی سوال — کہ ہی بھوک سی ضعف سی دم بحال
کہا مطبخی سی بنائی کباب — مہیا کری لحم انسان شتاب
برہمن نی دیکھا جو روئی طعام — کہا لحم انسان ہی سب سی حرام
جو بھیجا تجھی اسطرح کا طعام — نصیب اوسکو ہو لحم انسان مدام
جو کانون سی اوسنی سنا یہ سخن — بنا جان سی دشمن برہمن
زبان جو ہوئی خون انسان سی لال — وہ سمجھا کہ ہی لحم انسان حلال
ہوا شکت جسوقت اوس دیو چار — قضا را بنا طعمہ خونخوار
بششٹ تب حال خستہ جگر — روان چشم گریان سی سلک گہر
بہار چمن مین خزان آگئی — اجل پھول پھل باغ کی کھا گئی
جنون نی کیا اوسکی ہمرنگ جو گھر — پریشان پھرتا تھا وہ دربدر
ہوئی آگ اس غم کی جب شعلہ بار — ہوا شکل سیماب دل بیقرار
ہوا مستعد نقد جان دیجیے — تن زار پر یہ ستم کیجیے
بہر حال تھا دل مین قصد ہلاک — گریبان ہو زندگانی کا چاک

رسن مین کسی ایکدن سینت بیاہ
تھپیڑونسی پہر موج نے ایکبار
لگی تیغ تدبیر نے خوب وار
نہ دریا نے پوچھا نہ کہسار نے
ہوا جسکے ہمدم ہی موت سے نا امید
چو لکھا ہوئی دو پراگندہ حال
اس امید کو بارہوان سال ہے
سنو اور اک روز کی داستان
وہان بید خوانی کی آئی صدا
عروس پسر سے کہا یہ سخن
اوسی باپ سے ہی یہ ہر نکتہ کل
وہ خونخوار جسوقت آیا قریب
یہ تیری ہی شوہر کا ہی سب فسانہ
نہ پہونچیگا کچھ تجکو اس سے گزند
کچہ افسون پڑہکر کیا اوسپہ دم
کہ زنجیرہ ہو موج بحر قضا
دکھایا اوسی ساحل رود بار
نہ نکلی بدن سے مگر جان زار
نکھایا کسی دیو خونخوار نے
بدن سوکھکہ کہ بنگیا شاخ بید
یہ کہنی لگی وہ زن خوش خصال
ترقی پہ خورشید اقبال ہے
بششٹ وزن شکت شیرین زبان
بششٹ غم اندوز نی جو سنا
یہ آواز کسکی ہی ای گلبدن
ہوا خوش یہ سنکر وہ نیکو خصال
ہوا خوف سے حال زن کا بحال
نہین ہی یہ دیو لعین بد نہاد
یہ قید بلائی زبو نمین ہی بند
لگا کہنے چھینا بڑہا کر قدم
کہ راکوہ سے بحر ذخار مین
نہ پہونچا مگر دست چار گر تند
جدہر جا کی نکلا بشکل نہنگ
نہ آئی قضا کی دوا اک سراب
ہوا اکثر مین صحرا سے اکدن گذر
کہ رودو ز غم طبع خرسند ہے
یہ سنکی طبیعت ہوئی دلکی شاد
بیابانکو دونون جو گہر سے چلے
چپ و راست پہینکا خدنگ نظر
وہ بولی مری پیٹ مین ہے پسر
زبان پر یہ باتین تہین بالکہ گیر
ہو اوس سے اگر عقدہ مشکل ضمیر
جو دی اوسنے اسکو دعای زبون
یہ کہکر لیا ہاتہ مین آب صاف
ہوئی وہ بلا سر سے اوسکی دور
پڑا سخت گرداب دوار مین
رہا ہر طرح موت کو ناپسند
بنی مثل روباہ شیر و پلنگ
طبیعت ہوئی اور غمسی ودا نیس
زن شکت آئی پریشان نظر
مجہی حمل ہی تیری فرزند سے
کہ لائیگا پہل جلد نخل مراد
مگر آتش غم مین دل تہی جلے
ہی بید خوانکی نہ اصلا خبر
وہ بید ونسی کہتا ہی بالکل خبر
کہ کا ماک یاد آیا انکو نظر
کہا ڈرنہ ای رشک بدر منیر
ہوئی خاصیت دیو کی رہنمون
زبان بنگئی خنجر خوش غلاف
گئی بیہشی اور آیا شعور

ملاقات ہونا بششٹ سے شکت نام عورت کے صحرا مین



جو دیوتعین بی نشان ہو گیا
کہا اب یہی دلمین ہی آرزو
بیاس اس پر اسر سے پیدا ہوئے ہو
سمجھتا تہا گندہرپ کو دوستدار
کہا اک برہمن کا ہی دہوم نام
یہ سنگی گئی وہ غریب الوطن
کنارہ کیئی بحر دنیا سے وہ
رضامند ہر طرح اوسکو کیا
جو پہونچی وہ سب کنپیلہ کی قریب
مکان ایک تہا شہر سے ہمکنار
سیمبر کی جو یا تہی پانچون جوان
جو گلزار دربد مین پہونچی گل
وہ گلزار ہم رنگ باغ ارم
سر چوب پر ایک مچھلی عیان
وہ گردش مین تہی اسقدر تند و تیز
بڑی دیگ مین تیل کہاتا تہا جوش
بچہا گرد تخت مرصع کا فرش
بہت کرسیان تہین جواہر نگار
گڑا اور گندہرپ سب یوتا
جما اسطرح جشن شادی کا رنگ
بدن مین لباس جواہر نگار
لیی ہاتہ مین موتیون کا وہ ہار
قریب اوس پری کی دو رستمن

یہ راجہ بہت شادمان ہو گیا
کہ اولاد کی مجکو ہی جستجو

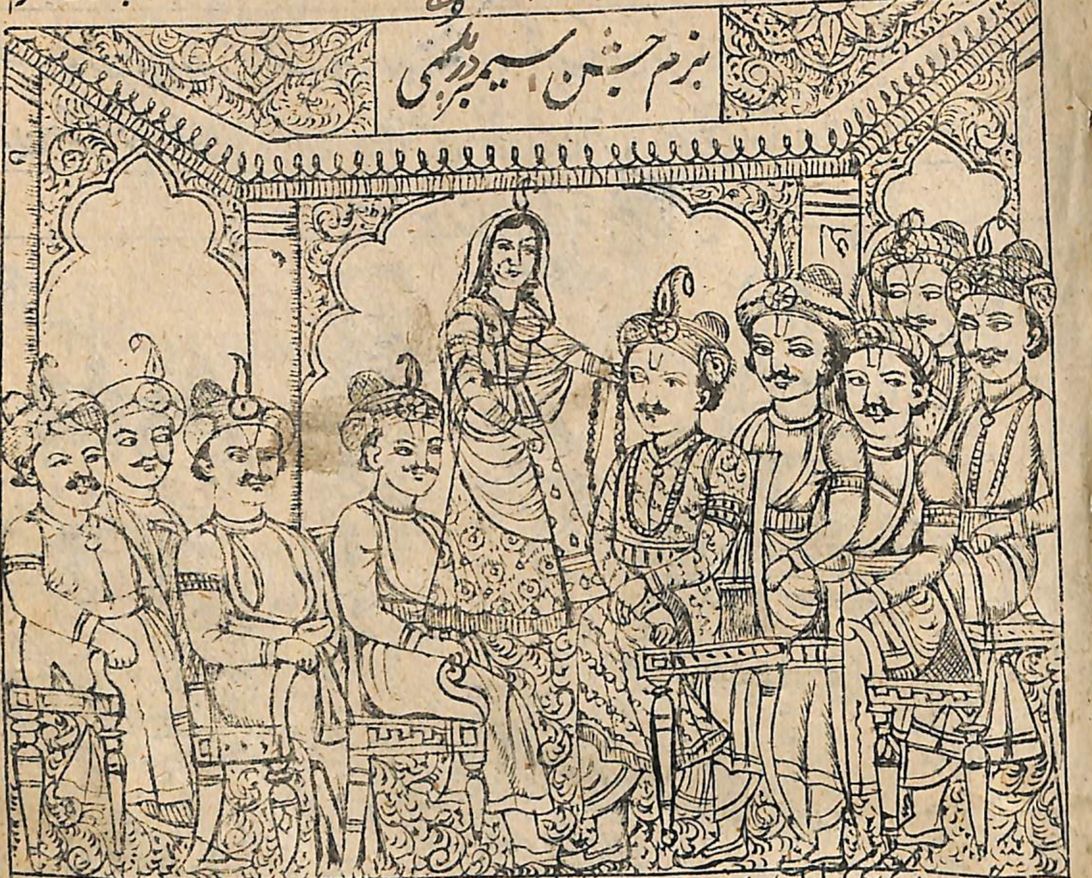
بنشست خوش انجام کی پانچ ور
وہ عاشی بلا انکی اوسکا پسر

شگوفہ ہفتم دربیان رسیدن پانڈوان بہ کنپیلہ در سیمبر دروپدی

کہا اوس سے ارجن نی ای یار غار
ہنرمند عالی نسب خوش کلام
جہان رونق افزا تہا وہ برہمن
کہین جو ورقریب تمنا سے وہ
وکالت کی عہدیکا خلعت دیا
کہا دہوم سے اسطرح اے حبیب
گلستان جنت بہی و شیر دار
چلی آپ کنتی کو چہوڑا وہان
یہ دیکہا کہ ہی بزم شادی میں غل
صفت مین ہی قاصر زبان قلم
طلسم و طلا سے بنی جسم و جان
کہ مرغ نظر کو تہی جس سے گریز
کہ اوڑتی تہی مرغ سمند ر کی ہوش
بلندی مین ہی پر پایہ تخت عرش
ضیا وہ کہ جسپر ثریا نثار
تماشی کی مشتاق رونق فزا
کہ تہی عقل پیر فلک جس سے دنگ
کہ تہی اطلس چرخ جسپر نثار
کہ عقد ثریا تہی جسپر نثار
پروتا تہا اسطرح در سخن

برہمن وکالت کو تجویز کر
لب گنگ کنپیلہ کی قریب
سنو دہوم غرلت نشین کا بہی حال
ملاقات باہم جو حاصل ہوئی
ہوا اونکی ہمراہ وہ برہمن
اقامت کی جا ایسی تجویز ہو
وہان برہمن نی اوتارا اونہین
مکانکا محافظ کیا دہوم کو
بندہا تہا وہ عیش و طرب کا سمان
مرتب وہان اک ستون بلند
وہ برق جہندہ سے بہی شعلہ بار
تہی اوس ستون کی بنا دیگدان
قریب اوسکی رکہی کمان کلان
سجا اسطرح سے وہ عالی مقام
بزرگان اطراف رونق فزا
پری حور و غلمان و انسان و جان
کہ ناگاہ وہ دختر رشک حور
سراپا تہی زیور سے آراستہ
برہمن تہی یکجا وہان بیدخوان
کہ جو شخص انمین سے ہو نامدار

وہ عجز سے رکہدیا جہک کی گر
پر اسر ہوا پیدا عابد کی گہر
وہ چہوڑی سے ہویدا ہوئے آہو
ہنرمند ہوا ور عالی گہر
سکونت گزین ہی جنگل غریب
وہ تہا مردم تارض و نیکو خصال
نو باتو نہین آسان مشکل ہوئی
چلی آگی غریب الوطن
مہیا ہر اسباب ہر چیز ہو
ملا چین کا کچہ سہارا نہین
چلی آزمانی وہ مقسوم کو
کہ حیرت مین ہی زہرہ آسمان
نہ پہونچی جہان وہم کی بہی کمند
نہ تہا شکل سیماب یکجا قرار
کہ آتش جہنم کی اوس سے عیان
فدا قوس قربان تہی کہکشان
ہر اک سمت عشرت کا تہا اہتمام
ہر اک ملک کی جمع تہی پادشاہ
تماشی کو حاضر فرشتی وہان
برآمد ہوئی جیسی مشرق سے ہور
بدن صاف گوہر سے آراستہ
بندہا خوب جشن خوشی کا سمان
اوٹہائی خدنگ کمان ایکبار



طرح جب دیگ پر جوش کی دیکھیکر
یہ کہلکر کہی دروپدی سی کلام
سر بکشین یہ رونق افروز ہین
یہ ہی شاہ بیراٹ صاحب نصیب
یہ ہی چندر تہ راجہ پنجاب کا
یہ شاہ اودہ ہی پرسراج نام
بجا لائی وہ شرط جو باوقار
فقیرونکی صورت لب انجمن
بیٹا اون غریبونکا او سدم بار
جو بلبھدر جی نی یہ مژدہ سنا
نکلی ہاتہ بازو بدن شکل ہوئی

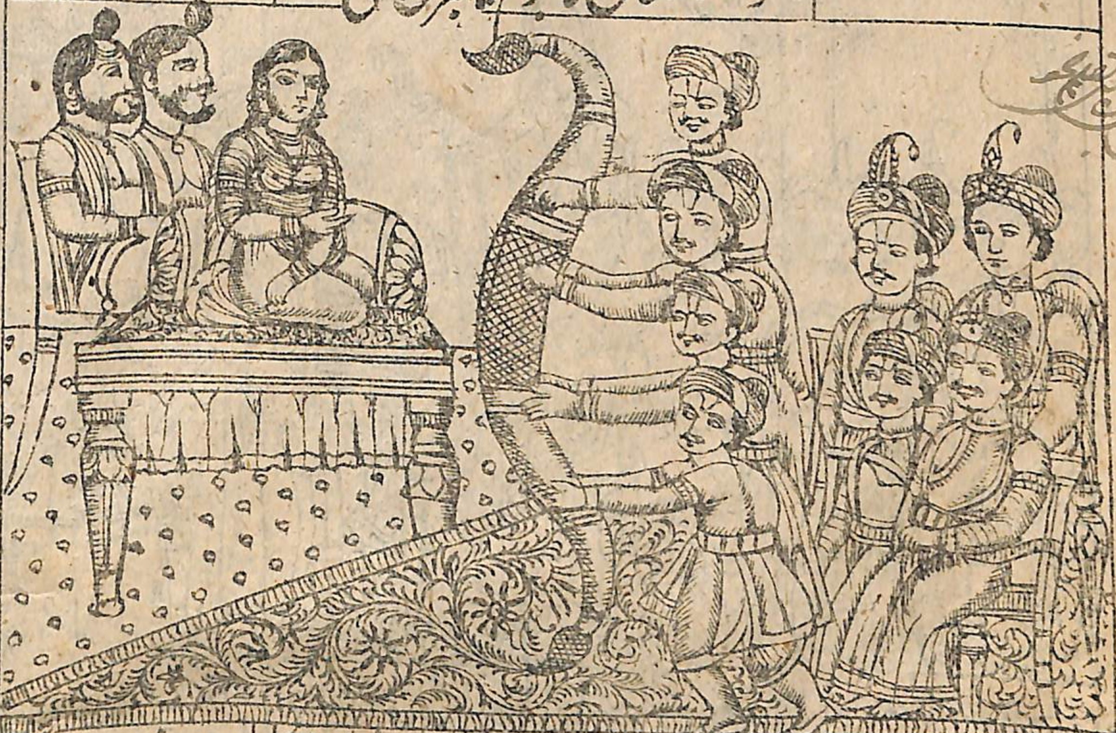
اوڑائی نشانی سی مچہلی کا سر
سنائی اوسی بادشاہونکا نام
یہ بلبھدر جی فرحت اندوز ہین
پسر اوسکی دونون ہین اوسکی قریب
جیندیریکا سسپال ہی بادشاہ
گنایا اسیطرح اوسکو تمام
یہ مالا گلیگا بنی اوسکی ہار
کھڑی تھی وہ پانچون غریب الوطن
یہ بلبھدر جی سی اشارہ کیا
زبانسی کیا شکر خالق ادا
لگی بل نکل زو مجمل ہوئی

وہ اس رشک زہرہ کا ہو جوا شکار
یہ بیٹھا ہی جرجودہن خوش جمال
یہ دونون ہین بلبھدر جی کی پسر
یہ بھگونت بنگالی کا بادشاہ
یہ ہی ہر کہ سین اور وہ ہی کرن
یہ سب بادشاہین سر خوان کا
قلم کو تصور رہیندہا ایکبار
سری کشن نی اونکو دیکھا وہان
کھڑی ہین جو گوشی میں پانچون جوان
سنو بادشاہونکا اب حال زار
وہ جوش خجالت سی تھی آب آب

یہی بزم شادی مین ہی جیت ہار
قریب اوسکی رونق فزائی وصال
فدا اسپہ خورشید اسیر قمر
یہ شل ملک کابل مین گیتی پناہ
یہ ساتک بھی ہی رونق انجمن
ہر اک اسمین عالی نسب باوقار
کدہر گلشن پانڈو کی ہی بہار
طبیعت نہایت ہوئی شادمان
یہ فرزند ہین پانڈو کی بیگمان
نہ اوٹھی کمان سب ہوئی شرمسار
طبیعت کو بید اعجب پیچ تاب

کسیکا خجالت سی چہرہ تھا زرد	کسیکا ہوا گرم بازار درد	قریب کمان کوئی مانند تیر	جو آیا نہ اوٹھی ہوا وہ حقیر
کرن جبکہ آیا قریب کمان	ہوئی دردہی اسطرح خونفشان	ہین آتش سی پیدا ہوئی تو جہرسی	زبان سی نہ تو نام شادی کا لے

نہ اوٹھنا کمان کا بزم سیمبر مین سبہی سی



کرن نی نہ اسکا دیا کچھ جواب
جو زانو سی ہٹکر نہ اوٹھی کمان
کسی سی نہ ہرگز ہلی وہ کمان
دلونکی شکستہ ہوئی آرزو
صفین بادشاہونکی چیرکر
ہنسی دیکھکر دلمین ہر نوجوان
جو ارجن کا چہکا ہوا تھا نصیب
اوٹھا کر کمانکو کیا اوسنی زہ
تعضار جو جہلی نشانہ ہوئی
حسد کی ہوئی آگ و شعلہ زن

پکڑ دیکھکر جانب آفتاب | کمان کو اوٹھائی لگا ونیز رو

شگوفہ ششم دربیان تیر چلانا ارجن و بردن دروپدی

ہنر سب طرح کی ہوئی رائیگان
مٹی بادشاہونکی سب آبرو
قریب کمان آیا شکل نظر
یہ لڑکا اوٹھائیگا تیر و کمان
گیا مثل ناوک کمانکی قریب
ہر اک شخص کی لب پہ تہی وزہ
تو سحر قضا کو روانہ ہوئی
ہوا خاک شاہونکا جلکر جگر

نظر ہی جنکی قوت کی تہی ورقوار
کہ ناگاہ گوشی سی مانند تیر
لباس برہمن مین وہ نوجوان
بظاہر نظر مین ہی مرد حقیر
زبان سی لیا پہلی نام خدا
وہ تیر افگنی مین جو تہا بی نظیر
ہوا ہوگئی ہوش ہر خشک جو
جو پہنایا اوس گل کی گلے مین ہار

ہوا بزم شادی مین عشرت کا شور
پھر ادلمین شرمندہ ہر نوجوان
بنایا خجالت نی مانند مور
نمایان ہوا ارجن بی نظیر
نہ تہا اوسکی قوت پر اصلا گمان
لباس کثیف اور شکل فقیر
تصور کیا دلمین اوستاد کا
روانہ کیی اوسنی پانچ تیر
ملے خاک مین بزم کی آبرو
چبہا دلمین ہر ایک کی خار

ہار پہنانا دروپدی کا ارجن کو بزم سیمبر مین



خجالت سے ہر ایک کا زرد رنگ
دلاور سے تھی سب طلبگار جنگ

پی جنگ اوٹھا ہر اک نوجوان
لئی ہاتھ مین تیغ و تیر و کمان

ستارون کا گرد قمر اک ہجوم
خجالت زدون نے مچائی تھی بہت دہوم

الگ بہیم بھی حاضر بزم تھا
ہر اک مرد سے دیدنی رزم تھا

اوکھاڑا زمین سے درخت کلان
کیا حشر کا شور برپا وہان

ہر اک تیغ زن کا ہنر رایگان
دلاور کی قبضے مین تیر و کمان

دکھایا وہ عالم کمان و خدنگ
ہوا قافیہ پہلوانون کا تنگ

جو دیکھا کرن نے کہ عاجز ہین سب
جواب اسکو دیتا نہین کوئی اب

نکل آیا جلدی سے میدان مین
نیا گل کھلا اوس گلستان مین

بھری نوجوانی کی دل مین امنگ
لیے ہاتھ مین وہ کمان و خدنگ

لڑی اس سے ارجن کی جسدم نگاہ
ہوا مجلس رزم مین ستدراہ

جو تیر افگنی مین تہا بی نظیر
کرن کی حوالی کیے سات تیر

گئی ہوش غافل ہوا پر غرور
بدن کثرت زخم سے چور چور

دکھایا یہ دن دور افلاک نے
لیا اوسکو آغوش مین خاک نے

ہوا اسے ہوئی چاک دامان زخم
کھلا جسم پر اک گلستان زخم

لباس بشر مین جو آیا کرن
گریبان لب سے نکالا سخن

کہا اسطرح کا دلاور ہے تو
پر سرام ارجن کہ اندر سے تو

کرن کو دیا اس جوان نے جواب
کہ مین بھی برہمن ہون خانہ خراب

مین اندر پہ سرام کوئی نہین
غرض دلمین اپنی یہ سمجھا کرین
یہ سنکر شل آیا بعزم ستیز
نہ لایا وہ شل بھی لڑائی کی تاب
کسی کا نہ پکا جو سودای خام
خوشی دلمین ہر ایک کی ہو گیا
نہ آگاہ تھی دروپدی سی وہ ماں
جدھشٹر نی جسدم سنا یہ سخن
بہم کس طرح اوسکی تقسیم ہو
وہ کام اب کرنا نہو کچہ ضرر
یہ پانچون جوان اوسپہ مفتون ہین
سری کشن بلبھدر پہونچی وہان
ہر ایک طرح ارجن کی تعریف کی
سنا یا بھی چمکیگا اقبال کا
یہ بہان ہی چند روزہ خزان
قلم حال دسہد کا لکھتا ہی آب
گلستان مین آئی جو فصل بہار
طبیعت بڑی سخت ہیجان مین
کھلی سب پہ احوال نام و نشان
بنا تھین ہی گنبد سپہ باد نیا
ہنوز ہر کی سب ہوئی رائیگان
اسی فکر مین تہا وہ عالی تبار
جو یون ہی ترقی پہ اقبال ہے

مین گم نام ہون نام کوئی نہین
مناسب نہین قتل ہونا ہمین
سپر دوش پر ہاتھ مین تیغ تیز
گریزان ہوا رزمگہ سی شتاب
روانہ ہوئی اہل مجلس تمام
وہانسی جو آئی وہ کنتی کی پاس
زبان سی کہا یہ سخن ناگہان
کہا مان سی ای سرور انجمن
جواب اوسکا اب سوچلی ہمکو
گنہگار ہم تم نہون ای پسر
دلونمین محبت کی مضمون ہے
وہ کنتی ہوئی دیکھکر شادمان
ہنر کی شجاعت کی توصیف کی
برآئیگا دل کا ہر ایک مدعا
نظر آئیگی نزہت بوستان

مگر آپ سی مجکو کچہ ڈر نہین
رہی آبرو اوسکی اُس ڈہنگ سے
الگ بھیم سی جنگ ہونی لگی
جو شاہونکی حاصل ہوئی یہ شکست
وہانسی ظفریاب پانچون جوان
کہا اپنی مان سی کہ ای مہربان
تم آپسمین تقسیم کرلو اوسی
سیمبر سی لایا ہی ارجن جسی
سنا دروپدی کا جو کنتی نی نام
طبیعت سی پیدا کرو کوئی بات
مگر سخت حیران تھی کیا کرین
ادب سی جھکایا جو فرزند نی سر
کہا پھر یہ کنتی سی ای نیکنام
جو دشمن ہی جر جو دہن پر غرور
وہ دونون یہ کہکر خوشی کا سخن

شگوفۂ دہم دربیان سیلین برشسٹ من ہی تحقیق حال ارجن

ہٹی دل کی آنکھین سی یہ غبار
تردد تھا اوس شہ کی ابرو مین
برہمن ہی کیسا کہان ہی مکان
پر پیرو کو جو بزم سی لیگیا
خجالت کی جا تھی نہ اوٹھتی زبان
بڑی کا نہیں بیٹھا اکیلا
وہ دشمن نگاہون مین کیسا مال ہے

وہ دروپدی بہت دلمین مغموم تھا
فروکش جہان تھی غریب الوطن
لگائی تہا کان اپنی دیوار سے
ہزارون تھی یکجا وہان شہریار
جگہ ہی بلاشک یہ افسوس کی
کہا اوس گھر مین عجب تہی یہ گفتگو
کرن اور جر جو دہن پر غرور

مین خدمتگاری سی با ہنر
کنارہ کیا قلزم جنگ سے
حیا جان سی ہاتہ دہونی لگی
ہوئی حوصلی پہلوانونکی پست
ہوئی بحر خوبی کو لیکر روان
ملا ہمکو ہی ایک تحفہ نہان
نہ ہرگز کسی اور کو دو اوسی
نہین اوس سی خوبتر خورشید کو ہمسری
کہا پھر جدھشٹر سی ای خوش کلام
کہ ہو اس تفکر سی دلکو نجات
کہ اس زن کا کسطرح حصہ کرین
ہوئی دُرفشان تب وہ عالی گہر
غم و رنج کی دن ہوئی سب تمام
وہ اک روز مغلوب ہوگا ضرور
روانہ ہوئی سوی راہ وطن
کھلی اوسپہ ارجن کا نام و نسب
نسب اوس برہمن کا معلوم تھا
گیا شب کو پنہان دشت و دمن مین
کہ آگاہ ہو اوسکے اسرار سے
بہادر دلاور شجاعت شعار
گئی آبرو تنگ و ناموس کی
سر بزم حاصل ہوئی آبرو
بھرین دم شجاعت کا ہر شخص نی

لیا مال یا ملک پروانہ بھی ہمیں سلطنت کی تمنا نہ تھی
جو مخبر نی کانوں سنی یہ خبر کہ ہیں گلشن پاندوں کی ثمر
تو بلبل کی صورت ہوا گلفشان کیا پوست کندہ وہ قصہ بیان
ہوئی پاک یک غنچہ دلکی دور دکھایا شراب خوشی نی سرور
وہ تاریکی فکر غم ہٹ گئی ترقی تھی اندوہ کی گھٹ گئی
ہوا تخت شاہی پہ جب جلوہ گر وہی بات تھی دل کو مدنظر
کیا اوسنی ارجن کا تحقیق حال یہ گلزار کنتی کی ہیں نونہال
جس ایوان میں اوتری تھی وہ دلہن طلب کو خود آیا وہ شاہ زمین

مقام اس جگہ ہی یہ افسوس کا ہوا وہ عدو ننگ و ناموس کا
ہوئی بیکلی دل کی اکبار دور شگفتہ جو آیا پدر کی حضور
ہوئی دور درپد کی سینی سی خار طبیعت ہوئی گل کی باغ و بہار
گئی شب چھپی انجم و ماہتاب برآمد ہوا چرخ پر آفتاب
محل سی برآمد ہوا بادشاہ وہان سب ملتبستہ تھی اقبال و جاہ
مقرر کیا ایک عاقل وکیل کیا اوسکی تفویض امر جلیل
جو آسان دشوار مشکل ہوئی خوشی شاہ درپد کو حاصل ہوئی
بڑی لطف و عشرت ملی پا نہیں ترک جاہ و حشمت سے لایا وہیں

آنا ایک وزیر کا دریافت حال ارجن کیواسطی مکان فرودگشت پر



جو ایوان شاہی میں آئی وہ سب دلو کسی ہوا دور رنج و تعب
زبان مبارک پہ تھا یہ سوال کہ ہم کس گلستان کی ہیں نونہال
جدشٹر نی جب دم سنا یہ سوال کہا ہم شہنشاہ ہیں خوش خصال
چچا کی جو لڑکی ہیں عالی نژاد عبث ہم سی رکھتی ہیں دلمیں عناد

بٹھایا جدشٹر کو بھی تخت پر لٹائی بہت گوہر و سیم و زر
بتاؤ مجھی جلد نام و نشان کہ کسواسطے آپ آئی یہاں
سنو پانڈو کی ہم ہیں پانچوں پسر گلستان کنتی کی ہیں ہم شجر
عدو دشمنوں کی سبب ہیں صحرا نورد چچا کو بھی آیا نہ کچھ دلمیں درد

رخ شاہ کا سن کے چمکا جو رنگ
ہوئی دور وہ کاوش خار فکر
کوئی ساعت نیک آئی جو ہاتھ
خدا فضل گل کی دکھائی مجھے
جگد شٹر نے شنکر وہ نگین سخن
وہ سرتاج ہین میری سردار ہین
سپاس اگی رونق فزا جو ہوئے
کہ اس گل کی شوہر ہین پانچ جوان
گرا فراش پر سنکی بیہوش وہ
وہ نہون نے جو دریدا کو کہا حال
مفصل سنو اوسکا اب ماجرا
وہ گل تھی کہ نیلوفر اوسکا نام
جو اندر بھی تھی اوس جگہ جلوہ گیر
تجسس مین پہونچی وہ سوئے گنگ
وہ روتی تھی بیٹھی لب گنگ پر

خوشی سے ہوا تن پہ پوشش تنگ
خوشی نے مٹایا وہ آزار فکر

روش پھول کی دل ہوا باغ باغ
فقط دل مین تھا شاہ کی یہ خیال

شاہ و شہریار دہم دربیان سین مبارک و عقد بستن دروپدی با ہر پنج برادر

کہین پھول سا وہ بڑائی مجھے
کہا شہ سے اے شاہ فرخ جبین
بہر حال مالک ہین مختار ہین
لیا اونکو ہر اک نے تعظیم سے
رہی پاس سبکی وہ عمر روان
بہ ہا شکل تصویر خاموش وہ
کہا جا کے خلوت مین کیا ہی ملال
لب گنگ کی تھی عجب لوٹتا
شگفتہ وہ خوشرنگ تھی بہ تمام
کہا جا کے لاتا ہون اسکی خبر
روان موج کیطرح ہر رو بی گنگ
سمندر کا چشمہ ہر اک چشم تر

بھری ساغر گل مین خوشرنگ پھول
نہ یہ کام ہوگا کبھی بے بیاہ
بہم اونسے ہوتی تھی یہ گفتگو
ہوئی بابت شادی جب گفتگو
ہوا گوہر گوش جب یہ سخن
فزون حد سے اوس شاہ کو اضطراب
عبث دل مین تو اپنے دلگیر ہے
وہ کیا دیکھتی ہین کہ ہر روئے آب
ہر اک دیکھکر گل کو حیران ہوا
ہوئی مثل دریا وہ انسو روان
ہوئی قطع ساحل پہ تھوڑی جو راہ
جو گرتا تھا دریا مین ہر قطرہ اشک

کتا تھا جو لالی پہ ہم رنگ داغ
کہ ہو گلشن جشن سے دل نہال
بندھی عقد اس گل کا ارجن کے ساتھ
نہایت ہی اب غنچہ دل ملول
دن و جان سے منظور رکھنے ونکا پاس
کہ وارد ہوئی جنکی تھی جستجو
کہا شاہ دروپد سے یون روبرو
تحیر مین وہ بادشاہ زمن
ہوا شرم سے پیرہن آب آب
جو کہتا ہو تمین حکم تقدیر ہے
روان گل مین اشک گل آفتاب
کہ دریا برنگ گلستان ہوا
کہ ہے نخل کس باغ کا گلفشان
پڑی ایک عورت پہ جاکر نگاہ
گل مہر کو اوسسے ہوتا تھا رشک

جانا اندر کا کنارے دریا پر تلاش مین گل نیلوفر کے کہ یہ کس نخل کی گل افشانی ہے



ہر اک قطرہ آنسو کا بنتا تہا پھول ‖ نہایت تہی وہ رشک گل دل ملول
بھلا کس گلستان کی تو ہی بہار ‖ فدا تیری اشکون پہ ہوئی ہزار
مری ساتہ آ تو معلوم ہو ‖ یہ مطلب جو مشکل ہی مفہوم ہو
ہوا ناگہان اوس جگہ پر گذر ‖ کہ اک شخص تہا جلوہ گر تخت پر
جو اندر نی تسلیم اوسکو نکی ‖ طبیعت خفا اوس جوان کی ہوئی
جو عورت نی اندر کا دیکھا یہ حال ‖ کہا بد کیا تو نی ای خوش خصال
ہوئی اس سخن سی جو تسکین دل ‖ نہایت ہوا دلمین اندر خجل
نیا ماجرا اور آیا نظر ‖ کہ چار آدمی ہین وہان جلوہ گر
قریب اونکی ٹہہرا جو خستہ جان ‖ مہادیو جی یون ہوئی تر زبان
یہ دیتا ہون پانچونکو مین اب دعا ‖ کرین بطن انسان سی پیدا خدا
یہ سنکر سخن اون سبہون نی کہا ‖ جو ہمکو لباس بشر ہو عطا
مہادیو نی سُنکی پہر یون کہا ‖ بر آئیگا پانچون کا یہ مدعا
وہ پانچون جو ان ہین یہ پانچون ان ‖ کہ پیدا ہوئی دیوتونسی یہان
سنی جبکہ دریدنی یہ اشنان ‖ مٹا صاف جہر بسی غم کا نشان
اگر وصف اوس بزم کا ہو رقم ‖ بنی غیرت شاخ طوبی قلم
نمایان ہو حرفونسی سنبل کا رنگ ‖ صریر قلم مین ہو بلبل کا ڈہنگ
ہر اک نقطہ خال عروس چمن ‖ گل گلشن فکر رنگین سخن
جو مصرع کہون بہر گلشن بنی ‖ ہر اک صفحہ بہی گل کا دامن بنی
بنی تار مسطر رگ گل کی رنگ ‖ کہ ہو قافیہ بہر موزون کا تنگ
اگر صرف پیراہن گل بنی ‖ تو نال قلم تار سنبل بنی
قلم نی جینا یہ گل انتخاب ‖ کہ قصی کا سننی کا ہی اضطراب
بآئین شاہان کشور کشا ‖ اوسی دم ہوئی رسم شادی ادا
ہوا دست جود اسقدر گلفشان ‖ غرض ہونکی گہر بنگئی گلستان

جو اندر نی دیکھا یہ احوال زن ‖ ہوئی گلفشان یون کہ بر شاخ چمن
سُنا رشک گل نی جو رنگین سخن ‖ بنی مثل بلبل وہ غنچہ دہن
پتا گل کا جو اس روش آیا ہاتہ ‖ پہر اوس جا سی اندر چلی اوسکی ساتہ
مرصع تہا وہ تخت گوہر نگار ‖ زر و لعل و یاقوت و مرجان نثار
بھری قہر کی جو اوٹھائی نظر ‖ ہوا خشک اندر بہ رنگ شجر
یہ جا ہی بڑی دہشت و بیم کی ‖ مہادیو کو کیون نہ تسلیم کی
پہنسا تہا عجب رنج و اندوہ مین ‖ جو رکہا قدم دامن کوہ مین
مگر اپنا ہمشکل پایا اونہین ‖ یہ دن کبہر نی تہا دکہایا اونہین
انہین بہی تیری طرح سی تہا غرور ‖ ہوا انسی بہی انسی سرزد قصور
مگر اونکی پانچونسی ہین کار خیر ‖ گلستان و صحرا کی حاصل ہو سیر
تو ہو دیوتونسی ہمارا ظہور ‖ سراپا بدن پر ہو پوشاک نور
کہا پہر یہ عورتسی ای رشک حور ‖ یہ پانچون تری ہونگی شوہر ضرور
وہی زن ہی یہ دختر خوش جمال ‖ عبث ہی تیری دلمین رنج و ملال
مہیا کئی جشن شادی کی ساز ‖ ہوئی باب عشرت ہر اک سمت باز
ہر اک صفحہ ہمرنگ گلزار ہو ‖ گلستان جنت کو بہی خار ہو
بنی روکش غنچہ گل دوات ‖ وہ پیدا کری نکہت گل کی بات
ہر اک دائرہ حلقہ چشم حور ‖ بیاض سحر حسن بین السطور
ہر اک سطر گلشن کی ہو آبشار ‖ فدا موج نہر اوسکی پہولونکی ہار
مضامین ہی بلبل خوش نوا ‖ کہ طوطی کی ہون ہوش جس سی ہوا
سیاہی کو دی چشم بلبل سی نور ‖ شب قدر سے مرتبہ ہو زیاد
ہوا جشن شاہانہ ترتیب جب ‖ مہیا تہی شادی کی اسباب سب
عجب باغ عشرت کا پہولا پہلا ‖ چمن زار راحت کا پہولا پہلا
جہیز اسقدر بادشاہی دیا ‖ جو مطلب تہا دلکا خدا نی دیا

طلوع ہونا آفتاب اقبال جدہشٹر کا



ملا اوسکو اسباب و زر بے عدد
کہ ایسی ہی سر بسر تاجور

نہ دیکھی تھی جو چشم انصاف نے
وہ بی تھی شاہان اطراف نے

غرض یون بہ فضل الٰہی ہوا
مہیا سب اسباب شاہی ہوا

زر و گوہر و حشمت و مال و جاہ
ملا حد سے باہر خزانہ سپاہ

گئی ہستناپور مین یہ خبر
چمن سے وہ غنچہ

دربیان رسیدن خبر طلوع آفتاب دولت پانڈوان بہستناپور

جدہشٹر کو حاصل ہوئی بون طبع

سنا جب کہ جشن عروسی کا حال
ہوئی دست پاچہ وہ دشمن کمال

مگر دلمین ہیکم ہوئی شادمان
کہ رتھی کو پہونچی وہ پانچون جوان

خوشی سے طبیعت ہوئی باغ باغ
جلائی اجانی نگھی کی چراغ

سنو حال جو جو دہن بدخصال
حسد سے ہوئی زندگانی وبال

فراموش ہوا خواب و خور یکقلم
اوٹھایا طبیعت نے تازہ الم

جھکا غم سے جسوقت زانو پہ سر
رہا ایک صورت پہ وہ دو پہر

جو اوٹھا تو بیٹھا پھر اک تیر غم
وہ صدمہ نکل آیا ہونٹھون پہ دم

طبیعت ہوئی ایکدن بیقرار
غرض بیٹھے بیٹھے جو اوٹھا غبار

کہا باپ سے اپنی جی کا ملال
سنایا وہ جشن عروسی کا حال

دیا شاہ دروپدی وہ مال و زر
جہانمین جدہشٹر ہوا نامور

اب اوسکو کسی شی کی پروا نہین
کسی چیز کی اب تمنا نہین

ملا گنج لعل و گہر بے شمار
نہ ترک جاہ و حشمت ہے اوسکا شعار

ستارے ہین اقبال کی اوج پر
روان حکم ہی اندنون فوج پر

ابھی سے ہی تدبیر اسکی ضرور
وہ پیدا اگر ہونگی بلاشک قصور

ستم کچھ دنون مین نہ برپا کرین
لڑائی کی سامان اکٹھا کرین

بدر نے کہا رنج دلمین نہ لا
جو ہیکم نے پایا ہے کی ہو نہین

کرو دل سے تم اپنی اوسکو قبول
سعادت ہو ارجن کی حصول

مقرر کیا الغرض اک مقام
ہوئی جمع جھوٹی بڑی جا بجا

وہان مشورے مین یہ پایا قرار
کہ حقدار ہین پانڈو کی گلعذار

وہ ہون بادشہ نصف اقلیم کی
کہ مالک ہین وہ بھی زر و سیم کی

غرض یون بہ فضل الٰہی ہوا
بدر او نکے لانیکو راہی ہوا

ہوا کی طرح جب ہوا وہ روان
جو دم مین تھا تو دم مین وہان

زمین پر رہان چرخ جیسے ماہ
ہوئی طے جو منزل بمنزل وہ راہ

سنو کمپلہ مین جو آئی بدر
سر بزم تشریف لائی بدر

آنا سفیر کا راجہ دُرپد کے پاس طلب جدہشٹر کو سطے



ملاقات درپد سی حاصل ہوئی
جو مطلب تہا دلمین کیا آشکار
فرستادہ آیا ہون اونکا یہان
دیا شاہ نی یہ جواب سوال
جدہشٹر بہر حال مختار ہے
جدہشٹر کی نزدیک آئی بدر
جہُوکایا جدہشٹر نی قدمو پہ سر
جدہشٹر نی اونکو دیا یہ جواب
سر نکیشن کا ہی مگر انتظار
ظہور اس مراتب کا دشوار ہے
سر یکرشن نی ساتھ سب کو لیا
چلی جاہ و حشمت سے سلطان کے

کہ آسان وہ دلکی مشکل ہوئی
جدہشٹر کی رخصت کا ہون خواستگار
ہوئی ہی یہ تجویز کامل وہان
یہین رخصت کرون یہ ہی کیا محال
ہمین حکم دینی مین انکار ہے
اونہین پاؤن تشریف لائی بدر
تصدق کیی اونپہ لعل و گہر
کہ لازم نہین اسقدر اضطراب
دل و جان ہین قدمو پہ اونکی نثار
نہ اقرار ہی کچہ نہ انکار ہے
عزیمت کا سامان مہیا کیا
سواری تھی آراستہ شان سے

مفصل وہانکی سنو داستان
طلبگار دیدار ہی بادشاہ
اونہین نصف اقلیم اب دیجیے
وہ ہین گلشن پاندو کی گلعذار
بدر نی جو درپد سی پایا جواب
جو مضمون دل تہا سنایا اونہین
بدر کی بہت ٹرہ کی تعظیم کی
بہرحال بندہ ہی فرمان پذیر
بہرحال ہی اونسی الفت مجھے
کہ ناگہ ہوئی وہ بھی ونق فزا
سب اسباب شاہانہ سمرہ اٹہا
گئی ہستناپور کی جب قریب

بدر نی کیا ماجرا سب بیان
یہ فرزند ہین جانی نور نگاہ
خزانہ زر و سیم سب دیجیے
اونہین اپنی جانی مین ہے اختیار
طبیعت کو پیدا ہو اضطراب
صحیفہ طلب کا دیکہایا اونہین
بڑی تہی ہر اک شخص نے نذر دی
چلیگا قدمبوس کو ناگزیر
نہ دینگی وہ جب تک اجازت مجھے
بر آیا بدر کا دلی مدعا
ہر اک حال مین فضل اللہ تہا
سب انکا ن دولت عزیز و حبیب

پہونچنا جدھشٹر وغیرہ پانچون بہائیونکا سری کشن سمیت ہستناپور مین



اطاعت سی خدمتمین حاضر ہوے
ہر اک خوش ہوا اونکی دیدار سی
ہوئی عیش و عشرت بہم چند روز
گئی شب کو بہیکہم پتامہ کی گہر
خزانہ دیا گوہر و نقد و زر
جما یا وہان بادشاہی کا رنگ
پہلی پہولی سب کی درخت امید
وہون جو ہار اوٹہا وہ ابر کرم
جدھشٹر جو خدمت سی تہا بہرہ ور
گیا دانی پانی نی اکدن جدا
قلم اپنا ہی اس روش گلفشان
چمن مین جو آئی ہی تازہ بہار

جو دشمن تہی وہ جیتی ہی جی موے
لیا سب بزرگون نی ہی پیار سی
کیا رنج راہ سفر نے سفر
جدھشٹر کی الفت تہی مدنظر
کہ باقی رہی نا نہ پہر کوئی شر
نمایان تہا فضل الٰہی کا رنگ
ہوئی بارور فیض بخشش سی بید
فقیرونکی ہی دہو گئی نقش غم
فدا اونکی قدمونپہ شام و سحر

جدھشٹر باقبال و حشمت تمام
مئی وصل سی جام معمور تہا
وہ راجہ جو آنکہون سی معذور تہا
جو تجویز تہا ملک دہلی دیا
جو تہی گلشن پانڈو کی گلعذار
ملی عدل و انصاف کو آبرو
ہوا غم سی آزاد ہر سرو قد
سر یکرشن اوس شہر مین چند روز
دل و جان سی منظور خدمت مدام

چمن سی چہارم تشریف لانا اور دوم رفتن جدھشٹر و کشن کا سیند

معطر ہی خوشبو سی یہ بوستان
تصدق کرون گل پہ بلبل ہزار

طبیعت ہی رنگین بیان آج کل
جدھشٹر کی دلمین نہ تہا خار غم

ہوئی گہر مین داخل عجب احتشام
ہر اک کارپرداز مسرور تہا
می حب فرزند سی چور تہا
وہانکا جدھشٹر کو راجہ کیا
بنی باغ دہلی کی رشک بہار
ملا باغ بخشش کو بہی رنگ و بو
خوشی سی مبدل ہوا رنگ زرد
رہی رونق افزا و گیتی فروز
وہ مانند آقا یہ شکل غلام
روانہ ہوئی وہ سوی دوارکا
اجاری مین ہی گلستان آج کل
مٹا نقش دور خزان یکقلم

طبیعت جو تھی ہر روش با فراغ ، نہ تھی صورت لالہ سینے پہ داغ
وہاں خوب گلچھرے اڑتی تھی روز ، نہ تھا آتش غم کی مانند سوز
جو تھی رشک گلزار وہ دلربا ، بہکتا تھا ہر ایک اوس سے جدا
یہ بلبل کی صورت تھی ہا پانچون فدا ، نکرتی تھی اوس گل کو دم بھر جدا
بہار رخ رشک گل پر نظر ، نہ تھی آخر کار کی کچھ خبر
وہاں نارد آئی جدشٹر کے پاس ، کہا تیری عزت کا ہی مجکو پاس
تم اک زن کی شوہر ہو پانچون جوان ، رہی دلسی مد نظر حفظ جان
رہی پاس رسم محبت بحال ، نہو سند اپسند کی شکل حال
دیا مفت میں نقد جان ہاتھ سے ، وہ زن بھی گئی ناگہاں ہاتھ سے
کیا پھر جدشٹر نے اونسے سوال ، مفصل بیان کیجیے مجھسے حال
یہ گذری ہی کس طرح سے داستان ، گئی جان قصہ ہوا وہ کہان
یہ سنتی ہی نارد ہوئے ترزبان ، کہ تھے سند اپسند دو نوجوان
حقیقی برادر تھے دو مہر و ماہ ، ملی بحر الفت کی اصلا نہ تھاہ
محبت میں ہوتی تھی باہم بسر ، نہ تھی رنج دنیا سے ہرگز خبر
عبادت تھی برہما کی مد نظر ، اسی بحر میں غرق شام و سحر
جو خوش اونسے انکی طبیعت ہوئی ، ہر اک پر نگاہ عنایت ہوئی
نہان تھی نظر سے ہوئی آشکار ، کہا اونسے کس شے کی ہو خواستگار
یہ سنکر سخن دونوں گویا ہوئے ، دلی آرزو کی وہ جویا ہوئے
کہ زور و قوت میں ہون بی نظیر ، ہر اک پہلوان ہو نظر میں حقیر
ہمیں یاد ہون علم جادوگری ، کہ تابع ہون جن و انسان و پری
نہ کشتہ ہون ہم دست اغیار سے ، نہ خنجر نہ دشنہ نہ تلوار سے
سنا جبکہ برہمانی انکا سوال ، کہا ایسا ہی ہوگا حاصل کمال
دیکھایا جو اونکی دعا نے اثر ، تو وہ ظلم کرنے لگی سر بسر
ہوا اونکی ہاتھوں سے ہر ایک تنگ ، زمانی کی تھی دشمن نام و ننگ
گئے ایکدن پیش برہما یہ سب ، کہ نازل ہوئی یہ بلا ہی غضب
یہی استغاثہ یہی مدعا ، کہ ہاتھوں سے ہون ظالمونکی رہا
سنا مستغیثونکا برہمانی حال ، مقرر ہوئی ایک زن خوش جمال
وہ عورت بھرا جسمیں مکر و فریب ، زمانی کی دیکھی فراز و نشیب
جو آئی یہاں صورت دلربا ، یہ دونوں ہوئے دلسی اوسپر فدا
دیا دل جو ہاتھوں سے بیدل ہوئے ، کہوں کیا گرفتار مشکل ہوئے
بہم تیر الفت کی گھایل ہوئے ، ملاقات کی زن سے سائل ہوئے
ہوئی وہ پری شیشۂ دل میں بند ، رقابت سے جانوں پہ پہونچی گزند
بہم گرز بازی میں جان آئی کام ، ہوا عشق میں اون رقیبونکا نام
سنا جب جدشٹر نے یہ حال زار ، دیا اپنی آپس میں وعدہ قرار
کہ ہفتاد دو روز بی اشتباہ ، رہی گھر میں ہر نوجوانکی یہ ماہ
اگر کوئی میعاد ایام میں ، قدم رکھے قصر دلارام میں
وہ بارہ برس سیر صحرا کری ، قدم شہر میں پھر نہ ہرگز دھری
جو وعدے کی اپسمیں مانا قرار ، خوشی عیش و آرام لیل و نہار

چمن سے وشتشم روانہ شدن ارجن سوے بیابان از باعث آنکہ برای گرفتن اسلحہ در ایام نوبت جدشٹر بخلوت دروپدی رفتہ بود

روانی میں ہے موج دریا قلم ، کری حال صحرا نوردی رقم
اوسی شہر میں اک برہمن کے گھر ، ہوا رات کو چوٹیوں کا گذر
وہاں بندہی تھی غارتگری پر کمر ، کیا اوسکا تاراج اسباب و زر
غرض خوب سامان ملا او وہاں ، یہ ہمہ گریزان ہوا لیکی جان
جو فریاد لایا در شاہ پر ، ہوئی پہلی ارجن کو اسکی خبر
ہوا حال دزدی سے آگاہ وہ ، بڑا تھا جوانمرد اللہ وہ

جو بیٹھا تھا اودھا وہ عجلت شعار
اوسی دم ہوا اوس برہمن کی ساتھ
ہوا چاک سینہ شب تار کا
کہا کیجیے جرم میرا معاف
تماشای صحرا کی فرصت ملے
جو خلوت میں تو آیا کچھ غم نہیں

جدشٹر کی گھر میں گیا ایکبار
ہر اک چوٹی پر کیا صاف ہاتھ
خیال آیا ارجن کو اقرار کا
ہوا حکم عالی میں مجھسے خلاف
بیابان نوردی کی رخصت ملے
کہ چھوٹی سی ہوتا ہی پردہ کہیں

لیے اپنے ہتھیار آیا نکل
برہمن نے پائی بلا سے نجات
جدشٹر کی خدمت میں آیا وہ مرد
ہوا فرق میعاد میں کل کی شب
سنا جب جدشٹر نے رخصت کا حرف
یہ ٹھہرا پیمان یہ ثابت قدم

پڑا خلوت دروپدی میں خلل
ہوئی صبح اتنی میں گذری وہ رات
مگر خوف سے رنگ چہرے کا زرد
رہا دور رتبہ مجھسے پاس ادب
زبان پر یہ لایا محبت کا حرف
بیابان نوردی کا بھرتا تھا دم

روانہ ہونا ارجن کا صحرا کی طرف راجہ جدشٹر سے رخصت ہوکر



نہ مانا جدشٹر سے رخصت ہوا
معاہد کا منظور اونکو وفا
یہ تھا غنچہ دلمیں اوس گلکی خار
نظر آئی ناگاہ شان خدا

گیا قطع نخل محبت ہوا
بہت برہمن اوسکی ہمراہ تھے

شگوفہ اول دربیان عقد بستن ارجن با بوپی دختر باسک

ہوئی اوس سے جب وہ نو ہمراہ
ہوئی دختر شاہ ماران فدا
نہانا تھا گنگا میں وہ ایکدن
شراب محبت نے بخشا سرور

ہر اک علم سے خوب آگاہ تھے
کدورت سے آئینۂ دل تھا صاف
طبیعت بہر طرح تھی مطمئن
کیا شیشۂ دل کو الفت نے چور

جو رخصت ہوا دلسے صبر و قرار
نہ باقی رہا عقل پر اختیار

کیا عشق صادق کا اظہار حال
مئی وصل کا دمبدم تھا سوال

دیا سو چکے یہ ملائم جواب
طبیعت کو اب سخت ہے پیچ و تاب

نکال اپنی سر سے یہ سودائے خام
نہوگا ترا مجھسے تا حشر کام

رہ عشق مین نام کر جاؤنگی
ابھی تجھپہ کچھ کھا کے مرجاؤنگی

زبان آوری کچھ نہ کام آئیگی
عبث جان اس عشق مین جائیگی

شفا اسکو باتون سے ہوتی نہین
کرونگی بہم آسمان و زمین

فدا کر چکی تجھپہ یہ نقد جان
مری ہاتہ سے جائیگا تو کہان

ہوا سخت مجبور بے اختیار
نکالا دل گل سے فرقت کا خار

کبھی عیش و عشرت مین طے چند روز
مٹا آتش ہجر کا دلسے سوز

ہر اک برہمن سے کہا اپنا حال
ہوا دور فرقت کا دلسے ملال

بیابان نوردی سے ہر وقت کام
شب و روز درپیش کوچ و مقام

ہوا اندر آسرم مین جب گذر
پرسرام ناگاہ آئے نظر

پرسرام کی پاس ارجن گیا
اوترنیکو اچھا سا اک گھر بنا

ہر اک فن مین شاطر بنایا اوسے
فن رزم بالکل سکھایا اوسے

لڑائی کی فن مین ہوا لاجواب
کتاب شجاعت مین وہ انتخاب

جو اقلیم کا بھگوتی نام تھا
وہان لیگئی اوسکو وہ مہ لقا

جو ارجن پہ وہ راز الفت کھلا
سرور شراب محبت کھلا

بیابان نوردی جو منظور ہے
ملاقات صحبت بہت دور ہے

سنا اوس پری نے جو حرف گریز
ہوئی صاف تیغ زبان سے ستیز

تری سر پہ ناحق چڑھیگا یہ خون
نہ کچھ کارگر ہوگا مکر و فسون

جو بیچ جائے تو صاف دشوار ہے
بہت سخت الفت کا آزار ہے

یہ ڈر ہے نہ منہ کی کہین کھائیے
سنبھل جائیے ہوش مین آئیے

جو ارجن نے مفتون دیکھا اوسے
محبت مین مجنون دیکھا اوسے

وہین عقد مین اپنی لایا اوسے
عجب جام الفت پلایا اوسے

ہوا الوداع اوس سے یہ خوش نصیب
پھر آیا جو ہمراہیون کی قریب

لب گنگ سے پھر ہوئی سب روان
دوان صورت انجم آسمان

ہوئی طے جو کوہ ہمانچل کی رہ
بیابان و کہسار پیش نگاہ

قدمبوس کا لطف حاصل ہوا
شگفتہ بہت غنچۂ دل ہوا

سکھائی لڑائی کی علم و ہنر
نہ ارجن کو تھی اون فنون سے خبر

کیا تیر افگن اوسے بے بدل
ہوا حکم انداز وہ بے محل

جو فارغ ہوا ارجن اس کام سے
مرخص ہوا تب پرسرام سے

بنا ایک مطلب ہویدا کری

شگوفۂ دوم دربیان رسیدن ارجن در شہر منی پور و بعقد در آوردن چترانگدا

قلم طرفہ مضمون پیدا کری

کہ من پور اک شہر آباد تھا
ہر انسان وہانکا پریزاد تھا

سراپا بنایا ہوا نور کا
نمونہ تھا رخ شعلۂ طور کا

وہ آنکھین کہ شاگرد تھا سامری
تصدق نظارے پہ جادوگری

بیان کیا کرون اوسکا وصف دہن
وہ طوطی سے تھی بڑھکے شیرین سخن

کہین گل سے خوش رنگ اندام تھا
نگر اوسکا چترانگدا نام تھا

ہوا ایک کوچہ مین اکدن گذر
کھڑی تھی وہ خورشید بر بام پر

جو راجہ تھا اوس شہر کا دادگر
فدا اوسکی دختر پہ شمس و قمر

وہ موئے سیہ غیرت مشک ناب
کہ سنبل کو خجلت سے تھا پیچ و تاب

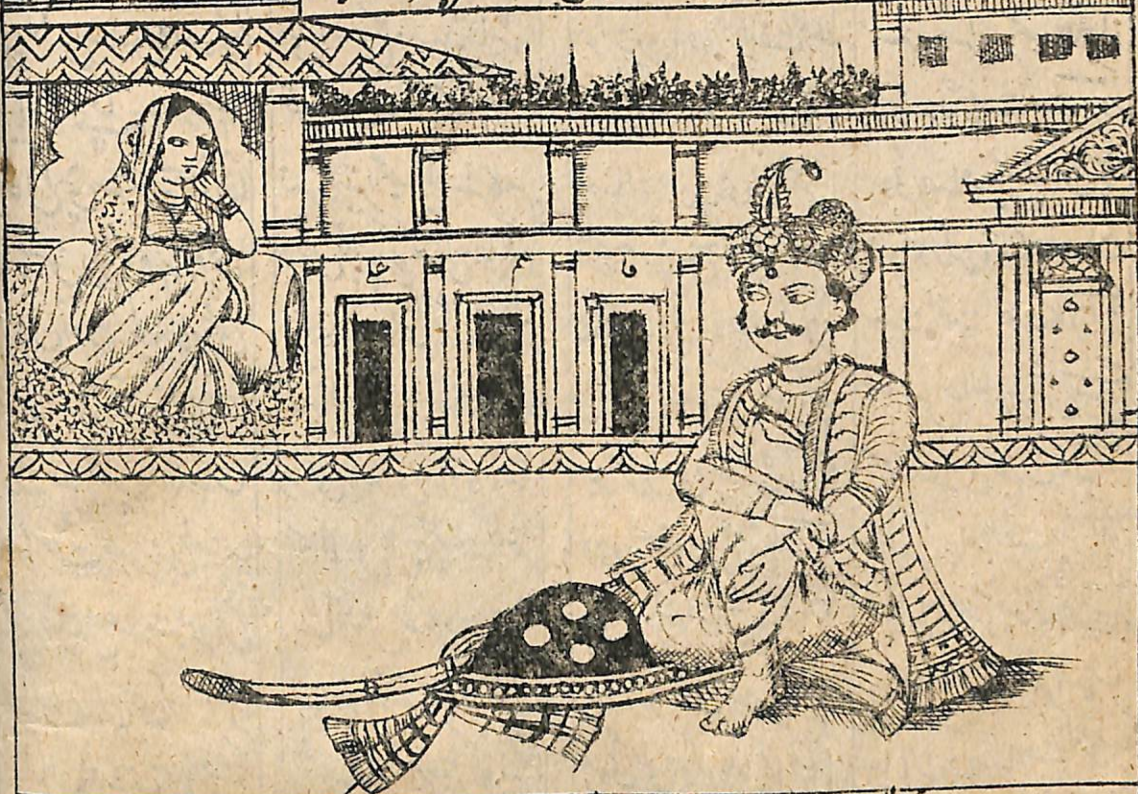
لب سرخ تھی لعل سے بیبہا
کہ مرجان و یاقوت اوسپر فدا

نہ کیون حسن مین چہرہ ہو لاجواب
وہ گردن بنی مشرق آفتاب

جو ارجن ہوا رونق افزاے شہر
کیا عشق نے صاف رسوائے شہر

ہوئی آنکھ سے آنکھ جس دم دو چار
دکھائی گل عشق نے یہ بہار

عاشق ہونا ارجن کا دختر چترانگد پر



دل و جان سے دختر پہ مفتون تھا
ہر اک طرح تعظیم کی شانی
کبھی عقد اوس گل کا منظور
کہ فرزند اول ہین وونگا تجھے
یہ کھائی تھا سینی پہ فرگان کا تیر
بندھا عقد ارجن کا اوس گل کے ساتھ
رہی عیش و عشرت مین تین سال
جو راجہ کی دل کی بر آئی مراد
وہ راجہ سے اک روز رخصت ہوا
بیابان و صحرا تھا زیر قدم
ملی راہ مین حوض اک دن انہین

نیا مصرع آہ موزون ہوا
دکھایا یہ دن شان اللہ نی
مگر شرط یہ عقل سی دور ہے
یہی عہد و پیمان ہی اوس نی مجھے
یہ تھا دام گیسو مین اوسکی اسیر
خداداد دولت لگی تازہ ہاتھ
دیا نخل امید نی نونہال
لگا ہاتھ اوسکی یہ عالی نژاد
مروت گئی بی مروت ہوا
نہ راحت سی راحت نہ کچھ سے غم
صفا یہ تھی چہرہ ماہ مین

ملاقات راجہ سی ارجن نی کی
کہا میری دختر ہی اک ماہ رو
کہ جو عقد کا اوسکے ہے خواستگار
یہ ارجن تو اوسکا خریدار تھا
جو وہ شرط تھی صاف منظور کی
ہوا دور فرقت کا دلسی غبار
سر بابہن اوس لعبت کا نام تھا
زبان قلم پر ہی ارجن کا حال
رہی گھر مین راجہ کی فرزند و زن
ہوا ناگہان اوس جگہ پر گذر
مصفا کہین آب گوہر سی آب

مروت کا گھر تھا جگر اوسکو بھی
وہ ہی قلزم حسن کی آبرو
گری پہلی قسمیہ مجھسی قرار
گرفتار تھا عاشق زار تھا
ملاقات حاصل ہوئی جو ری
نصیب اوسکو نزع بس لگنا
پری رو و قمر وش گل اندام تھا
کہ من پور مین گذرے تین سال
روانہ ہوا آہ یہ بی طمع
کہ انسان کی جان کا تھا خطر
خجالت دہ چشمہ آفتاب

اگست اونکی بانی و معمار تھے
سخن گو ہوا ارجن تشنہ لب
سخن گوش زد اسکی جسدم ہوا
درآیا اندر حوض مین نوجوان
بزور اوسکو لایا جو وہ کھینچکر
جو ارجن نے دیکھا وہ حسن و جمال
کہ سابق مین تہین اپشرا پانچ ہم
دیا اوسکو ہر چند ہمنی فریب
کیا ہم سبھون نے اوسے سخت تنگ
کیا ہم سبھون پیر دعا نے اثر
ہوئی آج ایام نکبت تمام
اوسیوقت سے ہوگا آزاد وہ
بیان کس زبان سے کرین ہم صفات
وہ سنسار سے اپشر ہون کہین

اونہین کے سبب سے وہ طیار تھے
نہانی نہ دینی کا کیا ہے سبب
تو مانند گیسو کی برہم ہوا
بلا آئی پابوس کو ناگہان
بٹھایا اوٹھا کر لب حوض پر
کہا کون ہے تو بتا اپنا حال
گئین پیش عابد کہ دین اوسکو غم
نہ دیکھی کسیطرح شکل شکیب
نہ نکلا مگر کوئی مطلب کا ڈھنگ
بنی شکل سنسار ہم یکدگر
کہی تھی رکھیشر نے یہ بھی کلام
کریگی وہی شکل اصلی ظہور
بلا سے ہمین تمنے بخشی نجات
بلا سے وہ چارون ہوئین کہین

نہانی کوئی اوسمین پاتا نہ تھا
کہی ایک نے اسطرح سے کلام
نہین دہشتین مجکو اس بات سے
وہ سنسار زنجیر پا ہو گیا
کسی نے اور شان خدا کا جلال
سخن سنکی اسطرح گویا ہوئی
تجمل بڑی عیش و آرام مین
کسی طرح اوسنے نہ دیکھا اودھر
ہوئی رائیگان ساری مکر و فسون
اوسی دن سے ہی حوض مین ہم مقیم
نکالیگا جو کوئی اس آب سے
وہی آج وعدہ برابر ہوا
وہ چارون جو ہین مبتلائی بلا
یہ ارجن کی نزدیک تہی اک بیت

کوئی درمیان اوسکی جاتا نہ تھا
کہ سنسار کا ہے اک مین مقام
نگہبان خالق ہی آفات سے
جوان مبتلائی بلا ہو گیا
بنا ناگہان دختر خوش جمال
بدل اپنی مطلب کو جو پا گئی
پھنسا مین اوسی عشق کے دام مین
عبادت مین بیٹھا نہ اوٹھی نظر
خفا ہو کی دی یہ دعا ہم کو یون
نہ ہمجنس کوئی نہ کوئی ندیم
چھوڑائیگا وہ رنج کی تاب سے
کرم لطف سے سر بسر ہوا
چھڑاؤ اونہین بھی ہے التجا
ملی اونکو بھی اوس بلا سے نجات

شگوفہ ششم در بیان رسیدن ارجن بدوارکا و انعقاد عروسی سبھدرا دختر بسدیو و پیدا شدن ابھمن

قلم تازہ بنیرنگ سازی کرے
بیابان کی سیر کرتی ہوئے
صفت مین زبان قلم لال ہے
ہوئی دلکو حاصل نہایت خوشی
جو ارجن کو لائی بعزت تمام
تماشے کو اکدن گئی کوہ پیر
ستارہ تہین اک بغیرت آفتاب
کہون وصف کیا جسم پر نور تھے
ہوئی دونون اسمین پشیمان حسن نہ

دم اوسکی عبادت کا بھرتی ہوئی
گلستان فردوس کیا مال ہے
ہوئی عزت و تکریم مہمان کی
دیا بیٹھنے کو بھی عالی مقام
سریکرشن ارجن بہم یکدگر
وہ منہ جسکو دیکھا کرے ماہتاب
وہ مہر تلوے اوس کے
دلون کی کتابون مین مضمون حسن

جو وارد ہوئی دوارکا کی طرف
سریکرشن جی نی جو پائی خبر
دیا حکم ہو شہر آراستہ
ہر اک طرح کین اونکی دلداریان
وہان کوہ پر تھا ہجوم زنان
سراپا مین انداز تھا نور کا
نگہہ سی نگہہ جو وہان لڑ گئی
کہلا کرشن جی پر جو راز نہان

قدم اب رہ دوارکا مین دھرے
تو وہ شہر دیکھا عجیب و غریب
یہان آیا ہے ارجن با ہنر
بنی رشک باغ ارم آستان
وہ مہمان تہی اور یہ میزبان
پری حور زہرہ ہر اک نوجوان
وہ رخ عکس تھا شعلۂ طور کا
ہر اک دلمین نوک مژہ گڑ گئی
ظرافت کی باعث ہوئی دلستان

کہ ای ارجن نیک خو نیک نام
لباس فقیری مین ہی بد یہ کام

کہا اوسنی پر انہیں کچھ قصور
لبھالی گئی دلکو یہ رشک حور

جو بسدیونی سُنا حال عشق
کھلا اوسپہ ارجن کا احوال عشق

بجی بربط و طنبک و عود و چنگ
نمایان ہوا جشن شادی کا رنگ

ہوا موج زن قلزم خیر و جود
بآئین شاہان و رسم ہنود

ندی ہاتہ سی دلکو اوس ماہ مین
بہت آشنا ڈوبی اس چاہ مین

رقم ہی وہ لڑکی تہی بسدیو کی
دل و جان سی ارجن کو مطیع تہی

بہم عقد کی طی ہوئی گفتگو
عروسی کی شہرت ہوئی چارسو

عروسی کا سامان اکٹھا ہوا
سب اسباب شادی مہیا ہوا

ہوئی شادی اوس گلکی ارجن کی ساتہ
دیا ہاتہ مین اسکی جب اوسکا ہاتہ

شادی ہونا ارجن کی دختر بسدیو کی ساتہ دوارکا مین



تمنا ہی دل اونکو حاصل مدام
ہوئی وصل کی جام شادی کا کام

جو بارہ برس مین ہی چند روز
گھٹا جو بڑہا تہا جدائی کا سوز

مکانی مین آسودہ وہ رشک حور
سوارونکی بہی پہیری دور دور

دیا اوسکو بسدیونی وہ جہیز
کہ تعریف مین کند ہی عقل تیز

جو میعاد کی دن ہوئی اختتام
ہوئی صبح فرقت کی اکبار شام

چمن مین چلی اک نسیم بہار
ہزارون دل و جانسی کنتی نثار

مٹا دل سی اک کی داغ فراق
شگفتہ ہوا گلشن اشتیاق

بیابان نوردی کی دن کٹ گئی
قدم گردش بخت کی پی ہو لئے

خوشی مین بسر جب ہوا ایکسال
قلم لکہی اب اونکی رخصت کا حال

یہ رخصت ہوئی اپنی سسرال سی
بہری تہی خزانی زر و مال سی

جواہر مین ڈوبی ہوئی خاص و عام
تزک جاہ و حشمت بڑا احتشام

ہوئی شہر بہکر مین آکر مقیم
گلستان مین تہی وہ برنگ نسیم

ہوئی شہر مین اپنی رونق فزا
ہر اک شخص آ آکی اونسی ملا

خوشی بہائیونکو بہی حاصل ہوئی
رعیت کمال اونسی خوشدل ہوئی

ملی وصل سی بہائیون کی بدر
ہوئی اوسی کنتی کی بہی رنج دور

نہ تہا دل مین نام و نشان فراق
قدم بوس کا گلشن کی اشتیاق

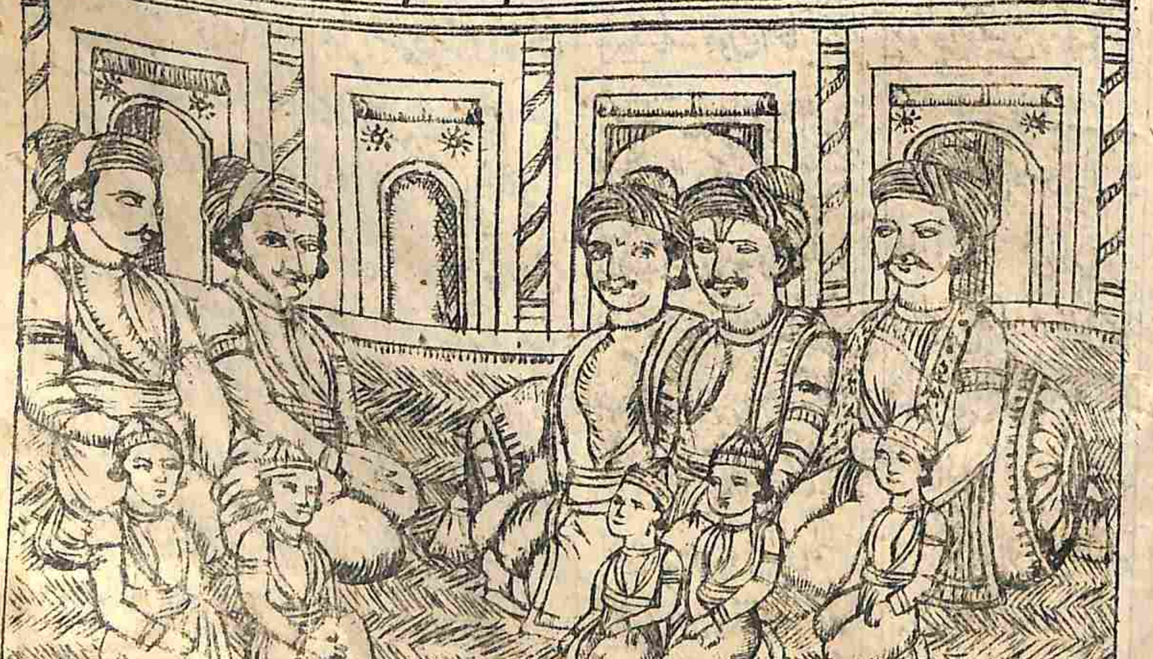
ہر اک شخص مشتاق دیدار تھا
قدمبوس کی سبکو دولت ملی
فقط فیل مست اسمین تھے سرکے ہزار
جو اسباب کی ساتھ تھین پانو تک
سراپا وہ بحر جواہر مین غرق
اب اوصاف گھوڑونکی لکھی قلم
فرشتونسی سیرت مین اچھے کہین
کرون اونکی سازونکا کیا مین بیان
اسیطرح اسباب سب بیحساب
جدشتر سی پیدا ہوئی بربت مہید
جو ستت کربا ارجن سی ظاہر ہوا
جو فرزند سہدیو تھا بربت سین

شراب محبت مین سرشار تھا
سرکیشن کیا آئی عزت ملی
عماری بھی جھولین بھی تھین زرنگار
کرون حسن و سیرت کا مین کیا بیان
مغرق ہر اک پاؤنسی تا بفرق
قدم باز و شائستہ و خوش قدم
پری سی بھی صحتی مین اچھی کہین
ہر اک زین زین جواہر کی کان
ہر اک چیز تھی بی بہا انتخاب
قمر سی ہویدا ہوئی بربت مہید
لڑائی کی ہر فن سی ماہر ہوا
ہر اک فن مین یکتا ہو بربت اسین

سرکیشن و لبھدر آئی وہان
جو سامان شوکت دیا اسکی بار
مغرق جواہر سی ہر فیل مست
کوئی غیرت حور کوئی پری
ہر اک گلبدن اونمین رشک بہار
کہین برق سی گرم رفتار تھے
وہ تھی نقش سم اونکی حیرت فزا
مرصع مطلا جواہر نگار
سرکیشن اسجا رہی اسقدر
ہویدا ہوا بھیم سی برت سوم
نکل سی شتانیک تھا خوبرو
یہ پانچون جو پانچونسی پیدا ہوئی

کیا لطف تشریف لائی وہان
فرزون عقل سی وہم سی ہشیار
بلندی مین تھا کوہ البرز سیت
بھری اونکی آنکھون مین جادوگری
قلم نی گنا جب ہوئین دو ہزار
صفت ہی یہ تازہ کہ پرداز تھے
کہ دل داغ ہی جس سی مہتاب کا
مگر جائزہ مین ہوئی سو ہزار
کہ پیدا ہوئی دروپدی کی پسر
اکھاڑی مین تیغ کی تھی اسکی دھوم
ملی قلزم علم مین آبرو
فنونمین لڑائی کی یکتا ہوئی

پیدا ہونا پانچ فرزندون کا پانچون پانڈون سے



گئی یاد ہر ایک نی علم جنگ
کہ تھی بادشاہان اطراف تنگ

چمن سی و ہفتم آمدن آتش بصورت برہمن پیش سری کرشن جی و ارجن

قلم تازہ آتش فشانی کری
عیان اپنی آتش زبانی کری

کہ اک روز اک برہمن بدحواس
جو آیا سری کرشن و ارجن کی پاس

کہا بھوک کی آگ ہی شعلہ زن
سلگتا ہی گرمی سی سارا بدن

حکایت برہمن کی جب سب سنی
بہت اوٹھ کی ارجن نی تعظیم کی

بٹھایا اوسی اپنی پہلو کی پاس
کہا بھوک سی اب نہ ہوش و حواس

منگائی وہان باتکلف طعام
مہیا تر و خشک میوی تمام

برہمن پھر اسطرح گویا ہوا
تمنا ہی دل کا وہ جویا ہوا

یہ کھانا نہین مجکو مطلوب ہے
مجھی اور ہی چیز مرغوب ہے

سُنا جبکہ ارجن نی اوسکا سخن
کہا کیا ہی مطلوب اي برہمن

برہمن نی اسدم دیا یہ جواب
مین آیا ہون اسوجہ پیش جناب

کہ غمخوار ہو مہربانی کرو
مٹی غم وہ راحت رسانی کرو

مین آتش ہون اي ارجن خوش کلام
سنو ایک راجہ تھا سویتک نام

اسی فکر مین تھا وہ عالی نسب
کہ ہون مشکلین میری آسان سب

کسی نی کیا ہو نہ جس جگ کو
مری ہاتھون اوسکا سرانجام ہو

کسی برہمن نی اجازت نہ دی
یہ تکلیف و محنت گوارا نکی

اسی سی سرانجام سب وہ رتھا
دل بادشہ سخت رنجور تھا

تجسس مین پھرتا تھا آٹھون پہر
جو اکدن گیا کوہ کیلاس پر

عبادت ریاضت بہت خوب کی
مہادیو کو اوس سی راحت ہوئی

بتائی یہ آتش پرستی کی راہ
کہ حاصل ہو وہ مطلب بادشاہ

وہ روشن کری آتش شعلہ بار
کرہ آگ کا جس سی ہو شرمسار

رہی چار سو نہر روغن رواں
شب و روز آتش رہی گلفشان

جو بارہ برس اسطرح ہوگئی تمام
تو آسان ہی اوس جگ کا اہتمام

اسیطرح اوس شاہ نی بیدرنگ
نکالا اوس آتش پرستی کا ڈھنگ

گئی روز میعاد کی جب گذر
مہادیو کو شاہ نی دی خبر

جو دُرباسا رکہ اونکی اوتار تھی
بدل منتظم جگ کی وہ ہوئی

کہانتک کہون اسکا قصہ تمام
ہوا کچھ دنون مین وہ جگ اختتام

مگر مجکو اُس دن سی ہی عارضا
بہم پہونچی ہی علت امتلا

گیا پیش برہما جو بہر علاج
کہ صحت پر آجای میرا مزاج

جو برہمانی دیکھا بہت بیقرار
دوا کا یہ نسخہ کیا آشکار

کہ جو گانڈیو اک بیابان ہے
جلانا نہین اوسکا آسان ہے

جلادی اگر اوس بیابان کو
تو بی شبہہ یہ امتلا رفع ہو

گذر ایکدن سوی صحرا ہوا
جلانی کا اوسکی ارادہ ہوا

دوا درد دل کی نہ حاصل ہوئی
نہ آسان کسیطرح مشکل ہوئی

کہ اندر کا اک سانپ ہی دوستدار
زمانہ مین تکشک ہی نام آشکار

مقام اوسکا ہی وس بیابان مین
وہ رہتا ہی صحرا کی دامان مین

اسی وجہ سی ہی جو اندر کو لاگ
لگاتا ہون صحرا مین جسوقت آگ

تو پانی کی ہوتی ہی بارش عظیم
دل زار ہی تیغ غم سی دو نیم

مری عقل کچھ کام کرتی نہین
خرد پانون جنگل مین دہرتی نہین

مین اسواسطی آیا ہون تیری پاس
اگر تجھکو منظور ہی میرا پاس

حفاظت رہی میری مدنظر
تو اندر کی باران سی پہونچی ضرر

مری عارضی کا یہی ہی علاج
عنایت ذرا کیجیی مجھپر آج

سُنا آگ کا قصہ سوز و غم
کہا کچھ نہ تم لاؤ دلمین الم

یہ دو چیزین درکار ہین مہربان
کہ لائق مری زندگی ہو مکان

سوا اسکی گھوڑی بھی ہین برق دم
نجھو جای جنکا زمین پر قدم

عروس ہوا جس سے ان وہم نفس
بڑہا ہے ہی دوا وسکا دریا ہی شور
قلم میرا وہ حکم انداز ہے
جو آتش نے شعلہ زبانی سے ہی
عنایت ہو ہتیہار سرکار سے
برن کا تو مشہور ہے فیض عام
کہ ہر چند ترکش سے ہوں صرف تیر
ارابہ ہوا دار حاصل ہوا
یہ سامان جو آتش کو حاصل ہوا

جو کھینچیں ارابہ امثل خس
چمن میں ہوئی وہ تم اور دن آتش ازبرن کمان گانڈیو وا پہان تیغ ارابہ
جدا اک زمانے سے انداز ہے
دلاور کی یہ خوش بیانی سنی
کہ صحبت ملی مجھکو آزار سے
عطا کی کمان گانڈیو اسکا نام
نہ خالی ہوں ہرگز یہ تھی بے نظیر
سب آسان وہ کار مشکل ہوا
بر آیا دل زار کا مدعا

یہ دو چیزیں ہو جائیں گر دستیاب
رقم اب کرے کیون نہ مضمون گرم
برن نام پانی کے ہیں دیوتا
ہر اک طرح ارجن نگہبان ہے
عنایت کیے اور دو تیر وان
جو گھوڑے وے بادرفتار تھے
بنی شکل اوس پر ہنومان کی
سر تکیہ کرشن و ارجن کو تھا انتظار

نہ پہونچی کبھی صدمۂ جوش آب
گھٹا دونگا باران اندر کا زور
اوسی یاد ہیں سحر و افسون گرم
کہا اونسے آتش نے یہ مدعا
جو دو اسلیے تم یہ احسان ہے
قلم کیا کرے وصف اسکا بیان
ہوا کی وہ گھوڑوں پر اسوار تھے
نہ کیوں دشمنوں کی ہو پھر جان کی
ملی آگ کو وہ آگ پھر ایکبار

دستیاب ہونا ارجن کو ارابہ گھوڑوں سمیت و کمان گانڈیو نام



یہ احسان ارجن پہ تازہ کیی
قلم کی زبان سے ہی بیرنو حال
ارابہ ملا تھا جو رشک بہار
یہ دونون جو پہونچی بیابان مین
بیابان جل جل کی پھکنی لگا

چمن سی وہہر روانہ شدن ارجن و سری کشن جو بطرف کانڈیو

نکلیون حرف ہون صورت شعلہ لال
اوسی بیر ہوئی کشن وارجن سوار
اجازت جلانی کی دی اگنی مین
ہر اک نخل آتش کا شعلہ بنا

وہ ہتھیار ارجن کو آئی جو ہاتھ
روانہ ہوئی راہ مقصد کے لی
یہ سنتی ہی آتش ہوئی شعلہ بار
بیابان گرہ آگ کا بن گیا

ارابہ کمان تیر و ترکش دی لی
سری کشن کو بھی لیا اپنی ساتھ
وہ آتش بھی ہمراہ اونکی چلی
جلانی لگی خشک و تر ایکبار
کھلی آگ کی پھول گلشن بنا

پھکنا کانڈو نام صحرا کا ارجن کی قوت سے



تسخیر یہ جلی بنگلے شعلہ ریز
کہیں مہر محشر سی تھی آنچ تیز
یہ کانوں میں اندر کی پہونچی خبر
ہوا آگ چٹکا برنگ شرر
ہوا آیا مثال ہوا ناگہان
برسنی لگا شکل باران وہاں
ہر اک سمت طوفان اوٹھا وہاں
بنا قلزم موج زن تھا روان
بلا شک یہ ناوک فگن بی نظیر
برستا تھا ہر سمت باران تیر
اندر نہایت ہوا شرمسار
بنا جسم فوارۂ آب دار
جو آتش غضب کی ہوئی شعلہ زن
ہوا صاف داغوں سی سینۂ چمن
یہ چاہا کہ ہو جلد قصہ تمام
لیا بحر سی اپنی مبدا نی کام
ہنر کردئی تیر آبی نی گرد
ہوئی گرمی آتش بحر سرد
کہ ناگاہ آئی فلک سی صدا
بھلا راجہ اندر تجھے کیا ہوا
یہ نارائن و نر ہی اوتار ہیں
پرستش کی دونوں سزاوار ہیں
پسر نی بھی تچھک کی پائی امان
بچی ہاتھ سی آگ کی اوسکی جان
یہ محنت مشقت ہی سب رایگان
کہ آتش سی تچھک نی پائی امان
بیابان ہوا جلکی خاک سیاہ
پر اک کام چھوڑا نہ آتش نی آہ
سنو ایک فرزند تچھک بچا
نہ اوس آگ کی آنچ پہونچی ذرا
ہوا گلفشان اوس سے وہ سینہ
تری کام آونگا میں ایکروز
جو آتش نگہبان بچونکی تھی
جو بارش پر آئی سحاب قلم
بجھاوی اس آتش کو آب قلم
مٹا عارضہ امتلا کا اوسی
ہوا شوق تازہ غذا کا اوسی
کہا دلکی حاصل ہوئی آرزو
تمہاری بدولت ملی آبرو
اشارہ کسی چیز کا مجھسی ہو
زبان مبارک کو تکلیف دو
سلاح ہونگی ہر دم ہی مجکو بلا آتش
کہ دل دشمنونکا کریگی آتش پاش
تو بیشک ہو یہ مطلب دل حصول
کہا مشورہ ہی تمہارا قبول

ثمر جل کی الماس پارہ ہوا
جو غنچہ بھی چٹکا شرارہ ہوا
بدن جل کی شعلہ بھبھوکا ہوا
یہ محشر کا ساماں مہیا ہوا
دیا حکم جلنی نہ پائیں درخت
برسنی لگا ایک باران سخت
جو آتش کا ارجن نگہبان تھا
لڑائی ہوئی کام پر جان تھا
کہ ذری پر آیا نہ اک قطرۂ آب
ہوئی جلکی جاندار صحرا کباب
خجالت نی ایسا کیا آب آب
بنا صاف ملبوس رشک سحاب
ہوا آپ ہاتھی پر اندر سوار
کیا گرم ہنگامۂ کارزار
جو ارجن کو تھی یاد تیر افگنی
ہوئی سرد وہ آتش دشمنی
جو اندر ہوا بحر حسرت میں غرق
پڑا اور بھی اوسکی غیرت میں فرق
سرکشن و ارجن سے کرنا ہی جنگ
یہ ثابت ہوا آج کھائی ہی ہینک
وہ تچھک کہ جو تیر تھا دوستدار
ہوا پہلی اس معرکی سی فرار
مگر زن اوس اژدہی کی بیشک جلی
چھری تیر ارجن کی اوسپہ چلی
ہوئی گوش زد جب گھڑی یہ سخن
تو اندر نی لی صاف راہ وطن
کف دست سی صاف تھی وہ زمین
خدا ساز چھ جانیں زندہ بچیں
بیابان میں اک دیو تھی جسکا نام
امان اوسکو ارجن نی دی لا کلام
اگر ہی شان خالق کو کیا کوئی غور
بچی چار بچی پرندوں کی اور
جلا سب او نمیں کچھ نہ پیدا ہوئی

چمن چہلم در بیان مراجعت ارجن و سری کشن جی از جنگل کاندیو

جلا پندرہ دن میں صحرا تمام
کیا اپنا جی بھر کی آتش نی کام
جو آتش کی چھپی ہوئی تھی نصیب
سری کشن و ارجن کی آئی قریب
دلوں میں جو ہو آپ کی مدعا
سرو چشم سی اوسکو لاؤں بجا
کیا اوس سی ارجن نی پہلی سوال
نہیں چاہیی نقد و اسباب و مال
یہ سنکر صلاح اوسنی ارجن کو دی
بن آئی جو پوچھا مہادیو کی
سرکشن نی آگ سی پھر کہا
مرا ہی فقط ایک یہ مدعا

رہی مجھ سی ارجن سی الفت مدام
ہوئی آگ سی کرشن و ارجن جدا
ہوا آدپرب یہان پر تمام
کیا سبکی پیدائش کا بیان
کسیکا نہ نطفہ گیا رائیگان
جو دونی میں قطرہ منی پایا قرار
طبیعت سے کہین ہین جو غواصیان
ہر اک سطر ہی موج بحر روان
خزانہ ہر اک لفظ ہی آب کا
صفائی گہر حسن میں اسطور
کیا ہی کہین ہمیع موزون کلام
مضامین دشوار آسان ہوگئے
طبیعت ہر انسان کی ممتاز ہو
ہنر پیر کرین اب سخندان نظر
زبان حرف گفتگو ونکی خالق ہو بند

رہی دوستی کا ہمیشہ قیام
چلی سوئی دہلی برنگ صبا
بھری ہین سمندر میں جو کہ تمام
خلاصہ ہر اک بات کا ہی عیان
ہوا اوس سے ہی انسان کو یہ جہان
درونہ اچارج ہوئی آشکار
وہ ہونگین سخن آشنا پر عیان
کہ طوفان کا ہی اثر روانی تمام
ہر کہ حرف تحریر ہی سیلاب کا
تجمل جس سی ہی موج دریا لو
تصرف سی فی الجملہ آیا ہی تمام
جو صحرا تھی رشک گلستان ہو گئے
اگر ہی سپر تو خمار غمسے دور ہو
کہ کس درجہ کھایا ہی خون جگر
کہ ہی قول سعدی یہ عالم پسند

کیا آگ نی اس سخن کو قبول
مگر دیو بھی اونکی ہمراہ تھا
جو تھی اصل مطلب کیی سب رقم
لکھا سو ہوہی تولد کا حال
شکم میں جو ماہی کی پایا مقام
دکھایا جہان منتروں نی اثر
تواریخ یہ تھی جو عالم پسند
ورق چادر آب سی آبدار
اگر بیت ہی رو کش آبشار
جو تھی اصل پوتھی ہین زیب قلم
عنایت سی کرشن کی تھی کمال
وہ رنگین قصی ہین اسمین لکھی
اڑایا ہی جسپی تو ہین غبار
جو ہین ضد آب دسی ہی یہ کلام
چو بیتی پسند آیت از ہزار

کہ یہ آرزو ہو تمہاری حصول
ہر اک علم سی خوب آگاہ تھا
مضامین عالی ہین زیب قلم
عیان وس سے ہی قدرت ذو الجلال
ہوئی جلوہ افروز یاہ تمام
اشر دیو تو نسی ہوئی جادو گر
کیا اس سمندر کو کوزی میں بند
ہر اک نقطہ ہی گوہر شاہوار
تو مصرع ہی فوارہ آبدار
کیی نام نام اور اونکی رقم
جو موزون ہوئی نام سب بجال
شگفتہ ہوا جسکی گلگشت سے
لگی ہاتھ تب یہ در شاہوار
نہ وہ نکتہ چینی کو فرمائین کام
بہر دی کہ دست از طعنت بدار

آدپرب تمام ہوا

خیابان دوم از چمنستان سولہ ہندوستان یعنی سبھا پرب از کتاب مہابھارت جس میں دو ہزار و یازدہ شلوک

چمن اول در بیان ساختن مَی دیو عمارت نادر

قلم اب بنای عمارت کرے
جو وہ دیو دہلی میں وارد ہوا
ہر اک رنگ کی او سمیں نقش و نگار
چھتوں پر فدا پھول گلزار کے
کیا دیو نے صرف کار طلسم
زمین پر عمارت کی تعمیر کی

ہنر میں عمارت کی ہشیار تھا
گلستان فردوس جس پر نثار
مہ و مہر روزن تھے دیوار کی
عجب گلفشان تھی بہار طلسم
قلم کو نہیں تاب تحریر کی

عمارت کی وہ طرح ڈالی کہ ہا
فلک نے بھی اس لطف کی دی قسم
زمین پر مکان رشک گلشن بنا
چمن ہر روش کی بنائی تھی ہا
زبان سے ہوں وصف کیونکر بیان

تعمیر ہونا عمارت سبھی کا میں نام ہوئی صنعت

مضامین کی بنیاد تازہ دہری
بلندی میں جو غیرت آسمان
نہ دیکھا کبھی آنکھ سے عمر بھر
ہزاروں روشن جہاں بلبل فدا
کہ ہر گل تھا رشک گل بوستان
بجا ہے کہوں رشک باغ جنان



جو آراستہ وہ عمارت ہوئی
جدشٹر کی دلمین کیا اوسنی گھر
کھلی اوس عمارت مین باب العدل
جو محتاج تھا صاحب تاج تھا
جدشٹر کو نارد ملی ایک روز
سو ہی برہملوک ایکدن تھا گیا
جدشٹر نی جسدم سنی یہ کلام
سری کشن چاہین تو ہم آسان ہو
سری کشن کو ساتھ لائی یہان
ہوا کی طرح جلد پہونچا وہان
قدمبوس کا ہر گھڑی ارمان تھا
منور ہوئین آنکھین دیدار سے
سنائی وہ نارد کی سب داستان
جراسندہ اک ملک کا شہریار
اوسی وجہ سی کشن عالی وقار
بہت جد و کد اسمین بیکار ہے
جو پہونچی جراسندہ کی شہر مین
ہوا بھیم سی وہ طلبگار جنگ
نہ تھمی ہند کشتی مین پہلوان
دی بھیم کو اسطرح کلی جواب
وڑائی وہ میدان کشتی مین گرد
رہا تین دن تک لڑائی کا شور
یہ کی عرض جلد نہ بچاؤ نہین

تو راجہ جدشٹر کو فرحت ہوئی
دیی نخل محنت نی شیرین ثمر
کشادہ ہوئی سب طرف باب عدل
عجب طرح کا ستجگی راج تھا

بنا دیو سرکار کا خیرخواہ
ہوئی جمع شاہ خراسان و روس
وہ دریائی بخشش ہوا موج زن
کسیکو نہ تھا فکر دنیا کا رنج

چمن دوم در بیان آمدن نارد نزد جدشٹر و رسانیدن پیام

ملی پانڈ مجکو وہان یہ کہا
کہا دیجیی جگ کا انتظام
تعلق اونہین کی یہ سامان ہے
عیان اونپہ بھی ہو یہ راز نہان
سری کشن کو ساتھ لایا یہان
ملاقات کا دلمین ارمان تھا
لیا اونکو ہر ایک نی پیار سے
کیا پانڈ کی حال کو بھی بیان
مقید تھی راجہ وہان بیشمار
ہوئی آپ بھی اوسکی جانب سوار
سب اسباب مطلوب تیار ہے
گرفتار تھا آپ وہ قہر مین
نکل آیا میدان مین شکل نہنگ
کہ ہونی لگی زور کی امتحان
کہ سہ پچگی کی نہ لایا یہ تاب
کہ ہو تھمون پہ تھی بھیم کی آہ سرد
ہوا رایگان بھیم کا علم و زور
جراسندہ سی تاب کشتی نہین

کہ لڑکو نسی تھا یہ میرا پیام
بہت اسمین اسباب درکار ہے
جو اس قصد نی اونکی پایا قرار
جو یہ حکم حاصل ہوا بھیم کو
جدشٹر کو ہر وقت تھا انتظار
کہ ناگہ ہوئی آگئی وہ جلوہ گر
فزون حد سی تعظیم و توقیر کی
یہ سنکر ہوئی آپ مصروف کار
یہ مطلب تھا پائین رہائی اسیر
کہ محبس سے ہون پادشہ سب رہا
سری کشن نی کوچ جلدی کیا
خبر بھیم کی جبکہ پہونچی اوسی
ہوا گرم بازار جنگ و جدل
ہوا خوب کشتی کا ہنگامہ گرم
بدن چور کشتی مین تھا اسقدر
دقیقہ نکوئی وہان اوٹھ رہا
سر کینی لگی جسم کی بند بند
نہین ہی مجہی قوت کارزار

ملا رتبہ و حشمت و مال و جاہ
جدشٹر نی فرمایا اوسمین جلوس
بنی آبرودار ہر مرد و زن
ہر اک شخص کی پاس قارون کا گنج
کہا ای شہنشاہ گیتی فروز
کہ دین راجسو جگ کو انتظام
درستی سر دست دشوار ہے
کہا بھیم سی جائی و برق وار
روانہ ہوا اونکی اقلیم کو
سری کشن کی واسطی بیقرار
تصدق کہی اونپہ لعل و گہر
جگہ بیٹھنہ کو سر انکھون پہ دی
نکالا دلونسی ہر اک گلکی خار
کہ راجاؤنکی ہو جماعت کثیر
ہزارون ہون جگ مین اکیجا
فقط بھیم کو ساتھ اپنی لیا
اجازت شجاعت نی یہ دی اوسی
بڑی اوسجگہ سی سپاہونکی دل
کہ مشت و لگد سی ہوی جسم نرم
ہوا بھیم کو اپنی جی کا خطر
ہر اک بند مین بند اوسکو کیا
گیا کشن کی پاس وہ دردمند
طبیعت گئی اوس و لاور سی ہار

اگر و کچھ علاج اپنی بیمار کا — شگفتہ ہو غنچہ دل زار کا
تجھے فتح کل ہوگی بیشک نصیب — جراسندہ کی موت آئی قریب
ہوا ماہ پر نور کا منہ سفید — ہوئی شام انجم کی صبح امید
سری کشن جی نے اشارہ کیا — برابر سے خس کو دوپارہ کیا
ملا ہاتھ پھر بھیم کی پشت پر — اوسے قوت تازہ آئی نظر

کہا کشن نے تو ظفر یاب ہے — عبث دل ترا آج بیتاب ہے
کٹی جب وہ روز چہارم کی شب — نہاں ہوگئی انجم و ماہ سب
پھر آے اکھاڑے میں پہلوان — ہوا گرم میدان کشتی وہان
دقیقہ ہوا بھیم پر آشکار — جراسندہ کی ہی فقط ایکبار
اوٹھا کر جو بالای سر لے لیا — بقوت زمین پر حوالہ کیا

کشتہ ہونا راجہ جراسندہ کا بھیم کے ہاتھ سے



لیا ہاتھ میں ایک پای جوان — اوٹھایا اوسے جانب آسمان
جو فیروزی اسطرح حاصل ہوئی — خدا داد آسان مشکل ہوئی
وہ چرخ شجاعت کا تھا آفتاب — فدا شکل پر صورت ماہتاب
ہوا تاج شاہی سے وہ سرفراز — رعیت کو تھا عدل پر اوسکا ناز
رہا سکو بند گران سے کیا — جدا بلبلون کو خزان سے کیا
ہوئے آکے دہلی میں وہ نو فزا — بر آیا جدشٹر کا سب مدعا

دبایا اودہر پاؤن زیر قدم — روانہ ہوئی روح سوی عدم
ہوئی صبح غم جراسندہ شام — وہ رکھتا تھا فرزند سہدیو نام
سر کشن نے اوسکو جا ئے پدر — بٹھایا بہ لطف و کرم تخت پر
وہ راجہ جو محبوس تھے قید میں — درآے تھے شاہین کی صید میں
جو یہ فتح نایاب حاصل ہوئی — چلی شہر سے اور منزل ہوئی
وہ راجہ بھی اپنی وطن میں گئے — بہار آگئی بلبل چمن میں گئے

ملا قید خانی سی غم کی فراغ / ہوئی سینے دل مثل گل باغ باغ
جدشٹر کی خدمتمین جا حاضر ہوئے / کہ خدمتگذاری مین قاصر ہوئے
نکل بھیم و سہدیو ارجن چار / چلی چار جانب کہ شکل بہار
ہوئی جمع سب راجہای جہان / جو تھی دور و نزدیک آئی وہان
فلک نی یہ سامان دیکھا نہ تھا / جدشٹر کو راجاؤن نی جو دیا

سرانجام وہ پیشکش کا لیا / رقم وہ جب مجھسی تفصیل کیا
وہ اسباب نادر مہیا کیا / کہ جسکی صفت کی نہین انتہا
کہ لائین وہ شاہ جو ہمراہ تھے / بلا بیٹھ وہ پریون کو بھی چاہیے
عزیز و قریب و قدیم آشنا / ہوئی طفل و پیر و جوان اینجا
کرون وصف وہ اس بزم کا کیا / فزون حد سی سامان جاہ و حشم

انتظام دینا جگت راجسو کو راجہ جدشٹر کا



وہ آراستہ مجلس دلفروز / کہ دیکھی سی جسکی دو رنج افروز
یہ ہنگامہ پیدا اور آئین عام / ہوا راجسو جگ کا اختتام
زمین آسمان کی وہ مختار تھین / وہ دونون جہان کی خبردار تھین
ہوا برق غصی سی جلنی لگا / بنا شمع محفل پگھلنی لگا
کہ جیسا یہ جمع رونق افروز ہو / جہان بزم مین فیض حق اندوز ہو
زبان سی ہی سی کام لینی لگا / خلاصہ وہ دشنام دینی لگا
وہ غصہ کہ جامی سی باہر ہوا / سراک ہو تن جل کے اخگر ہوا

رقم مختصر ہے جو کیا حال طول / کہ مطلب سی ہی مطلب ہی باقی فضول
سرکشی شاہون کی بہتر آج تھی / وہ راجاؤن نہین بھی بہار آج تھی
جدشٹر نی پہلی پرستش جو کی / حماقت کو سسپال نی راہ دی
ہوئی آتش خشم جب شعلہ زن / یہ گرمی مین منہ سی نکالا سخن
پرستش سرکشی کی ہو وہان / کہ ہے اپنی نزدیک وہ گاؤ دیہان
جو وہ بدزبانی سنی بھیم نے / جو وہ لشکر نی سنی بھیم نے
کہا دیکھی اسکا کیا انتقام / نہین جانور کی زبان مین لگام

کوئی ہاتھ تلوار کا چھوڑبی تامل ہی لازم نکر اضطراب	یہ بیہودہ بکتا ہی منہ توڑیی کہ خود کشن جی وسکو دینگی جواب	مگر منع بھیکھم نی اوسکو کیا کہ اتنی مین دین اوسنی سو گالیان	نہین ہی سر بزم مہلت کی جا سریکشن نی تیغش کھنچایا دا

کشتہ ہونا سسپال کا سریکشن کی ہاتھ سے



بلایا اوسی اب شمشیر تیز
کہ سسپال جسوقت پیدا ہوا
کہو کیا کہ مان باپ دہشت مین تھے
سخن ہیبر ابر دم ہی یادگار
یہ اعضا جو زاید ہین معدوم ہون
پڑا جب سی یہ در سخن گوش مین
دیا گود مین اونکی وہ نونہال
ہوئی مادر مہربان ترسناک
جو سرزد ہون اس سے قصور نیز

اتن زار سی روح نی کی گریز
نئی شکل سی وہ ہویدا ہوا
وہ ہم شکل آئینہ حیرت مین تھے
نہ سر سبز وسی ہو یہ گل ہمکنار
تو آثار مرگ اسکی معلوم ہون
وہ لینی لگا مان کی آغوش مین
نمایان ہوئی قدرت ذوالجلال
گریبان عشرت ہوا چاک چاک
نمودار ہون گر گناہ سترگ

سبب اب تامل کا لکھی قلم
سنو صنعت خاص پروردگار
کہ ناگاہ نارد ہوئی جلوہ گر
کہ جس شخص کی گود مین بیٹھ کر
وہی شخص قاتل ہی اس طفل کا
سریکشن اک روز آئی وہان
وہ اعضای زاید نہان ہوگئی
سریکشن سی عرض کرنی لگی
یہ لطف و کرم کیجی گا معاف

یہ احوال ہی اسطرح سی رقم
وہ رکھتا تھا سہ دست و بازو چہار
کہی اوسکی مان سی یہ تازہ خبر
خدا کی عنایت سی ہو جلوہ گر
سمجھنا نہ فرق اس سخن مین ذرا
ہوئی شاد وہ مادر مہربان
نشان موت کی بھی عیان ہوگئی
سر عجز قدمون پہ دہرنی لگی
یہ آئینہ دل رہی اس سی صاف

سری کشن نی جب یہ سنا احوال
کہا راحت جان ہی یہ نونہال

کیے مین نی سو جرم اسکی معاف
نہوگا اس اقرار سی برخلاف

فقط بردباری کا تھا یہ سبب
وگرنہ ہوا اوسپہ نازل غضب

سری کشن نی شرط کی جو ادا
یہ سسپال خالہ کا فرزند تھا

سنو اب جراسند کی ابتدا
کہ کسطرح دنیا مین پیدا ہوا

چمن سوم دربیان وجہ تسمیہ جراسندھ

کہ اک بھدرتہ نام تھا شہریار
کہ اقلیم مگدھ پر اوسی اختیار

یہ شاہ بنارس کے ہی استان
کہ توام تھین اوس شہ کی دو لڑکیان

وہ اوس شاہ اور انکو منسوب تھین
دل و جانسی کچھ بڑہ کی محبوب تھین

مگر دل مین اولاد کا داغ تھا
کہ بی پھول پھل شاہ کا باغ تھا

یہی غنچۂ دل مین تھا خار غم
خزان تھی بہار جہان باقلیم

دل و جان سی ہر دم تلاش پسر
ہوا ایک زاہد کا ناگہہ گذر

نہاد درد دل اپنا درویش سے
نکالی وہ خار الم ریش سے

وہ مرہم دہری زخم پر درد پر
کہ ہو نخل امید کا بارور

دعا سے جو اوسکی ہو اک گلعذار
گلستان مین آئی مری نوبہار

وہ درویش بیٹھا تھا زیر شجر
شجر نام سی آم کی نامور

ہوا شاخ سی آم ناگہ جدا
کہ ہو سیب جنت کا جسپر فدا

گرا آکی دامن مین درویش کے
لگا پھل یہ گلشن مین درویش کے

دیا شہ کو اوسنی یہ تازہ ثمر
کہ ہو نخل امید کا بارور

جو راجہ کو زاہد سی وہ پھل ملا
تراشا چھری سی دو پارہ کیا

دیا دونون محلونکو دو لکیا
ہوئی حمل کی شکل کچھ آشکار

جو ایام موعود پوری ہوئے
پسر دو ہوئی پر ادہوری ہوئے

ہر اک شخص کو ایک سکتا ہوا
ثمر کیا ملا یہ نیا گل کھلا

غرض دونون لاشونکو محکوم نے
کفن بہر تدفین لا کر دیے

نہان پہینک آیا جو بستی سی دور
ہوا غم سے دل شاہ کا چور چور

اونہین دیوزن نی جو پایا وہان
جرا نام تھا وہ ہوئی شادمان

جو دونون ادہورونکو یکجا کیا
برابر سی آپس مین چپکا دیا

خدا ساز اک گل نمایان ہوا
وہ دونون دہڑ جوڑ نکا انسان ہوا

جراسندھ کی پیدائش کا بیان



مگر وقت چسپیدن ہر دو لخت
ہوئی رعد کیطرح آواز سخت

وہ راجہ وہ رانی وہ محکوم سب
چلی ایکجا ہو گئی تھا وقت شب

بڑی دیو زن کی جو اوس پر نظر
ہوئی شاد دلمین بیاد پسر

یہ آواز کانون مین سبکی گئی
دہل اوٹھا ہر اک کا قالب مین جی

وہ راجہ جو بستی کی باہر گیا
سنو اک وہان کا نیا ماجرا

کہا شاہ سی ہو مبارک تجھی
تری حال پر رحم آیا مجھی

یہ آغاز اوسکا وہ انجام تھا
جراسندہ اس وجہ سی ناتمام تھا

چمن چہارم دربیان اسباب حسد و عناد جرجودہن

قلم تازہ مطلب نگاری کی ہے
تماشائی فصل بہاری کی ہے

بڑی بھاری خلعت عنایت ہوئے
جو آئی تھی راجہ وہ رخصت ہوئے

عمارت کی ہر طرح کرتی تھی سیر
عزیز اقربا سب نے تھا کوئی غیر

ملا ایک شیشی کا نایاب حوض
صفائی مین تھا رشک مہتاب حوض

وہ سمجھا کہ یہ حوض پر آب ہے
صفائی مین آب اوسکا نایاب ہے

وہ دامن اوٹھا کر ہوا جب روان
نہ تھا حوض مین آبکا کچہ نشان

وہ ڈوبا ہوا شرم کی چاہ مین
جو رکھا قدم پیشتر راہ مین

صفا غیرت چشمۂ آفتاب
لطافت مین وہ آئینی کی آب

قدم بی تکلف جو رکھا وہان
ہوئی برخلاف اوسکی حالت یہان

بخوبی ہوا جگ کا اختتام
وہ مہمان رخصت ہوئے جتنے تمام

سنو ایکدن کا یہ احوال اب
وہ ارجن وہ جرجودہن وہ بھیم سب

وہ کرتی تھی گلگشت گلزار کی
صفت تھی مکان طرحدار کی

سنو حال جرجودہن بے شعور
کیا عقل نی اوسکی تازہ فتور

تصور کیا پیرہن تر نہو
یہ پوشاک پانی کی چادر نہو

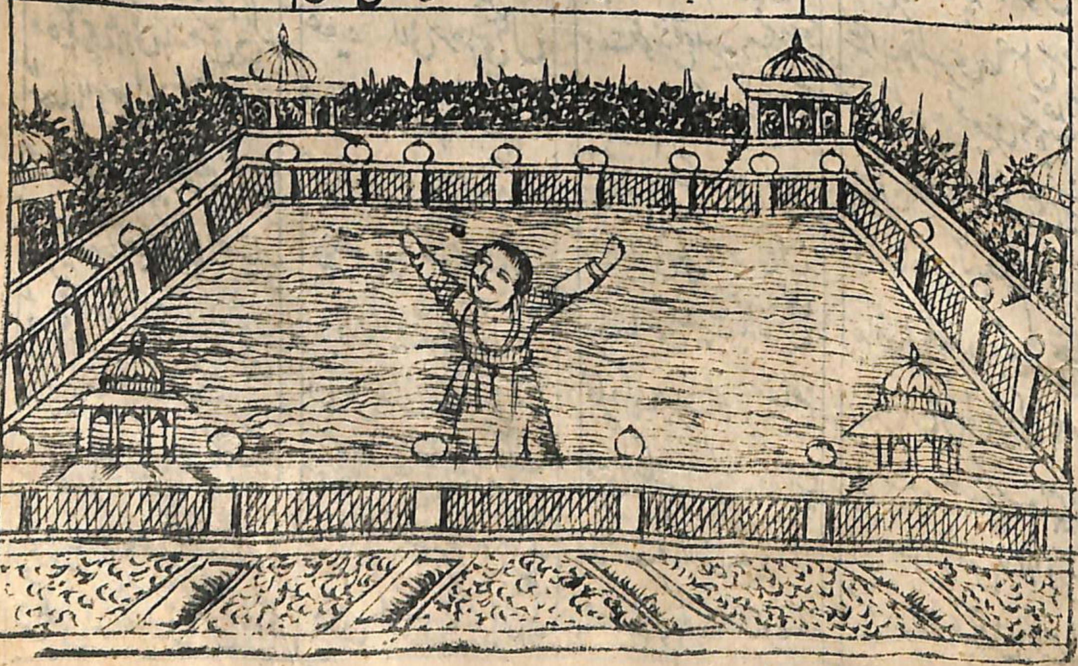
خجالت سی دلمین ہوا آب آب
بنا پیرہن اوسکا رشک سحاب

ہوا دوسری حوض سی پھر دوچار
گہر سی کہین آب تھا آبدار

خجالت زدہ تھا جو وہ بی شعور
چڑہی مغز مین اوسکی بوئی غرور

کہ غوطی وہ پانی مین کھانی لگا
حیا کی عرق مین نہانی لگا

غوطہ کھانا جرجودہن کا حوض طلسمی مین



ہوا شرم سی جسم تر آب آب
وہ غصہ کہ کھاتا تھا دل پیچ و تاب

خجالت کی دریا مین تھا غوطہ زن
بنا چادر اب سب پیرہن

لباس مکلف ہوا تر بتر
ہنسی بھیم و ارجن اوسی دیکھکر

ندامت زدہ سخت نادم ہوا
خجالت سی وہ جیتی ہی جی موا

وہ تیغ حسد نی کیا اوسکا کام
ہوئی صبح عشرت کی ایکبار شام

دکھایا خجالت نی یہ روز بد
ہوا سینہ مجروح تیغ حسد

تڑپنے لگا زخمیونکی طرح
اوڑا صاف جس سی رنگ فرح

نہ تھا ایکدم رات دن بھی قرار
وطن کو روانہ ہوا شرمسار

اسی غم سی گھٹنا اوسی رات دن
چڑھا سر پہ اوسکی تھا یا زہ جن

چمن پنجم در بیان قمار بازی راجہ جدھشٹر و جبر جودھن

جدھشٹر کی شوکت کا ہردم خیال
جدھشٹر کی عظمت کا ہر دم خیال

بڑا ناتوان ہی وہ مغرور تھا
پدر بھی تو آنکھوں سی معذور تھا

سکن خال اسکا دغا باز تھا
شب و روز ہمدرد و ہمراز تھا

پڑا عقل مین اوسکی تازہ خلل
بنائی نئی مکر بینی دغل

پڑی اوس جگہ طرح نرد قمار
گروہ دونکی ہونی لگی جیت ہار

جما صحبت بد مین وہ تازہ رنگ
جدھشٹر سی پوشیدہ پانسو کا ڈھنگ

دکھایا جو کلجگ نی اپنا اثر
یہ سب ہار بیٹھا وہان سربسر

بدی بخت مین تھی مصیبت گھڑی
کسیطرح ہرگز نہ دولت اڑی

دغابازی کی چڑھ گیا داو پر
رہی دشمنی کی نہ اصلا خبر

اونہون نی زر و مال جیتا تمام
نچھوڑا خزانی مین بھی ایکدام

نہ گھوڑا نہ ہاتھی نہ لشکر رہا
نہ گوٹا نہ پٹھا نہ زیور رہا

گیا ہاتھ سی ملک و تاج و نگین
سب اسباب راحت کی مال و زمین

گیا تنگدستی نی مفلس کمال
نہ باقی رہا پاس مال و منال

پڑی مفلسی مین وہ پانسو کی چوٹ
کہ اس چوٹ سی ہو گیا لوٹ پوٹ

گئی حشمت و جاہ و باغ و مکان
غرض دروپدی کو بھی ہارا وہان

جماعت وہ سب نا خدا ترس تھی
کسی نی جدھشٹر کی عزت نکی

پھپھولی دلونکی لگی پھوڑنے
محبت کا رشتہ لگی توڑنے

نہ کچھ ننگ و ناموس کا پاس تھا
کسی بات کا کچھ نہ وسواس تھا

وہ پکڑی ہوئی ہاتھ مین سر کی بال
عفیفہ کو لائی حرم سی نکال

بہت خوش تھا جر جودھن مغرور
شراب تکبر سی حاصل سرور

بٹھایا اوسی اپنی زانو پہ حیف
زبان منہ مین چلتی تھی مانند سیف

سر بزم اوس کل تھا ہمکلام
کہ لونڈی ہی تو میری وہ ہین غلام

سنا دروپدی نی جو اوسکا سخن
کہا اوس سی اے بیحیا بدچلن

ترا منہ ہی مجکو بنائی کنیز
زبان تھام خاموش اے بدتمیز

رہا بھیم راجہ کا کیا اختیار
وہ پہلی گیا آپکو تجھسی ہار

دغا باز نی کچھ نہ اصغا کیا
دوساسن کو یہ حکم تازہ دیا

دو پیچ تو دروپدی کی اوتار
کہ ہون دمین پانچون جوان شرمسار

دوساسن نہایت بد اندیش تھا
بد افعال تھا اور بدکیش تھا

وہ بیٹھا تھا اوٹھا بہت شادمان
لباس بدن اوسکا کھینچا وہان

قلم دیکھ عبرت کا ہی مقام
زبان سے وہ ان سی لی بڑھ کی کام

نہ دی ہاتھ سی پیچ دہوتی کا ڈھنگ
سر انگشت مین جانتا نام و ننگ

وہی بیکسون کی مددگار ہین
بلاشبہ عیبونکی ستار ہین

جو بھیکم درون نی دیکھا یہ حال
ہوئی آگ کیطرح غصی سی لال

ملامت وہ کرنی لگی پھر ملا
کہا سب جسی بھلا اور برا

نہ رکھی اوٹھا کوئی کہنی کو بات
سمائی دلونمین ہی گیا وہ بات

خدا کا بھی کچھ خوف دل مین
فلک ٹوٹ پڑتی شفق ہو تو مین

مگر کچھ سمجھتی نہ تھی بیحیا
قیامت کا اک شور و غوغا ہوا
ہٹائی ابھی اونکا نام و نشان
گلستان قدرت کی دیکھو بہار
تمہیں بیکسونکی ہو فریادرس
یہی پردہ پوشی کا ہنگام ہے
عدو درپئی رنج و آزار ہے
یہ گوہر کہی دروپدی نے نثار
تھکی ہاتھ و بازو ہر اک شل ہوا
دغا باز سب نا خبردار تھے
کسیکی نظر مین نہ آیا بدن
گیا دیوتا ایک نزد کبیر
جواب اسطرح دیوتا کو ملا
اگر کوئی اسوقت دی سو ہزار
سُنا دروپدی کا جو احوال زار
قیامت کا سامان برپا کیا
بجز اسکا انجام ہوتا نہین
جو کچھ تجکو اسوقت مطلوب ہے
خطا میری لڑکونکی ہو سب معاف
مگر ایک شی کا ہی تمسی سوال
سلاح اونکا اونسی ہو خواستگار
وہ شب گلشن پانڈو کی گلعذار
بلا او جدشٹر کو پھر ایک بار

سرون پر تھی اسوار اونکی قضا
نیا حشر مجلس مین برپا ہوا
رہی صفحۂ دہر مین داستان
نیا گل کھلیگا نہو بیقرار
کہ باقی نہین فرصت یکنفس
یہان دستگیری کا اب کام ہے
سوا آپکی کون ستار ہے
ہوئی اونکی قدرت وہان آشکار
دوساسن کا سب زور مہمل ہوا
وہ شامت مین اپنی گرفتار تھے
بھری ساری کپڑونسی وہ انجمن
ضرورت ہی اسدم ہنگام دیر
کہ اسوقت کپڑا نہین ہی ذرا
نہ پائیگا کپڑی کا وہ ایک تار
طبیعت ہوئی پریشان بیقرار
عفیفہ کو ناحق یہ صدمہ دیا
سر و پیر اوٹھائی ہی ناحق زمین
زر و مال جو کچھ کہ مرغوب ہو
رہی زنگ سی دل کا آئینہ صاف
یہ پانچون جو ہین پانڈو کی نونہال
جدہر چاہین وہ جائین شکل بہار
چلی سوی دہلی بر رنگ بہار
اب اس شرط پر ہمسی کھیلی قمار

خدا نی کیا اونکی آنکھونکو بند
نہ آئی مگر بھیم کی دلکو تاب
جدشٹر نی اوسکو اشارہ کیا
کیا کشن کو دروپدی نی جو یاد
یہ ہنگام اب چارہ سازی کا ہی
سری عام حرمت بچاؤ مری
کرو پاس اب ننگ و ناموس کا
دوپٹی نی القصہ کھینچا وہ طول
جہان مین نہ باقی رہا تار ایک
دل کشن کو تھی جو الفت تمام
رقم ہی کتابونمین یہ داستان
مجھی پارچہ تھوڑا درکار ہے
نہین ہفت کشور مین کپڑیکا نام
جو آنکھونسی معذور تھا بادشاہ
نہ دیکھا مری چشم بینور نے
نہایت ہوا دلمین وہ خوفناک
ڈرا دروپدی کو بلایا قریب
طلب کر کہ دون تجکو تو اپنا کام
کہا دروپدی نی کہ ای بادشاہ
مناسب ہے لڑکونسی اپنی کہو
کہا شاہ نی مجکو ہی یہ قبول
وہانسی چلی جب وہ پانچون جوان
جوئی مین جو ہاری تھی وہ ملک و مال

کہانکی نصیحت کہانکی وہ پند
یہ چاہا کہ دی دشمنونکو جواب
تامل کی جا وقت ہی صبر کا
کہ فریادرس تم ہو دو میری داد
یہی وقت بندہ نوازی کا ہی
کہان ہو یہ عزت بچاؤ مری
ملوگی نہ پھر ہاتھ افسوس کا
کری عقل انسان نہ ہرگز قبول
لگا صحن مجلس مین انبار ایک
کیا پردہ پوشی کا مجلس مین کام
کہ جسوقت یہ معرکہ تھا وہان
جو نسبیجو تو بندہ خریدار ہے
کیا ہستناپور مین اودھم تمام
اسی غم سی رنجور تھا بادشاہ
ڈبویا یہ گھر طفل مغرور نے
اوڑائی بیسری یہ کشتی مین خاک
کہا میری لڑکی ہین سب بدنصیب
خدا اسکا لڑکونکو دی انتقام
نہین ہے کسی چیز کی مجکو چاہ
کوئی اونسی اصلا مزاحم نہو
ہوئی دروپدی کی تمنا حصول
لئی رتھ کیا باپ سی وہ جوان
زر و نقد و الماس یاقوت و لعل

پڑی داؤ اوسکا تو لی ہنسی
کہ بارہ برس سیر صحرا کرے
تو پھر جای صحرا نوردی کرے
ٹھکانا کب اندھی کی ایمان کا
دغا بار جنگل دکھائیں اوسے
قلم ہی یہ ہنگام رنج و محن
ستارہ ہی گردش مین اقبال کا
نہ جب تک گلستان مین آخی خزان
نہو مرد دنیا سی انسان ملول
سکن نی غم ہان کہین دو شہر مین بیان
نہ بازیا بازی سی ہار او ہان

نہ ہرگز ہو پھر ایک لحظہ کی دیر
قدم شہر مین پھر نہ ہرگز دہرے
بیابان کا بارہ برس دم بھرے
بھروسا فقط اوسکو ہی کان کا

چمن ششم در بیان شرط صحرا نوردی دوازدہ سال

کہ چھٹتا ہی پھولونسی صحن چمن
نہ کسطرح خالی ہو گھر مال کا
نہ دیکھی بہار و ونکا منہ بوستان
بس رنج ہوتی ہی عشرت حصول
دکھایا انبساط دغل کا سمان
رہا کچھ نہ باقی اجارہ وہان

اگر اوسکا پانسہ پڑی بر خلاف
اگر بارہوین سال ہو آشکار
پدر اوسکا آنکھونسی معذور تھا
کیا راستی سی پھر اوسکو طلب

خزان کی ہی آمد گلستان مین
یہ تکلیف راحت کا سامان ہے
ملی دامن گل سی جو خار مین
جدہشٹر پھر آیا جو اوس بزم مین
جو پھینکی گئی کعبتین دغل
مناسب تھی کہ اچھ کو ایفای شرط

تو یہ شرط ہی درمیان صاف صاف
وہ نظرون ہی مین انسان کی ہو دوچار
مگر دیدۂ دل بھی بی نور تھا
نہ باقی رہی حوصلہ دل کا اب
پچھاڑون پہاڑون پہر آئین دے
بہار اب رہیگی بیابان مین
الم رنج عشرت کا سامان ہے
یہی رنج و عشرت کی آثار مین
بیابان نوردی کی تہا عزم مین
جدہشٹر کی راحت مین آ یا خلل
پھر اسر مین تھا اوسکی غوغا ئی شرط

جوا کھیلنا راجہ جدہشٹر کا جرجودھن کے ساتھ



مکان بدر ہین و یامان گو گھر
چلی گلشن شہر سی جب وہ گل
جو ہمدم تھی انکی پریشان تھے
کہ ناگاہ نارد بھی آئی وہان
دغابازی اکدن کریگی خراب
مگر وہ دغاباز بدکیش تھے
سنو شہر سی اب نکلنی کی شکل
جو نظرون مین تھا قہر اوسکی بھرا
کہ یہ کار دشمن کرینگے تمام
اشارہ تھا وہ تیر باران کرون
نکل اپنی چہری پہ مٹی ملے
کسی پر نہوا اضطراب آشکار
یہ کہتی تھی رو رو کی وہ طفل اشک
اسیطرح روئین گی میدان مین
نہ تھی دشنہ حس سی خالی وہ آہ
جو دشمن ہین ناجو وہون دوسرے

نہ پہونچی کسیطرح اوسکو خبر
قیامت کا اوٹھا وہان شور غل
دل آئینی کی شکل حیران تھے
ہوئی گلشن بزم مین گلفشان
کرو آشتی اون گلو نسی شتاب
جفا جو نہایت بد اندیش تھے
قلم لکھی اب انکی چلینی کی شکل
رہی دور سب کے سرون سی بلا
یہی لینگے ہر ایک سی انتقام
کہ ذرات صحرا سی بھی ہون فزون
کہ بیگانہ زن حسن پر دل ندے
ملی تھا وہ اسوجہہ منہ پر غبار
نہ کیون ابر نیسان کو ہو ہمسر رشک
وہ گھر صاف ہو جائیگا آئین
کچھ افسون ٹھہی پڑہ ہوئی اونکی ساتھ
نکالا غریبونکو ہی شہر سے

پیادہ چلی گھر سی پانچون جوان
زن و مرد ہر ایک تھا اشکبار
مگر سنگدل تھی وہ سب کوروان
کہ زیبا نہین تمکو ایسی کوروان
وگرنہ تمہارا یہ سب خاندان
نہ آیا خرابی کا ہرگز خیال
ٹد بشتر کیی اپنی آنکھونکو بند
مگر بھیم کی بازون پر نظر
روان جب ہوا ارجن پہلوان
جو میدان مین لڑنیکو آئین عدو
طبیعت تھی سہدیو کی حد سنگ
پریشان کیی دروپدی موتی بہر
زن کوروان کا بھی ہوگا یہ حال
رہی دہوم باقی سنو انکا حال
کہ تا رفع ہون جلد ایام رنج
قلم ہو بیان انکی جانیکا ان

مگر ساتھ تھی وہ زن خستہ جان
کہ جاتی ہی گلشن سی فصل بہار
ہم آغوش عشرت سی دل شادمان
جدا ہون وطن سی یہ پانچون جوان
کہ ہونگی یہی نامور بی نشان
نہ تھا اونکی پیشانیون پر ملال
نہ پہونچی کسیکو نظر سی گزند
سپر دست دیتی تھی سبکو خبر
اوڑاتا تھا ہاتھون سی ریگ روان
مٹا دونگا اکبار گی آبرو
مبدل تھا غصی سی چہرہ کا رنگ
کہین ابسی ٹپکی مژگان تر
ہر اک لاش شوہر پہ کھولیگی بال
غم و رنج کا جوش دلمین بحال
ملی زود تر دولت و ملک و گنج
غریبون پہ کیا کیا ہی گذرا وہان

سبھا پرب تمام ہوا

خیابان سوم از چمنستان سیم ادہ ہندوستان یعنی ارن پرب ہے بین ہزار پانزدہ ہزار ہشت صد و شصت و چہار اشلوک ہست

قلم کیون نہ اب اشکباری کرے ۔ سنی جو یہ احوال زاری کرے
شمالی جو دروازہ شہر تھا ۔ گنہگارونکی واسطے تھا وہ در
نڈالی خدا دشمنون پر یہ دن ۔ کسیطرح ہرگز نہ تھا کچھ ہراس
پیادہ قدم زن ہر اک شہسوار ۔ ہوا سایۂ نخل اوس جا نصیب
بچھونے کی جا فرش برگ شجر ۔ دلون پر نہ تھا اونکی رنج و تعب
یہ چاہا کہ آگے اوٹھائین قدم ۔ مگر دلمین تھا اس سبب سے الم
ہزارون جو ہمراہ ہین برہمن ۔ کہ اس درد کا پاس چارہ نہین
جو ہین تنگدستی سے ہو جان بلب ۔ کرے بھوک شدت کی بیجان اونہین
جدشٹر کا اس غم سے تھا دل ملول ۔ جدشٹر سخاوت مین مشہور تھا
جو مدت کی تھی سب برہمن رفیق ۔ بنجائین گی ہرگز برہمن کہین
مصمم اونہین ساتھ کا عزم ہے ۔ کہ ہمراہ ہین یہ برہمن تمام
مری حال پر ہے عنایت اونہین ۔ سکھائی جدشٹر کو سورج کی نام
قلم اونکی تعداد لکھتا ہے اب ۔ کہ سورج نمایان ہوئی ناگہان
لباس برہمن مین ظاہر ہوئے ۔ ہوئی جسکی وہ باعث زندگی

چمن اول دربیان آمدن پانڈوان بصحرا نوردی

اوسی رہ سے اخراج اونکا ہوا ۔ اوسی در سے ہوتی تھی مجرم رہا
پریشان نہ ہون ان دل مطمئن ۔ لڑائی کی ہتھیار تھی دل کی یا
کف پای گلرنگ مین زخم خار ۔ کنارے جو گنگا کی پہونچی غریب
غذا کو ملا بانکی تازہ ثمر ۔ ہوئی صبح اختر شمار ہر شب

چمن دوم تعلیم کردن دہوم یکصد و ہشت نام آفتاب

اوٹھاتے تھے غربت مین رنج و محن ۔ وہ تکلیف کھینچین گوارا نہین
نہ رستا تھی دل کوڑی کوڑی کو اب ۔ ان آنکھون سی دیکھو نہین عریان اونہین
جدائی نہ انکی تھی اونکو قبول ۔ اونہین ہجر ہرگز نہ منظور تھا
سمجھتے تھے راجہ کو اپنا شفیق ۔ جدشٹر کی دلمین ہوا جب یقین
مری ساتھ یہ بزم کی بزم ہے ۔ کہی دہوم سے ہر طرح کی کلام
شنید سنت کی ہر رفاقت اونہین ۔ سنی دہوم نے جسگھڑی یہ کلام
ہوئی ایک سی آٹھ وہ نام سب ۔ جدشٹر کی وہ نام ورد زبان
جدشٹر کی مطلب سے ماہر ہوئے ۔ عنایت ہوئی ایک دیگ سی

ملنا ایک دیگ کا راجہ جدشٹر کو سورج نارائن سے



بیابان نوردی مین انکی کام
ملینگے تکلف کی اوس سے طعام

اگر دروپدی کھانا جب کھا یگی
نہ اوس روز پھر کام وہ آئیگی

جدشٹر تھی جو تنگدستی سی تنگ
خوشی سی چمکنی لگا منہ کا رنگ

بیابان گا کانک تھا اوس راہ مین
محبت تھی اوسکی دل شاہ مین

وہان جالی کچھ روز مسکن کیا
بیابان کو رشک گلشن کیا

برہمن ہزارون جو ہمراہ تھے
بدلداری خاطر شاہ تھے

پریشان خاطر ہوئی مطمئن
گذرتی تھی یاد الہی مین دن

چمن سوم در بیان رفتن بدریشن پانڈوان کا کانک بن

قلم لکھی اب حالت بدسرشت
بیان کیا کری ذلت بدسرشت

ہوا سخت بدنام وہ چار سو
لگا ہونسی سبکی گری آبرو

برادن خدانی دکھایا اوسے
ہر اکطرح اندھا بنایا اوسے

عدو بنگئی پانڈ کی نیکنام
نکیون دلمین ہو دہشت انتقام

پدرسی کیا مشورہ ایک روز
مٹادی کسیطرح سینی کا سوز

یہ غم دور ہو اوسکی تدبیر سے
مگر کوئی جیتا ہی تقدیر سے

پدرنی کہا غم نہ کچھ کھائیے
بیابان سی اونکو بلوائیے

بہم صورت صلح ہو آشکار
والاخزان ہوگی ساری بہار

یہ لڑکونکی الفت نہ آئیگی کام
مٹا دینگی نام و نشان وہ تمام

سمائی ہی کیا جانیی دلمین کیا
کچھ انجام اپنا نہین سوچتا

نہین ہی ذرا نیک و بد کا خیال
اوٹھاوگی اک روز اندوہ ملال

یہ غفلت کی پردی مین آنکھونسی دور
نہو عین راحت مین پر قصور

وہ شہ خواب غفلت مین بیہوش تھا
وہ دیوانہ از خود فراموش تھا

نہ تھا اپنی انجام کا کچھ خیال
ہوا دلکو اس گفتگو سی ملال

کہا اپنی لڑکونسی ہی مجکو کام
فدا اونپہ ہی جان و دل صبح و شام

وہ بیدل ہون ہرگز گوارا نہین
جدشٹر کا اسمین اجارا نہین

کبھی اونکی آنی کی پروا نہین ۔ خیال آبرو کا بھی اصلا نہین
دل و جان سی تو اونکا ہی دوستدار ۔ وہان جا یہان رہ تجھی اختیار
طبیعت جو ہاتھون سی جاتی رہی ۔ بہت دیر تک غصہ کھاتی رہی
جو اوٹھا ہوین وہ چڑہائی ہوئی ۔ کدورت سی منہ کو بنائی ہوئی
چو برخاستہ آب و دانہ ہوا ۔ بدر سوی کامک روانہ ہوا
اوسی خوف تھا ہی ایسا ہان ہوا ۔ دل زار و غمگین پریشان ہوا
روانہ ہوا وہ جدشٹر کی پاس ۔ نکیون اور پیدا ہوا دل کو ہراس
کیا اس غم نو نی کھانا حرام ۔ بڑی خوف و دہشت کا ہی یہ مقام
بیابان کو سنجی روانہ ہوا ۔ روان تیر سوئی نشانہ ہوا
مناسب تھی جو خاطر میہمان ۔ بجا لایا بالطف یہ میزبان
زبانی یہ پیغام لایا ہون مین ۔ بلانی کو بھیجا ہی آیا ہون مین
سنو حال جو جو ہین پیر عرو ۔ اسی فکر مین تھا اوٹھاون فتوح
کہ بی فوج و لشکر ہین وہ بی وطن ۔ بیابان مین ہین پانچ سرد ایکتن
کہین دور ہو دہشت انتقام ۔ بیابان مین ہو کام اونکا تمام
مٹاوین نشان صفحہ دہر سے ۔ نکالا یہ تدبیر اس شہر سے
جسی رنج و ایذا ہی دل دیجیے ۔ تغافل اودہر سی نہ پھر کیجیے
کہ ناگاہ آئی وہان پر بیاس ۔ کہا کوردیدہ سی آ ہی بی ہراس
نظر نیک و بد جکو آتا نہین ۔ اوٹھائی سہی ہو جہ بھر پر زمین
پھرین دشت مین پانڈ کی گلعذار ۔ مبدل خزانسی ہو فصل بہار
دغا سی کہا یاہی صحرا کو نہین ۔ بیابان مین بی جرم بھیجا اونہین
در صلح سی جو مرائیں تو خوب ۔ اونہین دوست اپنا بناین تو خوب
گوارا نہین اونکو ہو کچھ ملال ۔ محبت ہی لڑکون سی دل کو کمال
نصیحت کرو تم بلاؤ اونہین ۔ ملین وہ جو باہم ملاؤ اونہین

یہ باتین مین لاتا ہون کب دہیان مین ۔ پریشان پھرین وہ بیابان مین
بدر نی سنی جب کلام درشت ۔ وہین رنگ یاپی کی جاتم درشت
نمایان تھی آنکھون سی شکل ملال ۔ ہوئین بڑہ کی خون کبوتر سی لال
ہوئی غصہ و رنج مین شب تمام ۔ سحر بھی نظر آئی مانند شام
سنا کوردیدہ نی حال بدر ۔ ہوا او سپہ ظاہر ملال بدر
کہا شہ نی سنجی کہ ای غمگسار ۔ بدر کی ہی فرقت سی دل بیقرار
دو دل یک شود بر کند کوہ را ۔ پراگندگی آرد انبوہ را
ابھی پھیر لا جا بیابان سے ۔ ملا دی اوسی جو پریشان سے
جدشٹر سی پہلی ملاقات کی ۔ اونہون نی نگاہ عنایات کی
بدر سے کہی سنجی نی یہ کلام ۔ کہ ہی منتظر شاہ عالی مقام
بنا جسطرح پھیر لایا اونہین ۔ ہوئی دور فرقت ملایا اونہین
بدل تھا وہ آمادہ اس بات پر ۔ نظر تھی شب و روز اسکی گھات پر
بلائین اونہین آب شمشیر تیز ۔ اٹھی دل سی اکبار خوف ستیز
ابھی قتل پانچون کا آسان ہے ۔ کہ بی زور ہر اک پریشان ہے
زبون ہی عدو کو سمجھنا حقیر ۔ کہ دل دوز ہوتا ہی ناوک کا تیر
کرن نی بھی کی مشورت یہ پسند ۔ بدو زود طمع دیدہ ہوشمند
پڑا تیری کانون مین غفلت کا تیل ۔ دکھائیگی قدرت کی تقدیر کھیل
کریگی یہ بیٹون کی الفت خراب ۔ کہ چھایا ہی آنکھون مین غفلت کا خواب
دغا باز تیری ہین ہمسر و دوان ۔ ولائین کی اپنی چمن مین خزان
بیابان نوردی مین بھی خار ہے ۔ بہم قتل کی اونکی اصرار ہے
دیا کوردیدہ نی ہنسکر جواب ۔ کہ ای خاندانکی مری آفتاب
نہین کچھ اونسی اصلا کہو نجکو یقین ۔ کہ ناحق وہ ہون اہل دین و یقین
دیا نیک اندیش نی پھر جواب ۔ بلاشبہ ہوگا یہ خانہ خراب

رکھیشر ہی اک میتری جسکا نام
کہینگی وہ لڑکو نسی آکر کلام

جہان ہی تیراشٹ واوسکی سیر
چمن جہا رم دربیان اندن میتری رکھیشر نصیحت گرون جو ہین

نمایان ہوئی وہ رکھیشر وہان
اٹھایا اونہین سب نی باعز و شان

یہ کہکر نظر سی ہوئی وہ نہان
سنو اون رکھیشر نی اب داستان

منہ نجم کی طرح تھے جلوہ گر

جو بیٹھا تھا جودہن پر غرور
کہا اوس سی زاہدنی ای بی قصور

آنا میتری نام رکھیشر کا سیتا پور مین فہمایش خرجودہن کی واسطے



جدشٹر کو تو نی کیا بی وطن
اوٹھائی وہ صحرا مین رنج و محن

خوشی سی میسر یہان ناچ و رنگ
وہان پاس ہین شیر و آہو پلنگ

یہان ہی میسر گستانکی سیر
وہان ہر گھڑی ہی بیابانکی سیر

بھری ہین یہان گاؤ تکیو مین پر
وہان خاک تودہ ہی بالین سر

کنول وہ جلتی ہین شب کو یہان
عوض اوسکی ہوتی ہی روشن وہان

یہان عطر ملتی کو مٹی وہان
وہان رنج غربت ہی فرحت یہان

بھلا اپنی حق مین کانٹی نہ بو
خبردار جامی سی باہر نہو

وہ سنتا نہ تھا گفتگوئی عتاب
بھری اوسکی آنکھو مین کیچھ قترا آب

خوشی سی مزی تو اوڑائی یہان
بیابان مین وہ خاک چھانی وہان

غذای مکلف یہان بر محل
وہان اونکو کھانیکو جنگل کی پھل

یہان ہی مکان غیرت اوج عرش
وہان ریگ تفتہ پہ نیکو کا فرش

یہان فرش قالین مسند جدا
وہان خاک بستر ہی خس بوریا

یہان ہی بدن پر مکلف لباس
وہان پوست آہو کا ملبوس پاس

مناسب ہی تو اوس سی اب صلح کر
زبون ہی وہ رخت حسد کا ثمر

نیا گل کھلائیگا اکدن غم و
خزان ہوگی فصل گلستان ضرور

نہ نکلا زبان سی جواب سخن
رہا بند غنچہ کی صورت دہن

لگا تا تھا زانون پہ بار بار ہاتھ | وہ ہری اوسکی سر پر تھا ادبار ہاتھ
کہا تیری زانو کو توڑیگا بھیم | نہین تجکو کچھ دہشت روز بیم
بدن خوف سی تھرتھرانی لگا | وہ اشکونکی دریا بہانی لگا
ذرا عذر تقصیر لایا بجا | مگر چھوڑتی کب ہی وسکو قضا

رکھیشر نی پایا نہ جسدم جواب | ہوا آتش خشم سی دل کباب
سنی کور دیدہ نی جسدم سخن | کھڑی ہوگئی صاف موی بدن
سمجھتا کاری ہی زخم سخن | دہوان بنگیا صاف رنگ بدن
رکھیشر نی پھر یہ کہا بر محل | کریگا نہ کہنے پہ گر وہ عمل
تو دیکھیگا قہر دعا ہی یون | نہ کچھ جائیگا پیش مکر و فسون

چمن سیحم دربیان رسیدن سری کشن بملاقات پانڈوان در جنگل دفعہ اول

قلم لکھی صحرا نوردونکا حال | سنائی نیا قصہ پر ملال
جو مونس تھی اونکی وہ نالان ہوئی | جو دشمن تھی وہ دلمین شاداں ہوئی
بیابان کی جانکی جسدم خبر | بہ اطراف عالم ہوئی منتشر
بہت دوست آئی ملاقات کو | کوئی دن کو آیا کوئی رات کو

آنا سری کشن کا راجہ جدہشٹر کی پاس جنگل مین پہلی مرتبہ



سری کشن بھی رونق افزا ہوئے | اسیطرح سب لوگ اکٹھا ہوئے
سری کشن جسوقت آئی وہان | سنو اوسجگہ کی بھی اب داستان
غضب صاف چہری پہ تھا آشکار | زبان مبارک سی بی اختیار
کہ خون عدو سی یہ ہوگی سرخ | گریبان کیا آستین ہوگی سرخ
یہ چاہا تھا یوہین لو وقت قضا | دکھادون نئی شان پروردگار

ہوئی جمع کامک مین جب دوستدار | عزیز اقربا مہربان یار غار
جدہشٹر کا دیکھا جو حال زبون | وہ غصہ کہ آنکھون مین بھر آیا خون
بر آمد ہوا یہ سخن ناگہان | دکھائینگا نزدیک تر آسمان
سنو دروپدی سی کہی جو کلام | فنا ہونگی تیری وہ دشمن تمام
اگر جنگ مین سب ال و سپال کے | رہی ہمکو آنیکی فرصت نہ تھی

نہ آنی کا اپنی ہوا یہ سبب مگر تجکو مژدہ سناتی ہین اب
کہ جسطرح روئی تھی تو زار زار کیا خنجر غم نے سینہ فگار
سوا اس سی بھی ہین رنج و غم روان نظر آئی مقتل مین بی خانمان
اوڑائی غم و رنج سی سر پہ خاک کرین تیر انداز سینون کو چاک
نظر آئی اونکو زمانہ سیاہ کرین موت کی لاش شوہر پہ آہ
اوٹھائی ہین جو کچھ کہ تونی الم فزون اس سی اونکو ہو دو چند غم
سری کشن جب کہہ چکی یہ سخن درشٹ دمن نی کیا ہی دہن
سکنڈی کی ہی تیرے ہاتھون قضا کرونگا درونا کا مین سر جدا
پلاؤنگا بھیکھم کو جام اجل مین ڈالونگا عیش عدو مین خلل
کرن کو دکھائیگا ارجن عدم کری گا سر فوج دشمن قلم
رہا ایک جز جو دہن پر غرور اوسی بھیم کشتہ کریگا ضرور
رضای خدا پر رضامند ہو یہ غم دور کر دلمین خرسند ہو
یہ کھکر روانہ ہوا اپنے گھر بہن کی لی ساتھ پانچون پسر
سری کشن ابہمن کو لی آسمان تہ جدشٹر کی فتح و ظفر اونکی ساتھ
قلم کو ہی شوق بیابان و دشت کری اب بیابان غربت مین گشت

حصہ ششم دربیان ملاقات پانڈوان با مارکنڈے رکھیشر

ہوئی بی وطن سب سے جسدم جدا زبان پر تھا ہر وقت شکر خدا
ہوا ایک جنگل مین اکدن گذر تاسف بہت اپنی احوال پر
وہان ایک عابد تھی دیرینہ سال نکوکار نیکو سیر خوش خصال
سخن سنج صاحب ہنر خوش کلام عیان مارکنڈی تھا عابد کا نام
صفت اونکی لکھون یہ کیا کار ہے بزرگی کا سب حال اظہار ہے
خبردار ہر علم و فن سی کمال عیان صاف دل پر زمانی کا حال
بہت طرح اپر تھی لطف و کرم خبردار احوال سی دمبدم
کبھی اونسی کہتی تھی بندہ نواز اسی مین ہی کچھ حکمت کارساز
نہ صحرا نوردی سے دل ہو ملول خوشی رنج کی بعد ہوگی حصول
ہر اک حال مین اونکی غمخوار تھے شب و روز اونکی خبردار تھے
ہنسی ایکدن خود بخود ناگہان جدشٹر نی پوچھا کہ ای مہربان
یہ پوچھا ہنسنی کا کیا ہی سبب بیان کیجیے اسکا احوال اب
سنا مارکنڈی نی جسدم سوال ہوا شکل گل غنچہ دل نہال
وہ بلبل کیصورت ہوئی گلفشان سنائی جدشٹر کو یہ داستان
ملی تھی ہمین ایکدن رام چند بیابان نوردی تھی دردمند
بدن پر ملی تھی اسیطرح خاک جدائی سی گھر کی نہ تھی دردناک
فقیرانہ پہنی ہوئی پیرہن چمکتا تھا کندن سا رنگ بدن
جو بھائی تھی لچھمن وہ بھی اونکی ساتھ لیی ہاتہ مین اپنی سیتا کا ہاتھ
اوٹھائی تھی صحرا مین رنج و الم پہاڑ اور صحرا تھا زیر قدم
مناسب ہے تمکو نہ ہو دلمین تنگ اسیطرح باغ جہان کا ہی رنگ
کبھی فصل گل کی چمن مین بہار کبھی خشک سبزہ خزان کا غبار
کبھی نخل عریان کبھی سبز پوش کبھی نغمہ زن گاہ بلبل خموش
جہان مین ہی آرام محنت کا ساتھ خدا نی کیا رنج و راحت کا ساتھ
گلستان مین تیری بہار آئیگی خزان صاف کافور ہو جائیگی
تردد ہی بیجا رہو مطمئین گذر جائینگی رنج و محنت کی دن
قلم دروپدی کا بھی لکھتا ہی حال جدشٹر سی اکدن کیا یہ سوال
کہ شوکت کی جانیکا کچھ غم نہین طلبگار ملک و حشم ہم نہین
اگر دلمین ہی اب یہ رنج و محن فقط مرغ چھالی ہین ہی تن
نہ سمجھا وہ جز جو دہن سنگدل نہ دلمین ہوا اپنی مرد کی خجل
وہ دو سانس کر خنجر غم جان پر اونہین گریہ لازم تھا احوال پر

فقط اسکا دل پر غم و درد ہے
غضب ہے جسم دونون ہون جب قرین
کہا جانتا ہون مین انجام کار
کبھی روئی سی راج ملتا نہین
مناسب ہی انسان ہو بیقرار
مری دل پہ اس بات کا ہی یقین
تمہین بھی مناسب ہے ہر طرح صبر
تجھی حق نی بخشی ہی توفیق نیک
یہ دینا حقیقت مین بی اصل ہے
مگر بھیم کو سنکی آئی نہ تاب
خداداد ہوتی ہی فتح و شکست
جدا ہو اگر تن سی اکبار فرق
بھی ہی بخت اپنا مددگار ہے
پھر آئینگے قبضے مین تاج و نگین
مقابل پہ آفت وہ ڈہائینگی ہم
وہ ٹکرا کی سر آپ مر جائینگے
قلم کو ہی منظور سیر فلک
یہ مژدہ سنایا کہ غم دور ہے
بتایا جدشٹر کو افسون ایک
یہ مژدہ سنا کی وہ راہی ہوئے
کچہ اس ماجری کو جو وقفہ ہوا
یہ جی دلمین تھی پاس اندر کی جا
کسی دن لڑائی مین آئینگی کام

اسی آگ سی آہ بجھی سرد ہے
تو جائیز حکومت کی ہون آہ مین
فنا ہی فنا ہی نہین ہی قرار
کہ بیحکم پتا بھی ہلتا نہین
نہین رنج و راحت کو اصلا قرار
غم و رنج عیش و طرب کچہ نہین
اوٹھاؤ بیابان نوردی سی جبر
خدا نی عطا کی ہی توفیق نیک
جہان وصل ہی ساتھ ہی فصل ہے
جلال آگیا صورت آفتاب
کری حوصلی کو نہ انسان پست
نہ لائینگے ہم عہد و پیمان مین فرق
بھر حال فضل خدا یار ہے
نہ لیجائیگا سر پہ کوئی زمین
کہ دریا لہو کی بہائینگی ہم

یہ صبر و تحمل کیا ہی پسند
دیا جو جدشٹر نی اسکا جواب
جو کچہ لوح تقدیر مین ہی رقم
جو صحرا نوردی ہی تقدیر مین
یہ رنج و الم سب چلی جائینگے
بھلا کیون نہ صبر و قناعت کرون
سنی دروپدی نی جو ایسی کلام
تمنا تھی مجکو اسی بات کی
اگر آدمی کی ہو نیت بخیر
چلا تیش کہا کر بشکل نہنگ
جدشٹر نی آہستہ اوس سے کہا
کسی دلمین ہی سلطنت کی ہوس
عوض اپنا لینگے عدو سے ضرور
جو تلوار دیگی جواب سوال
نہ دشمن کا رکھینگی باقی نشان

نہ کسطرح دشمن سی پہونچی گزند
قلم اب کری طول کو انتخاب
نہین اوسمین ہوتا ہی کچہ بیش و کم
مٹائی یہ طاقت ہی تدبیر مین
خوشی کی وہ دن پھر نظر آئینگے
تمنا ہی حشمت مین نا حق مرون
کئی شکر گویا ہوئی نیکنام
خداوند خالق نی خود تجکو دی
گلستان جنت کی حاصل ہو سیر
کہا جا کی کرتا ہون دشمن سی جنگ
تامل کی جا وقت ہی صبر کا
پھرینگی بیابان مین بارہ برس
ملاوینگے ہم خاک مین سب غرور
دہرینگی عدو خوف سی منہ پہ ڈہال
تہ خاک کر دینگی فوج گران
بچینگی نہ زندہ جدہر جائنگی
جدشٹر نی حد سی کیا بڑہکی پاس
تسلی دل زار کی خوب کی
خبر دو جہان کی کوئی دم نہین لے
عبادت مین مشغول ہر صبح و شام
فلک پر رسائی ہو آسان ہے
تو دل دشمنونکا ہو جلکر کباب
شگفتہ برنگ سمن دل ہوا

چمن ہفتم آمدن بیاس تردیاندوان و رفتن ارجن شہر در اچہ اندر

کہ قبضی مین ہیں اسکی جن و ملک
خوشی آتی ہی رنج کافور ہے
کہ تھا اسم اعظم سی مضمون ایک
یہ افسون بتا کی وہ راہی ہوئے
جدشٹر نی ارجن سی اکدن کہا
بر آئی مرا تا دلی مدعا
کرینگی وہ دشمن کا قصہ تمام

بیابان مین آئی جو اکدن بیاس
غریبونکو ہر طرح تسکین دے
جہان چاہی تاثیر افسون سی جا
لب سرستی پر تھا اونکا مقام
خدا کی اس افسون مین شان ہے
سلح ہون ہانسی اگر دیتا آب
جو ارجن پہ یہ حکم نازل ہوا

کیا غسل پوجا سی فارغ ہوا | سلاحونکو اپنی بدن پر سجا
ہر اک سی طلبگار رخصت ہوا | مگر یہ سخن دُرپدی نی کہا

روانہ ہونا ارجن کا آسمان کیطرف



نہ دیتا وہاں ماہرویونکو دل / کہہم اس بیابان مین پاگل
یہ کہکر سخن اوسکو رخصت کیا / گوارا غم و رنج و فرقت کیا
اوٹھائی طرف آسمانکی نظر / ہمانچل کی لی ایکدم مین خبر
پہاڑ ایک تھا اندرکیل اوسکا نام / وہانپر جو پہونچا یہ عالی مقام
کہ ناگاہ گردون سی آئی صدا / ٹھہرنا اسی جا ہی تیرا بجا
کہانہینکے اندر ہمارا ہی نام / مگر آپکا اس جگہ کیا ہی کام
جو آئی ہو کشتی کی ہی جستجو / کہو کون مطلب ہی کیا آرزو
عدو درپئی جان ہی بی شتاب / دغل سی ہی کھائی بیابانکی راہ
اوٹھایا وہ نخل عداوت سی سر / یہ حاصل ہوا اوسکا ہمکو ثمر
نئی روز دیتا ہی ایذا فلک / دکھاتا ہی کیا کیا تماشا فلک
کہا سنکی اندر نی ای خوش خصال / اگر ہون مہادیو خوش کیا محال

نہو بھائیونکی فراموش یاد / ابھی توڑنا ہی سر بدنہاد
جو سیکھا تھا ارجن نی افسون پڑھا / جو لکھا تھا سینی مین مضمون پڑھا
ہوئی قطع جسدم پہاڑونکی راہ / ہوا ابر روان تھا مثال نگاہ
یہ چاہا کہ آگی بڑہاؤن قدم / نسیم صبا کو دکھاؤن قدم
جمایا جو ارجن نی اوسجا قدم / کیا شخص ژولیدہ موئی کرم
بتاؤ پتا جلد گھر ہی کہان / کہ آئینہ ہو ہم پہ نام و نشان
کہا مجکو ہتھیار کی چاہ ہے / کہ مد نظر قتل بدخواہ ہے
غم و رنج سی دل پریشان ہے / جدا عیش و عشرت کا سامان ہے
جدُ شٹر نکل بھیم سہدیو سب / اوٹھاتی ہین جنگل مین رنج و تعب
نظر رحم کی مجھپہ فرمائیے / غم و رنج احوال پر کھائیے
تو سب اسلحہ خوب ہون دستیاب / کرو اسکی تدبیر اب تم شتاب
ہوئی جبکہ اندر نظر سی نہان / قلم لکھی ارجن کی اب داستان

چمن ہشتم در بیان خوشنود شدن مہادیو از عبادت ارجن و ظاہر شدن بشکل بھیل

پسند آئی تقلیل اب طعام / عبادت مین مصروف ہر صبح و شام
مگر نام لوک اوسکا مشہور تھا / بڑھا آگی ارجن پہ حملہ کیا
کہ ناگہ مہادیو ہمشکل بھیل / بہر حال سب دیوتونمین جلیل
عبث تیر جوڑا ہی اس صید پر / ابھی مین بھلا دونگا ساری تمیز
روانہ کیی تیر اوس خوک پر / خدا کی نئی شان آئی نظر
جو ارجن کو غصّی کی آئی نہ تاب / ہوا صید کیطرح ٹھنکر کباب
ہر اک تیر نی کی سراپا خطا / بدن پر نہ اوس بھیل کی چھو گیا
خدا جانی یہ شخص ہی کون شے / مہادیو ہی پایا کہ گندہر پہنے
ہوئین اسقدر ناوک اندازیان / کہ تیر فلک کو تھی حیرت وہان
جو کچھ دیر مین یہ ہوا ہوشیار / خدنگ الم سی تھا سینہ فگار
جھکایا سر عجز سجدہ کیا / بہت دیر تک اوسکو پوجا کیا

کہ ناگاہ ہمشکل خوک ایک دیو / بھری جسم مین سر بسر مکر و ریو
لیی راست اوسنی بھی تیر و کمان / ہدف تاکری خوک کو بیگمان
کمان بانس کی لیکی پہونچا وہان / ہوئی صاف ارجن سی گوہر فشان
کیا پر نہ ارجن نی اوسکا خیال / کہ حاصل تھا تیر افگنی مین کمال
اودہر بھیل نی بھی لگایا خدنگ / نشانہ ہوا خوک وہ بیدرنگ
لگائی گئی تیر اوس بھیل پر / ہوا دو گھڑی تک نہ وہ کچھ خبر
ہوا سخت حیران یہ تیر زن / کہی دلسی اپنی یہ اوسدم سخن
یہ کہکر سخن پھر لگائی خدنگ / ہوا ایکدگر گرم بازار جنگ
لگا تیر بیہوش ارجن گرا / کچھ اوس شخص نی بھی تامل کیا
زمین سی گل صاف و پاکیزہ لی / بنائی جو مورت مہادیو کی
اوٹھایا جو سجدی سی ارجن نی سر / نیا گل شگفتہ یہ آیا نظر

پوجا کرنا ارجن کا مورت کو اور نظر آنا گل پرستش کا سر بھیل پر



سر بھیل پر ہین وہ پوجا کی بھینٹ
جو سرزد ہوا مجھسی اسدم قصور
ہوئی شکل اصلی شی وہ آشکار
جو ارجن نی پایا وہ نہین مہربان
ستم بی سبب ظالمون نی کیے
مہادیو نی جو سنا حال زار
دیا ایک تیر اور آتش فشان
جو منظور ہو پھیر لے راہ سے
دئی اور ہتھیار بھی لاجواب
وہانسی مہادیو پنہان ہوئے
کیی جھم نی ارجن سے پہلی کلام

کیا ذہن عالی نی اسکو قبول
نہ سمجھا کہ ناوک فگن ہین حضور
کہا اوس سی کس شے کا ہی خواستگار
کیا اپنا مطلب مفصل بیان
جدشٹر کو کیا کیا نہ صدمی دیے
غریبی پہ رحم آگیا ایک بار
سراپا تھا وہ غیرت کہکشان
نہ پہونچی ضرر اوسکو بدخواہ سے

مہادیو بیشک ہی یہ نوجوان
اگر جانتا یہ نہوتی خطا
پرستش سی تیری رضامند ہون
سلاحون کی ہی آرزو آپ سے
سر بزم عزت کی خواہان ہوئی
عطا وہ کیی اسلحہ تھی جو خوب
کہ دشمن پہ جب دم روانہ کرے
یہ تیر افگنی کا بتایا طریق

چمن بہم و بیان ظاہر شدن جم و بردن بسپہر اندر ارجن را در رتھ خود

نہان آنکہ سی صورت جان گئی
کہ مژدہ سناتا ہون اے نیکنام

بیابان ہین تھا جبکہ جگہ دلگیر
تری دشمنونکا ہو سینہ فگار

زبان ادب سی ہو مدح خوان
گنہگار ہون آپکا دوسرا
بہر حال ہین تجھسی خرسند ہون
اسی شی کی ہی جست و جو آپسے
عدو مالکی دشمن جان ہوئے
کہ چو رنگ ہون دشمنونکی قلوب
جگر سینہ پہلو نشانہ کرے
نصیبونسی ملتا ہی ایسا شفیق
فزون خنجر مہر سی آب و تاب
نہان آئی اور اندرو جم کبیر
زمین خونسی اونکی ہو لالہ زار

یہ کہکر عنایت کیا وہ عصا
کبیر سنجی نی دیا ایک تیر
خبردار ہرگز نہ جانا کہین
وہان پر جو ارجن اکیلا رہا
جبھی سن ہزار اسپ ہون کہینچتے
ہوا کیطرح جو اڑ آن مین
صفت بزم اندر کی ہین کیا کہون
مکان ایک سی ایک فرحت کا گھر
بنا صحن بھی رشک باغ ارم
چمن بندیونکا ہو کس سی بیان
رہا گھر مین اندر کی وہ اسقدر
سنو ایک شب کی نئی داستان
وہ تھی آشنا سر سی اُروسی
جو ارجن کو آیا وہ گانا پسند
کہ ارجن کا دل اسپہ مائل ہوا
دیا حکم یہ جا ہی اوسکی قریب
ادا ناز عشوہ کرشمہ کیا
جو اوس گل نی دیکھا نہ مانا سخن
جو صحبت سی میری کیا ہی گریز
یہ کہکر سخن اوٹھی وہ ماہرو
مزا کچہ بھی صحبت مین اوٹھا نہین
مری منہ سی نکلی دعائی زبون
طبیعت نہو گی ذرا مطمئن

کری جو نہ میدان مین ہو کر خطا
بنایا سپاہی اوسی نی نظیر
نہ اس بات مین فرق لانا کہین
ارابہ وہ آیا برنگ صبا
ہوا سنی کسطرح باتین کرے
تو آیا وہ اندر کی ایوان مین
بہت کم ہی جو کچہ کہ زیادہ کہون
تصدق تھی روزینہ شمس و قمر
فدا فرش پر چاندنی کی چمن
ہوئین خوب مہمانکی دلجوئیان
کہ سیکھی ہر اک دیوتا سی ہنر
کہ تہا بزم اندر مین یہ میہمان
بجاتی تھی گھنگرو نیچ چال سے
نہ دم بھر ہوئی وصف تھتے نہ بند
جگر تیغ ابرو سی گھائل ہوا
جو وہ شاد ہو اسکا چمکی نصیب
بہت چاہ کی ہاتہ مین دل لیا
پریشان ہوئی مثل برگ خزان
لگا دل پہ اک نشتر خار تیز
سنائی سب اندر کو یہ گفتگو
نہین مرد اس ڈہب کا دیکھا کہین
یہی عقل ناقص ہوئی رہنمون
نہ کم ہو کا اک سال مین ایکدن

برن سی کمند ایک حاصل ہوئی
کیا راجہ اندر نی بھی یہ بیان
جو اندر گئی سب روانہ ہوئے
اراتی کا ماتل جو تہا کوچوان
ہوا اوس ارابی پہ ارجن سوار
عنایت سی کین خاطرین بیقیاس
فزون ہی جو تحریر و تقریر سے
چہتو نمین بنائین وہ گلکاریان
زمین پر بہشت برین خانہ باغ
ہوئین خوب دعوت کی رنگین ادا
عجائب غرائب لڑائی کی فن
وہان اوربسی نی جمایا تہا تار
سمان وہ بندہا مجلس رقص مین
کیا دلمین اندر نی اپنی خیال
وہ رشک پری جب وہان کو چلی
جو خلوت مین ارجن کی آئی پری
نہ کی اسنی خواہش کی اوسپر نظر
یہ بلبل کیصورت ہوئی نغمہ خوان
برس دن دکھائی اثر بد دعا
کہ صحبت مین ارجن کی گذرا جلا
طبیعت نہایت مکدر ہوئی
ہوئی اوس سی خلوت مین یہ گفتگو
سنا جبکہ اندر نی یہ حال زار

بلا سر پہ دشمن کی نازل ہوئی
ارابہ نہ جب تک کہ آئی یہان
نظر سی چھپی کیا فسانہ ہوئے
سواری کی اوصاف ہون کیا بیان
سمند قمر پر قدم پر نثار
بٹھایا اوسی تخت پر اپنی پاس
تماشی یہ ملتی ہین تقدیر سے
فدا لاکہ جان سی بہار جنان
کہ حورونکی دلمین تہا حسرت سی داغ
رہی حال پر مہربان دیوتا
نہایت خوش آواز شیرین سخن
بنا ناچنی اور گانی کا ڈہنگ
فلک تھم رہا مجلس رقص مین
قرینی سی روشن ہوا صاف دل
سر بزم انعام بھی پا چکی
دکھائی بہت صورت دلبری
ہوا اوس پری سی اصلاح خیر
دعا تجکو دیتی ہون ای بی وطن
لباس مخنث مین رکھی خدا
تنفر کیا مجھسی اوسنی بحال
یہانتک کہ جامی سی باہر ہوئی
رہیگا لباس مخنث مین تو
طبیعت نہایت ہوئی بیقرار

یہ سمجھا کہ طرفہ ہوئی دل لگی | شکستہ نہ خاطر ہو مہمان کی
دعا سے نہ ارجن کا دل ہو ملول | یہ قصہ ہنسی مین ہے جا حصول
نہ اس رنج سے اور پہونچے گزند | طبیعت ہوئی سخت اندیشہ مند
بلایا اوسیوقت ارجن کو پاس | کہا اوس دعا سے نہو دل اداس

چمن دوم در بیان رسیدن لومس رکھیسر بموجب گفتہ راجہ اندر نزد پاندوان

لباس مخنث بھی کام آئیگا | دل آخر کو اس سے فرا پائیگا
قلم لکھی لومس رکھیشر کا حال | کہ تھی مرد مرتاض و اہل کمال
ہوا بزم اندر مین آکدن گذر | پڑی روی ارجن پہ ناگہ نظر

پہونچنا ارجن کا اندر لوک مین



بنا آئینہ خانہ حیرت سے دل | رہا دیر تک سوچ مین پا بگل
کہا بزم اندر مین ارجن کہان | سبب اسکی آنیکا کیا ہے بیان
دیا سنکے اندر نی اونکو جواب | مقام تعجب نہین ای جناب
یہ نارائن و نر کا اوتار ہے | سلاحونکا بیشک طلبگار ہے
محبت تھی ارجن سے مجکو کمال | کیا کثرت رنج نی پایمال
یہ چچازاد بھائی ہوئی ہین عدو | نہین اونکو ہی دہشت آبرو
قریب آگی پہونچا ہی ہنگام جنگ | دکھائیگا گردون انہین وقت تنگ
جو پانچون برادر ہین صحرا نورد | ظفر یاب ہونگی وہ روز نبرد
ملین اچھی ہتھیار ہی جستجو | کہ نابود ہو لشکر جنگ جو
رہی اونپہ لطف و کرم کی نظر | بیابانمین وہ کرتی ہین دن بسر
جدشٹر کی پاس آپ جائیی | کرم حال پر اونکی فرمائیی
معابد کی سیرین دکھاؤ انہین | عبادت کی راہین بتاؤ انہین
نہو رائگان صرف عمر عزیز | بیابانمین حاصل تو ہو کوئی چیز
لباس آدمی کا یہ ملتا نہین | ثوابون سے ہوتا ہی حاصل یہین

عبادت کری اوسکی تو خوب ہے
وہ سنجی تھا آگاہ اس حال سے
مہادیو جی کا بھی ہونا نہال
ہوا اسقدر غلبۂ اضطرار
اوٹھاؤن عنان شہب کلک کی
بیابان مین وہ بی وطن صبح و شام

اوسی خاکساری ہی محبوب ہے
خبردار ارجن کی احوال سے
کبیر اور اندر کی ملنی کا حال
نہ تھا ایکدم جی کو اصلا قرار

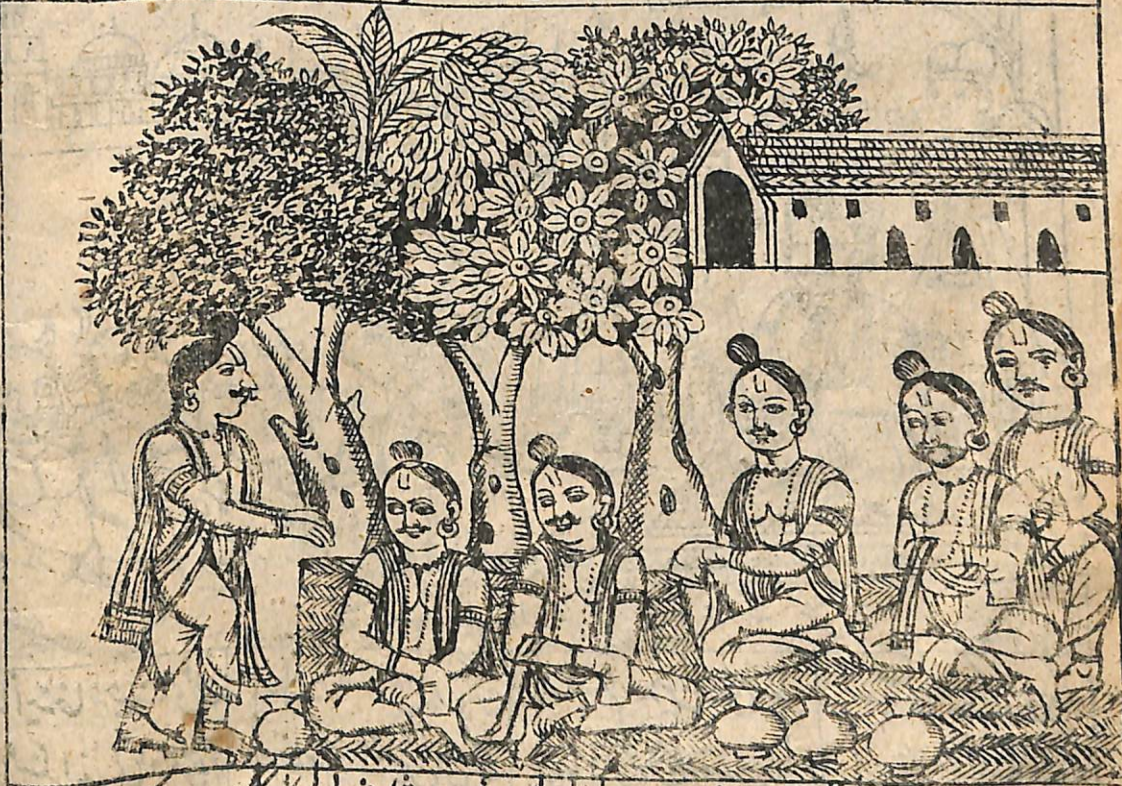
غم و رنج کی دن گذر جائینگے
تسلی وہ دیناسری کشن کا
مہاشاہ بی چشم سی ہو بہو
تاسف سی تھا کاٹتا پشت دست

چمن زار ہم دریان آید برون کھشیتر زد پانڈوان بیان ہو دن قصہ جدا

عبادت مین مشغول تہی مدام
کہ ناگاہ اک زاہد خوش کلام

پھر ایام عیش و طرب آئینگے
سب ارجن کی علمونکا بھی سیکھنا
بدن مین ہوا خشک غمسی لہو
وہ اوج طبیعت ہوا ہے پست
کہ تازہ ہو کچہ شہسوارونکا جی
برہ دس زمانی مین مشہور نام

عبادت کرنا پانچون بہائیون کا صحرا مین اور آنا برہ دس رکھیشتر کا ملاقات کی واسطے



جدشٹر سی آئی ملاقات کی
سنائی غرض نل کی بھی داستان
جلائی وطن اور حال قمار
وہ افعی کا قصہ اژدر کا حال
زمانی مین یہ حال اظہار ہی

کرم لطف بخشش عنایات کی
جو فیضی نی قصہ کیا ہی بیان
بیابان مین گذری جو لیل و نہار
اوٹھائی جو فاقونسی ایذا کمال
مگر یہ بیان اوسکا بیکار ہی

سنائی بہت شاہ نی بیتی جو حال
مصیبت نی کیسا ستایا اوسی
دمن کا بھی جنگل مین ہونا جدا
وہ ماہی بیجان کا ہونا روان
جدشٹر کو کچہ سنکی تسکین ہوئی

گئی دور اونکی الم سی ملال
نہ دیکھا تھا جو دن دکھایا اوسی
وہ پڑنا ہراک عیش مین تفرقا
مفصل ہی سب نلدمن مین بیان
ذرا شاد و خوش طبع غمگین ہوئی

جدائی سی ارجن کی وہ بوطن
کہ ناگاہ نارد پھر آئی وہان
رہی آئینہ دل کا ہر دم صفا
طمع سی رہی ہر طرح احتراز
کرو تم بھی اب تیرتھو کا طواف
قدم راہ مذہب پر اپنی دہرو
یہ دنیا کی سب کھیل ہین بی ثبات
خلاصہ وہ نارد نی زیب
ہی دہو اس امر
جدشٹر کو اوس نی آٹھون پہر

چمن دوازدہم رسیدن نارد پیش پاندوان و ترغیب دادن برای زیارت معابد

زبان مبارک پہ یہ داستان
کدورت کو ہرگز نہ دی اپنی جا
خیال زبون سی نہو لگو
مکان غم و رنج ہر جا ہی
عبادت کرو دہت ہر سنی گرو
فنا ہوگی اک روز سب کا بنا
بچھڑ کر اوسی [illegible]

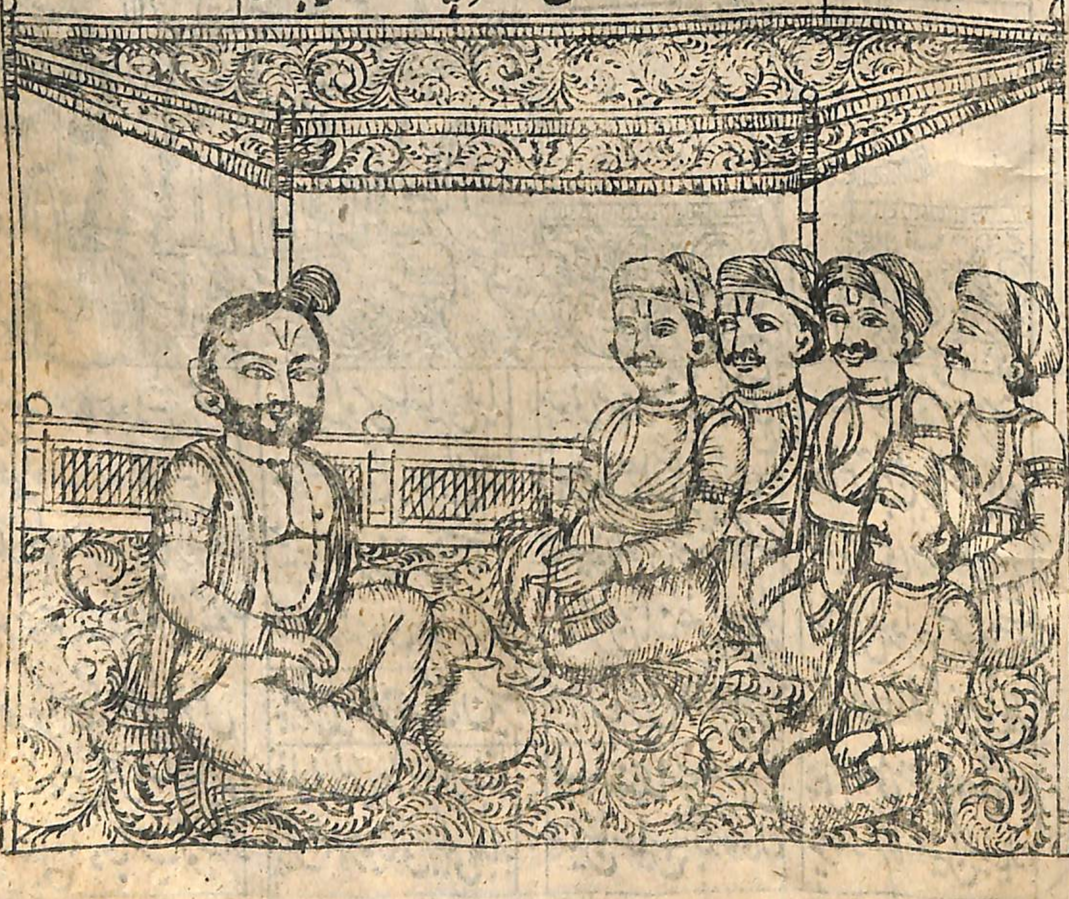
زیارت سی ہی تیرتھو کی فواد
نہ آئی زبان پر کلام زبون
رہی دل مین یاد خدا دم بدم
یہی زندگانی کا کچھ ہی مزا
جو ہو اسمین عمر گرانمایہ صرف
مزا ہی یہی اسکی قربت سی دور
ہوا مستعد جسبت باندہی کمر

چمن سیزدہم در بیان آمدن لومس رکہیشر حسب فرمان اندر نزد پاندوان

یہی ستھی کی تھی مدنظر
تصور ملاپ دل مین اپنی کیا

شب و روز محبوس رنج و محن
عبادت نہین کوئی اس سی زیادہ
رہین دور دنیا کی مکر و فسون
نہ آئین قریب اوسکی دنیا کی غم
زبان پر رہی ذکر نام خدا
نہ آئی کبھی عیش و راحت پہ حرف
[illegible] ہی ہجر مین آپکی ہی اک سرور
کہ حاصل کری نخل دین کا ثمر
ہوا اوسکی تفویض امر جلیل
جو ارجن بھی ہوتا تو کیا خوب تھا

تشریف لانا لومس رکہیشر کا پاندون کی پاس



اسی فکر مین تہا وہ عالی تبار — کہ لو مسن ہوئی آگئی اک دن دوچار
خوشی کی سب آثار ظاہر ہوئی — کمند و کمان تیر و ترکش لئی
شجاعت مین یکتا ہی یہ نوجوان — کوئی اوسکو جچتا نہین پہلوان
وہ حاصل ہی تیر افگنی مین کمال — زبان منہ مین ہی اسکی [illegible]

سنائی وہ ارجن کی سب داستان — کیا مو بمو حال اوسکا بیان
ہنر سیکھنے کا کہا حال سب — کرن سے وہ قوت مین افزون ہی اب
سمجہتا ہی بہنگی سی کم دیو کو — دکھاتا ہی راہ عدم دیو کو
غریب الوطن سنکی تازہ خبر — خوشی سے قوی دل ہوئی [illegible]



تہیہ سفر کا جو درپیش تھا — رکھیشر کو بھی ساتھ اپنے لیا
قلم کو ہے مد نظر انتخاب — وہ مضمون لایا جو ہین لاجواب
مگر رہ گئے مضمون بیکار سے — چمن زار مین وہ خس و خار تھے
جو خوشرنگ تھی وہ گلستان مین پھول — وہ لایا کہ ہون بلبلون کو قبول
قلم اپنا ہی غیرت شاخ گل
سمندر مین تھی جو دریا ہوا
گئی پہلی وہ جانب کوہسار

چمن تہا پرسرام در بیان مین پرسرام و رسیدن بکشن بارد و ملاقات [illegible]

قلم نے کئی داستان پر نثار
پراگ اور جمنا کی دیکھی بہار

ہوئی سوی مشرق ہالسنی روان — بہت طول ہی مختصر داستان
شجر پھول پھل برگ چھوڑ ہی یہان — عروس چمن کا ہی بالکل بیان
نہ کھینچا اوسی رشتہ نظم مین — نہ لایا اوسی رشتہ نظم مین
بہار چمن رنگ مضمون مین ہے — کشش طرفہ اس سحر و افسون مین ہے
نہ کیون باندھی تازہ ہونگی پل
طبیعت ہی اب اسطرح موج زن — چلی سوی مشرق جو وہ بیوطن
سنین سب معلین جب شنکر کا حال — پرسرام کا دلمین آیا خیال

کہ ناگہ پرسرام ہونچی وہان
بہت تھی جدشٹر پہ وہ مہربان
نہایت کیی صرف لطف و کرم
پھری سونی طلب عنان قلم

پہ بہاس جہتر اک جگہ کا ہی نام
کیا جاکی راجہ نی اوسمین مقام
ریاضت مین کہین محنتین اختیار
عبادت مین مشغول لیل و نہار

کیا ترک سراک نی آب و طعام
نہ تہا دلکو لذات دنیا سی کام
مرتب کیا بیٹہنی کو مکان
جہان چار سو آگ تہی گلفشان

وہان پنج اگن تاپتی تہی وہ لوگ
پسند آگئی جوگیونکی یہ جوگ
غریبونکی جمگی ہوئی تہی نصیب
بہت دوارکا تہی وہانسی قریب

پنج اگن تاپنا پانڈوان کا اور آنا دوارکاسی سریکشن وغیرہ کا



سری کشن بہی سنکی آئی وہان
ہوئی جلوہ گر اور سب جاودان
جدشٹر کا دیکہا جو حال زار
سریکشن کا دل ہوا بیقرار

بہر آئی محبت سی آنکہونمین اشک
گہر کو صدف کی ہوا سخت رشک
کیا غم نی ساتک کا بہی سینہ چاک
نہ لایا ذرا تاب و خشمناک

کہا گر اجازت ہو مجہ زار کو
جہنم دکہاؤن بداطوار کو
اکیلا کرون دشمنونکا ہلاک
ابہی ڈال دون سارے لشکر پہ خاک

عنایت اجازت ہو مجکو اگر
بٹہاؤن جدشٹر کو مین تخت پر
سریکشن جی یون ہوی درفشان
یقین ہی میرے دلکو ای نوجوان

ابہی دشمنون کو کریگا تباہ
دکہائیگا اون سبکو روز سیاہ
مگر میری الم بین ہے ہمیش و لیس
جدشٹر نہ مانیگا بارہ برس

وہ زنجیر پیمان کا پابست ہے
بیابان نوردی مین خورسند ہے
کہا یہ وطن کا لیا راستا
جدشٹر عبادت مین مشغول تہا

عبادت مین کہین محنتین خوب خوب
چلے اوس جگہ سے یہ سوئی جنوب
ولومس رکہیشر جو ہمراہ تہے
جہان بہد درج کو وہ تہا لیکئے

وہانکی سنو مجھسے اب داستان
عبادت مین کین محنتین اسقدر
نہ پروای حشمت نہ جویای مال
جہار الفت ہمراہ نہین اپنیان
قریب رکھیشر جو آئی وہ حور
یہی سمجھی دلمین کہ ہی کوئی چیز
جو لڑکی سی سرزد ہوا یہ گناہ
نہ آئی دوا ایک بھی انکو راس
ہوئی باعث عارضہ وہ خطا
وہ دختر کی لینی پہ راضی ہوا
یہ دختر نہایت تھی شوہر پرست
وہان آئی ناگاہ اسنی بچار
بہت ضعف و پیری سی زار و نحیف
ضعیفی پہ رحم آگیا ایکبار
دعا سی ہوا نوجوان مرد پیر
نہایت تہا مشکور اسنی کمار
ہوا اس سبب لیکر رنج و تعب
کیا ہوم آتش ہوئی شعلہ بار
خدا کا غضب منہ مین وہ چار دانت
درازی مین وہ الف کو طول دی نگی ہاتہ
زبردست تہا زیر اندر ہوا
جو آتش سی پیدا ہوا تہا یہ مرد
رکھیشر نے تب چار حصی کیے

رکھیشر جونہی کا وہان تہا مکان
بنا خاک تودہ وہ صاحب ہنر
ریاضت مین ہر طرح حاصل کمال
قلم کیا کری وصف اونکا بیان
نہ سمجھے کہ ہے عابد بی قصور
سفالی شکستہ سی وہ بی تمیز
کیا قہر نے حال راجہ تباہ
ارا کین راجہ تھی سب پر عتاب
گیا پاس عابد کی وہ بادشاہ
معاف اسپہ سب جرم مانگی ہوا
در لذت و عیش ہر چو دیہ نسبت
اونہون نی جو دیکھا یہ احوال زار
ہر اک عضو بیکار ایسی ضعیف
دعا کی خدا سی ہوی خواستگار
بشکل کمان بنگیا سخت تیر
نہ کیونکر ہو مد نظر افتخار
گرائی رکھیشر پہ برق غضب
مہیب اوس سے انسان عو اہنکار
کہ تھی بیتی اونپہ کہسار دانت
تہکین عقل کی پاؤن پہنچی ہی ساتہ
جو پیش آیا وہ معرکہ سر ہوا
ہوئی ابر واس سی اندر کی گرد
قمار اور زن گاو می کو دیے

پسر بھوگ کا تہا یہ عالی وقار
نہ کچھ اوسکو بنیا نہ دولت سی کام
ہوا راجہ سہ جاتت کا جو گذر
وہ پھرتین تہین صحرا مین ہر جا سیو
اوسی خاک تودہ ہی آیا نظر
لگی کہودنی اوسکو بی اختیار
ہوا ساری لشکر کو درد شکم
کہلا رفتہ رفتہ وہ راز نہان
سہر عجز سے عذر لایا وہ پیش
ہوئی دور سبکی سرونسی بلا
بیابان مین دونون تھی آشفتہ حال
رکھیشر کو دیکھا نہایت بچہا گم
وہ لذات صحبت سی محروم تھے
جوانیکا اس پیر کو کام دے
سنا یہ پدر نی پسر کی حال
کیا جگ مین حصہ اونکا جدا
ہوا اوس رکھیشر کو بھی کچھ ملال
درازی مین لب ایسی دیکھی نہین
ہر اک طول مین چار سو کوس تہا
نہ وہ مہر بہی دونون آنکھون کی جا
امان کا ہوا اوس ہی دو خواستگار
جو فارغ ہوا یہ جوان مہیب
غرض جنگ کا بھی ہوا اختتام

قناعت گزین تہا عبادت شعار
کیا تہا بیابان مین اوسنی مقام
تماشای صحرا تہا مد نظر
سنو قصۂ دختر ماہ رو
مگر آنکھین اندر سی تہا جلوہ گر
وہ آنکھون سے اندہا ہوا ایکبار
عیان بی سبب یا در اوس پر ورم
ہوا جرم دختر سی اوسکی عیان
ہوا دور سینی سی عابد کی رنجش
مٹائی دوا سبکا وہ عارضا
نہ سامان راحت نہ اسباب و مال
کمان سخت تھی اور نہایت سے تیر
مگر نوجوان اونکی مقسوم تھے
کہ ہو قوت باہ حاصل اوسے
ہوئی اوسکی دلکو بھی فرحت کمال
ہوا دلمین اندر نہایت خفا
ریاضت مین حاصل تہا اوسے کمال
وہ بالای گردون یہ زیر زمین
کمند تصور بھی پابوس تہا
زبانین چمک برق سی تھی سوا
کیا حصہ دینا اونہین اختیار
ہوئی راجہ اندر کو ذلت نصیب
نہ کیون طول سی مختصر ہو کلام

جدشٹر کا تو مس سے یہی سوال
جواب اب رکھشسر کا مجھسے سنو
شکم سیر جب ہو گیا برہمن
برہمن تھی ہاتھ نیسی اسکی یہ ننگ
کوئین مین جو ان تین آئی نظر
سبب قید کا پوچھا گویا ہوے
یہ سنکر ہوا غمسے دل پاش پاش
اسی کی دعا سے وہ چمکا تھا نور
سہیل اوس پریزاد کا شوہر بنا
گئی سوی صحرا وہ شوہر کی ساتھ
ہوئی آتش خواہش اک روز تیز
اگر لطف دنیا ہے مد نظر
کہ اتل سے جا کی کیا یہ سوال
مگر برہمن کا بدل تھا عدو
دیا حکم لائی پکا کر وہ گوشت
پکار اکیئی بار یہ برملا
یہ سنکر سخن دلمین جو ڈر گیا
دبی بعد دگونہ مال و زر
ہوئی کشمکش رنج و محنت کی دو
جمایا وہین حمل نی اپنا رنگ
ہوا اک بید سی آشنا تھا پسر
قلم حال ست جگ کا لکھتا ہی اب
کہ ہر تیز سر اک دیو کا نام تھا

چمن پانزدہم حال اتل و پاتاپ و عقد بستن سہیل با دختر راجہ بہیدرت

کہ اتل و پاتاپ بہائی تھی دو
تو پاتاپ کا لب پر آیا سخن
یہ جمنا تھا آرام کا کوئی رنگ
پدر جد تھا اور اوسکی جد کا پدر
پسر سی پسر کی وہ جویا ہوے
ہوئی عورت خوبرو کی تلاش
ریاضت کا اوسکی ہوا یہ ظہور
جو بگڑا تھا مدتسی وہ گھر بنا
رہی صورت شستہ گوہر کی ساتھ
نکر گی پری وش نی وس سے گریز
تو بیدا اگر و مال و اسباب و زر
مجھی چاہیی جاہ و مال و منال
مٹائی تھا اس بات پر آبرو
رکھیشر ہوئی سیر کھا کر وہ گوشت
نہ پاتاپ سی ہر گز آئی صدا
وہ دہشت بڑی زندہ ہی مر گیا
بنایا اوسے غیرت تاجور
بسر ہوئی صحبت رشک حور
نظر آئی سطرح فرحت کی رنگ
وہ تھا بطن پاریس صاحب ہنر

پکاتا تھا یہ لحم پاتاپ کا
شکم چاک کر کی وہ آیا نکل
سہیل ایکدن سوی صحرا گیا
جو دیکھا کہ لٹکی ہین وہ سرنگون
نہین ہی جو اولاد تیری پسر
وہان بہیدرت نام تھا بادشاہ
جوانی پہ آیا جو حسن شباب
زن ماہرو تھی جو شوہر پرست
شب و روز خدمتگذار ایسی کام
ہوئی اپنی شوہر سی گوہر فشان
سہیل اپنی زوجہ کا سنکر کلام
بہت اوسنی توقیر و تعظیم کی
جو تھا اوسکو درپیش رفع زوال
ہوا حسب دستور یون تیز زبان
سہیل اسطرح پر ہوا انگشت سنج
اودہر غمسی دل سخت اندوہگین
جو لا یا دیا اپنی زوجہ کو مال
جو نیسان سی قطرہ صدف مین گرا
جو اس حمل کی طی ہوئی ہفت سال
ہوا ساتوان سال آغاز جب

کہین اب پاتاپ کا مجھسی حال
برہمن کو دیتا تھا بھر غذا
طریقہ تھا یہ روز کا برمحل
رکھیشر تھا بھر تماشا گیا
پریشان ہراسان بحال زبون
بنی ہی اسی کی لیی جان پر
وہ رکھتا تھا اک دختر رشک ماہ
سراپا بنا روکش آفتاب
کبھی ولولی سب جوانی کی پست
وہ کرتی تھی دلداری اوسکی مدام
فقیری مین ہی لطف صحبت کیان
پکایا وہا نپر یہ سودای خام
یہ مرتاض کامل تھا تکریم کی
کیا اپنی بہائی کو اوسنی حلال
شکم سی ہوا پاتاپ جلد عیان
ہوا ہضم پاتاپ دی مال و گنج
ہوئی موج زن انسوئی مین
ہوا فارغ البال فرخندہ فال
چھٹا تیر جائی ہدف مین گرا
تو پیدا ہوا گل سے اک نونہال
پدر لیگیا ساتھ جنگل مین تب
سنین گوش دل سی احباب سب
شہنشاہ دیوان وہ مشہور تھا

چمن شانزدہم دربیان کشتہ شدن نیر دیو از دست راجہ اندر

جفا جو ستمگار خود کام تھا
بہت زور و قوت مین منفرد تھا

جلایا ستم کا وہ ظالم نے رنگ
بنا اوس سے اک بجر بیشکل تیغ
ہوا گرم پھر سر دمیدان جنگ
ہوا قتل دیوونکا فرمانروا
نکلتے تھے دریا سے اتونکو زور
ہوئی صبح پر دیوتونکی جو شام
ہوا دیوتون کا غم و رنج دور
زمین سے وہ ہوتا تھا ہر دم بلند
کہا کوہ سے استہ دے مجھے
سہیل اوسطرف جا کے آیا نہ پھیر
کہ پھر قلزم خشک ہو موج زن

کہ تھی دیوتا اونکی ہاتھوں سے تنگ
فنا دیو جسنے کیے بیدریغ
پڑا قوم دیوان پر اک وقت تنگ
پڑا لشکر و فوج میں تفرقا
ستم سے زمانہ میں آتش فروز
گیا پی سہیل آ کے دریا تمام
عبادت سے حاصل تہا اونکو سرور
کبھی راہ شمس و قمر تا وہ بند
وگرنہ مٹا دونگا جڑ سے تجھے
سر اوس کوہ نے بھی اوٹھایا نہ پھیر
سنایا یہ برہما نے شیرین سخن

غرض حسب ایمای مہادیو ہان
جو اندر نے پایا بنا پیشوا
کوئی مکر و افسون نہ کچھ آیا کام
جو باقی رہے قتل سے دیوزاد
جہان اونکی ہاتھون سے آیا نہ تنگ
نہ پائی جو دیوون نے جائے پناہ
رقم ہند کا اسطرح ہے حساب
سہیل اوسجگہ بھی ہوا سد راہ
نہ آؤن میں جبتک نہ ہونا بلند
چھٹے اس بلا سے مہ و آفتاب
پریشان نہ ہو خاطر مطمئن

جو راجہ دو بیچ سے لیے استخوان
او وہر زور کچھ پیشن نے بھی دیا
ہوا ایکقلم ختم قصہ تمام
چھپی آب دریا میں سب بدنہاد
گرا شیشۂ جان پہ ہر اک کے سنگ
ہوئی بچہ و زن سے بالکل تباہ
کہ اس کوہ سے تنگ تہا آفتاب
کشادہ رہا کوچۂ مہر و ماہ
کھلی راہ ہیجا ہوا خود پسند
ہوئی دیوتونکو تمنائے آب
روان ہوگا آب روان ایکدن

حکم ہفتم ہم در بیان آوردن بھاگیرتھ گنگا را از آسمان

سگر نام اچھو اک کا نور عین
مگر دلمین فرزند کا داغ تھا
ہوا ایک عورت سے اک نوجوان
ہوا انہا جو تہا شکم سے پدید
پدر تہا خفا اوس پسر سے کمال
جو تھی دوسری ماہرو سے پسر
جہان قلزم خشک بے آب تہا
ہوا ناگہان سبکا اوسجا گذر
وہ اسپ روان بھی بندھا تہا وہان
جلی آتش قہر میں سب پسر
جو ضد پدر تھا یہ نیکو سیر
جہان تھا بندھا جگت کا راہوار

تنبجر میں نہ گل بی ثمر باغ تھا
کہ تہا انسمنجس اوسکا عیان
کیے اوسنے عالم پہ ظلم شدید
دیا آخر کار گھر سے نکال
لیے لشکر و فوج کو سر بسر
یہ گھوڑا خدا ساز نایاب تہا
رکھیشر کپل تہا جہان جلوہ گر
گئے وہ اوسپہ اکبار سب نوجوان
سگر نے سنی جس گھڑی یہ خبر
روان تھا زمین پر بحکم پدر
چلی تھی جہاں فوج ساٹھ ہزار

مگر پاس تہیں وہ زن رشک حور
ہوئی دوسری زن سے آ پھر شکار
ستمگار بدخو جفا کیش تہا
خدا ساز وہ راجہ نیکنام
وہ ہمراہ گھوڑے کی سب تھے روان
ہر اک نور دیدہ نے کی جستجو
غرض شامت ان سب کی آئی تھی
کہ ناگاہ عابد کی چشم وا
پسر کا پسر انسومان نام تہا
کہ پیدا کرے جگت کا راہوار
گیا پاس عابد کی تعظیم کی

وہ راجہ تھے حاصل نہیں دنیا کی چین
دعائے مہادیو کا تہا ظہور
کہ ہی شصت الف اوس رقم کا
وہ ظالم نہایت بداندیش تہا
ہوا بانی اشمید کا لا کلام
یہ رہوار ناگاہ پہونچا وہان
تجسس میں پھرتی تھی ہر چار سو
رکھیشر کی اصلا نہ تعظیم کی
نظر میں پھرا شعلۂ قہر تھا
یہ لڑکا تھا فرزند مغضوب کا
غرض یہ بھی پہونچا وہاں ایکبار
خوشامد سے پیش آیا [illegible]

پہونچنا انسومان کا پاتال مین کپل دیو کی مکان پر



ہوا عجز سی اسکی وہ شادکام
دیا اوسنی اسکا جواب اسوال
مہادیو خوشنود ہونگی کمال
یہ راز نہان جب ہوا آشکار
پسر کو عنایت کیا تخت و تاج
دلیپ اوس پسر سی ہوا آشکار
وزیرونکو وہ سونپکر تخت و تاج
کہا گر عبادت ہے مد نظر
کرین تجہپہ گر لطف کی وہ نگاہ

عنایت کیا تہب نے بکام
یہ زندہ ہون اسوقت ہے یہ محال
سنین گی بگوش عنایت سوال
تو لایا وہانسی یہان اہوار
یہ راجہ بڑا اور ملا اوسکو راج
ہوا سلطنت کا اوسی اختیار
کیا الغرض اوسنی بہی ترک راج
تو جا کر مہادیو کو شاد کر
چلون ساتہ تیرے ہی ایک راہ

کہا اوسنی پہر انسی ای نامور
پسر سی ترے ایک ہوگا پسر
وہ گنگا کو لائیگا بیشک یہان
پسر سے پدر بہی ہوا شادکام
پدر کو عنایت تہی مد نظر
ہوا انجا گیر تہ اس پسر سی عیان
عبادت تہی مد نظر صبح و شام
چلونگی جو گردو نسی ہو یقین
ہزارون برس اوسنی شام و سحر

عنایت کی ہون ان جلو پر نظر
عبادت کریگا وہ شام و سحر
گنہ سی چہٹینگی سب نوجوان
ہوا جگت اشمید کا اختتام
گیا سوی صحرا وہ سب چہوڑکر
عدالت کا اوسکی ہو کس سی بیان
ہوئی اوس سی گنگا بہت شادکام
سنبہالی گی ہرگز نہ مجکو زمین
عبادت جو کی جا کی کیلاس پر

عبادت کرنا مہادیو کا کیلاس پر



ہوئی خوش مہادیو جی انتہا
بر آیا سراپا دلی مدعا
عذاب کبیرہ سے چھوٹی وہ جا
ہوئی سوختہ سب گناہوں سے پاک

چمن ہیجدہم در بیان پیدائش سینگی رکھہ

سنو حال سنگی رکھہ باخدا
پدر اس رکھیشر کا مرتاض تھا
ہوا ایکدن اوسی کا گذر
نظر حق کی تھی مہربانی کی ساتھ
پسر بعد میعاد پیدا ہوا
شہنشاہ تھا نوم پاد اوسکا نام
وہ راجہ تھا اس فکر مین صبح و شام
جو راجہ نی دیکھا پڑا یہ فساد

وہ دنیا کی صحبت سے ناخوش تھا
پڑی مہر و الفت کی اوس پر نظر
کیا نوش ہرنی نی پانی کی ساتھ
ہر شاخ سر مین ہویدا ہوا
وہ بدعت کہ نالان برہمن تمام
نہ بندھتا تھا کچھ جگت کا انتظام
کیا اوسنی زنار دارونکو یاد

عبادت لب گنگ کرتا تھا وہ
کیا جسم مین آب انسان نی جوش
اوسی دی تھی برہمانی یہ دعا
دیا نام سنگی رکھہ اوسکا قرار
گریزان ہوئی شہر کو چھوڑ کر
بخیل اوس زمین پر ہوا آسمان
گرفتار راجہ تھا اس قہر مین

وہ کس طرح ہرنی سے پیدا ہوا
دم صبح ہر وقت بھرتا تھا وہ
ہوئی چادر آب جو عیب پوش
کہ یہ بچہ پر تھی نازل بلا
بیابان نشین تھا عبادت شعار
پریشان و حیران تھی سب بشر
نہ آئی نظر شکل بارش وہان
برہمن بھیر آئی غرض شہر مین

ہوا الغرض مشہور یہ وہان
وہان ایک مکان تہی پیرزن
جو اس فن مین مشتاق تہی اوسکی آ
جو پہونچا نشانی پہ تیر دعا
سٹا قحط کا صاف نام و نشان
جو عفت رکہیشر مین آئی دو ماہ
رکہیشر اودک نام مشہور تہا
کبہو داک مرید نکو نام تہا
ہوئی حاملہ جب وہ بیشک تمر
سیو جہ فرزند سی تہا تنہا

جو صحرا سی لا کر رکہا آشیان
اوسی یاد تہی دلربائی کی فن
لگا لانی عابد کو وہ اپنی ساتھ
بر آیا بفضل خدا مدعا
وہ راجہ نہایت ہوا شادمان
ملی شوکت و حشمت و عز و جاہ

تو یہ مشکل سخت آسان ہو کچہ
وہ رکہتی تہی ہر شکل پر اختیار
باعزاز و اکرام پیش پادشاہ
فلک نی بہی برسایا باران
پری رو تہی اک دختر خوش جمال
پسر اوس پری سی ہویدا ہوا

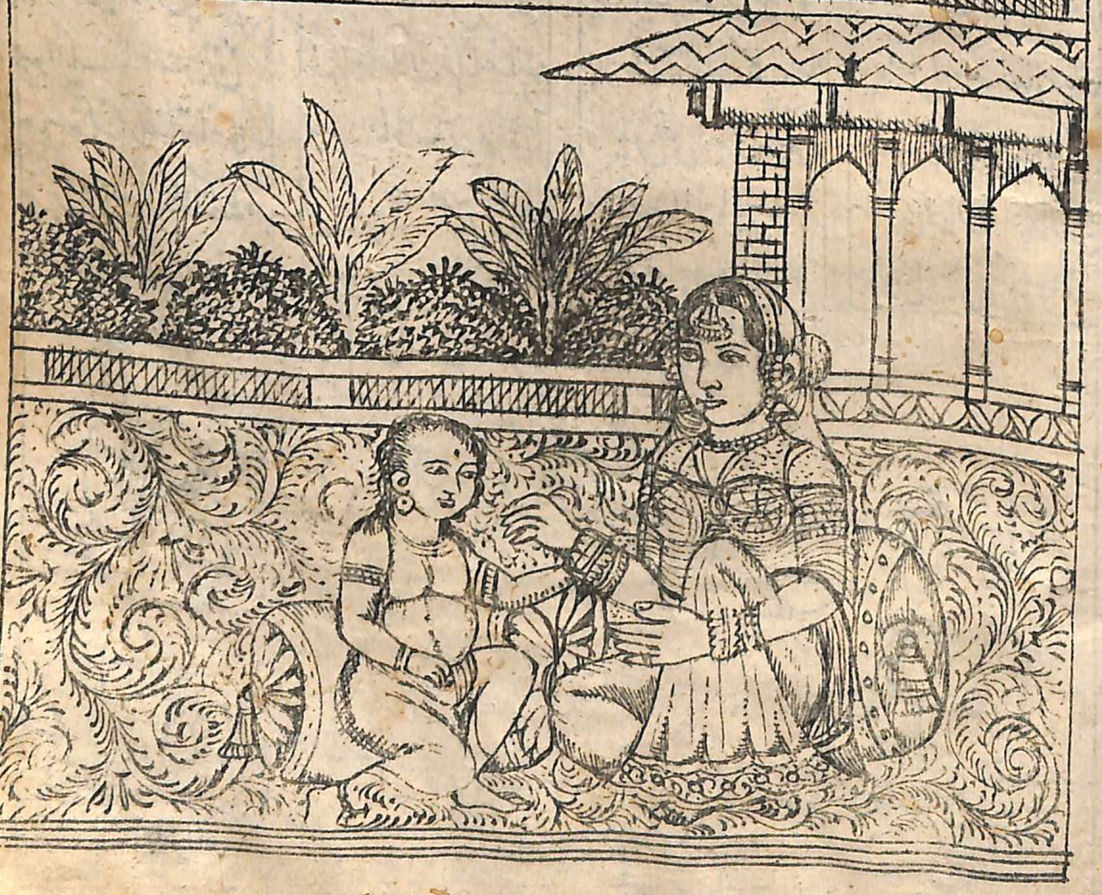
چمن نوزدہم دربیان ظہور یافتن اشٹابکر

اوسی خدمت پیر سی کام تہا
پدر کا معلم تہا اکثر پسر
زبان مبارک سی جو ہی بدعا

یہ دختر سی عابد کی نسبت تہا
جو وہ بید پڑہتا تہا شام و سحر
شکم سی جو مادر کی اٹہا ہو

عیان غیب سی شکل باران ہو کچہ
نہ تہا ایک صورت پہ اوسکو قرار
بہ توقیر دربار مین لایا شاہ
نظر آیا ہر سمت سامان آب
اوسی بدر سی ہٹ کی حاصل کمال
عروس عبادت پہ شیدا ہوا
وہ دنیا کی لذات سی دور تہا
بدل حسن اوس کا محبوب تہا
یہ دیتا تہا غلطی پہ اوسکو خبر
ہر اک عضو فرزند کج دار ہو

پیدا ہونا اشٹابکر کا



جو پیدا ہوا ماہ رو سی پسر
جنک نام راجہ تھا عالی تبار
خدائی عطا کی بزرگی نہ حلم
مرید رکھیشر تھا جو بید خوان
گیا پاس راجہ کی وہ باہنر
ہرن سی ہوا تند جو خوشنما
بچی ہتد کی ہاتہ سی اوسکی جان
مگر دل مین فرزند سی داغ تھا
عبادت کو صحرا کی جانب گیا
گئی لو سپر افسون بھی اونسی دم
اوٹھا کر کیا نوش پانیکا جام
ہوا ایک ساعت مین وہ نوجوان
وہ سونک جو رکھتا تھا سو انیان
برہمن وہان ایک تھا لنک نام
جتیت اوسکا پہلا جو فرزند تھا

تو گویا ارتھی عضو سب سربسر
عدالت سخاوت تھی و اسپر ثنا
برہمن سی کرتا تہا وہ بحث علم
اوسی بہی کیا غرق وسنی وہان
ہوا بحث مین غالب اوس تندپر
ہوئی آب سی برہمن آشکار
ملی غرق ہونی سی اوسکو امان
خرانندیدہ پہولونکا یہ باغ تھا
برآیا خدا داد وہ مدعا
جو پہونچا وہان راجہ ذی ہمم
ہوا جبکہ اک سال پورا تمام
مگر نام تھا مان دہا باغبان
جتیت اوس سی پیدا ہوا ہمچنان
کیا جگ کا اسطرح اہتمام
برہمن نی لحم اوسکا قیمہ کیا

ہوا اسٹاپکر اوسکا مشہور نام
وہان بھاٹ تھا ایک نند اوسکا نام
غرض علم مین جسکی پایا نتھا فرق
ہوا اشٹاپکر الغرض جب جوان
نکالا زبانسی یہ اوسنی سخن
جو تہا غرق اوس بید خوانکا پدر
جو تہا نسل اچہو اک سی جو نیاز مین
وزیرونکو وہ سونپ کر اپنا راج
وہان بھرگ عابد کا جو تہا مقام
زبان تشنگی سی بہت خشک تھی
پسر ایک پہلو سی پیدا ہوا
جو سونک تھا قندہار کا پادشاہ
ولیکن نتھی راجہ کی اسپر نظر
مہیا جو سامان کیا ہوم کا
وہ طعمہ ہوا ہوم کی آگ کا

اوسی یاد تھی علم دنیا تمام
کہ عاجز تھی اوس سی برہمن تمام
وہ کرتا تہا فی الفور دریا مین غرق
سنی نند کی ظلم کی داستان
کہ ڈوبی نہین زندہ ہین برہمن
ملا آکی جب خوش ہوا وہ پسر
خزانہ بہت فوج تھی بیقیاس
خزانہ سپہ ملک اور تخت و تاج
ہر اسنے بھرا ایک پانی کا جام
رکھیشر کی اوسنی اجازت یہ لی
ضیا رخ سے وہ مہر شیدا ہوا
کیا قتل اوسکو ملا مال و جاہ
کہ سب اینون سی ہوون پیدا پسر
ہوئین رانیان سب وہان حاملہ
ہوئین اوسکی خوشبو سی حاملہ

جگ کرنا راجہ سونک کا



ہوئی حمل کی جبکہ وہ دن تمام
ملا خلد راجہ کو بعد فنا
قلم لکھی صحرانوردونکا حال
تماشے پہاڑونکے مد نظر
وہان گندہ معدن جو اک کوہ تھا
کھڑی تھی یہ بی برگ زر دختر
کیا اپنی بازار سردی نی گرم
کہ یہان ہوا چاک آرام کا
وہ سروی بدن کب ہا نہا تمام
کہ ہمراہ تھی اونکی جو دروپدی
بنی چادر آب ہر استخوان
ہوا تھا جو وہ دیونی سی پیسر
ہوئی طی جو وہ کوہ صحرا تمام
فدا چادر گل وہ دامان کوہ
صفا ہر روش چہرۂ یار سے

جنیت اپنی مان سی ہو نیکنام
ہوا وہ بجای پدر پادشا
کھلی قصہ و داستان کا مال
ہوا ناگہان اوسجگہ پر گذر
مقام ان غریبون نی اوسی کیا
برسنے لگا ایک باران سخت
زمین زور سیلاب سی سخت نیم
وہان نام تھا خاک آرام کا
حفاظت کا وہ ڈھونڈھتی تھی مقام
وہ بیہوش ہوکر زمین پر گری
ہوئی صبح زن انسوؤنسی زمین
کیا بھیم نے یاد آیا نظر
کہی کوہ پر بدری جسکا نام
فلک مرتبہ اور عالی شکوہ
روان آبشارین جدا راہ سے

ہر اک زن کی پیدا ہوا اک پسر
ملا تھا برہمن کو دوزخ مین گھر
بیابان و کوہ اونکی زیر قدم
جہان چاند لایا تھا آب حیات
ہوا خوب آندہی کا اک روز زور
کوئی دامن کوہ مین جاچھپا
وہ ٹھنڈک بدن تھرتھرانے لگی
جو دیکھی اونہون نی نہ جائی امان
ہوئی تھی نہ اک کو نشہ بے قطع راہ
جدشٹر کو پیدا عجب غم ہوا
بنی رشک فوارہ مژگان چشم
وہین دوش و بازو پہ سبکو لیا
قلم سی ہون کیا وصف اسکی رقم
شگفتہ ہر اک سمت تازہ بہار
چمن عندلیبونسی گلزار سب

ہر اک اوسمین تھا رشک شمس و قمر
ہوا اوسکا حامی پسر کا پدر
تبا آب و دانہ وہان مبدم
جو پی لی تو پائی قضا سی نجات
بلا کی ہوائین بڑی زور شور
کوئی گوشۂ غار مین جا چھپا
کسیکے بھی اعضا نہ قابو مین تھے
ہوئی بھیگتے بھاگتے سب روان
دکہایا فلک نی یہ روز سیاہ
ہر اک دیدہ اشکونسی پرنم ہوا
گہر بار اشکونسی عمان چشم
خجالت سی پانی ہوا کو کیا
چمن جسکا ہر ایک رشک ارم
کہ گلگشت سی دور ہون اوسکی خار
تماشائی تھی نقش دیوار سب

لیجانا طہروکہ کا بھیم کو کوہ بدری پر گلگشت کی واسطے



رقم وصف کیا ہون وہان چاہیے
کیا اون گلون نی جو اسپر مقام
چلی ایکدن وہ معطر ہوا
ہر اک برگ اوس گلکا خوشبو کا گھر
سمایا جو آنکھون مین وہ رنگ گل
جو اس رنگ کی پھول لا دی مجھے
جدہر سی کہ آتی تھی اوسکی نسیم
اسیطرح پہونچا وہ اک کوہ پہ
مگر سو رہا تھا اوسی راہ مین
ہوا دور آنکھون سی خواب گران
گئی نیند ناحق جگایا مجھے
جگانیکا اسدم یہ تھا مدعا
سمجھتے نہین زور ہنومت ہم
کہا وہ ہی ہنومت عالم پسند
چلون دو قدم راہ دشوار ہے

روان آبشار وہین عطر و گلاب | وہ سطح زمین غیرت گل زمین

چمن بستم دربیان ملاقات بھیم سین با ہنومت

ہوائی گلستان جنت فضا
گر اُدرپدی کے جو وہ پیش نظر
کھلا غنچۂ دل بھی ہمرنگ گل
خوشی ہون گی گر اسی لگاؤن تجھے
قدم زن ہوا اوسطرف کو بھیم
پڑی ایک میمون پر اوسکی نظر
کسی مغل تھا شان اوسکی تن
کہا اوسنی یون بھیم سی ای جوان
رہی یاد ایسی ہنر دون تجھے
کہ ہی لا گہنا منع جانور کا
مٹا وین ابھی شور ہنومت ہم
جسے چاہتے تھے سری رام چند
تن زار پر استخوان زار ہے

اوڑا لائی اک پھول باد صبا
جو اوس پھول مین پتیان تھین ہزار
ہوئی اور گل کی اوسی آرزو
کہا بھیم نی لیجیے ایسے پھول
ملا دیو یا جچھہ مارا اوسے
نہایت ضعیف اور لاغر بدن
جگایا اوسی بھیم نی خواب سے
یہان آدمی کا ہی مشکل گذر
کہا بھیم نی ہون مین فرزند باد
ہوا سو ہوا اب چلو راہ لو
سنی جبکہ بندر نی ایسی سخن
کہے بھیم سے اسطرح پر کلام
عنایت سی اپنی کرم کیجیے

بنی عطر دان غنچۂ یاسمین
تماشا ہی خلد برین صبح و شام
گل مہر رنگت پر اوسکی فدا
فدا مثل بلبل ہوئی ایکبار
سنائی۔ یہی بھیم کو گفتگو
نہ ہو شگفتگی سے طبیعت ملول
ہوا سدرہ جو سوار اوسے
رگون سی بنا رشک مسطر بدن
اوٹھایا اوسی بھیم نی خواب سے
فرشتون کی سجا ہی چلتی ہین پھر
مگر قول اوستاد ہی مجکو یاد
خفا اسقدر ہیے ناحق نہ ہو
کہا کون ہنومت ای پہلتن
کیا ناتوانی نی مجکو تمام
ذرا آکے دم کو اوٹھا دیجیے

سونا ایک بندر کا درمیان راہ کی اور ہمکلام ہونا بھیم کا اوس سی جگاکر



سنا اپنی مطلب کا جب یہ سخن
نہ بند رہیں کوئی اسرار ہے
کہا اوس سی تقصیر ہو اب معاف
کہا بھیم نی تم ہو میری بزرگ
ہنومان نی وہ کیا قد بلند
ضیا ہر بن مو سی پیدا ہوئی
نہ باقی رہی تاب دیدار کی
زبان مثل نیسان ہوئی درفشان
تجھی چاہیں پھول جس رنگ کو
نکل آئیگا چاپلوسی سی کام
جو پہونچا وہ نزدیک باغ کبیر
درآیا گلستان مین بی خطر
چمن زار مین پھول چننی لگا

اوٹھانی لگا دم کو وہ پیلتن
بلا مین یہ رستہ گرفتار ہے
بیان کیجیے ماجرا صاف صاف
ہوا مجھسے بیجا گناہ سترگ
کہ کوتاہ تھی وہم کی بھی کمند
چمک برق کی اوسپہ شیدا ہوئی
کیا بند آنکھونکو اکبارگی
مین بیٹا ہون پونکا تجکو نشان
ہزارون ہین گلشن مین اوس رنگ کے
نہ کہنا زبان سی کوئی بدکلام
درآیا در باغ مین مثل شیر
ہوا جلوہ افروز اک حوض پر
ہر اک باغبان سر کو دھنی لگا

ہر مو مگر اوسنی جنبش نہ کی
کہا اس سی اب عاجزی کیجیے
کہا مین ہون اک خادم رامچند
یہ دل اب ہی مشتاق اوس شکل کا
سراپا ہوا جسم کا سرخ رنگ
جو شکل مہیب اوسکی آئی نظر
یہ دیکھا تو ہنونت عالی وقار
کبیر ایک رکھتا ہی تیار باغ
نہ راہ درشتی مین چلنا وہان
ملا جبکہ ہنونت سی پیشان
وہان جو مقرر نگہبان تھے
نہادھو کی جب دل ہوا مطمئن
ہوئی صاحب باغ کو یہ خبر

دل بھیم کو سخت حیرت ہوئی
خوشامد سی کام اسگھڑی لیجیے
مرا نام ہنونت ہی دلپسند
جو قد آپکا جنگ اونمین تھا
عیان آفتاب قیامت کا ڈھنگ
رہی کچھ نہ پھر اپنی تن کی خبر
بنی جسطرح تھی ضعیف و نزار
یہی جس سی گلزار جنت کو داغ
فقط روغن قاز ملنا وہان
ہوا کی طرح پھر ہوا وہ روان
وہ دہشت سی کیلا سپر جو گئے
گئی سامنی سی کثافت کی دن
بلایا وہین بھیم کو اپنے گھر



گل چننی بھیم سین کی باغ مین راجہ کبیر کے

تھمایا بعزت وسی اپنی پاس
کہا دلمین لانا نہ ہرگز ہراس

ہزارون نئی پھول رخصت کیا
ہر آیا دلی بھیم کا مدعا

جو ہو لونسی اوس گل کا دامن بھرا
بنا نکہت گل روانہ ہوا

دل دُرپدی سی نکالا وہ خار
طبیعت ہوئی کھل کی باغ و بہار

چمن بست و یکم در بیان کشتن دیوی کہ ہمراہ پانڈوان بسیر مدہ بود

نگہبان باغ کبیر ایک دیو
بھری اوسمین دنیا کی سب مکر و ریو

جٹاسُر تھا نام اوس بد انجام کا
سزاوار کیون ہو نہ دشنام کا

لہو سی فزون قلب اوسکا تباہ
جدہشٹر پہ تھی دشمنی کی نگاہ

بہ شکل برہمن وہ آیا وہان
جہان تھی بیابان مین چار جوان

جدہشٹر تھی عیار سی بیخبر
برہمن کی خاطر تھی مد نظر

جگہ اوسکو دی لطف سی بزم مین
وہ خونخوار تھا قتل کی عزم مین

رفاقت مین دن رات رہتا اوسکی
نئی بات مطلب کی کہتا اوسی

جدہشٹر کی دلمین کیا اپنا گھر
سخن مکر کی لب پہ شام و سحر

دکھاتا تھا ہر روز اک سبز باغ
مگر دل تھا لالی کی مانند داغ

شب و روز جو پائی فرصت مدام
اٹھا دیجئی صاف چارونکی نام

وہ آٹھون پہر اس کشش و پیچ مین
طبیعت تفکر سی اک رنج مین

یہ ڈر تھا نہ ہو دل کا مطلب عیان
چھپائی تھا دلمین وہ راز نہان

دل اوسکا نہ تھا فکر سی مطمئن
خدا ساز فرصت ملی ایکدن

ہوا تھا جو وہ دیونی سی پسر
اوسی یاد تھی دیو کی سب ہنر

گیا بھیم کی ساتھ بہر شکار
گیا دیو نی اون تینون پہ وار

ہر اک کو اوٹھالی گیا ناگہان
پھنسی دُرپدی بھی بلا مین وہان

نکل پنجۂ دیو سی چھٹ گیا
سب اسباب ہوش و خرد لٹ گیا

تجسس مین تھا بھیم کی وہ روان
تھکی پاؤن ہرگز نپایا نشان

کسی سی سُنی بھیم نی جب خبر
تفحص مین دوڑا ادہر اور ادہر

تجسس مین چھانی بیابان تمام
کہی کوہ کی قطع دامان تمام

کہ ناگاہ وہ دیو آیا نظر
پکارا کہ جاتا ہی تو اب کدہر

اوٹھا لیجاتا دیو کا چار بھائیون کو سوای بھیم کے



ادہر آجو لڑنی کا ارمان ہے
برابر ہی جنگ مین دو بہم
سر اک پیچ سی باندہ لایا اوسنے

یہی گو یہی صاف میدان ہے
نہ اسکو ضرر تھا نہ اوسکو ضرر
اوٹھا کی زمین پر گرایا اوسے

پھر اوہ لڑائی کا سامان ہوا
مگر بھیم اس فن مین اوستاد تھا
بنا جامۂ جسم پیوند خاک

عجب گرم کشتی کا میدان ہوا
لڑائی کا ہر اک ہنر یاد تھا
گریبان غمسی ہوا چاک چاک

کشتہ ہونا دیو کا بھیم کے ہاتھ سے



ہوئی پاک اوس دیو سی کائنات
فلک کو ہی اب اشتیاق وصال
وہان برگ بر نام تھا برہمن
مجھی آپکا حال معلوم ہے

چمن بست و دوم آمدن ارجن از نزد راجہ اند بعد پنج سال و رسیدن بکہ لوکش دفعہ سوم

جدہشٹر کو تھی یاد ارجن کمال
ہی مہمان اوسکی یہ بی وطن
کہ دل ہجر ارجن سی مغموم ہے

جدہشٹر نی چہوڑا وہ انکا مقام
بہت طرح کین اوسنی تعریف ارجن
مجھی بھی ہی اوس گم شدہ کی تلاش

ملی قید سی قیدیونکو نجات
کیا بدر کا آشرم مین مقام
زبان سی کیا رو رو حال بیان
یہ دل زخم فرقت سی ہی پاش پاش

وہانسی ہوئی وہ مسافر رواں
ہوا ایک جا اون سبہو کا مقام
پڑی جہول اوسپر جواہر نگار
ارابہ عقب اوسکی رشک بہار
سراپا وہ بحر جواہر مین غرق
قریب جدہشٹر جو آیا وہ ماہ
نکل بہیم سہدیو تہی سب نہال
وہان ذکر خالق تہا شام وسحر
تو کیا دیکہتی ہین ہوئی آسمان
جدہشٹر پر اندر ہوی مہربان
دن آتی ہین نزدیک اقبال کے
یہ کہکر بہیجا ارجن سی بولی وہان
بنی جسطرح ہی وہان جان پر
مٹایگا تو اونکا نام ونشان
قلم لکہی ارجن کی چالاکیان
ظفریاب آیا جو اندر کی پاس
نہایت جدہشٹر کو تہا انتظار
رکہیشر مکانونکو رخصت ہوئی
کہ ناگاہ اوٹہا وہان اک غبار
جو راہ تجسس مین رکہا قدم
زبان کو نہ تہی گفتگو کی مجال
اوس اژدرنی طاقت مین پایا خلل
کہا میری قبضی مین بہائی کی راج

تجسس مین ارجن کی ہر سو دوان
بیابان مین جمع تہی خاص وعام
ہوا اوس بیابان مین آشکار
مرصع مطلا جواہر نگار
چمکتا تہا زیور ہر اک مثل برق
ہوا اسکو خورشید کا اشتباہ
خوشی دروپدی کو ہی حاصل کمال
خوشی مین گدرتی تہی آٹہون پہر
سواری ہی اندر کی با عز وشان
زبان کرم سی کیا یون بیان
بڑی حشمت [illegible]
یہ کہنے کو آیا [illegible] یہان
مصیبت ہی نازل ہر انسان پر
ہنر کا بہی ہو جائیگا امتحان
دکہائین وہ دیوونکو سفاکیان
خوشی اوسکو حاصل ہوئی بیقیاس
کہ وارد ہوا ارجن نامدار
وہ لومس ہی جو پای فرصت ہوئی
ہوا اون عزیزونکو کچہ انتشار
یہ دیکہا کیا اژدہی نی ستم
بہت بہیم کا تہا پریشان حال
یہ خورشید مشرق سی آیا نکل
خدا نی دیا تہا مجہی تخت وتاج

بہت دیوتا بہی ملی راہ مین
کہ ناگاہ ایراپت اندر کا فیل
عجب دبدبہ طرفہ شان وشکوہ
بڑی شان سی اوسپر ارجن سوار
بدن پر وہ ملبوس تہا نور کا
سیاہی شب ہجر کی کہو گئی
رکہیشر برہمن ہر اک شاد کام
کہ آواز نقارہای فلک
مودب جو اوٹہی یہ تعظیم کو
بیابان کامک مین اب جائیے
غم ورنج ہو جائینگی دل سی دور
مچایا ہی دریا پہ دیوون نی شور
مجہی اونکی نابود منظور ہے
ارابہ سواری کا اپنا دیا
کیا سب کو بحر فنا مین روان
جو ارجن طلبگار رخصت ہوا
پہر آئی جو کامک مین وہ پرفطن
بیابان مین رہنی لگی وہ غریب
مگر بہیم اسدم نہ تہا اونکی پاس
لگی تک ہی چاہ دہن مین غرق
جدہشٹر کی دلکو جو صدمہ ہوا
قدم پر جدہشٹر کی سر رکہدیا
بدرجہ تہا اوج اپنی اقبال کا

بڑی شان وقدرت ہی اللہ مین
روان اسطرح جسطرح رود نیل
سراپا بلندی مین ہمشکل کوہ
ہوا سی کہین تیز رو راہوار
خجل جس سی جلوہ ہو ماہ کا
وہ خورشید نکلا سحر ہو گئی
سناتی تہی قصی ہر صبح وشام
سنی جو سبہون نی اوٹہائی پلک
جہکایا سر عجز تسلیم کو
اوسی سرزمین کی ہوا کہائیے
بہار آئیگی اس خزانمین ضرور
وہ خانہ شماری مین ہین بہ گرور
ہر اک دیو طاقت مین مغرور ہے
اوسی سمت دریا روانہ کیا
بلا سی غریبون نی پائی امان
بڑا بہاری رخصت کا خلعت ہوا
بنا پہر بیابان رشک چمن
سنو ایک دن کا یہ حال عجیب
جدہشٹر کو پیدا ہوا اک ہراس
عیان ہی فقط جسم مین شکل فرق
لگائی اوسی ٹہرہ گی اک شپ پا
بنا آدمی زاد وہ اژدہا
ستارہ چمکتا تہا اجلال کا

طبیعت نہ تھی لیکن انجام بین
برہمن نے دی جلکی یہ بددعا
ہر اک بات مین تم رہو کامیاب
یہ پوچھو اب آگے غریبونکا حال
قلم لکھی اب اور کچھ داستان
سنو مارکنڈے جو آئی وہان
بہر حال برہمن بھی ہی شاد کام
سراسر بھری جس مین مطلب کی بات
سنو ایک عابد کا اوشک تھا نام
بھری قہر کی جو اوٹھائی نظر
تنک ظرف تھا عابد تند دل
کیا در پہ عابد نے جا کی سوال
اطاعت یہ شوہر کی دلسے فدا
شب و روز کرتی تھی دل اور جان
وہ خدمت سے شوہر کی حاصل کمال
جو فارغ ہوئی کار شوہر سے وہ
نظر آئی جسدم وہ رشک قمر
زبانسے نکالی سخنہای گرم
نہین ہی یہان گرم ہونیکی جا
او دہ مین ہے گھر ایک صیاد کا
اوسی دم ہوا وہ رکھیشر روان
ہوئین جبکہ عابد سے آنکھین دو چار
سخن اوسنے قصاب کا جب سنا

اوٹھائی جو نخوت سے سر برہمن
مین انسان سے بنگیا اژدہا
کہین سے جدا ہو کہین آفتاب

وہ زنار دارونکو تکلیف دی
تری ہاتھون لکھی تھی میری نجات
خدا دشمنون پر مظفر کرے

نہ سمجھا مشقت کہارونکی لی
دعا دیتا ہون مین اے نیک ذات
تجھے بادشاہون کا افسر کرے

چمن بست و سوم در بیان حکایتی کہ زن از خدمت شوہر گوہر سعادت بکف آورد

سنین لیسی مشتاق تازہ بیان
سر مکیشن تشریف لائی وہان
گذرتی تھی عشرتمین ہر صبح و شام
اگر سنئی سے انسان کی ہو نجات
مگر اوسکا زیر شجر تھا مقام
جلی آتش خشم سے بال و پر
تکبر کی آتش ہوئی مشتعل
کھڑی تھی وہان اک زن خوشجمال
نہوتی تھی خدمت سے دم بھر جدا
فدا اوسکے قدمونپہ تھا نقد جان
زمانے کا تھا دل آئینہ حال
برآمد ہوئی لیکے کچھ گھر سے وہ
چھپا آتشین اوسکا تیر نظر
کہا اوس عفیفہ نے ہی جا شرم
مناسب ہی ٹھنڈے ہو گرمی ذرا
وہ شاگرد ہی کامل استاد کا
ہوا اسطرح جلد پہونچا وہان
کہا دیر سے تھا ترا انتظار
دل آئینے کی شکل حیران ہوا

جو کامک مین رہتے تھے وہ دیوتون
سنائی انہین خیریت کی خبر
لکھون مارکنڈی کی اب داستان
اونہین داستانونسے ہی داستان
کسی جانورنے جو بیچان کی
گرا نخل سے مرغ بنکر کباب
ہوا شہر مین بعد چندے گذر
وہ گھر اکی عابد کو اندر گئی
عبادت سمجھتی تھی اس کام کو
ہوئی کار شوہر مین مشغول وہ
یہ عابد رہا در پہ امیدوار
رکھیشر کو اوسکا تھا جو انتظار
جو آنکھین ہوئین اونکی اوس سے دو چار
نہین ہو نہین وہ طائر خستہ جان
حرارت فقیرونکو زیبا نہین
وہان جاؤ تلقین کریگا تمہی
نظر آیا اک شخص احباب مین
نشان دہ ہوئی جبسے وہ کدخدا
خداداد اوسکا صفا تھی ضمیر

ہوا تھی وہان موسم برشکال
بیابان بنا صاف رشک چمن
کہ اچھی ہین سب بدی کو پسر
جدا نثر سے قصے کیجیے وہ بیان
فوائد سے خالی نہین یہ بیان
گری سر پہ جسدم طبیعت جلی
بنا جلکی مانند اخگر کباب
سر راہ تھا اک برہمن کا گھر
اوسی بہیک کا منتظر کر گئی
بہاتی تھی وہ اپنے انجام کو
جناب خدا مین تھی مقبول وہ
کیا دیر تک بہیک کا انتظار
لگی دیر غصہ ہوا شعلہ بار
بھبوکا بنا جلکے دل ایکبار
جلا آتش خشم سے جو وہان
غریبون پہ آتا ہے غصہ کہین
جلانا کچھ آسان نہین ہی مجھی
وہ مشغول تھا کار قصاب مین
اوسی وقت سے ہی ترا انتظار
بہت آپکو اوسنے جانا حقیر

تحیر کی دریا مین تھا غوطہ زن
مین خود جانور ذبح کرتا نہین
پھری اب اودہر سے عنان قلم
سنائی نئی حال نیرنگ چرخ
سنی او سنی ارجن کی جو داستان
ملا دیوتونسے بھی سامان جنگ
غریبونکا صحرا مین ہی اب مقام
ابھی سہل اِس درد کا ہی علاج
یہ آتش اوڑائی کی چنگاریان
جو کامک مین ہی گلہ ہا و گاو
اگر حکم ہو او سطرف جائین ہم
کہا مجکو پہونچی ہی یہ سچی خبر
جدہشٹر نکل اور سہدیو بھیم
اودہر سے نہ ہم دل شکستہ پھرو
بیابان مین ہین وہ گوشہ نشین

کہا اوس سے قصاب نے یہ سخن
چھری اوسکی گردن پہ پھیرا نہین

مصفا جو ہی قلب کا آئینا
سدا مول لا کر مجھے بیچنا

چمن پشت و چپا رم رسیدن جرجودہن در کامک بن و گرفتار شدن بدست بد گندہ پان

نہین ایک انداز نیرنگ چرخ
ہوا گوش زد ہر ہنر کا بیان
مہیا ہی اسباب میدان جنگ
نہ لشکر نہ حشمت نہ کچھ احتشام
نہین فوج و لشکر کی کچھ احتیاج
بچیگا نہ چلنی سے یہ دود مان
نہ اس دہوپ مین کمہلا گئی ہون وہ تاو
او نہین اپنی آنکھونسے دیکھے آئین ہم
کہ ارجن نے سیکھی ہین جنگی ہنر
بیابان کامک مین ہین سب مقیم
مقید بہر و دست بستہ پھرو
ہمین کچھ نہین اونسے پیر خاش و کین

سنو حال جرجودہن بیوفا
سب آسان ارجن کی مشکل ہوئی
ہوئی آتش کینہ کچھ اور تیز
ابھی قتل بے شبہ آسان ہے
وگرنہ یہ شعلہ اوٹھائی گا سر
یہ تدبیر آئی جو سبکو پسند
او نہین ایک مدت سے دیکھا نہین
وہ سلطان بے چشم تہا کور دل
مہادیو اندر ہوی مہربان
مبادا اگر ہین تجکو مغلوب وہ
سکین ایک تہا دشمن خاندان
عبادت سے اونکو سروکار ہے

یہ سب فیض خدمت ہے ماں باپ کا
زبان برہمن کی ہی بد دعا
چلی داستان مین زبان قلم
جفا جو ستمگار اہل وفا
ملاقات اندر سے حاصل ہوئی
تصور ہوا دلمین یون شعلہ ریز
وہی فوج ہین اور بیابان ہے
کہ پہونچی گا اس خاندان پر ضرر
کہا باپ سے اپنے ای عقلمند
نہون مفت مین رایگان وہ کہین
طبیعت تھی بدنامیونسے خجل
سکھائین وسے ناوک اندازیان
سزا دین تری فوج کو خوب وہ
روان یون ہوئی اوسکی تیغ زبان
لڑائی نہ آپسمین تکرار ہے

آنا جرجودہن کا کامک بن مین



ہمین جو دن غریبونسی مطلب نہین
برادر مین ہم پیش عقرب نہین
پڑی کان مین جب دُرشاہوار
کہا کوردیدہ نی بہی اختیار

جو تہا شاہ جرجودہن دل سیاہ
روانہ ہوا لیکے فوج و سپاہ
ہوئین منزلین طے تو پہونچا وہان
مگر دلمین رکھتا تہا کینہ نہان

جُدہشٹر پہ وہ زہر کھائی ہوئے
زمین سر پہ ناحق اوٹہائی ہوئے
مقرر تہی صحرا مین جای قرار
شب و روز در پیش سیر و شکار

گذرتی تہی عشرت مین آٹہون پہر
وہان ناچ اور رنگ شام و سحر
غرض ایکدن انکی خدمتگزار
کہ حاصل تہا سب طرحکا اختیار

یہ چاہا بنائین وہان اک مکان
زمین سی ہو رفعت مین پیوست آسمان
بیابان مین ایک تالاب تہا
مصفا گہر سی کہین آب تہا

وہان چیترسین ایک گندہرپ تہا
بنا تہا وہ مختار تالاب کا
اوسیکی نگہبان مامور تہے
بہت قوم انسان سی دور تہے

ہوی اونکی لوگونسی جو باہی جنگ
جو اس دشمن جان نی دیکہا یہ ڈہنگ
سمائی تہی سر مین تکبر کی بو
ہوا فوج گندہرپ کی روبرو

جو افواج گندہرپ تہی تیز دست
کیا اوسنی لشکر کو پامال و پست
گرفتار دام بلا مین کیا
کسیکو وہانسی نہ جانی دیا

گرفتار ہونا جرجودہن کا فوج گندہرپ مین



چمن بست و پنجم رہا گردانیدن ارجن جرجودہن را بحکم راجہ جدہشٹر

قلم اب کری قید یونکو رہا
کہ نازل ہی زندان کی اوپر بلا

پہنسا جب وہ جرجودہن پُرغرور
پڑا عیش و آرام مین اک فتور
سکھن جو وہانسی بچا بہاگ کر
پریشان خاطر تہی دل منتشر

جدشٹر کی پاس آیا روتا ہوا
نہین کوئی اس جا تمہارے سوا
کہا خوب پائی حسد کی سزا
اگر ہمسی اور اونسی ہی کچھ کلام
اگر غیر اوپر کرے بد نگاہ
ہوئی پھر وہ ارجن سی یون نکتہ سنج
زبان آوری کا وہ ہوا اہتمام
یہ سنکر دلاور وہانسی چلا
کیا عذر ارجن نہ اوسنی قبول
خلاصہ وہ گندہرپ عالی مقام
رہائی جدشٹر کی ہی اختیار

رخ آب خجالت سی دہوتا ہوا
کرو دور اونکی سرونسی بلا
یہی تھی بس اعمال بد کی سزا
نہین اوسکا ہی اسگھڑی انتقام
سزا دین اوسی چلکی ہی اشتباہ
دلاور ہی تو دور کر اونکا رنج
نکل آئی شیرین کلامی سی کام
وہ ناوک کبھو تو کمانسے چلا
ہوا آشتی سی نہ مطلب حصول
ہوا آکی ارجن سی یون ہمکلام
اسیرون کو اونپر کرو تم نثار

کیا حال اپنا مفصل بیان
سنا بہیم نی جب اسیرونکا حال
جدشٹر کو آیا سخن ناپسند
لڑین جسقدر چاہین آپس مین ہم
او نہین قید مین دیکہین گوارا نہین
کیا چاہیے بھائیونکو رہا
اگر ہو وہ گندہرپ جویائی جنگ
جو گندہرپ کی پاس آیا جوان
ہوا گرم بازار پیکار و جنگ
کہ اندر کی مجکو اجازت نہین
یہ کہکر جدشٹر کی پاس آئی وہ

پڑی جا کی زندان مین کورون
ہوا غنچہ دل خوشی سی نہال
کہا اوس سی خاموش ہی عقلمند
کسیکو نہین رنج اندوہ و غم
طبیعت پر ایسا اجارا نہین
بلا مین ہین مجبس کو وہ مبتلا
نہ کرنا لڑائی مین ہرگز درنگ
کلام آشتی کی کبھی سب بیان
کیا قافیہ اوسکا ارجن نی تنگ
جو تمسی لڑون یہ مروت نہین
اسیرونکو بھی ساتھ ہی لائی وہ

گرفتار کرلانا گندہرپون کو جرجودہن سمیت ارجن کا راجہ جدشٹر کی پاس



جدشٹر نی سبکو چھوڑا یادہان
وہ مہمان بنی یہ بنا میزبان

ادا سب ہوئی مہمانی کی رسم
بجالائی یہ مہربانی کی رسم

روانہ ہوئی جب وہ سوی وطن
ہوئی دیر دی اونیہ کچھ خندہ زن

جدشٹر نی یون منع اوسکو کیا
یہ ہنگام خندہ نہین دلربا

بعید آدمیت سی یہ بات ہے
جہان نہین کبھی دن کبھی رات ہے

چمن بست و ششم دربیان خجالت کشیدن جرجودہن و نشستن بر کنار گنگ

خجالت کشیدہ ہی اسدم قلم
کری شرمسار کی حالت رقم

سنو حال جرجودہن شہر بکین
شب و روز اندوہ مین بیکین

چھوڑایا جدشٹر نی زندان سے
کیا زیر بار اوسنی احسان سے

اسی سی وہ بحر ندامت مین غرق
خجالت سی دریای غم مین غرق

جو ہمراہ تھی فوج رخصت ہوئی
کہ تجویز ترک حکومت ہوئی

روانہ کیا جائین سب اپنی گھر
عبادت کو بیٹھا لب گنگ پر

ندامت ہوئی سخت دلکو ملول
کری کیون نہ گوشہ نشینی قبول

جدشٹر ہوا باعث مخلصی
نکیون تلخ ہو شربت زندگی

کرن آشنا تہا نہ اس حال سے
نہ آگاہ تہا غم کی احوال سے

جہان تہا یہ جرجودہن خستہ دل
خجالت زدہ شرمسار و خجل

وہان آکی تعریف کرنی لگا
دم اسکی شجاعت کا بھرنی لگا

کیا تمنی گندھرب کا سامنا
یہ مغلوب کرنا بڑا کام تہا

جو خستہ جگر نی سنی یہ سخن
کہا حال دل کا بگوش کرن

بدرجہ جو خاطر شکستہ ہوئی
خجالت کی زخمون سی خستہ ہوین

طبیعت مین ہی اپنی تجویز آج
دُوساسن کو اب دیجیی تخت و تاج

اوسی جانشین اپنا اب کیجیی
بیابان کا راستہ لیجیی

دکھائین گی کیا چل کی منہ شہر مین
یہ جینا نہین موت ہی دشمن

ہوئی ہم جدشٹر کی احسانمند
نکیون زندگی دلکو ہو ناپسند

نہایت ہی اس غمسی خاطر ملول
خجالت ہوئی سخت دلکو ملول

دُوساسن نے جسدم سنی یہ کلام
لیا ابرنیسان کا آنکہو نسی کام

مری جی کو ہی زندگانی وبال
نہایت ہی اپنا پریشان حال

کہا مجہسے سرزد نہو گا قصور
کرون سلطنت مین تمہاری حضور

مژہ عین دریا بہانی لگی
وہ اشکونکا طوفان اٹھانی لگی

شہ اوینگی اکدن مین سب آبرو
ہوا جسم مین غمسی پانی لہو

دل و جان سی سب بھائی تہی فدا
دکھاتی ہین دشمن کو بحر فنا

عبث ہی یہ بیہودہ دلپر خیال
کرو دور دل سی یہ رنج و ملال

کرن نی بھی اپنی بچھائی بساط
کہا جا کی اندوہ آئی نشاط

رعایا اگر خیر خواہی کرے
نہ احسان کا بوجھ سرپر دہرے

اونہون نی جو امداد کی اسقدر
رعیت کی مانند ہین سربسر

بہرا تہا جو باتو نمین اعجاز خوب
کرن نی طلار وغن قاز خوب

سمجھتی ہین اس بات مین افتخار
عنایت کی رہتی ہین امیدوار

یہ کہکر وہ افسون پڑہنی لگا
عبادت کا مضمون پڑہنی لگا

دل غمزدہ سے نکالا وہ خار
کیا دور خجلت کا سارا غبار

کہا مین کرونگا مدد وقت جنگ
نہو دل میں وہ خستہ دل اپنی تنگ

جنون کا خدا ساز فرمان روا
قریب کرن آکی حاضر ہوا

جماؤنگا میدان مین جسدم قدم
دکھاؤنگا سب دشمنونکو عدم

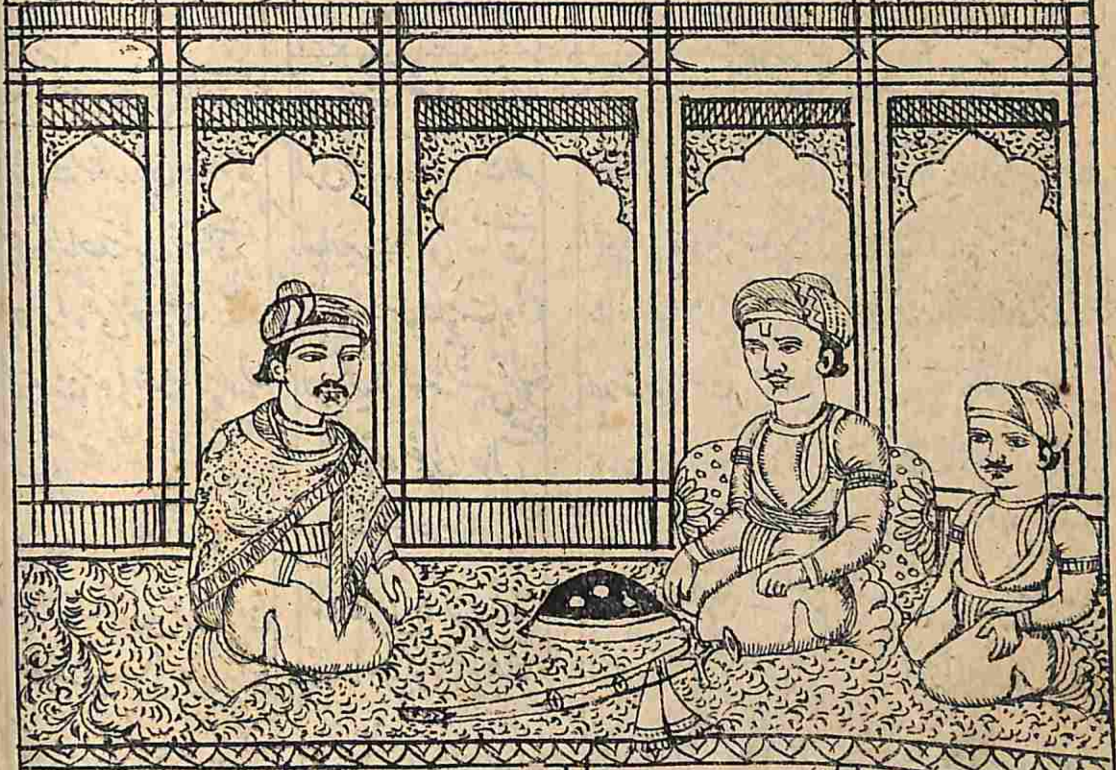
کرون حشر برپا وہ میدان مین
کہ ہو جای سب فیصلہ آنمین

یہ سنکر وہ بیدل قوی دل ہوا
وہانسی روان سوی منزل ہوا

جو داخل ہوا گھر مین وہ بد دماغ
دیا تازہ بھیکم پتامہ نی داغ

جدشٹر کی خوش نیتی یہ بہی تہی
جو زندان دشمن سی مہلت ملی

آنا جرجودھن کا اپنے گھر مین



مروت پر اوسکو نہ تھی کچھ نظر
وگرنہ بنی تھی ہر اک جا قہر
رہائی وہان سخت دشوار تھے
ہراک فکر و تدبیر بیکار تھے

کہا پھر کرن نی کہ ای شہریار

چمین نسبت ہفتم جگ راجسو کہ جرجودھن ہووہ

سراپا ہوا دور لیسی غبار

دیا آپ ہی جگ کو انتظام
جدشٹر اسی سی ہو نیگا نام
پسند طبیعت ہوا یہ سخن
مرتب ہوئی جگ کی انجمن

کرن شکل ارجن پھر اجار ہو
وہ راجاؤ نکو لایا با آبرو
مہیا ہوا جملہ ساماں وہان
ہوئی ایکجا آ کی مہمان وہان

جدشٹر کو قاصد بلانی گیا
نہ آئی جواب اسطرح سی دیا
کرینگے نہ اب فرق عدیمین ہم
نہ کھینچینگے بستی مین چلکر قدم

لڑائی کا میدان منظور ہے
ملاقات اب جگ کی دور ہے
خلاصہ ہوا جگ کا اختتام
بنا جسطرح سی دیا انتظام

مہیا وہ اسباب جاہ و حشم
تفصیل سب حال گر ہو رقم
زبان قلم تھک کی خاموش ہو
یہ سرعت زبانی فراموش ہو

لٹائی بہانتک وہ لعل و گہر
بنا کان زر ہر برہمن کا گھر
دیا اسقدر نقد و اسباب مال
کہ لینا ہوا اوسکا سبکو وبال

زمین پر بچھی ایکجا وہ انبار زر
چمین نسبت ہشتم وہ بیان
بیان سب وگفتن حکایت ہی ہم محتاج
کہ گاو زمین کی بنی جان پر

فلک کو ہی سیر بیابان پسند
جو کامک مین رہتی تھی وہ دردمند
گذرتی تھی عسرت مین اوقات حیف
دلونپر تھا اک رنج دہرا حیف

بیاس ایکدن پھر جو آئی وہان
کیا حال عسرت سب اونسی بیان
کہ ہم تنگدستی سی ہین شرمسار
طبیعت ہی افلاس سی بیقرار

ہوئی بند صد حیف ابواب خیر — نہیں پاس کچھ اپنی اسباب خیر
اگر بینوائی میں ہو خیر کم — بہت اجر اسکے ہیں بیجا ہی غم
پریشان تھا خرمن اوقات کا — وہ فاقونسی تھا مورد آفات کا
کئی دن نہ حاصل ہوا کچھ طعام — ٹیری رنج و غمسی کٹی صبح و شام
کہ ناگاہ ڈربا سا پہونچی وہان — برہمن کیصورت پئی امتحان
جو مرد خدا تھا وہ زنار دار — کہا بھوک سی ہم نہو بیقرار
نہ حاصل ہوئی اوسکو آسودگی — شکایت زبان پر نہ بھوک کی
اونہونے کیا سب تناول طعام — بچہوڑا وہان ایک حصی کا نام
دعا ہی مری روز امید و بیم — خدا دیگا اسکی جزای عظیم
جدشتر نے جب یہ سنی داستان — یہ کی عرض اونسی کہ ای مہربان
زبان مبارک سی عالی بیان — دروغ آنی پائی نہ ہونٹھو تلک یان
مگر ظاہر و باطن اوسکا ہو پاک — کسیکا نہ دل اوس سے ہو دردناک

بیاس اسطرح سی ہوئی تیز زبان — نہو خشک اس غمسے اُس نوجوان
سنو ایک مفلوک تھا برہمن — پسر اوسکی تھی چار اور ایک زن
اوسی پیشہ خوشہ چینی سی کام — بسر اپنی اوقات کرتا مدام
زبانوں پہ افلاس و غم کا گلا — خدا سا نہ تھوڑا سا غلہ ملا
کئی دن کا فاقہ کیا آشکار — کہ فاقونسی اونکی تھا افزون شمار
بڑی خاطرین کین اسے بٹھایا او — جو حصہ تھا اپنا کھلایا اوسے
سمجھتا تھا وہ برہمن کی قدر — پکایا تھا جو کچھ کیا اوسکے نذر
جو حاصل ہوئی دلکو آسودگی — تو یہ گفتگو اوس برہمن سے کی
یہ نخل سخاوت نے بخشا ثمر — ملا اوس برہمن کو جنت میں گھر
سخاوت سی بڑھ کی سبب دوسرا — کہو باعث رستگاری ہی کیا
بچا ہی کبھی دلسی آزار خلق — نہ دیکھی خزاں اوس کے گلزار خلق
سوا اسکی کشتہ ہو زیر حسام — ملی باغ جنت اوسی لاکلام

جدشتر نے اک روز دیکھا یہ خواب — دل گلہ آہوان ہی کباب

چمن بست و نہم در بیان بردن جیدرتھ دروپدی را

بہی عرض کرتی ہیں وہ دلفگار — ہزاروں ہرن ہوگئے ہیں شکار
گئی نیند اوٹھی جو وقت سحر — تلاش اور صحرا کی مد نظر
تجسس میں صحرا کی ہرسو دوان — زمیں میں وہ دریا کی صورت روان
ہوا اوسجگہ جیدرتھ کا گذر — رخ دروپدی پر گئی جو نظر
سنا دروپدی نے جو اوسکا سوال — ہوئی آگ کی شکل غصے سے لال
تری سر پہ ہی آج شامت سوار — کہ اقبال ادبار سی ہی دوچار
قضا ہی تری جان کی تاک میں — یہ ملجای کی آبرو خاک میں
وہ تیغ نظر کا جو مجروح تھا — بدن جوش الفت سی بے روح تھا
کہا منع ہرچند اوسی ہوم نے — سنا کچھ نہ اوس شہ معصوم نے
نکلٹ کر جو آیا برنگ صبا — بیان دہوم نے ماجرا سب کیا

ترحم بھی واجب ہی ہم پر ضرور — نہ یہ نسل ہو منقطع بی قصور
بنی دروپدی کی نگہبان دہوم — وہ مرتاض تھی اور اہل علوم
سنو ایک دن کا نیا ماجرا — ہوئی دروپدی پر یہ نازل بلا
کیا تیر الفت نے سینہ فگار — ہوا اوس سی یہ عقد کا خواستگار
نہ آئی دل زار کو اوسکی تاب — دی سخت ترسیحیا کو جواب
مری پاس سی جا کہیں دور ہو — جو ہی پاس غیرت تو کاہی کو ہو
جدشتر کو جب یہ خبر جا لگی — گھڑی بھر میں عزت اوتر جائیگی
نہ تھا پاس انجام مغرور کو — بٹھایا ارابی پہ اوس حور کو
جدشتر نے دیکھا وہاں بد شگون — یہ سمجھا کہ ہیں اسکا بھی کچھ زبون
سنی بھیم و ارجن نے یہ داستان — تجسس میں اوسکی ہوئے سب روان

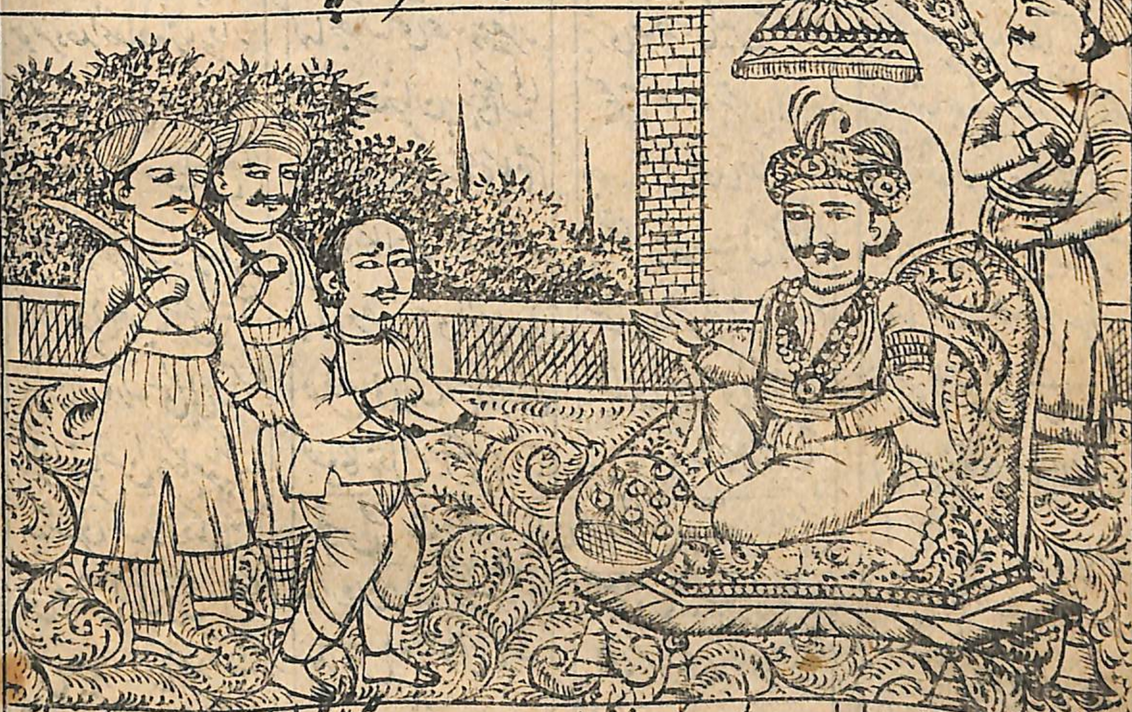
قضا کی طرح پہونچی اگنی مین
لڑائی کی مطلق نہ لایا وہ تاب
بھلا بھاگ کی تو کہان جائیگا
دیئی اوسکی بالونکو وہ پیچ و تاب

ارا بہ لیا گھیر میدان مین
گریزان ہوا معرکی سی شتاب
عبث تو کرین کہا کہ مر جائیگا
گرفتار تہکے کھینچی خانہ خراب

جو آنکھین ہوئین جیدرتھ سے دوچار
مگر بھیم و ارجن سی بچتا تھا کب
سخن تھا زبانپر کہ پہونچی قریب
نہ باقی تھی دہشت سے ہوش و حواس

کیا گرم ہنگامہ کارزار
تعاقب کیا اور کہا بی ادب
پھنسا اونکی پنجون مین وہ بدنصیب
جو قیدی کو لائی جدشٹر کی پاس

گرفتار آنا جیدرتھ کا راجہ جدشٹر کے پاس



تو بولا جدشٹر سے ہو نہین غلام
کہا خیر جا اب خطا کی معاف
نہایت اوسی شاق تھی زندگی
سلیح ایک اوسوقت اوسکو دیا
سوا اوسکی اورونکی ہی یہ اجل
جدشٹر کو تھا رنج عسرت کمال
غم و رنج ہر روز دیتا ہی چرخ
کسی اور پہ یہ مصیبت پڑے

سزا پائی جیسا کیا زشت کام
کدورت تھی اوسکو یہ سنتی ہی صاف
کہ ذلت سی حاصل ہوئی مخلصی
زبان نی مگر یہ اشارہ کیا
نکلجائیگا فوج دشمن کا بل

بہت عذر خواہی سی آیا جو پیش
جو بند گران سی رہائی ملی
عبادت کو دریا پہ بیٹھا وہان
دم رزم ارجن نہ کام آئیگا
جو حاصل ہوا دل کا یہ مدعا

جیمن سی امر و بیان گفتن مارکنڈی کا حکایت عمر رام چندر کے

عوض کیکا یہ سی لیتا ہی چرخ
کسی اور پہ بھی یہ آفت پڑے

زبان مبارک سی ارشاد ہو
یہ نازل ہوئی ہی کسی پر بلا

جدشٹر کی دل سی ہو دور تیش
تو سیدھی بیابان کی راہ لی
مہادیو اوسپر ہوئی مہربان
یہ بیکار رہو گا خطا کھائیگا
گھر آیا وہانسی قوی دل ہو
کہا مارکنڈی سی ای خوش خصال
کہ دل قید کلفت سی آزاد ہو
پریشان یون جنگو نہین ہی بجا

سنا مارکنڈی نے جب یہ سوال
وطن اور گھربار چھوڑا تمام
کیا بات پر باپ کی ترک راج
بیابان کی بھیل بجائی طعام
ہوا اور بھی اونکی جانے سے غم
تجسس مین صحرا لگی چھانتی
وہ تھا زور و قوت ہنومان مین
ہوا شہر لنکا مین وہ قتل عام
جو صحرا نوردی ہوئی اختتام
جو کچھ اونپہ گذرا وہ مرقوم ہے
بیابان نوردی کا کچھ غم نہین
مگر دروپدی کا ہے اک درد و غم
دیا مارکنڈی نی اسکا جواب
عبادت مین اوقات تھی وسکی صرف
مقدر مین تیری نہین ہے یہ رنج
جو پیدا ہوئی دختر ماہ رو
کہ ناگاہ نارد نے آکر کہا
بیابان مین ہے وہ گوشہ نشین
مگر اوس مین ہے ایک عیب قوی
بدلی اور شوہر کی تھی جستجو
وہ انسان جو پاکیزہ اخلاق ہے
سنا ماں نی دختر کا جب یہ کلام
مگر ساتھ تھی دختر رشک ماہ

کہا دروپدی سے ہو رنج و ملال
عزیز و اقربا ایک آیا نہ کام
نظر پھیر لی جانب تخت و تاج
خدا کی عبادت تھی ہر صبح و شام
لگے اور سینے پہ تیر الم
شب و روز دریا لگی چھانتی
دیا پھونک لنکا کو اک آن مین
مٹا لوح ہستی سے اونکا نام
سحر سے مبدل ہوئی غم کی شام
بیابان نوردی کی اک دھوم ہے

سنایا وہ سب قصہ رام چند
نچھوڑا اگر اونکا سیتا نی ساتھ
فقیروں سے بڑھ کر پریشان حال
وہ راون بھی سیتا کو ہر لیگیا
ہوا دل کو اک تازہ رنج فراق
دکھایا غم ہجر نے روز بد
کیا قتل دیوونکی افواج کو
وہ سیتا جو گم تھی ہوئی دستیاب
وطن مین پھر آئی ملا اونکو راج
یہ احوال سب نظم مین ہے رقم

چمن سی و یکم در بیان گفتن مارکنڈی حکایت ساوتری کہ زنی صالحہ بود

وفاداری ہین اوٹھائی الم
حقیقت یہ رنج ہے بیحساب
سنو ایکدن کا یہ حال شگرف
مگر ہو گئی لڑکی یہ شکل قمر
ملی اوسکو اس اسم سے شہرہ
یہان اک دست سین ہے یاد
پسر اور زن اسکی اوسکی قرین
کہ باقی برس دن کی ہے زندگی
یہ گویا ہوئی ماں سے وہ ماہ رو
صفات حمیدہ مین بیشک ہے طاق
کہا جاکے راجہ سے وسکا پیام
جلو مین سواری کی اقبال و جاہ

یہ رنج و الم دل مین ہین بیقیاس
سنو ایک راجہ کی تم داستان
کہ بیرہمان ہوئی ناگہان آشکار
زبان زد ہوا ساوتری اسکا نام
ہوئی نوجوان جبکہ وہ گلعذار
زمانے کی ہاتھوں سے وہ تنگ ہے
وہ فرزند ہے سطرح باہنر
کہا اپنی رانی سے راجہ نے حال
بڑا ہے یہ شرم و حیا کا مقام
یہ صحبت غنیمت ہے اکسال کی
یہ پیغام سنکے وہ شاہ جہان
صحاری مین رانی بھی ہمراہ تھی

رہی چاردہ سال صحرا پسند
بیابان کی خدمت تھی لچھمن کے ہاتھ
لپیٹی بدن پر درختوں کی چھال
بیابان سے اپنے گھر لے گیا
لگا ہاتھ صحرا مین گنج فراق
لڑائی مین کی بندرون نی مدد
تہ کردیا اک قلم راج کو
گہن سے چھٹا ایک پیک آفتاب
وہی عیش و عشرت وہی تخت و تاج
مسیحی کی آیا ہے زیر قلم
طبیعت زمانی سے برہم نہین
اسی درد سے ہے طبیعت اداس
نہ تھا اوسکی فرزند آرام جان
کہا اوس سے اک شاہ عالی وقار
تری سلطنت کا ہے اوس سے قیام
پدر فکر شادی مین تھا بیقرار
کہ گردون دون بر سر جنگ ہے
صفات حمیدہ ہین پیش نظر
نہ اوس نی کیا اس سخن پر خیال
سنو کان سے اور شوہر کا نام
بدی آگئی جو کچھ ہو اعمال کی
ہوا اوس بیابان کی جانب روان
وہ راز نہان سے نہ آگاہ تھی

شادی ساوتری کی پسر راجہ دمن کے ساتھ



نہو طول مطلب سے ہی مدعا
وہ دختر نہایت ہی شائستہ کار
مگر ہر گھڑی تھا دنون کا شمار
وہ مدت کی دن جبکہ آئی قریب
کہ دونون ہوئے سوے صحرا روان
نمایان ہوئی شان پروردگار
نمایان ہوا ایک جانب سے مرد
ہوا اوسکا دہشت سے چہرہ رنگ زرد
جو اوس شخص نے اوسپہ پہینکی کمند
اجل نے بہی دیکہا کہ آتی ہے زن
یہ سنکر وہ عورت ہوئی تر زبان

خلاصہ ہوئی رسم شادی ادا
لباس فقیری کیا اختیار
اجل کی شب و روز تہی انتظار
ہوئی غمزدہ وہ زن خوش نصیب
تجسس مین ہیزم کی ہر سو روان
زمین پر گرا کہا کی غش ایکبار
بدن پر غریب تہی پوشاک زرد
بر آمد ہوا ناف سے اوسکی مرد
ہوا قید وہ یہ ہوئی دردمند
یہ اپنی زبان سے سنایا سخن
تری پاس سے میرے شوہر کی جان

بندہا عقد اوس کا اسی کلمے ساتہ
بدن سے کیا اپنی زیور جدا
غذا کی بہی تقلیل مد نظر
گیا سال آیا وہ روز اجل
مگر سنو اوسکی تہا شوہر کا نام
لیا زن نے زانو پہ شوہر کا سر
مگر پاس رکہتا تہا اپنی کمند
بقدر سر انگشت تہا اوسکا قد
جو سمجھی کہ شوہر کی ہی یہ قضا
کہ آنا مری ساتہ بیکار ہے
بدن مین ہے جبتک کہ یہ جان زار

بہت مال و اسباب و زر آیا ہاتہ
شب و روز شوہر پہ دل سے فدا
عبادت مین مشغول آٹھون پہر
یہ تدبیر کیا اوسنے کی بر محل
تسکار افگنی سے وہ رکہتا تہا کام
کہ ناگاہ یہ شکل آئی نظر
در آیا قریب زن دردمند
ضیا مین وہ خورشید برج اسد
چلی اوسکی پیچھے زن پارسا
رہائی مقید کی دشوار ہے
نچھوڑونگی پیچھا ترا زینہار

قضانی کہا ای زن پارسا
خداسی کردن اوسکو سدم اجتنب
قضانی جو مانگی خداسی دعا
اجل نی کہا اب ہی کیا مدعا
مگر چاہیی اوسکو اب تخت و تاج
یہ کہکر چلی پیشتر پھر قضا
دعا دی کہی آگی ہوئی وہ روان
کہا یہ سخن آنا بیکار ہے
کہا بطن میری سی ہون سو پسر
نچھوٹی مگر مجھسے راہ چلال
چھٹا مرغ شاہین کی صید سے

اجل نی کہا تجھسی شوہر جدا
ہوئی گلفشان اس روش غنچہ لب
ملا عین دل کا اوسی مدعا
نچھوڑیگی شوہر کو تیری قضا
ترک جاہ و حشمت کی ہی احتیاج
کہا زن نی اک اور ہی مدعا
نچھوڑا مگر زن نی پیچھا وہان
کہ جی اوٹھنا مردی کا دشوار ہے
اجل نی کہا دیگا خالق ثمر
اجل نی کہا تونی کی مجھسی چال
رہا جان شوہر ہوئی قید سے

سوا اوسکی جو کچھ کہ دشوار ہو
کھلین آنکھین شوہر کی پا کی
ہوئی اوسجگہ سی اجل پھر روان
کہا زن نی آسان مشکل ہوئے
کہا اوسنی دیگا خدا ہی کریم
پدر پر کری لطف رب قدیر
اجل نی جو دیکھا کہ یہ سیاہ وار
سوا اوسکی جینی کی جو کچھ ہو کام
زن پارسا بولی پھر ای اجل
دیا تونی مجھکو نرالا فریب
زن پارسا نی جو پائی مراد

زبان مبارک سی اظہار ہو
کہ ہی کور چشمی سی تنگ اوسکا جی
زن پارسا چاہی اوسکے دوان
کہ بینائی آنکھونکی حاصل ہوئے
گلستان مین آئیگی باد نسیم
کہ پیدا ہو اولاد اوسکی کثیر
نہین چھوڑتی ہی عقب زینہار
وہ دینی کو موجود ہون لاکلام
پڑی آبرو مین نہ میری خلل
مگر مطمئن ہو دل ناشکیب
دل غم رسیدہ ہوا شاد شاد

زندہ ہونا شوہر ساوتری کا



ہو اسیطرح اپنی شوہر کی پاس
ہر اک آنکھ اندہوں کی روشن ہوتی
خدا نے دیئے اونکو سو سو پسر
سنو اک شب کی نئی داستان
نہین تو کسی شی کی دینی مین شک
کرن نے کہا یہ بہت ہی محال
یقین ہی کریگا نہ رد سوال
عوض اسکی لینا کچہ اوس سے ضرور
ہوئی وہ شب خواب جب دم سحر
سنایا سخن یون دم کارزار
قلم سیر جنگل کی کب تک کرے
ہوا بارہوان سال جب اختتام

برائی خدادا دوہ لگی آس
فدا او سیہ شہلا کے گلشن ہوئی

وہ شوہر جو مردہ تہا زندہ ہوا
ہوئی سلطنت بہی سر نو نصیب

چمن سی دوم آمدن اندر بصورت برہمن پیش کرن و بردن زرہ و گوشوارہ

رقم سے ہی روشن قلم کی زبان
زرہ گوشوارہ ہی اندر پسند
کرو نگا نہین رد اوسکا سوال
کہا پہر کرن سے کہ اے خوش خصال
کہ آسان مشکل ہی وقتی حضور
برہمن کہیںگے وقت جو آیا نظر
یہ برچہا کریگا نہ ارجن پہ وار

برہمن بنا اک شب آفتاب
وہ مثل برہمن کریگا سوال
جو خورشید پر راز پنہان کہلا
زرہ گوشوارہ جو کرنا عطا
سلح اوسے ہو کوئی گردشتیاب
زرہ گوشوارہ کرن سے لیا
سوا اوسکے اوروں نے ہی اختیار

چمن سی وسوم ختم شدن سال دوازدہم و آمدن یم بصورت ہرن

نمایان ہوا روز یکہ زرہی وہ شتاب
پریشانی و محنت و رنج ہیر

فقط خواب غفلت کا لیتہ گلا
الم دور پہونچا خوشی تہی قریب
یہ شایستہ کار سخی پایا ثمر
کرن سی کہا آکی مابین جواب
نہ دینا رہی دلمین اسکا خیال
کہ یہ آفتاب سپہر سخا
خبردار ہرگز نہ کہانا خطا
سوال عدو کا وہ دیگا جواب
مگر ایک برچہا عوض مین دیا
نہ بیہدہ ہوگا دم کارزار
بیابان لوردی کا جو دم بہر
اک افسوس کہاتی تہی غالی گہر

آنا ایک برہمن کا جنگل مین پاس راجہ جدہشٹر جست و جو مین چقماق کی



کہ وارد ہوا ایک زنادار
کہا یون جدشٹر سے ای شہریار
مری پاس چقماق تھی ہیچ و خم
بتاتی تھی صیدونکو راہ عدم

ہوا ایک جنگل مین میرا گذر
درخت تنومند آیا نظر
سر شاخ مین تھی وہ لٹکی ہوئی
طبیعت مری درد سے کھٹکی ہوئی

ہرن ایک آیا جو نیچے شجر
ملا شاخ سے اوسنے جو اپنا سر
ہوئی اوسکی شاخونمین پیچ و بند
وہ دہشت ہوئی دلکو مجھکو گزند

ہوا کی طرح صاف گم کر گیا
برہمن پہ ناحق ستم کر گیا
خدانے ہی دی دست قدرت تمہین
سخاوت شجاعت مروت تمہین

مٹا دو دل زار سے میری داغ
لگا دو مری چیز کا تم سراغ
یہ سنکی چلا دوڑ وہ پانچون جوان
تجسس مین تھی شکل دریا روان

قضا کا پہونچی ہرن کی قریب
قلم لکھی اب ماجرا ای عزیز
یہ تیر افگنی مین تھی سب بے نظیر
برسنے لگا اوسپہ باران تیر

نہ پہونچا کسیطرح زخم خدنگ
ہوئی گم ناوک اندازونکی عقل و تمیز
بہت دلمین پانچو جوان تھی اداس
جدشٹر ہوا پیاس سے بیحواس

نکل یکطرف موج زن ہی سراب
کوان تھا نہ دریا نہ شکل سحاب
پھر اچار سو آب کی چاہ مین
ملا ایک قطرہ نہ اوس راہ مین

کہین دور آیا نظر اوسکو آب
صفا وہ خجل چشمۂ آفتاب
کنارے سے جسدم ہوا ہمکنار
یہ چاہا کہ بھرے سبو آبدار

کہ ناگاہ کانون مین آئی صدا
تامل کر ای نوجوان تو ذرا
مجھے پہلے دیدے جواب سوال
پھر اوسوقت پانی نہ پیو یہ وبال

نکل کچھ نہ سمجھا اوس آوازکو
وہ کچھ جانتا تھا نہ اس رازکو
وہ جسوقت پانی کی پہنچا قریب
ہوئی بیہوشی ملی اوسکو نصیب

نکل کی جوانی مین وقفہ ہوا
تو سہدیو پانی کو لینے گیا
ہوا وہ بھی اس رنج مین مبتلا
اوسی طرح محبوس دام بلا

ہوا ارجن و بھیم کا بھی یہ حال
وہی بیہوشی کا پڑا اونپہ جال
پڑی تھی لب آب بدحواس
کہ آیا جدشٹر بھی پانی کے پاس

بیہوش ہونا ارجن اور بھیم اور نکل اور سہدیو کا تالاب پر اور پہنچنا راجہ جدشٹر کا تجسس مین اور نکلنا جچھ کا



پڑی ناگہان کانون مین وہ صدا
نمایان ہوکر صورت آفتاب
کہی اوسنی اُنیس ۱۹ انسی سوال
برہمن ہی کس شی سی ساوتر
کسی کہنا اس بات کا ہی بجا
برہمن کو کہتی ہین کیون دیوتا
بھلا کیا علامت ہے نادان کی
وہ ہی کون سا تخم ای اہل دین
سفر مین ہے انسان کا کون یار
بھلا کون ہی جملہ خوبی کی اصل
وہ سرمایہ ہی کون ای مہربان
بتایا خدا کو دیا یہ جواب
سوم ہی عبادت چہارم ہی صبر
ششم ہون برہمن مین علم و عمل
سخن ہشتمین عقل مین ہی خلل
سنو یازدہ بحر ذخار ہے
رہا پندرہ اوسکو کہیی طبیب
درست اعتقاد اور راسخ یقین
ملی جیجہ کو جب جواب سوال
کہا دست قدرت ہی اتنی اگر
کہا جیجہ نی اتنا ہی اختیار
بپروی نگا گوہر شاہوار
یہ خلق خدا مجھکو مطعون کرے

جدشٹر نی سنکر یہ اوس سی کہا
تو بیشک سوالونکا دونگا جواب
سنو اون سوالونکا اب مجھسی حال
کہ حاصل ہے سب مین وہی برتر
کہ وہ ایک سی خود بخود ہی ہوا
بھلا اسکی کہنی کا باعث ہی کیا
کہ جسس ہی گہٹتی قدر انسان کی
زمین مین جو بوئی ہی جتنا بہین
رہا گہر وہان کون ہی دوستدار
بیان کیجیی اسکی ہی مجھسی نقل
ملی سیر کو جس سی باغ جنان
روان حکم سی اسکی ہی آفتاب
رہی نفس پر جنکی ہاتہونسی جبر
کہین دیوتا اوسکو ہی بی محل
کری ہر کسی سی جو بحث و جدل
رہا بارہوان سنگ کس سات ہے
اوسی فکر و زحمت ہی ہر دم نصیب
یہی اہل خوبی کی ہی لذت دین
جدشٹر سی پہر خوش ہو وہ بکمال
نہ پہونچی میری بہائیونکو ضرر
کہو تو کرون ایک کو ہوشیار
سخن موتیون سی ہی نہین بدار
یہ ناحق کو الزام سر پر دہری

جو کرتا ہی دربردہ سب سی سوال
وہ ظاہر ہوا اونکی شکل مہیب
کہا پہلی اوس جیجہ نی ای جناب
یہ انسان کس چیز سی ہی شریف
جو انسانکو بہرہ ہی تمیز سی
یہ انسان ہو کس چیز سی رستگار
بتاو وہ ہی بحر ہستی مین کیا
جو جلنی مین بڑہتا ہی وہ کون ہے
شب و روز ہی رنج و زحمت مین کون
کہو رستگاری ہی کس بات مین
ہوئی جیجہ کی جب سوال اختتام
دوم ہو برہمن کو حاصل علوم
سنو مجھسی اب پانچونکی خبر
سخن ساتوان مجھسی اب یہ سنو
سنو اور باقی جواب اوسکی تم
سنو تیرہوان ہی رفیق و یار
عمل نیک ہی سولہوین کا جواب
سخاوت ہی اٹھارہوین کا جواب
زبان نی لٹائی یہ در کلام
افاقی مین آئین یہ غم دور ہو
سنا جب جدشٹر نی اسکا سخن
جو ہی دوسری مان سکی بہائی کل
ہوا جیجہ ہمت پر اسکی نثار

یہ ہی کون مجھپر کہلی اوسکا حال
کہا جیجہ ہون اور آیا قریب
روان حکم سی کسکی ہی آفتاب
نہین اور مخلوق جسکی حریف
بہلا عقل آتی ہی کس چیز سے
ملی سیر کو خلد روز شمار
کہ سوتی مین یہ آنکھین ہین جسکی وا
نہین جسکی دل ہی وہ ہی کون شے
پس مرگ ہی ساتہ تربت مین کون
سخاوت شجاعت مدارات مین
جدشٹر نی پہلی کیا یہ کلام
تو ساوتر یونہین ہے اوسکی دوم
بزرگونکی خدمت کا یہ ہی ثمر
سخاوت سی راحت ملی خلق کو
نہم مچھلی ہم تخم بریان دہم
رہا چودہوان ہی زن سازگار
قلم لکہی اب سترہ کا حساب
عبادت ہی انیسوین کا حساب
بھلا مجھسی کچھ مانگ انکا انعام
دل غمزدہ میرا مسرور ہو
صدف کیطرح کھولا درج دہن
شگفتہ ہو دل اوسکا مانند گل
اوسی دم وہ چارون ہوی ہوشیار

ہوشیار ہونا اون چارون کا اور چقماق برہمن ہاتہ آنا جچھ سے



کہا جچھ نی دہرم ہی میرا نام
ہوئی گردش بخت و قسمت تمام
یہ مژدہ سُنایا وہ چقماق دی
برہمن کو چقماق حاصل ہوئی

فقط امتحان سے تہا شوقت کام
اب ایام محنت کا ہی اختتام
خوشی ہوگی راجہ جدہشٹر کی
خدا ساز آسان مشکل ہوئی

ہوئی عقل وہیبت سے اب تک درست
دعا ہی مری تیرا ہوین سال سے
مکان فردوس تیرا ہے جوان
قلم اور قصہ کو دی انتظام

تری کام سب ہونگی بیشک درست
نہ پہچانی کوئی اس احوال سے
ہوئی دروپدی بھی بہت شادمان
خیابان یہ بھی ہوا اختتام

بن پرب تمام ہوا

خیابان چہارم از چمنستان سوادِ ہندوستان یعنی بیراٹ پرب دربیان پچیس بند دو ہزار و پنجاہ اشعار

چمن اول دربیان قصد پانڈون در شہر بیراٹ و تبدیل نمودن اسماء خود

دھبارہ برس جب کہ ہو اختتام
سو ملک بیراٹ عزم سفر
چلی اوس جگہ سی یہ عالی مقام
ہوئی طی بیابان دریا و کوہ
کن ری پر اوس شہر کی وقت شام
دل دو رہین نی کیا یہ بیان
حفاظت سی اوس نخل پر رکھ دئے
کیا یہ سخن با صدائی بلند
ہوئی شہر مین شہرت اس بات کی
ہوا اسطرفسی جو دل مطمئن
کہ اب آئی ہو جب یہ پاس

بڑی دشمنونکی نہ اوپر نظر
مگر چشم دشمن سی پردہ تمام
نہ وہ فر شاہی شان و شکوہ
جلانی کا مردونکا تہا جو مقام
یہان کچھ بھی سا میدان تہا
طلسمات تازہ نمایان کیے
ہر برس دن یہان جا کے ہی گزرن
دہلتی تھی سینونمین ہیبت سی
سمائی طبیعت مین یہ لیکن
نہ وہ نام او نکا نہ وہ تہا لباس

مرخص ہوئے جو دہوم سی بیوطن
شب و روز کرتی تھی یہ قطع راہ
جو اقلیم بیراٹ آئی قریب
وہان جا کی بیٹھی یہ زیر درخت
یہ تجویز پائی جو دسی قرار
کہ اک لاش مردی کی لائی اٹھا
جلائین گی اس لاش کو بعد سال
نجانا تھا کوئی بھی گرد شجر
کیی اون عزیزون نی تبدیل نام
کیا اسطرح اپنا اظہار حال

بدل کا اونکو چہپنی کا تہا اہتمام
سنائی نصیحت کی اوسنی سخن
نہان اسطرح جیسی مرغ نگاہ
قلم لکہی اب داستان عجیب
اوتار اپنسی جو پہنی تہی رخت
کیی اپنی ہتیار باہم شمار
کیا شاخ مین اوسکو آویختہ
رہی اک زمانی پہ وحشی جمال
سمجہتی تھی سب اپنی جا کا خبر
لباس بدن کو بہی بدلا تمام
کہ رکہتی تھی ہم پاس اسکی خیال

آنا پانچون بہائیون کا راجہ براٹ کے پاس دوسرے لباس مین



ملازم جدشٹر کی سرکار مین
ہوی وہ گرفتار رنج و محن
نہایت ہوا جب پریشان حال
ملی تنگدستی سی ہمکو نجات
جدشٹر نی ظاہر کیا کنگ نام
نکل نی کیا اگریانگ اپنا نام
جو ارجن لباس مخنث مین تہا
جو رانی تہی سندلیہ وش شاہ کی
جو نوکر ہوی وہ غریب الوطن

ہمی یار ہی اوسکی دربار مین
کہنی ہوی صحرا غریب الوطن
کیا تنگدستی نی جینا وبال
یہان طی کرین چند روز حیات
ندیمون مین عزت کا پایا مقام
تفویض ہوا اوسکے گہوڑون کا کام
اوسی لوگ کہتی تہی ہنبٹہرا
وہ کرتی تہی دلداری دروپدی
دکہاتی تہی اپنی ہنر اپنی فن

بہت عزت و مال پیدا کیا
کٹی اوس رنج تقدیر مین چند سال
ہوی سخت محتاج آئی یہان
شہنشاہ وہ تہا مسافر نواز
کیا بہیم کو شہ نی مطبخ سپرد
وہ سہدیو تہا جو بنا گاوبان
معلم بنا دختر شاہ کا
عیان اوسکا سیرندہری نام تہا
ملی خوب انعام و خلعت ہی یان

زر و نقد و اسباب لیجا کیا
تصرف ہوا جملہ اسباب و مال
سخاوت کرم کی سنی داستان
کیا اون غریبونکو بہی سرفراز
ملوسی مسمی ہوا تہا وہ گرد
کیا استم نام اپنا عیان
کہ گانا سکہائی ہو دوسی راہ کا
سپرد اوسکو بہی ایسی کام تہا
مگر چشم دشمن سی ہر دم نہان
کہ کیچک تہا رانی کی بہائی کا نام
ہوی الفت دروپدی ہی کمال
کہین شرم کی بس رہا ایسی ہی بیقرار
گنہ تیری گردن پہ دہر جاونگا

چمن دوم دربیان فریفتہ شدن کیچک برادر زن راجہ براٹ بر جمال دروپدی

زبان قلم پر ہی اب یہ کلام
ہوا دروپدی کا خریدار وہ
خدنگ محبت سی دل چور ہے
اگر وصل اوسکا نہ حاصل ہوا

دیا دل بنا عاشق زار وہ
خرد میری نزدیا ہی دو ریح
تو جینا میرا سخت مشکل ہوا

کہا اپنی خواہر سی جا کر یہ حال
دل زار پر اب نہین اختیار
رہا دور اوس سے تو مر جاونگا

جو رانی نی دیکھا یہ حال زبون
ابھی اس مرض کا ہی آسان علاج
کوئی ہاتہ سی دلکو دیتا ہی یون
کہ ہمراہ ہین اوسکی گندہرب پانچ
کہا جا کی سیرندہری سی یہ حال
سنی اوسنی کیچک کی حسب کلام
تری دست گندہرب سی ہی قضا
کہی کچہ نہ سیرندہری سی کلام
کہا اوس سی ای قلزم اتحاد
وہ بولی کہ بہائی کی کیا ہی مجال
خدا پر نظر تہی قدم راہ مین
وہ خورشید اسطرح گویا ہوا
نہ آمین گی یروہ کسیکو نظر

کہ بہائی کو پیدا ہوا ہی جنون
بہی گا نہ پہر کچہ جو بگڑا مزاج
بلا مفت کی سر پہ لیتا ہی یون
جلا دیگی اوس آگ کی تجھکو آنچ
دل و جان سی ہی آرزوی وصال
کہا بیچا دی زبان مین لجام
خبردار ہو ہوش مین اپنی آ
دیا بادۂ سرخ کا ایک جام
کہ ہی سخت بی شرم وہ بدنہاد
اوٹھائی نظر لون ہین آنکہین نکال
دل زار تہا یاد اللہ مین
کہ ای رشک مہ دلمین تو غم نکہا
وہ روتی ہوئی آئی جب اوسکی گہ

شراب محبت مین سرشار ہے
کہا اپنی بہائی سی ای بیقرار
اوسی بھیجی دیتی ہون تیری قریب
جو کیچک کی سر پر چڑہی تہی قضا
پہنسا ہون ستی عشق کی دام مین
ہو ابہی عبث اپنی جان کا عدو
سنو مجھسی راجہ کی رانی کا حال
کہا جلد پہونچا دی بہائی کی پاس
نہ مین جاؤنگی بیچا کی قریب
ہوئی سخت مجبور سیراندہری
مخاطب ہوئی وہ بسوی آفتاب
لگانی نہ پائی گا وہ مجھکو ہاتہ
بچھانی لگا دام مکر و فریب

نہین جسکی دارو وہ آزار ہے
مرا نقد جان ہی یہ تجھپر نثار
مگر دیکھیے کیا دکھائی نصیب
بہن کی تسلی سی دل خوش ہوا
گئی جان تیری اب اس کام مین
ملادونگی سب خاک مین آبرو
کہ تہا عشق کیچک کا دلمین خیال
ہوئی غمزدہ اپنی دلمین اوس
عدو آبرو کا ہی وہ بد نصیب
لیا جام می اور روتی چلی
عدو کی گئی بہری اسدم شتاب
مری دو نگہبان ہین تیری ساتہ
دکہانی لگا وہ فراز و نشیب

لانا جام می دروپدی کا کیچک کی پاس



کیا ہاتھ دامن کی جانب دراز / نہ تھا جی مین کچھ خوف اور احتراز
پھری اوس مکانسے وہ روتی ہوئی / منہ اشکونکی دریاسے دہوتی ہوئی
کہ ناگاہ وہ بہیما سایہ وار / عقب اوس کی پیریکی ہوا آشکار
خدا بیکسونکا ہی فریادرس / سوا اوس کے کوئی نہیں دادرس
زمین پر گرا وہ جوان سرکے بل / پڑا ہوش کی قافلے مین خلل

ہوئی برق غصی سی خو مشتعال / لگا یا طمانچہ کیا منہ کو لال
ہوئی بزم شہ مین جو رونق فزا / وہ احوال پر درد شہ سی کہا
بہت منہ لگا تہا شہنشاہ کے / لیی ہاتھ مین بال اوس ماہ کے
نگہبان تہی جو نظر سی نہان / اونہون نی دی اوسپہ شست کمان
ہوا قتل آخر کو وہ بہچیا / ملی ہاتھ سی بہیم کی یہ سزا

قتل ہونا کیچک کا بہیم کے ہاتھ سے



خزان ہو گیا صاف باغ حیات / ہوا دم مین گشتہ چراغ حیات

چمن سوز ماتم بیان کشتن صد برادران کیچک کہ صد و پنج بودند از دست بہیم سین

قلم کیا لکھی بزم ماتم کا حال
رخ صبح سی شب نے اولٹی نقاب / برآمد ہوا چرخ پر آفتاب
کرون بہائیونکا اوسکی بیان / صد و پنج گنتی مین تہی وہ جوان
وہ ایوان شاہی تہا ماتم سرا / دل زار مین سبکی اک غم بھرا
وہ رانی نہایت پریشان تہی / کہ اپنی کیی سی پشیمان تہی

یہانپر بہت طول تہی داستان
ہوا شہر مین شور و غوغا بپا
وہ تہا شور و غل نالہ و آہ کا
دل شاہ پر یہ نیا داغ تہا
نہ سوجہا اوسی پہلی انجام کار

حقیقت مین زاید تہا اونکا ملال
ہر اک زخم سی تیغ غم کی نڈہال
کہ بہائی زن شہ کا مارا گیا
فلک کی بہی کانوکا پردہ پہٹا
ہوا گا نخل ماتم عجب باغ تہا
عبث ہی دل زار اب بیقرار

سعد بہائی نود و پنج تہی اسکی صد و پنج کی اسکی او صد و پنج درست ہیں ✠ راجہ کیچک اکسی کے ریس

یہ زاری کچہ اب کام آتی نہین
وہ بھائی ہوئی دشمن دروپدی
پڑا دروپدی پر جو یہ وقت تنگ
سنی بہیم نی دروپدی کی صدا
پریشان منہ پر کبہی سرکی بال
خزان کردیا دشمنو نکا چمن
نکالی دل دروپدی سی غبار
ملا تہا کوئی نہ اوس سی نظر
کہا اچھی رانی سی جسطرح ہو
مقام اسکا اب گہر مین چاہیے نہین
کہ رہنا ترا گہر مین اچہا نہین
یہ سنکر دیا دروپدی نی جواب
یہ دن جسکی ہی طرح ہوئی مہربان
یہ سنکر وہ رانی تو دم لی رہی
زبان قلم شکل بلبل کہلے
لب غنچہ سی ہو عیان بوی گل
بہیسر ہو گلگشت اب باغ کی
قریب انقضا کی جو بہہ چاوہ سال
جہشٹر کی ہر سمت ہوا تلاش
قسم سی کہ جاسوس چالاک تہی
ہمہ وہ سی خدا نی چہپایا او نہین
شب و روز چہانی خدائی تمام
ہوا طرف اوس شہر مین سانحا

سمجہ بچہلی بگڑی بنانی نہین
سمائی دل زار مین یہ بدی
ہوا او رہی بزم ماتم کا ڈہنگ
وہ سوتا تہا جاگا برآمد ہوا
کہ افشا کسی پر نہوا اسکا حال
نہ چہوڑا صد و پنج مین ایک تن
رہائی ملی قید سی ایک بار
دلونمین سمائی ہوئی اسکی ڈر
خدا کی لیی اسکو رخصت کرو
مری جان کی ہو نہ دشمن کہین
بلا شاہ پر ہو نہ نازل کہین
تامل کی چاہی نہ کر اضطراب
تو وہ پانچ گندہرب نکلو عیان

جلانے کو جب لیچلی لاش کو
رسن سی کسا اوسکو ہمراہ لاش
عجب نخل ماتم مین یہ گل کہلا
جلائی کا مردونکی تہا جو مقام
زمین سی لیا پہلوان نی اوکہاڑ
چراغ حیات عدو گل کیا
جو پہر شہر مین آئی وہ خستہ حال
اودہر شاہ بیراٹ اندیشہ مند
کوئی اور آفت نہ برپا کرے
محل مین جو داخل ہوئی خستہ حال
کیا بی برادر مجہی تو نی آج
کہ ہین سیزدہ روز اس سال مین
وہ خود مجکو ہمراہ لی جائینگی

چمن چہارم دربیان آخر شدن سال سیزدہم و ہمرہ بیراٹ پہونچنا پانڈوان

چمن مین رخ شاہد گل کہلے
رہیگی یہ کب تک نہان بوی گل
کہ کچہ سیر بہاتی نہین باغ کی
ہوا کو روان کو بہت کچہ ملال
دل زار سی دور ہو یہ خراش
بہت شوخ و عیار و بیباک تہی
ہر اک سمت ڈہونڈہا نہ پایا او نہین
نشان انکا پتا ہی نہ ظاہر ہی نام
جو گذرا تہا وہ موبہ سب کہا

ہوائی چمن ہو کہین عطر بیز
بیابانمین گذری ہین تیرہ برس
نکالی چمن سی خزان کو بہار
ہوئی مشورونمین یہ طی گفتگو
یہ تشویش بہی دلکی سب دور ہو
ہوا کیطرح کوہ و دریا پہرے
کہا آگئی اونکی نہین ہی خبر
نہین اونکا روئی زمین پر اثر
ہوئی پانچ گندہرب ظاہر وہان

وہانکا یہ مضمون مجہسی سنو
کہ تہی باعث ماتم جان خراش
ثمر تازہ اون دشمنونکو ملا
ہوا اوسطرف کو روان تیز گام
بر رنگ گل بوستان ایک تار
بنا خار غم بادشاہ کو دیا
ہر اک شخص ڈرتا تہا دلمین کمال
نہ پہونچی کہین سلطنت پر گزند
نمودار محشر کا فتنہ کرے
کہا اوس سی رانی نی از خوف جان
نہو کل تری وجہ برباد راج
گذر جائین وہ بہی اسی حال مین
تماشا نیا تجہکو دکہلائینگی
زبان سی نہ پہر بات کوئی کہی
زبان قلم خار سی ہی ہو تیز
گلستان کی دل کو ہی اب ہوس
کہین ہون بیابان نوردی مین
روانہ ہون جاسوس اب چار سو
طبیعت بہرحال مسرور ہو
گئی قاف تک شہر و صحرا بہی
خدا جانی وہ بیوطن ہین کدہر
سنو ملک بیراٹ کی اک خبر
مٹا شہ کی سالونکا نام و نشان

کہا پایا نشان خوش ہوئے کوروان
کسینی کیا کام اونکا تمام
گرین شیر یادر وجنکو تلف
زمین ہے جہان وہ اقامت گزین
کہا کرپ نی بہی شیرین کلام
اگر ہاتھ آجای اونکا پتا
قلم لکھی سو سرمہ کی داستان
ہماری تو دلمین ہے یہ سب جنگ
مناسب ہے اب فوج لشکر کشی
قلم کیا کری اونکا وصف وہ سپاہ
وہ گھوڑونکی نعلونسی تو ہوئے
زمین پر وہ جیجونکی صوت روان
ہوئی شاہ بیراٹ کو بہی خبر
حد شہر تک نکل بہیم سہد کو

نگر دلمین حیرت رہا یہ بیان
ہوئی دلمین اپنی منعد و شاد کام
ہٹا دینگے شیر دیگی وہ صفکی صف
وہانکی ہر اک دور آفت کرین
ہوئی اونکی ایام نکبت تمام
تو پیغام دین کوروان صلح کا
کہا اسطرح کوروان سی بیان
کرین شاہ بیراٹ پر وقت تنگ
کہ اوسکو نہین طاقت سرکشی
کہ تہا ہفت اقلیم کا بادشاہ
اوٹھائی ستم چین یہ ابرو ہوے
بنی نقش ہم سی زمین آسمان
نی جنگ وٹھا وہ بینے ہم
لیے ساز جنگ اپنی سرکار

کیا بانمین شیرین نی کہا یا تہین
درونہ نی جسدم سنا یہ سخن
پہیکم پتامہ نی سنکر کلام
عدالون کسی بہی پاک ہوسر زمین
طلوع اونکی اقبال کا ہی قریب
سو اصلح کی کوئی چارا نہین
عبث غنچہ دل مین خار ہے
ہوا سلطنت کا مدار المہام
دو حصہ کیا فوج کو ایکبار
کہانتک کہون فوج کا احتشام
یہان سے ہے جب نشان فوج کا
جو پہونچی سر ملک بیراٹ پر
چلی ساتھ اوسکی وہ فوج کثیر
چلے ساتھ راجہ کی چارون جوان

عدم جو ہٹیون نی کہا یا تہین
کہا اسطرح کی ہین وہ نیر زبان
کہا سچ ہی ایسی ہین وہ نیکنام
جہان پر قدم رکہین وہ مہ جبین
چمکتی ہی جا پ جا ستا ہی سبب
نہین سرخ ہوگی ہوئی تہکین
تلاش اونکی اب دل کو بیکار ہے
کیا پانچ گندہرب نے اوسکا کام
ستارونسی ٹہرہ کی پیادہ سوار
زمین نی دیا جیسے ڈیرا مقام
تلاطم تہا دریای پر موج کا
وہ لشکر ہوا کچہ اودہر کچہ ادہر
نہ جسکا تہا دنیا مین ہمسر نظیر
شجاعت کی جنگل مین شیر ژیان



ی ڈرتا ہون
ہم زمین لالگون
لم نہی جب ڈہنگ
ان فتنہ برپا نہو
برق کی ترکیا
ی کیہ دوک گلہ

مگر بھیس بدلی ہوی ہر جوان
ہوئی نبرم پیکار آراستہ
دکھایا وہ تیغ ہلالی نی رنگ
عجب لہلہاتی تھی زخمونکی پھول
جو میدانمین کشتونکی پشتی ہوئے
ہوی دامن زخم ضربون سی چاک
یہ بلبل پھنسا دام صیاد مین
شہنشہ کی ہم تھی نمک خوار مین
یہی جان نثاری کا ہنگام ہے
جدشٹر نی کی ایسی بان آوری
لیا کام وہ گرز و شمشیر سے
کیا بھیم نی حال اوسکا زبون
چھٹا شاہ بیراٹ بھی قید سے
جدشٹر ہوئی اوس سی یون نغز باز
مقید تھا آزاد اوسکو کیا
سنو حال جرجودھن پر ہنر
سواشی جو چرتی تھی سوئے شمال
در آیا محل مین وہ پیش زنان
... ان و ظلم
... ٹرا
... لام
... ک بہار
... نو جوان

نگاہون سی پردیمین مانند جان
صفین دونون جانب سی پیراستہ
چمن چاندنی کا تھا میدان جنگ
تماشای گلزار جنت حصول
چراغ حیات اونکی کشتی ہوئے
لہونی کیا تر گریبان خاک
پڑا بادشہ دست جلاد مین
پھر حال اوسکی خبردار ہین
نشان مٹ گیا گر یہان نام سے
ہوی قتل و مجروح لاکھون جری
نہ تھی ہوش بر جا وہان ایک کے
گرا رتہ سی وہ خاک پر سرنگون
اوڑا باز شاہین کی صید سے
سزا انکو کیا دون مین اے نوجوان
وہ رنجور تھا شاد اوسکو کیا

جو آگی لڑائی کو فوجین ہوئین
جو میدانمین اکجا وہ دو دل ہوئے
یہانتک ہوئی زخم تن خونچکان
گلستان لشکر پہ سب جان نثار
زمین پر لہو کی روان جویبار
جمایا وہ سوسرمہ نی رنگ جنگ
جدشٹر نی دیکھا جو یہ حال زار
نہین ہی دل زار کو آب قرار
یہ کہکر نکل آئی چارون جوان
ادہر بھیم نی کی وہ چالاکیان
وہ سردار لشکر ہراسان ہوا
لیی ہاتہ مین بھیم نی موی سر
مقید جدشٹر کی آیا قریب
برابر ہی مردی کی جو ہی اسیر
وہ مرہون احسان ہوا مو بمو

چمن پنجم آمدن جرجودھن در شہر بیراٹ و مقرر شدن ارجن بہلبانی اتر آمد

پکڑ لیگیا اوسکو یہ بدخصال
ہوا خشک نی کیطرح تر زبان
بتا تا غنیمون کو راہ عدم
وہ تیر افگنی مین ہی کامل بڑا
بلا لی گیا اوسکو راضی تمام
گیا شاہزادیکو وہ سپہ سوار
چھپی انکھو نمین دہشت جان سے

پسر شاہ بیراٹ کا خورد سال
بہلبان اسوقت ہوتا اگر
جو سیر اندہری نی سنا یہ سخن
جو اس کام پر وہ رضامند ہو
زرہ خود بکتر خدنگ و کمان
روان تھا ہوا کی طرح تند و تیز
نظر آئی جسدم وہ سلسن کرن

تلاطم مین دریا کی موجین ہوئین
نمودار ساون کی بادل ہوئے
زمین رزم کی بنگئی گلستان
کسیکو خزان اور کسیکو بہار
گلستان مقتل مین تھی آبشار
ہوا شاہ بیراٹ پر وقت تنگ
کہا بھیم سی ای مری غمگسار
کہ آقا کو بھی ہین گرفتار و زار
لگی گونجنی شکل شیر ژیان
گرائی زمین پر ہزارون جوان
سراسیمہ دل تھا پریشان ہوا
سر مونہ کام آیا اوسکا ہنر
رہائی سی جسدم اوٹہی تھی نصیب
ہمراہی کمینون سی ہیر اضیم
مگر خاک مین ملگئی آبرو
نہ تھی اوسکو اس بات سی کچھ خبر
سنا جو سر بزم اوسنی یہ حال
دکھاتا ہو ہی اپنی جنگی ہنر
تو بلبل کیصورت ہوئی نغمہ زن
تو رونق لڑائی کی وہ چند ہو
مسلح ہوا یہ مخنث جوان
بھرا دلمین ہر طرح عزم ستیز
درونہ جو جرجودھن پیلتن

آنا ارجن کا پسر بیراٹ کی ساتہ میدان جنگ مین ارابہ سوار



ڈرا اسقدر رنگ رخ اوڑگیا
جو کچھ دیر مین وہ ہوا ہوشیار
بچا دی کسیطرح یہ جان زار
ارابی پہ وہ نوجوان تہا سوار
زبردست تہا کھینچ لایا اوسے
الہوش مین آگئی انسان بن
لڑائی مقتل مین تازہ بہار
یہ کہکر وہ آیا قریب درخت
کہا شاہزادی سے ای گلعذار
جو ارجن نے ہتھیار اپنے لیے
نئی شکل اوس پر نمویان کی

لڑائی کی میدان سے منہ موڑ گیا
تو ارجن سے بولا مین تجھپر نثار
طبیعت پہ ہرگز نہین اختیار
گریزان ہوا کود کر ایکبار
اوٹھا کر اوسے پھر بٹھایا و نسے
عوض میرے تو ہی پہلیان بن
کہ گل زخم سے جسم ہون لالہ زار
کہ رکھا تہا جسپر لڑائی کا رخت
مین ارجن ہون ہشت نکہار
اشارے کی ساتہی ہی ہان عجیب سے
نظر آئی جسکو ٹیڑی جان کی

زمین پر گرا ہو کی بیہوش وہ
کہین گھر مین پہونچا دی جلدی مجھے
لگا خوف سے تہر تہرانے بدن
جو ارجن کو یہ حال آیا نظر
کہا اوس سے ای کودک بی ہنر
و کہانا ہون سیر گلستان جنگ
روان رزم گہ مین ہی دریائی خون
بدن پر کیا راست وہ ساز جنگ
کسی شخص پر راز افشا نہو
ارابہ تہا جو خاص حاضر ہوا
ہوا اوسپہ اسوار وہ شہسوار

وہ وحشت بنا خود فراموش وہ
کہ انعام و خلعت بہن دونگا
شنا پر نہ ارجن نے اوسکا سخن
لیے ہاتہ مین دوڑ کر موی سر
لڑائی سے ڈرتا ہی گر اسقدر
رخ ہر عدو سے اوڑاتا ہون رنگ
نظر آئی سطح زمین لالہ گون
لڑائی کی معلوم نہی خوب ڈہنگ
رہے دہیان تا فتنہ برپا نہو
کہون اوسکی برق کی تڑپ کیا
کہا اوس سے ای کودک گلعذا

ارا یہ گماں ہی یہ میری کہیب
کہ آتی ہی اوس سے صدائی مہیب

یہ کہکر بجایا وہ مہرہ سفید
کہ تھا در مکنون بحر امید

ہوئی ہولناک ایک پیدا صدا
زمین و زمان میں پڑا غلغلا

جوانوں کا زہرہ ہوا آب آب
پڑا فوج دشمن میں بھی اضطراب

یہ کی عرض بہیکم سے ای نیکنام
ہوا تیرہواں سال کیا اختتام

دیا اوسکو بہیکم نے ایسا جواب
کہ بیکار ہی اب ترا اضطراب

جو بیر لٹ بیری ہی لشکر کشی
پھرینگے نہ بید انت سے تا زندگی

دہیں چار حصے کیے فوج کے
سمندر میں ٹکڑے ہوئی موج کے

مقرر ہوئی کچھ سپہ سوئے شہر
کہ نازل ملک کی نہو اونپہ قہر

ہوئی دونوں حصوں میں سردار چار
سمند ہوا پر پیادی سوار

جما اوس روش رنگ میدان رزم
کہ جسطرح جشن عروسی کی بزم

کوئی ہم بغل بستر خواب سے
ہم آغوش کوئی بہر خاک سے

نہ ڈرنا اوس آواز پر شور سے
صدای مہیب اینکی زور سے

کمان کو جو دی چاشنی ایکبار
گریبان زمین کا ہوا تار تار

جو گاو زمین کا گیا دل دہل
فرشتوں کی راحت میں آیا خلل

ڈرا دل میں جرجودھن پلیتن
وہ دہشت کہ لرزاں تہا سارا بدن

کہ باقی ہیں کچہ روز اقرار میں
تزلزل پڑا ہی دل زار میں

یہ باتیں تو اب کام آتی نہیں
مقدر کا لکھا مٹاتی نہیں

قدم بی لڑی اب ہٹیگا نہیں
جوان رزم سے بھاگتے ہیں کہیں

سنو حال جرجودھن بیوفا
ہوا ایک حصے کو لیکر جدا

ور ونہ کرن کرپ بہیکم یہ چار
ہی لشکر نصف کی فوجدار

بڑہا لشکر جنگ کا جب نشان
ضیا اوسکی ہر سمت تہی گلفشان

اجل ہر جوان سے ہم آغوش تھی
خوشی زندگی کی فراموش تھی

کوئی سایہ تیغ میں سو رہا
کوئی نقد جان ہاتہ سے کہو رہا

آشکار ہونا جوہر شمشیر ارجن کوروان کی مقابل



کوئی شاہد مرگ سی ہم بغل
آسیکی برابر عروس اجل

قدم پر کیا سر کسی نی نثار
کسینی لیا تیغ کا منہ پہ وار

کرون مطلب طول کو اختصار
ہوئی ایک سی کی چارون دوچار

درونہ کی زیر قدم وہ گرا
کہ آنکھون سی ہی شوق پابوس کا

قلم لکھی ارجن کو وصف ہنر
نہ آیا جو جرجودہن اوسکو نظر

یقین ہی موا تھی وہی لیگیا
کھڑا ہوگا لشکر سی اپنی جدا

خدا ساز پہونچا جو اوسکی قریب
مقابل ہوا آگی وہ بدنصیب

وہ ارجن نی کین ناوک اندازیان
ہراسان تھا جرجودہن نیم جان

درونہ کرن کرپ عالی نسب
و وساسن و بھیکم پتامہ بھی سب

یہ دیتا تھا تھا ہر اک کو جواب
ستارو نمین تھا صورت ماہتاب

بدل جانفشانی مین مصروف سب
دم رزم تھی خون کی تشنہ لب

کسی پر پھرا خنجر آبدار
ہوا گل کے سینہ شگفتہ انار

کسی پر وہ نیزہ گرا برق وار
اجل بنگیا دشنۂ آبدار

جو بھیکم پتامہ نی دیکھا یہ حال
کہ لشکر ہوا اسقدر پائمال

ہوئی قتل میدان مین لاکھون جوان
لبو نیر ہی مردان لشکر کی جان

پیا تیغ نے جا بجا شربت لہو
عجب جشن تھا دھوم تھی چار سو

گلی مین کوئی پہنی زخمونکی ہار
بدن زخمیونکی بنی لالہ زار

نہ رکھتا تھا تیر افگنی مین نظیر
روانہ کیا پہلی ارجن نی تیر

خدنگ آیا پھر دوسرا قرب گوش
سخن خیریت کا کہا قرب گوش

پہلیا نسی اپنی ہوا تر زبان
کہان ہی وہ جرجودہن پہلوان

تجسس مین اوسکی پہر شو دوان
کہان ہی کہان ہی کہان ہی کہان

ہوئی بس وہیں جا بجا آغاز جنگ
مہیا تھا میدان مین ساز جنگ

پریشان کیا دفتر فوج کو
کیا پست دشمن کی ہر اوج کو

نہایت ہوئی دست ارجن سی تنگ
بنا قتل گہ صاف میدان جنگ

وہ شمشیر و خنجر وہ تیر و سنان
وہ نیزہ وہ دشنہ وہ گرز گران

وہ تھا گرم ہنگامۂ رستخیز
کسی نی پیا آب شمشیر تیز

ہوا تیر دل دوز پہلو کی پار
سنان سی کسیکا تھا سینہ فگار

کیا گرز نی روز میدان یہ حال
کسیکے پڑی کاسۂ سر پہ بال

درونہ کرن سی کیا مشورا
دگر گون ہی اب رنگ اس فوج کا

لڑائی کی بگڑی ہوئی ہی طرح
مناسب ہی اسوقت دینا طرح

ہوا سرد ہنگامۂ رزم گاہ
پھری سب ہزیمت زدہ وہ سپاہ

چمن ششتم دربیان معاودت ارجن با فتح و ظفر

جو میدان مین ارجن ہوا فتحیاب
چمکتا تھا مانند صورت آفتاب

اوسیطرح سب رکھدیا ساز جنگ
جو پہنی تھا پہلی لیا ساز جنگ

جو اول تھا زیب بدن پیرہن
اوسی طرح اوسکو کیا زیب تن

شہنشاہ بھی ہمعنان ظفر
ہوا گھر مین داخل لٹائی گہر

کہا ہون بہلبان سی اندیشہ مند
نہ پہونچی کوئی سخت دل کو گزند

ہنر آزمودونکا میدان ہے
سر بکیشن جمی اب نگہبان ہے

ابھی شاہزادہ تو ہی خرد سال
وہ کیا جانی اس رزم میدان کا حال

وہ ہتھیار رکھی تہی جس محل پر
پھر آیا وہان ارجن فی الہنر

ارابہ جو آیا تھا رخصت ہوا
لڑائی گئی وقت فرصت ہوا

بنا شاہزادی کا پھر بہابان
ہوا جانب شہر جلدی روان

سنا شاہزادی جانیکا حال
تردد ہوا دلکو بیحد کمال

کریگا لڑائی کا کیا اہتمام
ابھی ناچنی اور گانی سی کام

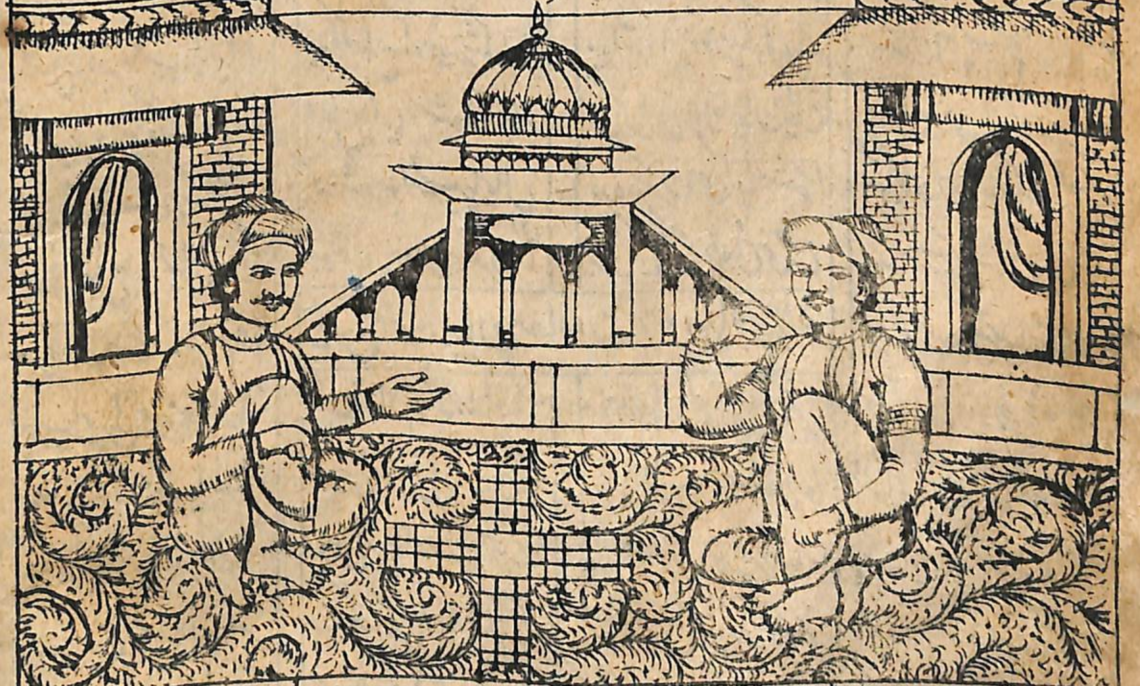
جد بشتر نی سنکر دیا یہ جواب
نہ اسطرح جسی کہائی پیچ و تاب

بن آئیگا جو کچھ بہلبان سی کام
وہ کیا شاہزادہ کریگا تمام

کریگا وہی گرم میدانکو سرد — کریگا وہی فوج دشمن کو گرد
نہ تنہا اوس سی اگر وہ شاہ زمن — سخن اسکے سنکر ہوا خندہ زن
صفت شاہزادی کی کرنی لگا — دم اوسکے شجاعت کا بھرنی لگا
جہان رونق افزا ہوا بہنٹرا — بجی شادیانہ نہ کیون فتح کا
شہنشہ کو چو سر کا جو شوق تھا — جدشٹر سی اسوقت تہا کھیلتا
کہا پھر جدشٹر نی ای بادشاہ — نہ دی وی صف فرزند کو بیراہ
بھلا دوسرا کون رکھتا تہا جان — جو بھیکھم سی ہوتا وہان ہمعنان
ہوا شاہ بیراٹ یہ سنکی خاک — گیا جسم کا پیرہن چاک چاک
نہ آئی مگر دلکو غصی کی تاب — ہوا بہنکی وہ سوختہ دل کباب

وہی پہلوانونکو دیگا جواب — لڑائی مین ہوگا وہی فتحیاب
کہ اتنی مین آئی خبر فتح کی — ہوا شاہ بیراٹ کا دل خوشی
جدشٹر کی دلکو نہ پھر آئی تاب — دیا شاہ بیراٹ کو یہ جواب
یہان شادیانی بجی فتح کی — جوانونکو بھاری ہی خلقت ہوئی
زبان پر وہی حرف تہا بار بار — شجاعت پہ اوسکی زبان پر شمار
یہ سب بہنٹرا کی ہین چالاکیان — بڑا تیر افگن ہی وہ نوجوان
سوا اوسکے ہی دوسری کو مجال — کہ دی کوروانکو جواب سوال
بھبھوکا ہوا اور غصی سی لال — غضب روہی روشن سی ظاہر کمال
جو پانسی تہی ہاتھو مین وہ زرنگار — وہین کھینچ ماری اوسی ایکبار

مجروح ہونا جدشٹر کا پانسو سی راجہ بیراٹ کی



لہو ناک سی دم مین جاری ہوا — مگر یہ بھی کچھ فضل باری ہوا
اودہر بزم مین تہا یہ حال تباہ — ادہر آیا ڈیوڑہی پہ یہ بادشاہ
اکیلا وہ شہزادہ آئی یہان — نہ یہ بہنٹرا پر ہو قصہ عیان
نظر آیا جسدم یہ حال زبون — لیا دروپدی نی دوپٹی پہ خون
جدشٹر بڑا دور اندیش تہا — کہ شنکی کو تہا حکم اوسنی دیا
وہ دیکھی گا یہ روی پرخون اگر — کریگا ابھی ایلچ زیر و زبر

کسیکی نہ کچھ جا تکی بات پیش / ہراک کا دشمن اوسکی ہی عقرب کا نیش
کہا کس سی یہ جرم سرزد ہوا / کہ ظلم وستم کا جو مورد ہوا
پسر نی کہا ای شہ بی خبر / بقا ہی اگر اپنی مد نظر
سنا مین نی احوال اس مرد کا / یہ مرہم ہی ہر زخم کی درد کا
کہا اوس سے بیشک گنہگار ہون / سزا دیجیی مین خطادار ہون
سنی جب جدشٹر نی شہ کی کلام / کہا ای شہنشاہ عالی مقام
جو کرتا کہین اس مین پر یہ جوان / تو بیشک ترے واسطی نہا زیان
پھر آیا وہی ہنسرا بزم مین / جو فرزند کی ساتھ تہا رزم مین
ہوا کوروان پر جو مین فتحیاب / بنا انجم فوج کا ماہتاب
لڑائی مین کی ہین جو چالاکیان / کہانتک کرون وصف و بیان
عیان ہوگا وہ دیوتا اب قریب / اسی شہر مین ہی وہ عالی نصیب
قلم طی ہوئی اب مصیبت کے دن
مگر اب ہی ہنگام لشکر کشی / کہ ملتا نہین ملک بی سرکشی
جو وہ عہد و پیمان بھی پورے ہوے / لڑائی کی اسمین شوری ہوے
ہراک گلشن پانڈ کا گلعذار / ہوا فصل گل کی روش آشکار
بدن پر تہا آراستہ ساز جنگ / سراپا تہا پیراستہ ساز جنگ
جدشٹر کا چمکا ہوا تہا نصیب / جو پہونچا وہان تختگہ کی قریب
وہ بھائی جو چارون تھے اہل ہنر / جدا کر سیو نپر ہوئی جلوہ گر
مناسب نہین بیٹھنا تخت پر / خطا تجہسی سرزد ہوئی اسقدر
ذرا خوف دلمین نہ باقی رہا / کری راج نوکر کا یہ حوصلہ
جو ہی تخت شاہی پر اب جلوہ گر / یہ وہ شخص ہی جس سی عالم خبر
جدشٹر اسی شخص کا نام ہے / خوش آغاز ہی خوش انجام ہے
مجہی دریدی کا ہی معرا انشان / انکل بہیم سہدیو ارجن کہان

سر بزم آیا جو فرزند شاہ / پڑی روی پر خون پہ جسدم نگاہ
کہا شاہ بیراٹ نی ای پسر / ہوا تجہسی یہ جرم کیا اسکا ڈر
ابھی اسکے قد ہونہ رکھہ اپنا سر / گنہگار ہین اپنی تقصیر پر
سنا شاہ نی جسگہڑی یہ سخن / لگا خوف سی تھرتھرانی بدن
خطا جرم تقصیر اب ہو معاف / زبان پر نہ آئیگا حرف خلاف
پراگندگی دور کر دل سی سب / کہ ہی ترک مدت سی قہر و غضب
ہوئی خون کی جسگہڑی شست و شو / جدشٹر کو تازہ ملے آبرو
پسر کا پدر جو ثنا خوان ہوا / پدر سے پسر نے یہ قصہ کہا
مددگار میرا تہا اک دیوتا / اوسیکی سبب سی مظفر ہوا
مجھی تاب و طاقت نہین اسقدر / ملا تا وہان کوروانسی نظر
بہت نقد و انعام خلعت دیا / بہلبان کو مجلس سی رخصت کیا
بہر حال خاطر رہے مطمئن

چمن ہفتم اظہار پانڈوان و عقد بستن راجہ دختر خود را بہ ابہمن

۱۳
ہوا تیرہوان سال بھی اختتام / نہین دشمنونکو مقام کلام
سنو ایکدن کی عجب داستان / کہ مشتاق ہین جسکی سننی کو کان
کیا غسل پہنا وہ پر زر لباس / رخ مہر جسکی ضیا سی ہو داس
ہوئی سر بسر جب وہ آراستہ / لیا مجلس شاہ کا راستہ
مرتب ہوئی ایک بزم عروس / کیا تخت شاہی پر اوسنی جلوس
جو دیکہا شہنشہ نی یہ ماجرا / کہا اوس جوان سی تجہی کیا ہوا
نمک کا ہی واجب ہی انسانکو پاس / طبیعت ہوئی اسطرح کی اداس
جو ہین بہنڑانی سنے یہ کلام / کہا ای شہنشاہ عالی مقام
ہزارون برہمن کا تہا ازدحام / جو مطبخ مین کہاتی تہی اسکی طعام
سنی راجہ بیراٹ نی یہ کلام / ہوا درفشان یون کہ ای نیکنام
دیا شاہزادی نی شہ کو جواب / مناسب نہین اسقدر اضطراب

جو یہ شخص ہی آپ سی ہمکلام
دیا شاہزادی نی سب کا نشان
جدھشٹر کی خدمت کو سمجھا وہ فخر
کہ جو اوسکی ہی دختر گلعذار
کہ شاگرد میری ہی وہ گلبدن
جو کچھ مقتضی ہو جدھشٹر کی رای
اوسیوقت قاصد ہوے وانکو
ہوا تیرھوان سال ہی اختتام
ملی شاہ براٹ کو آبرو
جما بزم شادی کا ہمت رنگ
جو پائی تہی شادی کی اوسکا قرار
مخلع تہی خلعت سے سب خاص و عام
ستارے ہین ان لی سی آپ آشکار
ہمت حاضری بھی یہ اچھی نہین
فلک نی دی نہین اب ایسی عروس
کہین دیو ادام نکبت ہون اب
عدو اسطرح اونکی مغلوب ہین
ہوا دفتر رنج و غم اختتام

یہی ہی یہی ارجن نیکنام
ہوا راجہ براٹ سے شادمان
کہ راجاؤن کا بیگمان تہا وہ فخر
وہ ارجن سی منسوب تہی بہار
کیا اوسکو تعلیم گانی کا فن
وہ مقبول ہی اونکا ہو نخان کیا
بلانیکو اونکے روانہ ہوا
چلی گھر سے اپنے بقصد احتشام
عجب رونق جشن تہی چار سو
نمایان تہا جشن عروسی کا ٹھنگ
کیے گوہر و زر جواہر نثار
زن و طفل پیر و جوان شادکام
دلون سی کہین دور ہو یہ غبار
کرین اک جگہ آسمان و زمین
حکومت مین انکی بڑہی افتخار
سبب کری کوئی پیدا سبب
جو حاکم تہی عالم کی محکوم ہین
یہ ناحق ہی شایان نالایق کلام

یہی دیوتا تہا مدد گار جنگ
بجا لایا وہ عذر تقصیر کا
نہایت تہا ارجن کا احسان مند
سنی اپنی شادی کی جب گفتگو
کری ساتہ شادی مناسب نہین
جدھشٹر سی شادی کا آیا سوال
جو پہونچی ہر یک شہ جی کو خبر
منازل کو طی کر کی آئی یہان
پہ پیرو جو تہی شاہ کی گلعذار
ہوا جمع سب بادشاہی جلوس
بندہا ساتہ ابہمن کی سہرے گل کا عقد
خوشی دوستون کو بہی حاصل کمال
ترقی پہ اقبال ہی آج کل
اوٹھائی ہین جو دشمنون کی ستم
عدو اپنی ہی ہاتہ سی منہ کی کہا گئی
تنبہ پاندکی ہین وہ پانچون پسر
غریب الوطن بنکی ہون وہ نہان
زمانہ مصیبت کا طی ہو چکا

ہوئی کوروان سنکی اتہا ہو دنگ
کیا شکر احسان ارجن ادا
یہ تجویز اوس شہ کو آئی پسند
ہوا درخشان ارجن نیک خو
ہوا ہی زمانی مین ایسا کہین
کہا کشتی پر اسکا ہی الفصل
کہ براٹ مین ہین وہ عالی گہر
ہوئی دیکہکر یکدگر شادمان
ہوئی اوسکی ابہمن سی شادی قرار
سب آئی شہنشاہ براٹ سو
بندہا ساتہ اوس گلکی بلبل کا عقد
بکر دشمنون کی دلون مین ملال
پڑی عیش مین دشمنون کی خلل
بیان انکی ہی عاجز زبان قلم
کہ بیٹہی ہی آ بیٹہی وہ دولت وہان اٹہی ہین
ہوئی غم کی تیرون سی چہلنی جگر
یہ انصاف ہی چرخ دون نہا کہان
مناسب ہے اب جنبش دست و پا

براٹ پرب تمام ہوا

خیابان پنجم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی اودم پرب در بیان ہشت ہزار و شش صد شلوک است

چمن اول اہنند اگردن شہر بکشن چند گفتگو درباب سلطنت پاندوان

قلم کا ہو میری میدان تنگ
وہ الفاظ کی ہوں جیف آرائیاں
یہ بخشیگری ہے جو زیر قلم
بدل جائزہ اب ہی ہو نظر
ہر اک غیر حاضر ہوا برطرف
قلم پر مری شہسواری نثار
کری ایک جا دونوں طرفوں کی فوج
قلم کام منشی گری کا کرے
وہ جشن عروسی ہوا اختتام
ہوئی ہاتھ سے کوروان کی تباہ
پھری کوہ و جنگل میں بیر و بیاباں

ہر ایک سطر ہو تیغ سی بی امان
ہوتی اسم نام آورونکی رقم
نہ کیوں طول مضمون ہو مختصر
جو حاضر نہ تھے حاضر ہی ہر طرف
پیادی مضامین ہیں بیش سوار
چیاسی ہو پانی سمندر کی موج
یہ تنتا ہی نظم کا دم بھرے
لیا کشن جی نے زبان سے یہ کام
دکھائی اونہوں نے سپاہانگی کر
نہ تھا کوئی احوال کا دادخواہ

مضامین کی سینہ شگافی اگر
دلاور نہ میدان میں مخفی ہوئے
جو لکھوں جدا حال ہر فرد کا
سپاہی وہ ایسے کہ سرنام جنگ
قلم کو ہی منظور لشکر کشی
تگ و بند انگشت ہی لشکر جنگ کی
صف آرائی ہر طرح منظور ہے
کہ یہ گلشن پانڈوں کی گلعذار
ونا سی لیا جیت سب ملک و مال
مناسب ہی نصفت اقلیم ہو

زبان پر اب آ دلی ہی مضمون جنگ
قدم آگے میدان میں اب بڑہی
جو مذکور ہی تھی اسم نظر ہی تو
تو دفتر ہو بخشیگری کا جدا
مبدل نہو جنگی چہرہ کا رنگ
دکھائی ذرا اپنی بھی سرکشی
لڑائی ہو باکی نئی رنگ کی
سخن آشتی کا بہت دور ہے
نہیں دل سی ہیں طالب کارزار
کہ اب ون عمر ہونکا ہو یہ حال
زر و مال کی جملہ تقسیم ہو

رہی دور خونریزی کارزار / وگرنہ خزان ہوگی ساری بہار
جو مجلس مین بلبھدر تھی جلوہ گر / لگانی لگی یون زبان سی گہر
نہین کوروانکو ملامت کی جا / برا یہ جو تھی کھیلنے کا ملا
نظر کرتی تھین دغل پر نہین / یہ بیکار ہی سب چنان و چنین
مناسب ہے اب کیجی اوس سی جنگ / طبیعت بھی ہی کثرت غم سی تنگ
پسند آیا دُرپد کو یہ خوش کلام / کہا سب سی بہتر ہی اب نیکنام
جنہین ہمسی ہی رشتہ دوستی / کرین وہ بھی دشمن پہ لشکر کشی
طلاقت لسانی بھی رکھتا ہو وہ / ذرا خوش بیانی بھی رکھتا ہو وہ
ابھی سبطرح دل پہ ہی اختیار / کہ ہو رفع یہ قصۂ کارزار
محبت یہ بھیکھم کو مانگی کہ ہی / لڑائی کی آسان مشکل کری
سری کشن کو بات آئی پسند / روانہ ہوا قاصد ہوشمند
دل و جان سی تھا جنگ کا دلمین عزم / جو اوٹھی وہ جشن عروسی کی بزم

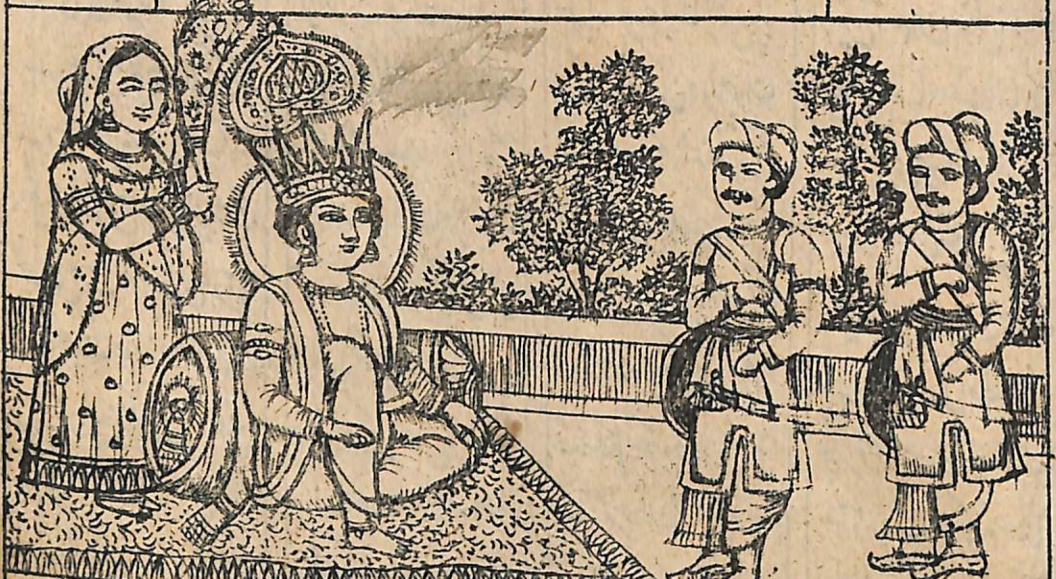
سنی بادشاہون نی جب یہ سخن / کہا راستی کا یہی ہی چلن
جوئی سی جدشٹر کو کیا کام تھا / نہ تھا دہیان آغاز و انجام کا
دیا اونکو ساتک نی بڑھکر جواب / عبث آپ کرتی ہین پیچ و تاب
یقین ہی کہ جرجودھن بی ہنر / نہو گا رضامند اس صلح پر
جدشٹر کو دین تخت شاہی جدا / جو کچھ اونپہ ہونا تھا وہ ہو چکا
کرین اور راجا اونکو اطلاع / کہ ہو اک جگہ فوج کا اجتماع
سو اسکی تجویز ہو برہمن / خردمند ہو اور شیرین سخن
اوسی بھیجی ہستناپور مین / کہی جا کی بزم شہ کورین
بزرگون کو پہونچای جا کر پیام / کہی ہمسی بھی اونکی آکر پیام
بڑی دشمنون مین اگر تفرقا / تو حاصل ہوا اپنا دلی مدعا
سنو شاہ بیراٹ کا ماجرا / کہ دل کوروان کی طرف سی پھرا
لڑائی کا سامان تھا مد نظر / یہی فکر تھی دلمین آٹھون پہر
جو راجہ تھی اکیجا وہ رخصت ہوئے / سری کشن بھی اپنی گھر کو گئے

چمن: دوم رفتن جرجودھن در دوارکا برای طلب مدد نزد سری کشن

سنو حال جرجودھن بی ہنر / نہ تھی اوسکو انجام کی کچھ خبر
لڑائی کا سامان طیار ہے / جدشٹر بھی جو پای بیکار ہے
صلاح اوسکی آئی یہ دلکو پسند / کہ چلیے قریب سری کشن چند
کیا اپنی دلسی جو یہ مشورا / بلائی کو اونکی روانہ ہوا
اوسیوقت ارجن کو بھیجا کہ ہان / سری کشن کو ساتھ لائی یہان
سری کشن پر ہی دل و جان نثار / وہ تھی نشاہ خواب سی ہمکنار
یہ ارجن تھا جو عقلمند و فہیم / ہوا باادب سوی پائین مقیم
یہان کون مطلب کو آئی ہو تم / جدشٹر کا پیغام لائی ہو تم
لڑائی کا باہم ہوا ہی قرار / قریب آیا ہنگامۂ کارزار
مگر دلکو ہی یہ تعجب کمال / طبیعت مین پیدا ہے رنج و ملال

قلم اپنا جو پای بیکار ہے / مضامین کی لشکر کا سردار ہے
ہوئی اوسکو اس بات کی اطلاع / کہ اوس سمت ہی فوج کا اجتماع
ہر اک نوجوان ہی طلبگار جنگ / کہین جلسہ ہو گرم بازار جنگ
کہ اونکو بلا لائی اپنی گھر / شریک اور مددگار ہون وہ ادہر
جدشٹر نی بھی جب سنی یہ خبر / گیا کشن کو لینی وہ نامور
گئی اونکی لینی کو دونون جوان / مگر ایک ہی وقت پہونچی وہان
مدعی تھا جرجودھن خوش کلام / گیا اونکی بالین کی جانب مقام
سری کشن اوٹھی جو آرام سے / کہا ارجن نیک انجام سے
نکھولی تھی لب اوسنی پھر جواب / وہ مغرور بولا کہ عالی جناب
کمک آپسی مجکو درکار ہے / یہ بندہ مدد کا طلبگار ہے

آنا جرجودہن اور ارجن کا سر کشن جی کی پاس واسطی طلب مدد کی



مخاطب ہوئی آپ پہلی ودر
برابر سمجھتی ہین ہم دونونکو ہم
جسی فوج جرّار کی چاہ ہو
کرو اسمین باہم جو دونون قبول
ملی فوج اوسکو تو رخصت ہوا
حد شہر سی ٹھہرا ہی بید ان جنگ
سنو شاہ بیراٹ کی داستان
کیی تیری جانب سی ہین نے کلام
مجھی دونون طرفونسی ہے اب ہی کرنا
پھر آیا وہ مغرور کیرت کی پاس
قلم لکھ اب چھوہنی کا شمار
بڑہی یادداشت کی اوسپر رقم
ہوئی شصت الف اور صد ہزار

رعایت ہی دشمن کی مد نظر
کوئی اپنی آگی نہین پیش و کم
ابھی حکم دون اوسکی ہمراہ ہو
اوسی دونون مین ایک شی ہو حصول
یہ سمجھا بر آیا دلی مدعا
مہیا ہی سبطرح سامان جنگ
بتقریب شادی گیا تھا وہان
کسی نی نہ اوسپر کیا التیام
رہی صلح آپس مین باہم ستیز
بہت کچھ کیا اسکے انکا پاس
کہ ہوئی ہین کتنی پیادی سوار
جھکا فیلخانی کی جانب قلم
بڑہا دونون قسمونیہ دس کا شمار

سر کشن جی یون ہوئی در فشان
مدد کی لڑائی مین ہو خوش نگار
رہون مین اکیلا مقابل کی پاس
اس ارجن کو تھی کشن جی پر نظر
گیا جا کی بلبھدر سی پہر سوال
ملا اس سخن کا وہانسی جواب
سر بزم بیٹھی تھی سب خاص عام
سر انجمن شمع سان سر دہنتا
اگر نیکنامی کی ہی تمکو چاہ
گیا لشکر اک چھوہنی اسکی ساتھ
ارابی کی اسوار سب تیز رو
کیا فیل اسوارونکا جب شمار
پیادونکا لکھتا ہون اب شمار

نظر آیا پہلی مجھی وہ جوان
سلح مین نہ لونگا دم کارزار
جگر جسطرحسی ہی دلکی پاس
وہ مغرور راضی ہو فوج پر
مدد کیجیی چلکی وقت جدال
مجھی اس لڑائی سی ہی اجتناب
بڑی جشن شادی مین تھی دہوم دہام
کسی نی سخن کو نہ ہرگز سنا
نہ چھوڑین قدم راست بازی کی
ظفر ہی خداوند خالق کی ہاتھ
وہ اکیس الف اور تھی آٹھ سو
ہوئی یہ بھی اتنی دم کارزار
کہ تھی ایک لاکھ اور نوی ہزار

بڑہی تین سو اور پوری پچاس
روان ہی قلم کثرت فوج مین
سنو مادری کا جو بھائی تہا شل
ہوا ہستناپور مین جب گذر
دقیقہ دقائق سی چہوڑا نہین
جو پہلی مری گھر مین آئی ہین آپ
اطاعت سی باہر نہونگا کبہی
کہانتک مین لکہون یہ احوال طول
یہ کہکر اودہر وہ روانہ ہوا
بنے گلشن پانڈو کی گلعذار
جدہشٹر تہا سلطان اقلیم دین
یہ ہی آپکی بات امکان نہین

جمعیت آمدن شل برادر پانڈوان و ملاقات کردن جدہشٹر

ملا اٹھ کر اُسکو یہ موج مین
شجاعت کی کشور مین اُدھر کا غل
ملا آکی جب جدہشٹر نامور
ذرا اسکو خدمت سی دور پایا نہین
محبت سی تشریف لائی ہین آپ
جواب آپکو مین نہ دونگا کبہی
خوشی سی کیا شل نے کہنا قبول
ہر اک سمت اسکا فسانہ ہوا
گئے گوہر و نقد شل پہ نثار
کہا نقص یہان مناسب نہین
رہی دل پہ اوسکا امید امین

جو باندہی ہی لشکر کشی پر کمر
مدد کو جدہشٹر کی وہ نوجوان
بجا لایا وہ آشنائی کی رسم
کہی شل سی خلوت مین اسنی کلام
مری دلمین اب ہی یہی آرزو
کرونگا نہ مین حکم سی انحراف
جدہشٹر کا یہ شوق دیدار ہے
جدہشٹر جہان تہا یہ پہونچا وہان
کیا شل نے بہی حال اپنا بیان
رہی درمیان دلمین مگر اسقدر
کیا اس سخن کو جو شل نے قبول

داخل ہونا شل کا فوج لشکر کوروان مین

رقم کر گئے ہین آہل قیاس
زمین آسمان ہونگی زیر و زبر
مع فوج دریا صفت تہا روان
نہ باقی رہی بیوفائی کی رسم
بہر حال ہون آپکا مین غلام
رہین آپ لشکر مین ہو آبرو
نہ پیش آئیگا کوئی امر خلاف
پہر آؤنگا تمسے یہ اقرار ہے
سنو اب ملاقات کی داستان
سنائی وہ گذری ہوئی داستان
ملے کو جوانی کرن کی اگر
جدہشٹر کا مطلب ہوا حصول



رخصت وہانسی ہوا اشکنام
قیام ایکجا اوسکا دشوار تھا
جریدہ فقط افسر انکی سپاہ
جدشٹر تھا ایوان شاہی کی شمع
جدشٹر کا بھیجا ہوا برہمن
ہوا داخل مجلس کوروان
اگر تمکو منظور ہی آشتی
کسی بات مین ہم نہین تمسی بند
زبا پر تھا اونکی شجاعت کا حرف
یہاتک کہ جامی سی باہر ہوا
وہ بیچارہ کیا جانی میدان جنگ
قلم لکھے اب حالت دہتراشٹ
یہ بھیکم پتامہ جو سرتاج ہین
جو پیدا ہوا دلمین شکی ہراس
پیام آشتی کا سنائی وہان
اب احوال سنجی کا لکھی قلم
جدشٹر کی لشکر مین داخل ہوا
جدشٹر نی جسدم سنا وہ پیام
یہ کہنا لڑائی کا شائق نہو
کم وبیش پر بھی نہین کچھ نظر
جو بیکار رہو ہین وہ فرزند شاہ
طلب صلح کی بزدلی سی نہین
اگر اسکا بھی اونکو انکار ہے

کیا لشکر کوروان مین مقام
عجب موج زن بحر ذخار تھا
ہوئی حاضر خدمت بادشاہ
ہوئی ساٹھ اکھوہنی فوج جمع

کرون کثرت فوج کا کیا بیان
نواحی ممالک مین جو اور تھے
ہوئی جمع اسدرجہ فوج کثیر
روانہ ادہر موج پر موج تھی

بیام برہمن پیش شناوہ راجہ جدشٹر در مجلس دہرتراشٹر و عذر آمیز

بہ آداب شاہی کیا سب بیان
انہیں بھی نہین آرزو جنگ کی
یہ ہین تیغ و خنجر یہ گرز و کمند
سخاوت مروت محبت کا حرف
کہا خوب میدان نہین ظہر کا کام
عبادت کا آتا ہی ذی شبہ ڈھنگ
کہ کسدرجہ تہی غفلت دہرتراشٹ
نصیحت کی کچھ تیری محتاج ہین
کہا جا سی سنجی جدشٹر کی پاس
بنی جسطرح پھیر لائی یہان

زبان پر سخن سنج کی یہ کلام
طبیعت اگر ہی طلبگار جنگ
یہ پیغام بھیکم نی جسدم سنا
کرن وصف سنکر ہوا خشمناک
شجاعت کا اونکی جو بھرتی ہو دم
یہ مداحی زیبا نہین آپ کو
سر بزم کانون سنا جو یہ حال
یہ بڑھ بڑھ کی تو انسی باتین نکر
او نہین صلح پر جلد راضی کرو
نکل آئیگی صورت آشتی

رسیدن سنجی نزد پانڈوان و رسانیدن پیغام دہرتراشٹر و یافتن جواب

مکان رشک فردوس شامل ہوا
کہی ایلچی سی یہ شیرین کلام
کہ ناحق یہ خون خلائق نہو
رضامند ہون فیصلہ پر ادہر
لڑائی کی میدان کی دلکو چاہ
فقط خاطر خلق ہی دلنشین
بھلا پھر کہان رفع تکرار ہے

پیام زبانی کیا سب ادا
لڑائی سی پہلی تو ہی احتراز
فقط باپ کا حصہ مطلوب ہے
اگر جنگ ہی اونکو مد نظر
کسیطرح ہمکو نہین اب گریز
جو کرنال تک مین ہین پانچ گانو
لڑائی سی ہرگز نہین ہی گریز

مفصل جو لکھون تو ہو داستان
یہ لشکر وہان پر فرودکش ہوا
نہ دیکھی فلک نی بھی جسکی نظیر
ادہر یازدہ چھوہنی فوج تھی
زبان آور و خوش بیان خوش سخن
سنایا جدشٹر کا اوسنی پیام
تو حاضر ہین میدان مین ہم بیدرنگ
بہت حسن اخلاق سی خوش ہوا
اوڑانی لگا خاص مجلس مین خاک
دکھاونگا اکدم مین انکو عدم
جو آیا ہی قاصد وہ مداح ہو
کہا یون کرن سی کہان ہی خیال
کہ رتبہ نسی انکی نہین تو خبر
بہر حال وہ عذر ماضی کرے
کہ منظور ہی ہمکو انکی خوشی
ہوا اسطرح سے جو اوٹھا قدم
چچا کی بلانی کا مطلب کہا
بہر حال منظور ہی ہمکو ساز
خوشی سی عنایت کرین جو ہے
تو خدمت سی ہمکو نہین در گذر
رضامند ہین صلح ہو یا ستیز
تو آگی بڑہائین نہ ہم ہاتھ پاون
قیامت بپا ہوگی وقت ستیز

آنا سنجی کا پانڈوان کے پاس



سری کشن جی کی سنو اب کلام
یہ ہی پاس آئی نہ وقت زبون
بنی جسطرح اوسکو سمجھاؤ تم
ہوا داخل لشکر کوروان
سنایا مفصل جواب پیام
خرابی تھی قسمت مین اوسکے بدی
لڑائی سی تھی جو طبیعت لگی
بدی تھی جو بربادی خاندان
کہا پھر مفصل کر اوسکا بیان
بھلا کسقدر ہو گی فوج و سپاہ
مفصل وہانکا تو یہ حال ہے
وہان جلوہ گر ارجن و دروپدی
وہان مین بھی پہونچا جو حسب الطلب
یہ فرمایا مجھسے کہ ای نامہ دار
اکہ سید ہم کیا دلمین اپنی قرار

سنایا یہ سنجی کو اپنا پیام
کہ پہونچی بہم نوبت کشت و خون
وہ گمراہ ہی راہ پر لاؤ تم
سنو گوش دلسی بیان انکا بیان
نصیحت کی بھی تھی زبان پر کلام
کسیکی نصیحت نہ ہرگز سنی
زبان پر وہی بات ہر دم رہی
پھر آئی بھلا دلمین نیکی کہان
جو کچھ حال دیکھا سنا ہو وہان
سمندر کی کچھ ہاتھ آئی ہی تھاہ
خلاصہ یہ خلوت کا احوال ہے
مرتب عجب صحبت مے کشی
یہ انکو نسی دیکھا ہی سامان سب
مرتب ہوئی جب وہ بزم قمار
زمین جون دشمن سی ہو لالہ زار

برابر ہی دونون کا اپنی نظر
ہوئی کوروون کو کمی حشمت دل
یہ سنکر وہ سنجی جو رخصت ہوا
کہا شاہ سی جنگ ہی کیا ضرور
نہ تھا اپنی قبضے مین وہ پر غرور
جو ادبار تھا اوسکے سر پر سوار
پھر اوس سی منہ تھا جو اقبال کا
سنو کور دیدہ کا احوال اب
جدشٹر کی لشکر کا کیا ڈھنگ ہی
سخن شاہ کا اوسنی جب یہ سنا
سری کشن جی کا سنو ماجرا
پیا پی وہ چلتی تھی جام شراب
عنایت تھی ہر لحظہ مد نظر
اوٹھایا وہان کوروان نی فساد
کرون بحر خون وہ زمین پر روان

وہ دل ہین ہماری لگو یہ مین جلی
وہ الفت ہین لڑکونکی ہی [illegible]
ملا نقد انعام خلعت ہوا
بیان سب کیا حال اوسکی حضور
نصیحت کی قربت سی کوسون تھا دور
اوسیطرح دل طالب کارزار
تو خالی نظر آیا گھر بال کا
سنایا جو سنجی نی وہ حال سب
مصمم لڑائی کا آہنگ ہی
کہا کیا کسنا وہ مین ای بادشاہ
وہ تخت مرصع پہ رونق فزا
فدا جسپہ تھا ساغر آفتاب
زبان مبارک سی ہی یہ خبر
ہمین فہ پہپی نی کیا دلسی یاد
کہ انسو بہائین زن کوروان

وہ ہنگام پہونچا ہی آگی قریب
یہ آنکہوں کا دیکہا ہوا حال ہے
اوڑا رنگ چہری کا مانند دو
پسر سی کہارو بروئی بیاس
ہر اک شخص قسمت سی ناچار ہے
جو بہر کر وہ سمجہی نہ آیا یہان
سری کشن جی تہی جو مختار کار
ترک اور سامان شاہانہ سب
ارابی وہ آراستہ زرنگار
مطلا وہ زیور سی وسو کنیز
شنو دو سر دن وہ سب کو روان
جو دیوانخانہ تہا اوس شعلہ کا
ہوئی تخت شاہی پہ وہ جلوہ گر
کبہی اونکی قد مونپہ رکہتا تہا سر

کہون کیا کہ پلٹی ہین اونکی نصیب
شنیدہ نہ کانون کا احوال ہے
یقین تہا کہ یہ ہوگا بیشک نمود
مری دلمین پیدا ہوئی ہی اس

سنا یا شہ کور کو یہ پیام
سنی جسگہڑی شہ نی یہ داستان
کیا کاندہاری کو اوسنی طلب
مناسب جُدہشٹر سی ہی آشتی

چمن ششم فرستادن راجہ جُدہشٹر سری کشن پیش نزد کوروان بوکالت

جواب اوس طرف سی لایا یہان
وکالت کا عہدہ کیا اختیار
سوار و پیادہ ہر اک باادب
گہر لعل و یاقوت اونپر نثار
حسین و خردمند بر ال عزیز
ہوئی اونکی لانی کو آگی روان
مکان جنان سی بہی آراستہ
تصدق کیی اونپہ لعل و گہر
کف پای ملتا کبہی چشم تر

جدہشٹر کی دلمین یہ تہا خطر
ہوئی ہستناپور کو وہ روان
ہجوا اوس جنگ جو کو یہ پہونچی خبر
وہ اسپان چالاک و فیلان مست
بدل رسم و آئین تہا مد نظر
نہ تہا اونمین جز جو دہن پر غرور
یہ تعظیم و تکریم لائی انہین
شہ کور دیدہ کا یو پہونچا حال
کبہی پوچہتا تہا وہ صحبت کا حال

کرن کی بہی کانون مین پہونچی کلام
ہوا وہشت و بیم سی خستہ جان
سنایا وہ احوال پردہ سب
نکل آئی صورت کہین صلح کی
یہان فکر و تدبیر بیکار ہے
نہ آیا اودہر سی ابہی تک جواب
سواری کی شوکت ہو کس سی بیان
کیی پیشکش نقد و اسباب و زر
بلندی مین تہا کوہ البرز پست
روانہ کیا نذر کو پیشتر
سوا اوسکی تہی جملہ حاضر حضور
مکان رشک جنت کہائی اونہین
ہوا رنگ گل غنچہ دل نہال
کبہی مہربانی کا اوس سے سوال

تشریف لانا سری کشن جی کا دہرتراشٹر کی پاس وکیل کی مانند



ہوا حاضر بزم جو پر غرور
عیاں اوسکے چہرے سے رنگ فتور

جو اوٹھی وہاں سے وہ عالی جناب
تو برج بدر کی ہی آفتاب

سنایا اوسے اوسکی بیٹوں کا حال
ہوئی جوش الفت سے گریاں نڈھال

عروج اونکی اقبال کا ہے قریب
چمکتا ہے اب کچھ دنوں میں نصیب

سنائی تسلی کی مضمون سب
سخن تھی تشفی کی افسون سب

لگیں تھیں وہاں کرسیاں زرنگار
ہوئی اوسسے رونق فزائی بہار

مگر حسب دستور پیش نظر
کیے پیشکش میوہ خشک و تر

سخن سنج وہ جنگجو یوں ہوا
یہ کھاتی نہیں آپ ہی وجہ کیا

کوئی اوسکی گھر میں کھاتا نہیں
جو ہوتی ہیں حاصل یہ دونوں سبب

وگرنہ وہ محتاج ہویا غریب
بھری پیٹ اپنا وہ خالی نصیب

نہیں ہوں کسیطرح محتاج میں
گدا کو کروں بادشہ آج میں

میں کہتا تھا مطلب کا تیری سخن
کہیں وہ رہوں ایسی رنج و محن

یہ کہکر جو اوٹھی وہانسے جناب
برآمد ہوئی صورت آفتاب

جو کچھ ساگ پات اوسنے اونکو دیا
نصیب شوق و لذت تناول کیا

جو گھر میں بدر کی ہوئی تھی نصیب

سریکشن پر حال سب کہہ دیا
فراست سے مفہوم مطلب کیا

ملاقات کنتی سے حاصل ہوئے
رہا وہ گرفتار مشکل ہوئے

کیا کشن سے درد اپنا بیان
ہوئی اسطرح وہ بھی گوہر فشان

غم ہجر ہوتا ہے نزدیک دور
ظفر یاب آتی ہیں آنکھوں کی نور

جہاں تھا وہ جرجودہن پُر غرور
وہاں لائی تشریف پھر جی حضور

تکبر تھا اوس جنگجو کو کمال
نہ تھا انکی آنیکا دلمیں خیال

سری کشن کو بھی محبت کی چاہ
نہ ڈالی کسی چیز پر بھی نگاہ

جواب اسطرح کشن جی نے دیا
زمانہ ہے اس بات کو جانتا

محبت سے آپس میں ہوا اتحاد
نہو بدمزاجی سے باہم فساد

مرا حال جو کچھ ہے مفہوم ہے
بخوبی تجھے حال معلوم ہے

رہی رسم الفت وہ ہی اک بیان
کیا تونے کہنا مرا رایگان

مرا اوس میں ہرگز نہ تھا فائدا
مگر سب پہ افضل ہے حکم خدا

مکان بدر پھر کیا سرفراز
کسی شے کا اونسے نہ تھا احتراز

ہوئی کوروانکی نہ مہمان وہ
ہوا رایگان اونکا سامان وہ

سنو دوسری ان کا احوال اب

چمن ہفتم آمدن سریکشن نزد دیوانخانہ دھرتراشٹ و رسیدن نارد و پرس رام

زبان آوری کچھ کرے اب قلم
مضامین لکھنے کا بھرتا ہے دم

شہنشاہ کا خاص دیوان عام
مہیا تھا رنگ زینت و احتشام

پرسرام جی اور نارد بیاس
ہوئی رونق افزا کیا سبھی پاس

کہی کشن نے اوسگھڑی یہ سخن
سنیں جتنے ہیں صاحب انجمن

مخاطب ہوئی شاہ سے وہ حضور
یقیں ہے کہ جرجودہن پُر غرور

دو ساسن کرن باعث جنگ ہیں
شگن کی نشانی ہوئی ڈھنگ میں

پرسرام نے بھی کہا ہاں ضرور
خراب آدمی کو ہے کرتا غرور

کہا جنگ سے اب نہیں اجتناب
جو نکلے ادھر سے ادھر آفتاب

سری کشن جب غسل فرما چکے
برہمن زر و نقد بھی پا چکے

سریکشن تشریف لائے وہاں
کرن اور بھی ساتھ سب کوروان

ہوئی منعقد بزم عالی وہاں
صفت میں ہے عاجز قلم کی زبان

رہی درمیان الفت و اتحاد
نہ آپس میں ہو قصہ رنجش فساد

کرے خانوادے کو تیرے تباہ
ضلالت کی آئی ہے اپنے کو راہ

اس آغاز کا ہے اب انجام بد
مٹا دیگا ہر ایک کو یہ حسد

تکبر کی آتش تھی جو شعلہ زن
سنا جنگ جوئی نے ہرگز سخن

نہ اوٹھیگا ہرگز یہ باز از جنگ
دل و جان سے ہیں یہ خواہان جنگ

سری کشن پھر یہ گویا ہوئے
رہ آشتی کی وہ جویا ہوئے
مناسب ہے زندان کہاؤ انہین
کرو قید سیدہا بناؤ انہین
وگرنہ برا اسکا انجام ہے
سحر روز عشرت کی اب شام ہے
ہوا قہر مین سنکے وہ جنگ جو
خفا اوٹھ گیا سنکے یہ گفتگو

کرن اور جو دہن پر غرور
دو ساسن سگن کا ہی سب یہ قصور
مناسب ہے آپسمین ہو آشتی
نکل آئی صورت کہین صلح کی
تکبر کی ہی نشہ سے عقل گم
جو قسمت دکھائیگی دیکھو گے تم
شہنشاہ از خود فراموش تھا
پسر کی محبت کا اک جوش تھا

چمن ہشتم در بیان ارادہ کردن جو دہن برای قید سریکشن حیلہ جو

جو مجلس سے وہ خشمگین اوٹھ گیا
سریکشن کو قید کر لیجیے
جدشٹر کو بی قوتی دیجیے
یہ سرمہ دیا چشم بینور مین
سمائی ہی کیا قلب مغرور مین
سمجھتا نہین اپنا وہ نیک و بد
عدو جان کی ہین یہ بغض و حسد
پس پشت کی کوروان نے نگاہ
یہ دیکھا جدشٹر کی سب ہی سپاہ
ہوا دلکو پیدا وہ خوف عظیم
کلیجہ ہوا دشمنو کا دو نیم

دو ساسن کرن سے یہ مشورہ کیا
سری کشن کو حال روشن ہوا
جو یہ قصد پیکار اوسنے لیا
مری قید کا کیا ہے مشورا
پھر اسپر بھی اب تیری فرزند کا
کہ کہلجا ہے تم سب پہ راز نہان
اکیلا نہین ہی سمجھی دیکھو یہان
بہت دیوتا بھی ہین حاضر یہان
مہیا ہین سب پانڈ کی نوجوان
کف دست اون دشمنوں نے ملے
سریکشن اوٹھے ہنسی کھلکھلا

رخصت ہونا سریکشن کا دہرتراشٹ سے اور بٹھا لینا کرن کا رتھ پر



ارائی یہ اپنی ہوئی وہ سوار
فدا جسکی سرعت پہ باد بہار

ٹھہایا کرن کو بھی پہلو کی پاس
نصیحت کی باتین کہین بیقیاس

جدہشٹر کا تو ہی جو بھائی بڑا
یہ اوسپر نہین راز بستہ کھلا

اگر تجھکو منظور ہو آشتی
خبر دون جدہشٹر کو اس بات کی

بٹھائی تجھی تخت شاہی پہ آج
تری نامزد ہونگین ملک و تاج

دل و جانسی خدمت بجا لائی وہ
رہ و رسم الفت بجا لائی وہ

کہا اوسنی مین سخت بیکار ہون
کہ اب کوروان کا نمکخوار ہون

مناسب ہے ترک رفاقت کرون
نہ اس وقت پاس محبت کرون

پھر ان سنے او اسوقت ہین حیف ہے
یہ خنجر ہی یہ گرز یہ سیف ہے

یہ کہکر ہوا وہ کرن جب وداع
ہوئی صلح کی ساری مطلب وداع

چہمن نہم در بیان گفتگوی کنتی از کرن کہ از پانڈوان جنگ نکند

قلم حال کنتی کری اب رقم
جو دیکھا کہ فوجین ہوئین ہین بہم

مہیا ہی سامان پیکار و جنگ
لڑائی ہین باقی نہین کچھ درنگ

لب گنگ آئی بریج و محن
عبادت یہان کر رہا تھا کرن

جو مادر کو جوش محبت ہوا
بسر پر دوپٹی کا سایہ کیا

عبادت سی فارغ ہوا جب کرن
لٹائی زبان سی یہ در سخن

کہ تو کون ہی ای زن نیکنام
یہان تیری آنیکا ہی کون کام

کرن سی وہ کنتی ہوئی تر زبان
کہ مین ہون تری مادر مہربان

کرن نی سنا جب یہ شیرین کلام
کہا میری ماں کا تو رادھا ہی نام

کہ ناگاہ سورج ہوا در فشان
پدر مین ہون یہ مادر مہربان

سخن اسکا تو سن بگوش قبول
مگر حکم سی اوسکی ہرگز عدول

کرن کو جو یہ حال ثابت ہوا
کہا مال و جان ہیں اتمپر فدا

اجازت جو ہو اوسکو لاؤن بجا
مجھے دل کا معلوم ہو مدعا

کہا مان نی ہی پسر جان و جگر
جو انکھونکی ہین نور پانچون پسر

مناسب نہین اوسی پیکار و رزم
طبیعت سی مخفی قتل کا دو عزم

کرن نی کہا مادر مہربان
کرونگا نہ مین قتل پانچون جوان

فقط ایک ارجن کا ہون مین عدو
زمین پر گراونگا اوسکا لہو

جدہشٹر نکل بھیم و سہدیو سے
نہین کام ہی مجھکو سوگند سے

مناسب نہین اسمین اصرار ہو
ذرا دلمین فرمائی آپ غور

اگر قتل ارجن کو بینی کیا
تو مین ہون پسر پانچوان آپکا

کیا قتل ارجن نی مجھکو اگر
سلامت مین بیشک وہ پانچون پسر

جو کنتی نی پایا پسر سی جواب
بہانی لگی اشک مثل سحاب

ہوا دلکو اک تازہ رنج و تعب
خدا سی کیا ہاتھ اوٹھا کر طلب

جو فرزند ہی ارجن نوجوان
ملی اوسکو دست کرن سی امان

چہمن دہم باز آمدن سری کرشن از ہستناپور و ذکر کرن و پانڈوان با دشمنان

سری کرشن کی اب سنو داستان
جدہشٹر کی لشکر مین آئی یہان

کہا مو بمو کوروان کا وہ حال
لڑائی کا ہی اونکی سر مین خیال

نصیحت کیکی وہ سنتی نہین
بھری ہین لو مین وہی بغض و کین

لڑائی پہ اب صلح کا ہی قرار
یہ عقدہ کھلیگا دم کارزار

وہان ایک میدان ہی کورو کہیت
خدا جانی کا ہو جب سب کہیت

وہان جمع ہو اونکی افواج سب
تامل نہین ہے لڑائی مین اب

سنا کوروان کا جدہشٹر نی ڈہنگ
ہوا دل سی آمادہ رزم و جنگ

درشٹ دمن جو ہنرمند تھا
کسی فن مین ہرگز نہ وہ بند تھا

صف آرائی فوج سی بہرہ مند
نہ وہ جنگ مین تہا کسیطرح بند

تنا تن تنا لشکر کیو شکل نہنگ
وہ شاہین جاوش بازو کلنگ

ہنر مین لڑائی کی اوستاد تھا
لڑائی کا انداز سب یاد تھا

جدشٹرنی سالار لشکر کیا
سنو لشکر کوروان کا بہی حال
سخن سنج ہین اسطرح جانثار
گہر سنج بہیکم پتامہ ہوئے
مگر ایک ہی ارجن نوجوان
رہ و رسم الفت کا پابند ہے
جو آراستہ بزم پیکار ہے
وہ سینی کا میری ہی راحت فزا
اگر اوسنی میدان مین رکہا قدم
یہ اقرار مضبوط کرتا ہون مین
لڑائی کا کیا ذکر ہندکو ہے
کرونگا نہ عورتسی بیبد مین جنگ
یہ احوال جب جنگ جونی سنا
قلم لکہی اب مرد عورتکا حال
وہ بہیکم پتامہ ہوئی نکتہ سنج
جو فرزند سنتن کا تہا نیکخو
اوسی سلسلہ عقد کا سال تہے
لگی اوسنی الفت کی اوسپر نظر
فزون زلف سی تہا پریشان حال
بیابان مین پہرتی تہی وہ خستہ جان
جو احوال دختر سی آگہ ہوا
کیا مجہسی ارشاد یہ گلعذار
کوئی اسکا وارث ٹہرتا نہین

چمن یازدہم دربیان سپہسالار ساختن کوروان بہیکم پتامہ را بر فوج خود

نہ سمجہا لڑائی کا یہ ہی مآل
رہی آبرو جای یہ جان نزار
گہر بار ہمرنگ خامہ ہوئے
وہ ہوگا مقابل مری بیگمان
سعادت شعار خردمند ہے
لڑائی کا آغازہ شوا ہے
نہ چہوڑے گا سررشتہ ادا کا
لڑونگا کسی سی نہ مین یکقلم
قدم پر تری ہاتہ دہرتا ہون مین
خوشی آپ کی دلسی منظور ہے
سکنڈی مین ہے سارا عورتونکا ڈہنگ
تحیر سی دل آئینہ بنگیا

یہ بہیکم سی مغرور نی عرض کی
اگر آپ لشکر کے سردار ہون
اودہر کوئی میری برابر نہین
فقط اوسکو ہی دعوی ہمسری
نہ چہوڑی گا ہرگز بزرگی کا پاس
نہ لیگا وہ ہتہیار میری حضور
کرن بہی ہی بہرتا دم ہمسری
کرن نی سنا جسگہڑی یہ سخن
کہ جب تک ہی جسم مبارک مین جان
جو بہیکم سے یہ عہد و پیمان ہوا
جو آئیگا میدان مین وہ روبرو
کہا کسطرح وہ سکنڈی ہی زن

چمن دوازدہم دربیان شرح دادن بہیکم پتامہ قصہ سکنڈی

سخن کی گہر کا لٹایا یہ گنج
ہوئی مین اوسکو منسوب وہ بار و
ہوا مین جب آگاہ احوال سے
دیا گہر مین اپنی نہ رہنی کو گہر
ہوا دلپہ اس غم سی صدمہ کمال
سناتی تہی ہر دم مجہی گالیان
پرسرام کی پاس وہ لیگیا
جو آئی تری عقد مین ہی بہار
عدو بنگئی آسمان و زمین

جو شاہ بنارس کی تہین لڑکیان
قلم کرچکا ہے یہ قصہ رقم
مجہی پاس تہا ننگ و ناموس کا
جو نومید وہ ہر طرف سی ہوئی
جو دوبہر ہوئی زندگانی کی دن
ملا ناگہان عابد باہنر
پرسرام نی سنکی وہ داستان
کہین خار غم دل سی اسکی دور
پرسرام سی کی ہان مین نے عرض

اوسی سرفرازی کا خلعت دیا
کہ اب آپ کی ہاتہ ہی زندگی
تو لڑنیکو ہم لوگ تیار ہون
مگر اوسطرف کوئی ہمسر نہین
تکبر کی عیبون سی ہی وہ بری
نہ آئیگا لڑنیکو وہ میری پاس
بزرگانہ شفقت کرونگا ضرور
نہین مجکو منظور یہ افسری
یہ کی عرض ای بادشاہ زمن
نہ لونگا مین شمشیر و خنجر سنان
زبان مبارک سی پہر یہ کہا
نہ ہونگا کبہی اوس سے مین جنگجو
بظاہر تو ہی مرد ناوک فگن
کہ ہو سننی والونکو حیرت کمال
سیمبر سی لایا تہا اکدن یہان
لکہی حال انبا کا اسدم قلم
اوسی قرب شوہر روانہ کیا
کہون کیا کہ بس جیتے ہی جی مجہے
ملے خاک مین نوجوانی کی دن
حقیقی تہا اوس ماہ کا وہ پدر
اوسیوقت مجکو بلایا وہان
مصیبت مین ہی مبتلا بی قصور
کہ ہی عہد و اقرار کا مجہپہ قرض

نہوں عمر بھر اپنی میں کتخدا
ہمیشہ پاس ہی عہد کا قول کا

بہت زن کی نزدیک سی دور ہوں
میں اس امر میں سخت مجبور ہوں

ہوئی جنگ پر ستیہ ونتی قصور
رہا میں بھی لڑنیکو اونکی حضور

رہی بیس اور آٹھ دن رزم گاہ
قضا مانگتی تھی خدا سی پناہ

نمودار ہوئی بی درنگ
ہوئی اونکی کہنی سی ہو فوق جنگ

جو اوس کل کا مطلب تہ حاصل ہوا
ملول اور بھی رنج سی دل ہوا

ہی دلسے دشمن ہی جانکی
مہادیو نی مشکل آسان کی

عبادت سی اوسکی ہوئی شاد کام
لیا یہ زبان مبارک سی کام

کہ میں دلسے دیتا ہوں تجکو دعا
چڑھائیگی تو جب شر اقضا

تولد ترا ہوگا درپد کی گھر
یہ قسمت کی دیتا ہوں تجکو خبر

خدا اپنی اوسے حق دکھائیگا شان
بنائیگا زن سی تجھی پہلوان

مگر جان بھیکھم کی تو ہی عدو
نہوگی کبھی اوس سے مغلوب تو

چمن سیزدہم پیدا شدن سکنڈی بخانۂ راجہ درپد و مرد شدن بجای جچھ

ہوئی گھر میں درپد کی پیدا وہ جو
فدا اوسکی صورت پہ مہتاب ہو

ہوئی اسکی شائع جہان میں خبر
تولد ہوا گھر میں شہ کی پسر

حقیقت میں دختر تھی وہ گلعذار
پسر کا دیا شاہ نی اشتہار

سکنڈی ہی گیا اوسکا مشہور نام
لڑائی کی فن بھی سکھائی تمام

وہ رہتی تھی اوس گھر میں شکل پسر
کیے خوب تعلیم جنگی ہنر

پیدا ہونا سکنڈی کا



قلم لکھی کاغذ پہ شان خدا
ہوئی دختر شاہ سے کتخدا

جو یہ دونوں خلوت میں یکجا ہوے
نشان مرد میں زن کی پیدا ہوے

ہوئی شاہ ثانی کو اوسکی خبر
کہ دختر ہی درپد کا ہی وہ پسر

ہو اللل غصے سے وہ پر غضب
دل زار میں تازہ رنج و تعب

وہاں ترک سب آب دانہ کیا
وکیل اسطرف کو روانہ کیا

کہ با فوج جرار آتی ہیں ہم
قضا کو تری سر پہ لاتی ہیں ہم

ملا دونگا بین خاک مین خاندان
کوئی اسطرح کا بہی کرتا ہی کام
نراد لمین وہ دہی ہی بدن نے قرار
جو سرکار درپد مین پہونچا وکیل
ولیکن ہوا دل پہ صدمہ عظیم
اوٹھائی ہی جو بیٹھی بیٹھی بلا
سخن سازئی شاہ سمجھا وکیل
خرابی کا باعث ہی میرا وجود
ہوا اوسکا بہی آب و دانہ حرام
سکنڈہی پہ کچہ رحم آیا اوسی
مگر چھچھ نے یہ کہا تہا سخن
سراپا ہو جسوقت مطلب روا
کہین سرسون آنکھو مین پہولے نہین
ہوا حال دختر سی درپد خبر
اودہر شاہ کی پاس پہونچا وکیل
بدل جنگ پر زہر کھائی ہوئے
سکنڈہی کو پایا غرض مردوا
ہنسین گے یہ سب شخص اس عقل پیر
کہی عذر درپد سی اوس شاہ نی
جو خاطر ہوئی مطمین شاہ کی
قلم لکہی اوس چھچھ کی داستان
ہمیشہ وہ ہوتا تہا اوسکی جیا
بیابان مین ڈھونڈہتی تہی نشان

فریب و دغا کا ملی امتحان
مٹاتا ہی یون حرف ناموس و نام
بہلا کچہ دنون تو رہی یادگار
سخن سنکے یون تہا وہ شاہ جلیل
کہ پیدا کیا اپنی ہاتہون غنیم
بلائی ہی ہاتہونسی اپنی قضا
پہر اوہ خجالت سی ہوکر ذلیل
اوڑا رنگ چہرے سے مانند دود
کیا ترک جنگل مین آب و طعام
وہین مرد زن سی بنایا اوسی
کہ یہ شرط ہی میری اے گلبدن
نہ دشمن کا باقی رہی مدعا
خبردار یہ یاد بہولی نہین
بجا لایا شکر خدا سر بسر
حقیقت وہ سنکر ہوا دل علیل
نشان غمسی اپنا مٹائی ہوئے
خجالت سی دلمین ہوا شرمسار
سنائی تہی کسنی یہ جہوٹی خبر
یہ بتنا دیا عقل گمراہ نی

نئی دل لگی خوب سوجہی تجھے
چکہاؤن عوض اسکے تجھکو مزا
زمین پر نہ رکہنا اگر ہمت پا
گیا ہین ہے لڑائی مین کام
ملا بت مین ہوا دشمن خاندان
گرا سنگ غم شیشہ جان پر
سکنڈہی کی دلکو ہوا یہ یقین
گیا شہر سے وہ بیابان مین
خدا ساز اک چھچھ صحرا مین تہا
عوض اوسکی وہ چھچھ عورت بنا
جو درپد کی دل سی وہ فکر دور
تو پہر آکی صورت بدلنا یہان
سکنڈہی نی ضبط پیمان کیا
چھپایا بہت طرح اس راز کو
با فواج جرار وہ شہریار
ہوا جبکہ تحقیق وہ ماجرا
کہا کیا کیا مکر کی کھائی ہی آج
حیانی کیا پانی پانی اوسے
نہ فرمائی اس خطا پر نظر

دیا غم کا یہ داغ تازہ مجھے
کہ حاصل ہو کردار بد کی سزا
ہوئی عیش عشرت مری رائیگان
جو آئی تو یہ امر ہوا آشکار
بچی گی نہ اب اوسکے ہاتہونسی جان
نہ ڈالی خدا دان یہ انسان پر
زمین و فلک پر ٹہکانا نہین
پڑا غلغلہ شہ کے ایوان مین
کہ شاگرد تہا وہ مہادیو کا
بنی صورت مرد وہ مہ لقا
بہر نوع ہو جاتی ہی رفع فتور
دغا کی نہ تم راہ چلنا یہان
بیابان سی گھر کا رستہ لیا
تدارک تہا یہ حال افشا نہو
ہوا شاہ درپد سی آکی دوچار
کیا شاد لی دور وہ وسوسا
کہان تہی طبیعت کہان تہا مزاج
نکیون تلخ ہو زندگانی اوسے
کیا پیشکش مال و اسباب و زر
پہر اپنی اقلیم کی راہ لی
وہان جا نکلتی تہی اکثر کبہی
ندایا وہ اپنے جلیہ پر نظر
کہ یہ ماجرا آیا درپد کے کان

چمن چہاردہم دربیان زن مردی سکنڈہی تا قتل بھیکم پتا

ہوا دور مردی کا تن سی نشان
بیابان مین آئی جو اکی بار
عوض مرد کی زن کو پایا وہان

بیابان مین رہتا تہا وہ مثل شیر
سنائی وہان چھچھ کی کچھ خبر
کہا اوسنی سب اپنا احوال زار

کہیں اسطرح سے ہوئی دل فشان
فراموش کی قدرت ذوالجلال
کہ جسوقت تک تھا [illegible]
سنو دونون طرفونکی جو جو
لکھون نام شاہونکی تفصیل وار
ادہر کہیرت پر یا مددگار تھے
لیے فوج اوجین کا بادشاہ
شہنشاہ ٹہہ بھی ہمراہ تہا
جراسندہ کا پور سہدیو نام
صف آرا تہا فرزند سسپال کا
وہ لشکر فزون حد سے اکجا ہوا
قلم کو ہی منظور اب سرکشی
جو مغرورنی جمع لشکر کیا
کہ ای دیدۂ پانڈو کی روشنی
وہ بی آبروئی کرو دلمین یاد
اگر خانۂ چہتری سی ہو تم
گریز اب لڑائی سے اچہی نہین
نظر آئی کی اب دم کارزار
وہ کاٹی گی لکڑی سی گیرت کی تیغ
دوساسن کی علمونسی کچہ ہو خبر
دم رزم آئینگے میدان مین
لڑائی یہ باندہین گی جسدم کمر
شجاعت سی شل کی نہین کچہ خبر

کہ ای جہہ تیری خطا سے یہان
کیا اوسکی جانب کبہی کا خیال
جنگ مارا گنجا کے

سپاہ اسماء راجہ ہا اطراف کہ برای کمک جمع شدند

کہ آ افواج ملی کا بہی ہو
کمر جید رتہہ باندہی تیار تھے
سرکشن کی تہی مہیا سپاہ
وہ شل بہی مع فوج دلو فرا
شہنشاہ بیراٹ عالی مقام
لڑائی کا لشکر سب آراستا
زمین کو تپ لرزہ پیدا ہوا

جیمن شنا ترد ہم دریان فرستادن جن جودہن الوک را پیش پانڈوان

تو بہیکہم پتامہ کو افسر کیا
اوٹھائی ہی محنت بیا بانکی
طبیعت مین پیدا ہو جسمین فساد
تو میدان سے کیون دبائی ہو دم
ملی گی نہ بی جنگ تل بہر زمین
شجاعت کی گلشن کی فصل بہار
کہ کاٹینگی افواج دست مبلغ
اکیلا ہی بہاری ہی اس فوج سے
صفائی بتائینگے اک انجمن
تو کہلجائینگے اونکے جیب و ہنر
اکیلا ہی کافی ہی وہ نامور

لکیون حق تعالی سی کی دعا
عوض اوسکی دیتا ہون یہ دعا
سکنڈری رہی مرد میدان جنگ

جو سردار تہی جانب کوروان
جو بہگونت تہا راٹہہ کا مرد
پور سروا کی یکطرف فوج سب
جدشٹر کے جانب جو سردار تہے
لیو شاہ جہد ہان لشکر سپاہ
کہان تک قلم لکہی اب نام نام
وہ لرزان ہو کےتہر تہرانی لگی

سکن کا تہا بہائی الوک اسکا نام
ہوئی دروپدی کی جو بی حرمتی
یہ بیٹھی ہو کیا عاجزونکی طرح
سنا سب ہے اب جنبش دست و پا
نہ کچہ ہو گا بی جنگ یہ کر حصول
جو شمشیر لینگے دروناکرن
جو وہ ہستو تہامان ہی عالی وقار
جو بہیکہم پتامہ ہین عالی وقار
زبانی جو چاہو کرو گفتگو
وہ مغلوب ہون تمسی دشوار ہے
سوارون کا کیا ذکر ندگور ہے

کہ عورت کا جامہ بلی مرد کا
خدا سی ہی مجکو یہی التجا
لباس زنی کا نہ بدلی یہ ننگ
قلم کی زبان پر ہی موجونکا حال
قلم نام کرتا ہی اونکی بیان
شجاعت کی لشکر مین اسکا علو
قرینے سے آراستہ با ادب
سری کشن بہلی مددگار تھے
بنی فوج دروپد کی پشت پناہ
ہر اک سمت تہا فوج کا ازدحام
طلبگار وہ تشنہ لب خون کی
کہ آتا ہی ہنگام لشکر کشی
جدشٹر سی جاکر کہا یہ پیام
اوسی جانتا ہی تمہارا ہی جی
بس اوٹھو پڑی جنگ کی طرح
مہیا ہے سامان رزم وغا
تامل تساہل ہی اب یہ فضول
تو میدان مین ہو گا لہو موج زن
لڑائی مین اوس سے نہ پاؤگی وار
نہین اوسی بڑہکر کوئی نامدار
نہ نکلے گا منہ سے سخن روبرو
تمہاری سپر اونکی تلوار ہے
پیادہ ہر اک فوج مین سو کا ہے

[illegible]

دلو نمین نئی ہونگی پیدا ہراس
کہی نرم مین تیز اوسنے کلام
سُنا جسگھڑی بھیم نی یہ پیام
نہ آئی اودہر کشن کی دل کو تاب
جلائینگی اسطرح ہم وہ سپاہ
شکستہ کری اوسکی نانو کو بھیم
نہ ڈھونڈھی ملیگا نشان نام کو
مثل ہی کہ ترکی کا ترکی جواب
تو پھر دیمین جا بیٹھہ شکل زنان
ذرا ہوش مین آ خدا کی لیے
تکبر کی بو مغز مین ہی چرے
درونہ ہین اوستاد بھیکم بزرگ
اگر پیشد ستی وہ فرمائینگے
سُنو لشکر کوروان کا یہ چال
درونہ و جُرجودھن پر غضب
کرن نی کہا پانچ دشمن تباہ
مجھی بھی ہی لشکر سی اپنی سوا
مہادیو نی جو کیا ہے عطا
جدشٹر نی جسدم سنا یہ کلام
تامل لڑائی مین بیکار ہے
خرابی کا ہوتا ہی جب گھر مین دخل
بدانجام اونہین صلح سی اب گریز

کہ اکجا رہینگے نہ فوج جو اس
زبان مُنہ مین تہی خنجر بی نیام
بنی صبح پیش نظر اوسکی شام
دیا ایلچی کو یہ شافی جواب
کہ جلجاہی آتش مین جسطرح کاہ
کلیجہ کرے خنجر غم دو نیم
ملیگا وہ ہاتہ اپنی انجام کو
چڑہی ہی تکبر کی اوسکو شراب
لڑائی کی بیکا ہی داستان
نوالہ بنا تو قضا کے لیے
سمجھتا ہی تو آپکو بھی جری
عنایت ہی بندے پر اونکی سترگ
تو خدمت ہم اونکی بجا لائینگے
کیا کوروان نی یہ سب سے سوال
ہوئی اک مہینی کی مہلت طلب
کرونگا مقابل کی ساری سپاہ
کہ کی دنمین ہونگی عدو پایمال
اوسے زور و قوت سی ہی پاشا
ہوا اٹھنگے نام خدا شاد کام
قضا سر پہ ہے دشمن کی اسوا
مثل ہی کہ پہلی سی جاتی ہی عقل
چھری ہی بغاوت کی ہر طرح تیز

خدا نی دیا آج ہمکو وہ اوج
کہا تہا جو مغرور نی سب کہا
سری کشن جی کا بہت پاس تہا
زبان کا نہیں ہے لڑائی مین کام
کری بھیم خون دُساسن کا نوش
تکبر دکہائیگا اب روز بد
ہوا یہ سخن جب سراپا تمام
یہ کہنا ذرا جنگ جو سی ضرور
فن جنگ سی کیا ہی تجکو خبر
ترے سر پہ اسوار ہی اب اجل
جو دیکہیگا مُنہ تیغ کی دہار کا
اگر آئینگے مُنہ پہ وقت ستیز
الوک اوسجگہ سی جو رخصت ہوا
کرو مجھسے مقدار مدت بیان
ہوئی کرپ اور استو تہامان جدا
کیا وعدہ بھیکم نی دو روز کا
چلا پہلی ارجن بہی سبقت کیا
گھڑی بہر مین یہ لشکر کوروان
دیا حکم لشکر مین وقت سحر
جب آتی ہین انسان کے ایام بد
مناسب تہا جو عاجزی کر چکے
بہر حال اپنا خوش انجام ہے

دہل جائیگی خوف سی تیری فوج
نہ تمیز تجھی نیک و بد کی ذرا
وہ غصہ کہ دل تہام کر رہ گیا
سُنا نا اوسی یہ جواب پیام
ذرا کہول دینا مرغ کی گوش
زمین پر بٹھائیگا بغض و حسد
کہی اوس سے ارجن نی پہر یہ کلام
اگر قوت غیر پر ہی غرور
تجھے اوڑہنی چاہیے اور گھر
پڑا ہے حواس خرد مین خلل
تو دہوتی مین پیشاب ہوگا خطا
نہ چھوڑونگا مین پہلی شمشیر تیز
جدشٹر نی لشکر مین اپنے کہا
کہ یہ فتح کی دنمین ہوگی عیان
اونہون نی کیا وعدہ دو ماہ کا
کہ اتنی سپہ کی حقیقت ہی کیا
اگر میری شامل ہی فضل الہ
کرونگا زمین پر سب بے نشان
پڑی چوب نقارہ کوچ پر
تو ہوتا ہی پیدا یہ بغض و حسد
بظاہر توقف ہو نہ سر دہر چکے
سحر عمر دشمن کی اب شام ہے

اودم پرب تمام ہوا

کبیر اسطرح سی ہوئی دو فشان
فراموش کی قدرت ذو الجلال
کہ جسوقت تک زخم کاری لگہای
سنو دونون طرفونکی فوجونکا حال
لکھون نام شاہونکی تفصیل وار
اودہر کہیرت پر بامدد گار تھے
لیے فوج اوجین کا بادشاہ
شہنشاہ ٹٹھہ بھی ہمراہ تہا
جراسندہ کا پور سہدیو نام
صف آرا تہا فرزند سسپال کا
وہ لشکر فزون حد سی اکجا ہوا
قلم گو ہی منظور اب سرکشی
جو مغروروں نی جمع لشکر کیا
کہ ای دیدہ پانڈو کی روشنی
وہ بی آبروئی کہ دلمین یاد
اگر خانہ جہتری سی ہو تم
گریز اب لڑائی سی اچھی نہین
نظر آئی گی اب دم کارزار
وہ کاٹی گی لکڑی سی کہیرت کی تیغ
دساسن کی علمونسی کچہ ہو خبر
دم رزم آئینگے میدان مین
لڑائی یہ باندہین گی جسدم کمر
شجاعت سی شل کی نہین کچہ خبر

کہ ای چھتہ تیری خطا ہی یہان
کیا اوسکی جانب کبھی کا خیال
وہ بھیکھم سی جنگ مار انتجای

الکیون حق تعالی سی کی دعا یہ
عوض اوسکی دیتا ہون یہ دعا
سکنڈی رہی مرد میدان جنگ

چمن بتیزدہم تفصیل اسمائے راجہا اطراف کہ برای کمک جمع شدند

کہ افواج کمکی کا بھی ہو شمار
کہ جیدرتہہ باندہی تیار تھے
سرکشن کی تھی مہیا سپاہ
وہ شل بھی مع فوج دلو فزا
شہنشاہ بیراٹ عالی مقام
لڑائی کا لشکر سب آراستا
زمین کو تپ لرزہ پیدا ہوا

جو سردار تھی جانب کوروان
جو بہگونت تہا راجہ کا مرد
پور سروا کی یکطرف فوج سب
جدشٹر کے جانب جو سردار تھے
لیے شادہ جیدہان لشکر سپاہ
کہانتک قلم لکھی اب نام نام
وہ لرزان ہو کہتر تہرانی لگی

چمن نہا نزدہم دربیان فرستادن جنجو دہن الوک را پیش پانڈوان

تو بھیکھم پتامہ کو افسر کیا
اوٹھائی ہی محنت بیابانکی
طبیعت مین پیدا ہوئی جیسی فساد
تو میدان سی کیون دبائی ہو دم
ملی گی نہ بی جنگ تل بہر زمین
شجاعت کی گلشن کی فصل بہار
کہ کاٹیگی افواج دست دریغ
اکیلا ہی بہاری و اس فوج سی
صفائی بتائینگی اک آنمین
تو کہلجائینگی اوسکی جیب و ہنر
اکیلا ہی کافی ہی وہ نامور

سکن کا تہا بہائی الوک اوسکا نام
ہوئی دروپدی کی جو بی حرمتی
یہ بیٹھی ہو کیا عاجزونکی طرح
مناسب ہے اب جنبش دست و پا
نہ کچہ ہو گا بی جنگ ہرگز حصول
جو شمشیر لینی ہی گے درونہ کرن
ہو وہ جسکو تہا مان ہی عالی وقار
جو بھیکھم پتامہ ہین عالی وقار
زبانی جو چاہو کرو گفتگو
وہ مغلوب ہون تمسی دشوار ہے
سواروں کا کیا ذکر مذکور ہے

کہ عورت کا جامہ پہلی مرد کا
خدا سی ہی مجکو یہی التجا
لباس زنانہ بدلی یہ رنگ
قلم کی زبان پر ہی موجونکا حال
قلم نام کرتا ہی اونکی بیان
شجاعت کی لشکرین دسکا غلو
قرینے سے آراستہ باادب
سری کشن پہلی مددگار تھے
بنی فوج دروپدی کی پشت پناہ
ہر اک سمت تہا فوج کا ازدہام
طلبگار وہ تشنہ لب خون کی
کہ آتا ہی ہنگام لشکر کشی
جدشٹر سی جا کر کہا یہ پیام
اوسی جانتا ہی تمہارا ہی جی
بس اوٹھو پڑی جنگ کی طرح
مہیا ہے سامان رزم و وغا
تامل تساہل ہی اب یہ فضول
تو میدان مین ہو گا لہو موج زن
لڑائی مین اوس سے نہ پاوگی وار
نہین اوسی بڑہکر کوئی نامدار
نہ نکلے گا منہ سے سخن روبرو
تمہاری سپر اونکی تلوار ہے
پیادہ ہر اک فوج مین سو رہے

دلو نمین نہی ہونگی پیدا ہراس
کبھی نرم ہین تیز اوسنے کلام
سُنا جسگھڑی بھیم نی یہ پیام
نہ آئی اودہر کشن کی دل کو تاب
جلائین گی اسطرح ہم وہ سپاہ
شکستہ کری اوسکی نانو کو بھیم
نہ ڈہونڈہی ملیگا نشان نام کو
مثل ہی کہ ترکی کا ترکی جواب
تو پردیمین جا بیٹھ شکل زنان
ذرا ہوش مین آ خدا کی لیے
تکبر کی بو مغز مین ہی چڑہے
درونہ ہین اوستاد بھیکم بزرگ
اگر بیشد ستی وہ فرمائین گے
سُنو لشکرِ کوروان کا یہ حال
درونہ و جر جو دہین پر غضب
کرن نی کہا پانچ دنمین تباہ
مجھی بھی ہی لشکر سی اپنی سوال
مہادیو نی جو کیا ہے عطا
جدشٹر نی جسدم سنا یہ کلام
تامل لڑائی مین بیکار ہے
خرابی کا ہوتا ہی جب گہر مین دخل
بدا ہی او نہین صلح سی اب گریز

کہ اکجا رہینگے نہ فوج جو اس
زبان منہ مین تہی خنجر بی نیام
بنی صبح پیش نظر اوسکی شام
دیا ایلچی کو یہ شافی جواب
کہ جلجاہی آتش مین جسطرح کاہ
کلیجہ کرے خنجر غم دو نیم
ملیگا وہ ہاتہ اپنی انجام کو
چڑہی ہی تکبر کی اوسکو شراب
لڑائی کی ہیکاہی داستان
نوالہ بنا تو قضا کے لیے
سمجھتا ہی تو اپکو بھی جری
عنایت ہی بیتدبیر اونکی سترگ
تو خدمت ہم اونکی بجا لائینگے
کیا کوروان نی یہ سب سے سوال
ہوئی اک مہینی کی مہلت طلب
کرونگا مقابل کی ساری سپاہ
کہ کی دنمین ہونگی عدو پایمال
اوسے زور و قوت سی ہی پادشا
ہوا سُنکے نام خدا شاد کام
قضا سر پہ دشمن کی اسو آگئی ہے
مثل ہی کہ پہلی سی جاتی ہی عقل
چھری ہی بغاوت کی اسطرح تیز

خدا نی دیا آج ہمکو وہ اوج
کہا تہا جو مغرور نی سب کہا
سری کشن جی کا بہت پاس تہا
زبان کا نہین ہے لڑائی مین کام
کری بھیم خون دُسا سن کا نوش
تکبر دکہائیگا اب روز بد
ہوا یہ سخن جب سراپا تمام
یہ کہنا ذرا جنگ جو سی ضرور
فن جنگ سی کیا ہی تجکو خبر
ترے سر پہ اسوار ہی اب اجل
جو دیکہیگا منہ تیغ کی دہار کا
اگر آئینگے منہ پہ وقت ستیز
الوک او سجگہ سی جو رخصت ہوا
کرو مجہسے مقدار مدت بیان
ہوئی کرپ اور استوتہامان جدا
کیا وعدہ بھیکم نی دو روز کا
چلا پہلی ارجن بھی سبقت کیا
گھڑی بھر مین یہ لشکر کوروان
دیا حکم لشکر مین وقت سحر
جب آتی ہین انسان کی ایام بد
مناسب تہا جو عاجزی کر چکے
بہر حال اپنا خوش انجام ہے

دہل جائیگی خوف سی تیری فوج
نہ تمیز تجھی نیک و بد کی ذرا
وہ غصہ کہ دل تہام کر رہگیا
سُنا نا اوسی یہ جواب پیام
ذرا کہول دینا مغز کی گوش
زمین پر بٹہائیگا بغض و حسد
کہی اوس سے ارجن نی پہر یہ کلام
اگر قوتِ غیر پر ہی غرور
تجھے اوڑہنی چاہیے اور گھر
پڑا ہے حواس خرد مین خلل
تو دہوتی مین پیشاب ہوگا خطا
نہ چھوڑونگا مین پہلی شمشیر تیز
جدشٹر نی لشکر مین اپنے کہا
کہ یہ فتح کی دنمین ہوگی عیان
اونہون نی کیا وعدہ دو ماہ کا
کہ اتنی سپہ کی حقیقت ہی کیا
اگر میری شامل ہی فضل آلہ
کرونگا زمین پر سے سب بے نشان
پڑی چوب نقارہ کوچ پر
تو ہوتا سی پیدا یہ بغض و حسد
بظاہر تو قدمونپہ سر دہر چکے
سحر عمر دشمن کی اب شام ہے

اودم پرب تمام ہوا

خیابان ششم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی بھیکم پرب در بین پرب ہنجہزار ہشتصد ہشتاد و چہار اشلوک است

روان اسپ ہوا ہی نشان قلم
دکھائی ورق اب چمن کی بہار
ہوا دونون فوجونکا اکجا ہجوم
حواس فلک مین تخلل پڑا
زمین کثرت نقش سی زیر فلک
جو اکجا ہوا ساز میدان جنگ

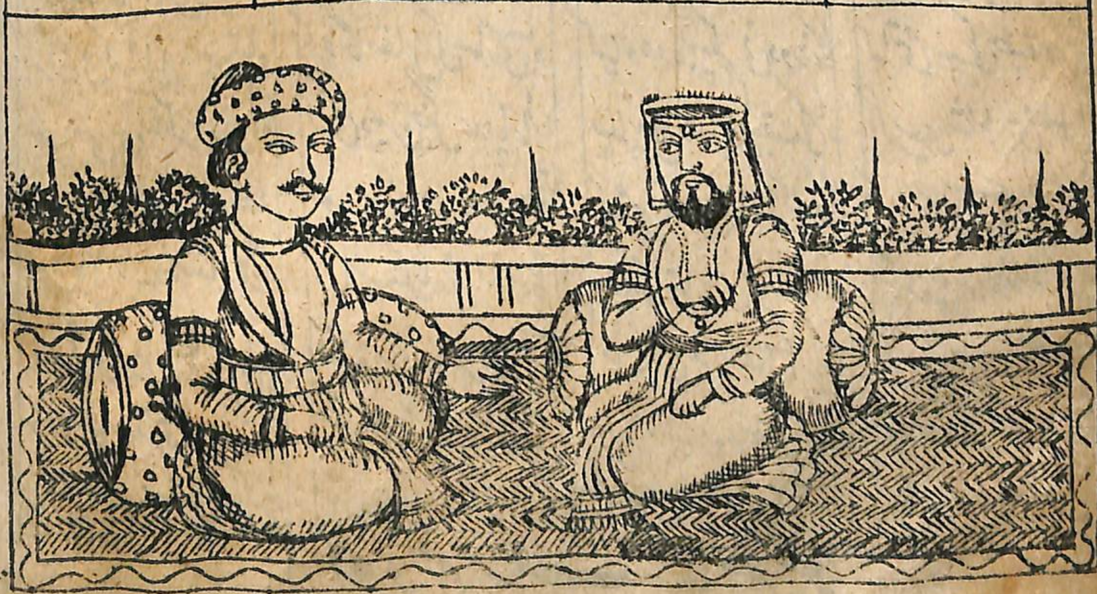
چمن اول دربیان ابتدای صف آرائی جنگ و دیگر لوازم آن

گلستان سعد بہی دسپر نثار
مچی تہی لڑائی کی میدان مین دہوم
نشان ناف گاو زمین پر گرا
نہ کیسطرح ہو چرخ کا دستہ تنگ
زمین کثرت فوج سی سخت تنگ

صف آرائی افقطونکی منظور ہی
ہوئی اسقدر جمع جنگی سپاہ
سوارونکی کثرت ہو کس سی بیان
زمین آسمان زیر و بالا ہوا
بیاس آئی نزد شہ کوروان

صفونمین ہی سطرونکی تکمل علم
کہ میدان فوجونسی معمور ہی
خجالت سی پانی تھا ابرسیاہ
چھپی گرد سی صورت آسمان
وہ حلقہ سپاہونکا پالا ہوا
کہا تیرا فرزند ہی نوجوان

آنا بیاس جی کا دہرتراشت کی پاس



نصیحت کسیکی نه اوسنی سنی
یهانتک که نوبت هی اب جنگ کی
یه هی خاندانکی خرابی کا وقت
طبیعت کا هی بیتابی کا وقت

جو تها و دلکو شوق تماشای جنگ
تو کهه مجهسی ای کوروان بیدرنگ
اوٹهاؤن اسیوقت دست دعا
که روشن هون آنکهین بحکم خدا

هوا اسطرح درفشان بادشاه
نهین آنکه کو اس تماشی کی چاه
لڑائی کا بهی لطف هی دیکهنا
تماشا عزیزونکی کیا قتل کا

نگریان مین طالب هون لشکر کا
رهی میری نزدیک آنکهو کی جا
کهی مجهسی هر وقت احوال جنگ
رها کس روش باغ میدان کا رنگ

بیاس انکو کارنی کی دعا
که سنجی کی آنکهو نکا پرده کهلا
خدانی وه دیدی دی دوربین
تماشای میدان نظر کی قرین

اوسی جا سی سب دیکهتا تها حال
تماشای هانی جدال و قتال
جو سنجی کو آنکهین ملین دوربین
بیاس اوسجگه سی گیی دل حزین

شهنشاه سنجی سے گویا هوا
لڑائی کی میدانمین اسوقت جا
یه کهنا که جرجودهن پر غرور
نهین هی ابهی قربت صلح دور

بزرگو نکے کهنے په هو کاربند
که پهونچی نه اس دودمانکو گزند
ابهی سهل اس درد کا هی علاج
نه کل پر رهی جو هی منظور راج

وه سنجی جو آیا سوی رزمگاه
یه دیکها که هی جمع فوج و سپاه
صف جنگ آراسته هر طرف
سوار و پیاده کهڑی صف بصف

نصیحت کا اب وقت باقی نهین
پهر آیا وهانسی وه اندوهگین
کها اسطرح سی میری بادشاه
نصیحت کی فوجونسی هی بندراه

سو شرق هی اب رنج کوروان
تماشا کو هین جمع پیر و جوان
جدهشٹر کی لشکر کا منه سوی غرب
مهیا هی سب طرح اسباب حرب

صف آرائیان سبطرح هو چکین
وه اب هاته جانو نسی هی دهو چکین
سنو مجهسی بهیکهم کا اب کلام
جدهشٹر کی نزدیک بهیجا پیام

نه قدمو نسی چهوٹی ره راستی
که صورت بگڑ جایگی جنگ کی
نه هو حرف حیله دم کارزار
مقابل سوارونکی آئین سوار

پیادی پیادی کی هون روبرو
امان خواه سی بهی نهین جنگجو
بهلبان پر هاته چهوڑا نه جای
مگر اوس گهڑی هاته جب وه اوٹهای

جو هتهیار رکهدی دم کارزار
مناسب نهین جو کرین اوسپه وار
چهپی جبکه خورشید هو وقت شام
نه لین رات بهر پهر لڑائی کا نام

ملاقات الفت کی باهم رهی
نه وه رنج و کلفت نه وه غم رهی
جدهشٹر نی جسدم سنا یه پیام
کها مین هون بهیکهم کا ادنی غلام

سر آنکهو نسی هی حکم اونکا قبول
نه اس حکم سی هوگا هرگز عدول
هوئی جبکه بهیکهم پتامه سوار
تصدق تهی گهوڑی په پادبهار

رسم اسپ کو پهلی بوسه دیا
اوٹهایا پهر اسطرح دست دعا
ره راستی پر هو جسکا قدم
عروس ظفر سی رهی وه بهم

قلم اسپ انگشت هے پر سوار

چمن دوم دربیان ارشاد ارجن و فرمودن سری کشن تو بهی گیتا را

گلستان میدان کا لکهتا هون حال
که دل سننی اونکا هو اب نهال
گل زخم سی جسم هون لاله زار
چلی کیون نه همرنگ باد بهار

دم تیغ سی نهر خون هو روان
لهو سی وهین زخم کی گلفشان
پئی جنگ هوتا هی ارجن سوار
جهی صاف میدانمین رنگ بهار

جو فوجین مقابل هوئین دو بدو
سنو مجهسی اب رزم کی گفتگو
جدهشٹر نی اکبار دیکها وهان
عدو کو خزان کی دکهائی بهار

هوا دل تردد سی اندوه ناک
کها گوش ارجن مین سینه هی چاک
وه سرسبز هی باغ فوج عدو
که کثرت یه هی لشکر کوروان

روش چهره گل کی هی تازه رو

مبدل یہان بیکلی سی ہی رنگ
طبیعت ہی غنچی کی مانند تنگ

جو ارجن نی یہ گلفشانی سنی
خدشٹر کی ساری کہانی سنی

کھلی اس روش صاف ہوئی سخن
فدا تیری قامت پہ سرو چمن

خداداد ہی رنگ فتح و ظفر
عبث ہی یہ تہوڑی بہت پر نظر

خدا پر نظر چاہیئی ہر گھڑی
رہی آنکھ اوسکی کرم سی لڑی

خدشٹر کا جو مطمئن دل ہوا
زبان مبارک سی پہر یون کہا

یورش پر ہی اب لشکر کوروان
نشان فوج کا ہو ادہر سی روان

سری کشن جی کی عنایات تھی
دعا ایک ارجن کو تعلیم کی

اوسی بیڑہ کی ارجن ہوا جب سوار
ارابہ چلا شکل باد بہار

خداداد گردونسی آئی صدا
برآئی گا ارجن دلی مدعا

سنو صورت لشکر کوروان
بزرگ و عزیز آشنا سب وہان

جو ارجن نی دیکہا اودہر کا حال
ہوا دلمین جوش محبت کمال

طبیعت وہین جنگ سی ہٹ گئی
جو ندی بڑہی تہی وہ سب گہٹ گئی

سری کشن جی سی کیا یہ بیان
نہوگا کبہی مجہسی ای مہربان

اوٹھاؤن عزیزون پہ شمشیر تیز
کرون مفت برپا یہان رستخیز

پدر بی پسر یا پسر بے پدر
نہونگی ہر لاش پر نوحہ گر

زن بیوہ روئین گی زار و قطار
نہین مجکو منظور یہ کارزار

نظر ایسی جاہ و حشم پر نہین
پڑی خاک ایسی ہوس پر کہین

بیابان نوردی ہی مجکو قبول
خدا کی لیی ڈالو قصی یہ دہول

جو دیکہا سری کشن جی کی خیال
طبیعت مین پیدا ہوا کچہ ملال

تصوف کی اوسکو سنائی کلام
کیا خوب بیدانت کا اہتمام

کسیطرح ارجن نہ راضی ہوا
خفا صورت جنگ سی جی ہوا

سری کشن نی پہر یہ دلمین کہا
بگڑتا ہی سب کارخانہ بنا

کیا جو دہان مبارک کو وا
تو ارجن پہ یہ راز پنہان کہلا

زمین آسمان دونون ہین آشکار
مرتب ہے وہ مجلس کارزار

ہوا قتل سب لشکر کوروان
ظفر یاب ہین پانڈو کی نوجوان

ہوا دلمین ارجن کی آخر یقین
کہ خون دشمنونکا ہی کی زمین

بلا شبہہ یہ حکم تقدیر ہے
عبث اب لڑائی مین تاخیر ہے

چمن سوم مستعد شدن ارجن بہر جنگ و رفتن راجہ جدہشٹر در لشکر کوروان

جو ارجن ہوا مستعد جنگ پر
لیے خنجر و تیغ و تیر و تبر

سپر خود ترکش کمان گرز تیر
کمند اور جوشن ہر اک بی نظیر

چھری برق دم دشنہ آبدار
وہ برچھا کہ تیر فلک شرمسار

زرہ بکتر و خود چار آئینہ
جو پہنا فلک بنگیا آئینہ

سراپا تہا دریای آہن مین غرق
ہلالی چمکتی تہی مانند برق

فدا تیر ناوک پہ تیر فلک
تبر کیا تہا گویا اجل کا ملک

کمان ہاتھ مین غیرت کہکشان
رخ قوس خجلت سی اوسکے [illegible]

بنا برق دم خنجر آبدار
نکیون خنجر برق ہو شرمسار

بیان کس سی ہون وصف گرز گران
کہ مریخ نی جسسی مانگی امان

فدا اوسکی دشنی پہ شکل ہلال
پہنسین طائر جان وہ جوہر کا جال

کمند مسلسل بصد پیچ و تاب
ہی زلف لیلی شب کا جواب

درازی مین کوتاہ عمر دراز
صدا اخضر کی روح کو اوس سی ساز

سپر رشک خورشید تاری تہی پہول
ضیا بدر کی چاند کو بہی حصول

وہ نیزہ کہ برق جہندہ فدا
سنان اوسکی شکل زبان قضا

وہ شمشیر قبضی مین جسکی ظفر
اجل کی طرف سی ہی پیغام بر

وہ جوشن عروس قضا کا سنگار
گلی مین طلائی زرہ جالدار

وہ بکتر خجل جس سی ہی آسمان
کری کام جسپر نہ تیغ و سنان

مسلح شدن ارجن



فراخو دپیر کاسۂ ماہتاب
جدہشٹر کا احوال اب ہی بیان
امانکا طلب گار آتا ہی وہ
بجی شادیانی اودہر فتح کے
خوشی سی دل ہر عدو باغ باغ
جدہشٹر کو خالق نی دی ابرو
وہ آئی جو بهیکهم پتامہ کی پاس
مرا منہ ہی کهینچون جو تیغ دودم
جو کچهہ حکم ہو وہ بجالاؤن مین
اگر تم نہ آتی یہان میری پاس
سمجهتا ہون دونونکو یکسان مگر
جدہشٹر جو رخصت ہوئی شادمان
سکہایا مجہی علم تیر افگنی

وہ چار آئینہ غیرت آفتاب
پیادہ چلی جانب کوروان
کہ پیغام عجز آج لاتا ہی وہ
ہوئی عید دشمن گلونسی ملے
لڑائی سی حاصل ہوا الفراغ
قدم بوس بهیکهم کی تہی آرزو
یہ کی عرض ہی آپکا مجکو پاس
کرون تن سی فرق مبارک قلم
قدم چہوڑکی اب کہان جائین مین
غم و رنج ہوتا مجہی بیقیاس
یہان حسن اخلاق پر ہی نظر
درونہ کی خدمت مین پہونچی ہان
مگر اس گهڑی جان پر ہی بنی

قلم سی نچہوٹی رہ اختصار
دلونمین کیا کوروان نی خیال
ہوئی دلمین اپنی وہ دشمن خوشی
ہوا شاد جُز جو دہن نی خبر
نہ ملتی تہی دریای عشرت کی تہاہ
کسی سی نہ کہتی تہی اصلا سخن
مری آپ سرتاج ہین لاکلام
یہ خُردی سی ہی بات بیشک بعید
بہت دلمین بهیکهم ہوئی شادکام
دعا ہی یہی ای سعادت شعار
سمجهتا ہون جو تمکو جان و جگر
کہا آپ بندی کی اوستاد ہین
مقابل ہو جو انکی کسکو تاب

کہ مشتاق ہین جنگ کی انتظار
جدہشٹر کا دہشت سی پہونچا یہ حال
وہ نامرد تہی صورت زن خوشی
سُنائی ہراک نی نوید ظفر
نہ وہ جانتی تہی مآل اوسکا آہ
بندہا صورت غنچہ اونکا دہن
شہنشاہ ہین آپ ہین ہم غلام
بڑی سی اولجہنا ہی جرم شدید
جدہشٹر سی فرمایا ای نیک نام
ظفریاب ہو تم دم کارزار
سبب یہ ہی ای میری نور نظر
مری علم آنی کی بنیاد ہین
بہلا کسطرح ہونگا مین فتحیاب

درونہ کی کانونمین ہوتی بہر
اگر میری کانونمین پہونچی خبر
بہانسی بہی جونقد رخصت بلا
جدشٹر پہر آئی جو نزدیک شل
جدشٹر ہوئی شل سی جسدم جدا
شہ کور دیدہ کا نور نظر
زرہ جو جدشٹر کی تہی زیب تن
لڑائی سی کچہ دیر انکار ہے
جو یہ بات ہی تمکو مد نظر
بہلا اسگہڑی اونسی کیا ہون جدا
عنایت کیی دیوتونکی خدنگ
ہوا جسگہڑی وہ کمانسی جدا
کسی تیر مین یہ بہی تاثیر تہی
کسی سی عیان صورت گردباد
کوئی تیر ہو اژدہا یا نہنگ
نہ کرتی تہی پہر دوسری بار کام
جو ہو حال پہر پہلوانکا رقم
لڑائی یہ جسوقت ہوگی تمام
قلم اب تو آمادۂ جنگ ہے
سناتا ہی اوسکو سنجے حال
نشان بہی ہوئی لشکرونمین علم
جو کانونمین گرونکی پہونچی صدا
کیا جسگہڑی ناگہ ہولناک

خدا دشمنون پر مظفر کرے
کہ گشتہ ہوا تیر الحنت جگر
خوشی ہو کی کیرت نی دی یہ دعا
کہا عہد مین ہو نہ ہرگز خلل
یہ دی لشکر کوروان مین صدا
ججبیس اوسکو کہتی تہی اہل نظر
مخلع ہوا اوس سے وہ تیغ زن
یہ بہیکم سی پیمان و اقرار ہے
ہماری ہی لشکر مین جو جلوہ گر
یہ نقد دل و جان ہی اونپر فدا
پہر اشعبدونکا بنا اونمین رنگ
نظر آئی تسو تیر پہر برملا
پہر آیا جگہ اپنی ترکش مین کی
کسی مین بہری خالی لاکہون فساد
دکہائی کوئی زلزلہ وقت جنگ
کہانتک کہون وصف اونکی تمام
تو راہ طوالت کی پہر لی قلم
قلم کہول دیگا دم اختتام

مری پاس جبتک کہ تلوار ہے
کہڑی ہی قضا ہاتہ باندہی حضور
جو دشمن ہون تیرے وہ مقہور ہون
کرن سی نہ ارجن پہ پہونچی گزند
جسی ہمسی الفت ہو آئی ادہر
یہ پیدا اگر دوسری زن سی تہا
سری کشن کا اب سنو تم کلام
کہ جبتک ہی باقی تمہاری حیات
کرن خشک دل یون ہوا تر زبان
زبان قلم پر ہی تیرونکا حال
کمان پر کوئی تیر رکہا اگر
گیا فوج دشمن مین جیسے برق وار
کسی سی عیان آتش گلفشان
کسی سی نمایان ہی باران کا شور
کسی تیغ بران مین ہم اسقدر
بہر حال منظور ہی اختصار
یہ تفصیل نا ہو کی بیکار ہے
کہ زندہ رہی کسقدر نامدار

کری قتل کوئی یہ دشوار ہے
زمین پر گرونگا مین اوسدم ضرور
زمین پر سی نزدیک تر دو رہون
لحاظ اسکا لازم ہی ای عقلمند
بنا خانۂ دلمین ہی اوسکا گہر
ہوا اسطرف آکی رونق فزا
کرن سی کہا جاکی اینکنام
لڑائی کی منہ سی کہونگا نہ بات
نچہوٹی گا اب دامن کوروان
دم رزم سینی پہ اونکا کمال
جو کہینچا تو سب کو دنش آئی نظر
جراحت رسیدہ ہوئی اک ہزار
کوئی بنگیا شکل کوہ گران
دکہائی سر فوج طوفان کا زور
کہ چلتا تہا وار اوسکا ایک پر
کبہی دور ماہ گلستان کی خزان
جو مطلب ہی اوس سی ستمگر کا ہے
ہوئی قتل جو اونکا ہوگا شمار
تماشا ہی میدان کا آہنگ ہے
صف آرائیون سی ہوئی مطمئن
لڑائی کی ہر ایک دلمین اومنگ
ہر اک پہلوان کا ہو دل دو نیم
کسینی کیی بند سوراخ گوش

چمن چہارم در تفصیل جنگ دہ روزہ بہیکم پتامہ و افتادن او روز دہم

تکبر کا ہی کوروان پر وبال
جمائی جوانون نی سرہ کی قدم
فرشتونکی دلمین پڑا زلزلا
گریبان مین کا ہوا چاک چاک

لڑائی کا ہی آج پہلا یہ دن
بجا ہر طرف فوج مین طبل جنگ
لڑائی کی میدان مین آیا جو بیم
کسینی دیا ہاتہ سی نقد ہوش

اودہر آئی جب فوج کورو روان
نہ تہا بند سو مین اکیلا دلیر
جو میدان مین قائم ہوئی بزم رزم
نمایان ہوئی ایک جنگ عجب
بنی رشک گلدستہ دونون جوان

گہری شکل مہ نجم مین پیر جوان
بنا گوسپندونکی گلی کا شیر
کیا پہلی بہیکم پتامہ نی عزم
دکہائی ہنر پہلوانون نی سب
عجب گلفشان تہی وہ مرد و جوان

ہوئی ایکدل اگر زبان شیر شیر
دیے اسطرحکی برابر جواب
درآیا جو میدان مین پہیلتن
بدن پر وہ زخمونکی تہی گل کہلے
کمر سے جو بہیکم نی لی تیغ تیز

برسنی لگا ایک باران تیر
کسیکو نہ آئی لڑائی کی تاب
مقابل ہوا ارجن تیغ زن
کہ بہو لام کی بہاری خلعت ملے
ہوا گرم ہنگامۂ رستخیز

میدان کارزار اور جنگ بہیکم پتامہ ارجن کے ساتھ



قیامت کا آثار برپا ہوا
پہری کی روش اوسنی جہاڑی جو تیغ
زمین پر گری راکب و راہوار
جو دن ڈہل ہوا آگیا وقت شام
کہا کشن سی دل کا احوال زار
سری کرشن جی نی دیا یہ جواب
ہوئی صبح رنج و محن کی شب

روان خون کا ایک دریا ہوا
ہوئی سر جدا کٹ کی ٹکری جگر
ادہر ایک کی دو اودہر دو کی چار
گئی اپنی خیمون مین وہ نیکنام
کہ ہمکو نہین طاقت کارزار
سنا سب نہین اسقدر مضطر آپ

صفائی وہ تیغ بلالی نی کی
سپر کا تہا منہ رو گئی اونکا وار
دل ارجن کا اوس سے شکستہ ہوا
بہت گلشن پانڈو کی گلعذار
بدن ہاری زخمونکی ہی چور چور
ظفر آخر کار ہوئی نصیب

چہٹی دیکہکر پہلوانونکی جی
گری ایک پر ہو گئی جسم چار
بدن ماری زخمونکی خستہ ہوا
ہوئی دست بہیکم سی بیدنگار
طبیعت لڑائی سی ہی دور دور
برا سان تہا وہ بدنلی اوس سے زیر
جدا تہا ترکا بر روان نہر خون چار سو

روز دوم از جنگ دہ روزہ

نمایاں ہوا چہرۂ آفتاب
شفق سی بنی مثل رنگ شہاب

برسنی لگا آب شمشیر تیز
مرتب ہوئی خوب بزم ستیز

کسی پر گرا خنجر آبدار
کسیکا خدنگوں سی سینہ فگار

جما پہر گلستان کا مقتل میں رنگ
ہوا گرم بازار میدان جنگ

کوئی تیغ ارجن کا بہتا تہا دم
کسیکا بدن سی ہوا سر قلم

کوئی ضرب نیزہ سی مجروح تہا
کوئی گرز سی جسم بی روح تہا

لڑی خوب دن بہر بہم دو سپاه
ہوئی شام کو داخل خیمہ گاه

روز سوم از جنگ ده روزه

ہوا چرخ پر مہر جب جلوہ گر
گئی شب ہوئی نور افشاں سحر

مہیا ہوا پہر وہ اسباب رزم
کیا پہر لڑائی کا بہیکم نی عزم

رہی تہی جو کل دست ارجن سی تنگ
در آئی وہ میدان میں شکل نہنگ

جدہشٹر کا لشکر کیا پائمال
اجل کی تہی سیکہی ہوئی تیغ کال

کوئی غرق بحر فنا میں ہوا
کوئی زخم کاری کو کہا کر موا

لہو میں وہاں تہا کوئی تر بتر
ہوا صاف چورنگ سینہ جگر

کسی سی تہی دست و گریباں قضا
کہلا چاک ہر دامن زخم کا

کڑی تہی وہ شمشیر بہیکم کی آنچ
برابر زمیں پر گری چار پانچ

تہی صاف میدان میں دریائی خون
نہایت ہوا حال ارجن زبون

دہواں ہو گیا شمع عارض کا رنگ
بنا طائر ہوش شکل پتنگ

قدم جم نہ سکتے تہی میدان میں
خلل آگئی اوسکی اوسان میں

سری کشن جی نی جو دیکہا یہ حال
بدن کثرت زخم سی پائمال

پریشان ہیں ہوش و ہواس یکقلم
زمیں پر ٹہہرتی نہیں اب قدم

سمجہنی تہی بہتر اسی جان سی
اوٹھایا وہاں ہاتہ پیمان سی

ارادہ لڑائی کا دلمیں کیا
بن آئی نہ کچہ چکر اپنا لیا

یہ چاہا کہ بہیکم پہ چہوڑیں وہ ہاتہ
کریں قتل سب فوج کو ایک ساتہ

چلکر اوٹھانا سری کشن جی کا بہیکم پتامہ پر



کہ بھیکم پتامہ ہوئی خندہ زن
زبانسی لٹائی یہ در سخن

ادھر مین نی دلمین دیا تھا قرار
کرون تنگ وہ عرصۂ کارزار

بجا لاؤن مین شکر پروردگار
رہا قول و پیمان مرا برقرار

کہا میری سر پر یہ احسان ہے
جو رکھ دیکھی ہاتھ سی چکر کو

کہا کشن نی ای مری نامدار
لیا چکر جو یہ دم کارزار

کہ بھیکم کو ہی مجھسی الفت کمال
جو پیمان تھا اونکا رکھا بحال

جو آیا ذرا اوسکی پیمان مین فرق
حیا کی پسینے مین ہوتا ہین غرق

عداوت سی جو کوئی کرتا ہی یاد
مجھی اوس سی بھی ہی دلی اتحاد

یہ سچی محبت کا پابند ہون
فقط صندل و گل سی خرسند ہون

دیا تھا جو اندر نی اوسکو خدنگ
نشانی یہ چھوڑا اوسی بہدرنگ

ہزارون نی لی راہ ملک عدم
برابر ہوئی صف بہ صف سر قلم

یہ پیمان تھا ای کشن عالی وقار
سلح مین نہ لونگا دم کارزار

کہ لین آپ بھی چکر میدان مین
وہین فرق آجای پیمان مین

سنو قصۂ ارجن نامدار
گرا پاؤن پر کشن کی ایکبار

نہ آئی ذرا عہد و پیمان مین فرق
حیا سی ہو خجلت کی دریا مین غرق

کرون راز سی اوسکی آگہ تجھے
ہوا نقض پیمان گوارا تجھے

مجھے اپنے بندی کا یہ پاس ہے
کہ ہر وقت مجھسے اوسی آس ہے

جبسی صدق دلسی مرا دھیان ہے
فدا ہر گھڑی اوسپہ یہ جان ہے

جو ہی دور مجھسی وہی دور ہے
اگر مشک ہی ہو تو کافور ہے

سری کشن نی چکر جب رکھ دیا
پھر ارجن نی اک وار اوپر کیا

ہوا شور و غل بزم پیکار مین
گری سات سو فیل اک وار مین

ہوئی شام خوشدل پھرے یہ جوان
جدشٹر کا لشکر ہوا شادمان

روز چہارم از جنگ دہ روزہ

اوٹھایا جو خورشید نی اپنا سر
ہوا چرخ چارم پہ وہ جلوہ گر

سیاہی شب تار کی ہٹ گئی
ستارونکی وہ فوج سب ہٹ گئی

بہت جنس زخمونکی ارزان ہوئی
قضا بھی خریدار انسان ہوئی

لیا کام گرز گران سی اگر
ہوئی ضرب سی چاک رنگری جگر

بدن پر جراحت کی گل تھی عیان
بنا نخل گلزار ہر پہلوان

اوگلتی تھی خون خنجر آبدار
بنی زخم فوارۂ آبشار

طلسم اسطرح کے کیے آشکار
ہوئی قتل لاکھون دم کارزار

عیان تیر سی صورت گردباد
کہین آگ کی اوس سی پیدا فساد

کسی تیر سی صاف طوفان کا زور
کسی تیر مین روز محشر کا شور

بنائی گہر وکہنی ہاتھی تھی چار
طلسم اوس سی تھی جسطرح اونکا

غرض ایک ایراپت اوسمین تھا فیل
پسر کی سواری کا تھا وہ کفیل

رقم یون ہوا دن تین فیلونکا نام
مہا بدم انجن اور ایک یام

ہتیلی پہ رکھی ہوئی نقد جان
دم تیغ خورشید اوٹھی جوان

بھری تھی دلونمین شجاعت کی جوش
وہان جان بیچی ہوئی سرفروش

بپا ایک ہنگامۂ دار و گیر
لڑائی کا بازار رونق پذیر

ہوا ابرق پر رنگ گل جلوہ ریز
لہو مین وہ ڈوبی ہوئی تیغ تیز

شجاعت مین سب سی وہ چالاک تر
ادھر تھا جو وہ دیو نی سی پسر

زمین پر تھی امواج دریائی خون
کسی کا نہ چلتا تھا مکر و فسون

کوئی تیر کوہ گران بن گیا
کسی تیر سی مینہ برسنی لگا

ہوئی رات سی بڑھ کی تاریک راہ
کہین اوٹھا وہ گردباد سیاہ

وہ ہمشکل تھی تھا بہر اک وریو
طلسمی بنائی تھی جو تین دیو

وہلتی تھی ہیبت انکی اوس سے زمین
رہی تین اوسپر تھی وہ تو تین

زمین پر روان نہر خون چار سو
کھڑو کہ تھا بہگدت سی جنگجو

قیامت کا میدان میں ساماں تھا / درونہ بھی از حد پریشان تھا
ہر اک نی کیی وہ شجاعت کی کام / پریشان دل کوروان تھی تمام
ہوئی اسقدر فوج و پست پا / نہ باقی رہا جنگ کا حوصلہ
جوان پیر تھی ایک لڑکی سی تنگ / نہ زور اونکا چلتا تھا کچھ وقت جنگ
اکیلا وہ بھاری ہی اس فوج پر / ستارہ ہی اقبال کا اوج پر
یہ سمجھی کہ ہی دیوتی کا پسر / نہ سر پر کوئی ہوگا اس سی بشر
سوا اسکی کچھ اور چارہ نہین / دل غیر پر کچھ اجارہ نہین
کسیکو نہ تھی اوس لڑائی کی تاب / درونہ فقط دی رہی تھی جواب

گھٹروکچ بنی ہیں کہانسی یہ چار / بنیا ہی طلسمات یہ آشکار
کسی کا ہنر کام آتا نہ تھا / وہ تھا کون جو زخم کھاتا نہ تھا
غرض شام کا تھا او نہین انتظار / چورانی تھی ہر دم وہ دم کارزار
پریشان تھا جو دہن نامدار / عروس ظفر پر نہین اختیار
جو بھیکم نی دیکھا یہ حال تباہ / یہ لڑکا قیامت ہی بی اشتباہ
کنارہ لڑائی سی بہتر ہی آج / سوا اسکی کوئی نہیں ہے علاج
عجب حال لشکر پریشان تھا / نہ کچھ زور چلتا تھا حیران تھا
ادہر سی بھی چلتی تھی تیر بلا / کوئی مار پیچان کوئی اژدہا

جنگ کرنا گھٹروکچ کا درونہ اچارج کے ساتھ



کوئی غیرت شکل شیر ژیان
طلسمات کا فن اسی یاد تھا

کسی سی تھا دریائی آتش زدن
اسی وجہ سی اونکا دل شاد تھا

سنو قصہ بھیکم پر ہنر
بھلا یہ بھی تھی کوئی لڑنیکی طرح

محبت کی تھی اس پیر نظر
درونی دی اونکی کہنی سی طرح

دگر نہ قیامت کا ساماں تھا
گریبان سحر کا دوپارہ ہوا
ہوئی صبح میدان میں نوربار
قضا آہ فرصت اوسے دم کی نہ تھی
ملا دار فانی میں کسکو قرار
زمین میں ہوئی دفن رشک قمر
دکھائی دلاور شجاعت ہنر
دکھائی ہنر وہ دم کارزار
سر پہلوان کو گیا جب قلم
بہائی زمین پر وہ دریائی خون
گرا خود پہ جبکی گرز گران
گرا جسپہ وہ نیزۂ آبدار
مقابل میں تھا لچھمن ذی ہنر
چھپی جسم تک ۲ امن زخم سی
جدا زخم کاری سی ہی بند بند
یہ تھا رشک خورشید وہ رشک ماہ

کوئی آئینہ صاف میدان تھا
برابر برابر تھا آج میدان جنگ

روز ششم از جنگ ده روزه

لیے مہر کا خنجر آبدار
دلونکی عدو پھوڑیں آبلے
ہراک لحظہ ہی موت سر پر سوار
مٹی ظلم گردونسی ہی بی ہنر
کہ ہی پاس روز قضا کی سحر
ہوئی دشمن و دوست دلسی نثار
گلے پر لیا تیغ نی آکی دم
کہ حیرت میں تھا گنبد نیلگون
ہوئی جان قالب سی اوسکے اڑن
جہان میں وہ یگانہ تھا نہار
وہ تھا گلشن جنگ جو کا ثمر
بنی بحر خون چاک پوشاک کی
بدن کی رگین مرغ جانکو کمند
یہ نور نظر تھا وہ نور نگاہ

دلاور تھا جو ابھمن نوجوان
خزان ہو گا اب وسکا باغ جہان
اوسی نیک ع بد پر نہیں ہی نظر
فقط کچھ دنونکا یہ جہمان ہی
جمایا وہ میدان میں اپنا رنگ
وہ چلتا تھا چو رنگ کا صاف وار
جو اوتری گلی سی تو کاٹا جگر
روان تیغ تھی وہ دم کارزار
ہوئی تیر سی چار ٹکڑی سپر
ہزارون کمند مسلسل میں قید
لڑائی کی آتی تھی اوسکو بھی چال
ہراک آستین خونسی گلفشان
غرض وہ جوان تھا شجاعت شعار
سپہر شجاعت کی شمس و قمر

گئی اپنی خیمہ میں تھا وقت تنگ
نہان مہر سی ہر ستارہ ہوا
کرون اوسکی چالاکیونکا بیان
اجل آج ہی سی لگائی ہی گھات
کوئی بی ہنر ہو کہ اہل ہنر
فدا شاہد جنگ پر جان ہی
دہن زخم کی وصف میں جنگی تنگ
کیا ایک کو دو تو پھر دو کو چار
شکم وہ ہوئی کھل گئی بس کمر
زرہ پیرہن جوشن پہ کہتا تھا واہ
کیے چور خنجر نے سینہ جگر
بنی مرغ جانباز خنجر کی صید
گریبان زمین کا کیا خونسی لال
سمندر لہو کی تھی گو سوں بدن
کسی وصف اوسکو نہ تھا زینہار
کہانتک کہون اوسکی وصف و ہنر

تیر اندازی ابھمن کی لچھمن پر



جوانمرد و خونخوار دونون نہنگ بہر اصاف گشتونسی میدان جنگ
لگائی وہ لچہمن پر ابہمن نی تیر ثنا خوان تہی ہر سمت برنا و پیر
سنی اور کی کچہ نہ اپنی کہی خبر اپنی اسکو نہ اصلا رہی
یہ دیکہی وہان کرپ نی واردات نہ سوجہی سوا اسکی کچہ اور گہات
اوٹہا لایا خیمی مین مجروح کو افاقہ ملا او سجگہ روح کو
برابر رہا آج میدان جنگ ہوا منتشر سب وہ میدان جنگ

روز ششم از جنگ دہ روزہ

کیا جائہ صبح جب زیب تن چمکتا نہ خورشید کا گیسون بن
ہوا ادہم نور پردہ سوار جمی پہیر وہان مجلس کارزار
دم تیغ و خنجر مین اب اجل قضا کا وہان تہا اماتی عمل
تڑپتی تہی زخمی پڑی جابجا عجب رقص بسمل کا سامان تہا
فقط زخم کہانا بجای طعام لہو سی بہر آب شیرین کا جام
اودہر تہا وہ جرجودہن پیلتن ادہر بہیم میدان مین تیرزن
گتہے تہی وہ دونون نشہ مین نہنگ بنا قلزم خون وہ میدان جنگ
دکہائی ہزارونکو راہ فنا پیا فوج نی آب چاہ فنا
دیا پاٹ گشتونسی میدان جنگ اجل کی فرشتی کی تہی عقل دنگ
لیا بہیم نی تیر و خنجر سی کام سنو حال جرجودہن نیکنام
بدن کثرت زخم سی چور چور لڑائی سی اسوقت دل دور دور
دہن زخم کی جسم پر خونچکان بنا خون کا فوارہ وہ پہلوان
نہ آئی تماشی کی جو دلکو تاب چہپا پردۂ غرب مین آفتاب

مجروح ہونا جرجودہن کا بہیم کے مقابلہ مین



اوٹہایا لڑائی سی فوجون نی ہاتہ رہی کچہ پرخاش دشمن کی ساتہ
جدشٹر نی خلعت دیا بہیم کو دوبارہ دم رزم بیدل نہو
وہ مجروح تہا دلمین بیحد اداس گیا شب کو بہیکم پتامہ کی پاس
بیان سب کیا اپنا احوال زار بدن مارے زخمونکی ہی لالہ زار

مجھی بھیم سی دلمین اک خار ہے
گلی کا مری ہر روش بار ہے

کوئی شکل آتی نہین انتظر
نمودار ہو جس سی شکل ظفر

کہا اوس سی بھیکم نی ای پُرغرور
لڑائی مین کرتا نہین ہین قصور

تشفی بہت کی لگایا گلے
اوسی وقت زخمو نپہ مرہم ملے

وہ لائی کا گلشن مین پیری خزان
پریشان خاطر ہی ہر پہلوان

کہون کیا کہ صدمہ ہے اک روح پر
ہراسان ہین لشکر مین اہل ہنر

مجھی جان نثاری مین کیا ہی دریغ
صفائی مین قاصر نہین اپنی تیغ

کہ اچھی ہوئی زخم اک آن مین
پڑی جان تازہ وہان جان مین

روز ہفتم از جنگ دہ روزہ

ہوا جلوہ افروز جب آفتاب
گئی شب ضیائی رخ ماہتاب

ہوئی پھر لڑائی کو لشکر بھیم
نمایان ہوا پھر نشان وعلم

چمکنی لگی تیغ پھر برق وار
ہوا تیر باران دم کارزار

رہا دوپہر غلبۂ کوروان
سنو اب جدشٹر کی چالاکیان

قضا کی بھی چلتی نہ تھی دست و پا
مشقت سی ہر عضو بیکار تھا

چقاچاق خنجر کی آنی لگی
تماشا اجل ہی کہانی لگی

ہوا کشت وخون فوج مین اسقدر
وہان کام کرتی نہ تھی کچھ نظر

عوض دوپہر کا لیا آن مین
لڑی روح سی روح میدان مین

نہ کسطرح سی ہوش ہوتی خطا
مشقت کی بھی تو ہی کچھ انتہا

پھری اپنی خیمو نمین جب وقت شام
دوائی جراحت کا تھا اہتمام

روز ہشتم از جنگ دہ روزہ

ستارون نی لشکر کو لیکر قمر
گریزان ہوا صاف وقت سحر

زرہ نور کی تن پہ آراستہ
جوانمرد و پیر نور نوخواستہ

ہوا کشت وخون گاوہ بازار گرم
زمین سخت گھوڑونکی نعلون سی نرم

ہزارونکی چہری وہان کٹ گئی
بڑہی تھی جوانونکی دل گھٹ گئی

ہوا دفتر ہوش سب گاؤخورد
پراگندہ خاطر تھا ہر ایک گرد

بھری خاک زخمونکی دامانمین
کوئی سر کو ڈالی گریبانمین

وہ دریای لشکر ہوئی موجزن
فدا جسکے لہرون پہ موج چمن

پھر آئی منازل مین ہر اک سپاہ
نمایان ستاری ہوئی اور ماہ

بہم مشورے مین یہ کی گفتگو
مناسب ہے کچھ اور بھی جستجو

جدشٹر کی سب تازہ دل ہی سپاہ
ترقی پہ جسطرح ہوتی کا ماہ

ابھی پاس بھیکم پتامہ کی جا
تردد کا احوال اونکو سنا

جدشٹر پر اب تنگ ہی مدنظر
بنی ہی یہان اسکڑی جان پر

پرسرام اندر کی تم ہو جواب
سپہر شجاعت کی ہو آفتاب

شہنشاہ دنکا نمایان ہوا
لڑائی کا تیار سامان ہوا

نشان ضیا کی جو دامن کھلے
لڑائی کو جانا زہر سو تلے

کرون حال ہر فرد کا اب رقم
کہ ہی مستعد جا بڑی پر قلم

اجل نی لیا فوج کا جائزہ
دلاور ہراک جنگی نظری ہوا

فقط نقد جان کی تھی داد و ستد
رقم ہونگی کشتونکی آگی عدد

لیی تھا کوئی نقد جان ہاتھ پر
کسیکو کسیکی نہ تھی کچھ خبر

لڑین دونون فوجین بہم شام تک
نہ تھی بند راہ عدم شام تک

دو ساسن کرن اور وہ پر غرور
پڑی اونکی عقلون مین لاکھون فتور

کمی پر ہی لشکر ادہر دم بدم
روانہ ہی ہستی سی سوئی عدم

زبان کرن سی بھی اب یہ سخن
کہ ای میری حرجودہن پیلتن

یہ کہنا کہ ای نامدار جہان
ادہر کی ہوئی فوج سب رائگان

تمہارا ہمین پاس منظور ہے
لڑی ہمسی کسکا یہ مقدور ہے

لڑائی کی کس بات مین ہے دریغ
چمکتی نہین کیون ہے اب برق تیغ

گئی دن سی ہی قہر اس فوج پر
رعایت اودہر کی جو منظور ہو
تو پھر دیکھیے گا لڑائی کا حال
اگر آج ہی بدر کل ہی ہلال
دکھاؤن لڑائی کی میدان مین فن
ہوئی سُنکی بہیکم بہت خشمناک
کیا قید گنبد ہر بے زبان
کہا اوس سے باتین بگہاری نہین
پریشان خاطر وہ سینہ فگار
جو کچھ ہوگا مجھسی وہ دیکھیگا تو

ستارہ مقابل کا ہی اوج پر
کسیکا نہ دونونمین ہم ساتہ دو
کہ ہوگی اودہر زندگانی وبال
رہیگا ترقی پہ ہردم زوال
بغل جہانکی ہر ایک ناکس فگن
کہا وہ کرن تو ہی بی شرم و باک
شجاعت کرن کی گئی تہی کہان
کیا کام تیغ زبان نی کہین
کرن سی مدد کی ہوئی خواستگار
بہاؤنگا میدان مین کل لہو

طرح اس لڑائی کی اچھی نہین
اگر وہ لڑائی سی ہون دست کش
جدشٹر کو ہوگا بڑا اضطراب
وہ جانبر ہو مجھسے یہ کیا جانئے
جو بہیکم کی پاس آیا وہ پر غرور
نہ تہا جنگ بیرٹ مین کیا کرن
فراموش ارجن کا احسان ہے
ہٹائی جب ارجن نی دہ اوسکی نام
کمک سی کرن نی وہاں کی گریز
نہ کل اوٹھ سکیگی لڑائی کی بات

فلک پھر گئی ہین نہ اولٹی زمین
نہ باقی رہی صورت کشمکش
نہ میری لڑائی کی لائیگا تاب
وہ لشکر ہی مین ہوں نہ میدان ہے
کہین دلکی باتین سب اونکی خدا
شجاعت کی کہتا ہی اب یہ سخن
لڑائی کا اسوقت ارمان ہے
کیی قتل گن گن کی دم مین تمام
وہ میدان مین ٹھہرا نہ وقت ستیز
کٹی آج کی یہ کسیطرح رات

روز نہم از جنگ دہ روزہ

وہ غصہ کہ سینہ سراسر کباب
جو میدان مین گردونکی آیا نکل
دکھاتا تہا چہرہ بہی آتش کے رنگ
گرائین صفونکی صفین تیغ سے
ہوئی فوج بہی اونکی زیر و زبر
اجل بنگیا خنجر آبدار
کوئی شکل بسمل زمین پر طپان
کسیکے قدم جنگ سی ہٹ گئی
جدشٹر کی لشکر کا تہا رنگ زرد
لگی زخم کاری میدان مین کام
سرکشن کی جس جگہ تہی خیام
کیا کام بہیکم پتامہ نی آج
گئی شب کو یہ دونون بہیکم کی پاس

ہوا گرم بازار جنگ و جدل
لہو سی کیا سرخ میدان جنگ
بہی بحر خون رزم مین تیغ سے
گری نقش پا کیطرح کٹکے سر
کیی قتل بس ایکدم مین ہزار
کوئی کثرت زخم سی نیم جان
کسیکے سر و دست و پا کٹ گئی
رہی ہوش اکیجا نہ وقت نبرد
خدا ساز وہ دن ہوا اختتام
جدشٹر نی جاکر کہا وقت شام
بیان کی نہین تمسی کچھ احتیاج
کیا کشن جی کا فرون خدا سے

وہ بہیکم پتامہ غضبناک تہی
وہ تہا گو سپند و نمیش شیر ژیان
جو راجہ تہی اوس فوج مین نامدار
صفائی دیکہائی وہ تلوار نے
گر اگرز جسپر ہوئی منغر چار
کوئی سو گیا بستر خاک پر
کوئی تیغ کو تول کر رہگیا
نشانہ تہی تیر قضا کی وہ فوج
نہایت قوی دل ہوئی کوروان
وہ غلبی یہ ہی لشکر کوروان
جدشٹر کی تقریر جسدم سُنی
جدشٹر سی آنیکا پوچہا سبب

بہو کا بنا چہرہ آفتاب
لڑائی مین سیطرح بیباک تہی
نہ باقی رہا سر کشتو نکا نشان
ہوئی شاہد مرگ سی ہمکنار
کیا قتل لاکھونکو خونخوار نے
لگا تیر جسپر ہوا دل فگار
کسیکا ہوا پارہ پارہ جگر
کوئی بنکے سینہ سپر رہگیا
سُنا او تہی تحفہ فنا کی وہ فوج
جدشٹر کی لشکر میں سب نیم جان
کہ ہی میری لشکر کی ہونٹھو نپہ جان
تشفی پریشان خاطر کو دی
کہا اوسنی احوال رنج و تعب

خداوند ذی شان و عالی تبار
زبان سے اب ارشاد وہ کام ہو
سخن سنکی بھیکم ہوئی خندہ زن
مگر عہد کا ہے جما دل پہ رنگ
عقب اوسکی ہو ارجن نیکنام
ظفر یاب ہونا پھر آسان ہے
وہ فوجیں ہوئیں قتل جب بیشمار
ہٹایا سپاہ شب تار کو
سکنڈی بنا پیش رو فوج کا
ہوئی پھر صف جنگ آراستہ
وہ بھیکم پیامہ ہوئی جب ادا
جو بھیکم ہوئی سوی میدان روان
شجاعت کی دریائی ملمین تیز رنگ
جو اوٹھا زمین پر بٹھایا اوسے
اجل کی طرح جیسے نیزہ گرا
ملی خاک مین نوجوان صد ہزار
وہ تدبیر سب کو جو آئی تھی ہاتھ
ہوئی گرم بازاری جنگ سرد
قلم لکھی ارجن کی چالاکیان
ہوئی جب کہ زخمی وہ عالی نژاد
یہ سوچی تو اسوقت آئی قضا
قریب آگیا تھا بہت وقت شام
برسنی لگا آب باران وہان

مرا نقد جان ہی قدم پر نثار
کہ جس سی بخیر اپنا انجام ہو
کہا راست ہے ای پسر یہ سخن
کرونگا نہ غور نسی میدان جنگ
کری کام تیرونسی ہیر اتمام
تری ماتہ پھر صاف میدان ہے

او دہر فوج مین کوئی بہی نہین
لڑائی کی باقی نہین مجھمین تاب
مرا قتل بی شبہہ دشوار ہے
سکنڈی حقیقت مین ہے اصل زن
سوا اوس ارجن کی کوئی نہین
یہ کہکر کیا پھر زبان سے بیان

روز دہم از جنگ دہ روزہ

لیا مار پر تجسم سیار کو
ہراول بنا لشکر موج کا
طلبگار پیکار نو خاستہ
اجل نے کیا تمیہ ہی آج وا
کہا ساتھ آئی نہ کوئی جوان
بلا شبہہ خونخوار تھا وہ نہنگ
بڑھا آگی پیچھی ہٹایا اوسے
یہ جانو کہ دنیا مین یدانہ تھا
دہوان ہو گیا چہرۂ کارزار
سکنڈی و ارجن ہوے ایک ساتھ
گل سرخ آئی نظر روی زرد
اوٹھائی جو ہاتھو مین تیر و کمان
دعائی پدر آگئی اونکو یاد
خدشہ کا حاصل ہوا مدعا
کیا تیر ارجن نی قصہ تمام
وہ ماتم کہ رونی لگا آسمان

بنی برق گوڑی چمکنی لگی
عقب اوسکی تھا ارجن تیز زن
لڑائی کا ہر سمت تھا اہتمام
رہو سامنی یا چھپو تم کہین
اکیلا لڑونگا مین لشکر سی آج
ہوئی قلزم فوج مین غوطہ زن
گری برق سان جیسے شمشیر تیز
پڑی وار پر وار تلوار کے
بنی سیلی بنا صاف میدان رزم
لگائی سکنڈی نی جسم پر خدنگ
دوا اس مرض کی جو اس کو لگی
ہوا اوٹھ مین زن کی وہ تیز زن
کہ جبتک خدا سی مانگیگا موت
او سی دم ہوئی وہ طلبگار مرگ
زمین پر جو وہ زخم کھا کر گرے
فلک سی زمین کو ہوا زلزلا

حریف آپکا ہو دم جنگ و کین
کسی طرح اب کاٹیے یہ عذاب
مشقت تمھاری یہ بیکار ہے
مقابل ہو مجھسے جو وہ تیز زن
جو میدان مین پکڑی مری آستین
نہ کہنا کسی سے یہ راز نہان
بنا مہر خود خنجر آبدار
سوارونکی گھوڑی چمکنی لگی
لڑائی کا آمادہ ہر پہلتن
کہ بھیکم کا ہی آج قصہ تمام
مری ہاتھ سی آج بچتی نہین
مدد کی نہین مجھکو کچھ احتیاج
گرائی زمین پر بہت پیلتن
گئی اوسکی سر پر گذر تیر تیز
بدن زخم کی بد میان ہار کے
ہوئی قتل لاکھون جوانان رزم
دیا چھوڑ بھیکم نی میدان جنگ
ظفر دور تھی جلد پاس آگئی
کیا صاف بھیکم کا چھلنی بدن
نہ آئیگا ہر گز اترا وقت فوت
نمایان ہوا دیو خونخوار مرگ
نہ اوٹھنی کی تاب آئی تیور پھرے
بیان کیا ہو اسوقت کا ماجرا

مجروح ہونا بہیکم پتامہ کا ارجن کی تیرون سے



دوساسن نی دیکھا جو یہ حال زار
وہ لیکر طبیبونکو حاضر ہوا
یہ سُنکر وہ رونی لگا زار زار
رکہیشر کو گنگا نی بہیجا وہان
مجہی اوسنی بہیجا ہی یاں ہان نہین
ابہی زندہ رکہہ آپکو اسقدر
سخن یہ بیان کا بہیکم کو آیا پسند
وہان آئی جب پاندون کی گلعذار

ہوا درد و غم سی بہت بیقرار
جو دیکھا تو بہیکم نی اوس سی کہا
لگی گوہر اشک اونیر نثار
اوڑا ہنس بنکر وہ آیا یہان
دم نزع پیغام لایا ہون مین
گہٹی شب بڑہی روز اہی ہی ہنوز
رہا نیم جان خاک پر دردمند
روان آنسوؤن کی ہوئی آبشار

کیا پیش جب جودہن جنگجو
نہ احسان کا بوجہ سر پر دہرو
اوگا باغ ماتم مین اک نخل غم
کیا آکی بہیکم سی اوسنی بیان
کہا اب تنزل مین ہی آفتاب
عطا ہوگا و سدھ ثواب عظیم
نہ ہونی دیا جان کو تن سی جدا
دیا حکم ارجن کو مجروح نے

کہا حال بہیکم کا سب ہو بہو
حکیمونکو کچہ دیکی رخصت کرو
کہلائی نیا گل یہ شاخ قلم
وہ گنگا جو ہی مادر مہربان
بہت رات سی کم ہی دنکا حساب
نہ دیکہوگی آنکہونسی نار جحیم
وہ حاکم تہا محکوم تہی یہ قضا
مرتب ہوا بالش مری واسطے

لگائی زمین پر جو ارجن نی تیر بنی اس جگہ بالش بی نظیر
وہ تکیہ کہ مسند نشین خوش ہوا یہ بستر تو قالین دلکش ہوا

ہوئی پیاس سی آب کی اونکو چاہ اوٹھائی طرف کورو انکی نگاہ
جولائی وہ جام مصع مین آب نہ آیا وہ ہرگز پسند جناب

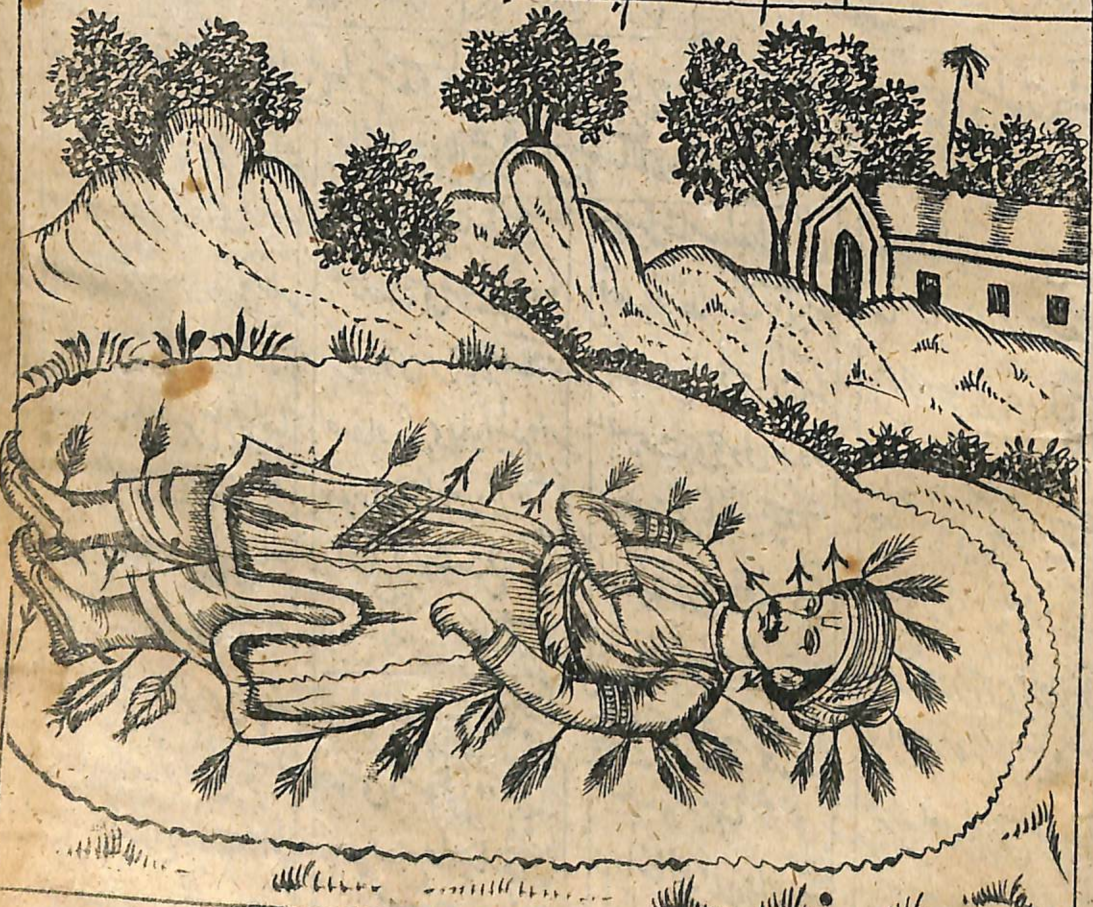
کیا ارجن نوجوانسی طلب سنو حال تیر افگنی کا یہ اب
زمین پر لگائی جو اوسنی خدنگ نکل آیا پانی وہین بیدرنگ

ہوا موج زن آگی بہیکم کی پاس ہوئی سرد اب سی دفع پیاس
زبانسی لٹائی در آبدار کہ ارجن مری دل نی پایا قرار

وہ آرام تہا بستر تیر پر کبہی پوری سمہ ماہ کامل بسر
شب و روز رکھتی تھی آنکھونکو بند فقط دل کو یاد الٰہی پسند

شراب تصوف سی حاصل سرور بھرا سینہ و دلمین وجد کا نور
نہ شادی سی راحت نہ ایذا سی غم می یاد خالق چڑہی یکقلم

ارام کرنا بہیکم پتامہ تیر خوردہ کا تیرونکی بستر پر



بھیکم پرب تمام ہوا



خیابان ہفتم ازچمنستان سواد ہندوستان یعنی درونہ پرب ودرین پرب ہزار وہفتصد وپنجاہ اشلوک ست ۱۷۵۰

روان یون ہی اب ہی اشہب قلم
وہ میدان مین یکہ تازی کرے
پھری ایسے جوہر مون پہ تیغ نظر
یہ آئینہ اسی زنگ سی صاف ہے
کدورت کا دلمین نہین کچھ غبار
بدروز بدمین ہی لازم ضرور
یقین دلکو کامل ہی اپنی نام
ظفریاب ہونا بہت دو رہے
سنو حال جرجودہن خودپسند
کہ بھیکم پتامہ تو زخمی ہوئے
سوا آپکی کون ہے دوسرا
مناسب ہے ہون آپ سردار فوج
ادھر سے جو اصرار یکسر ہوا
دم صبح میدان مین خورشید وار

چمن اول دربیان مقرر شدن سپہ سالاری درونہ اچارج در لشکر کوروان

درونہ سی اب جنگ بازی کرے
نصیحت سی فرمائیے بہرہ ور
ہر اک موی تن چشم انصاف ہے
صفا وہ کہ ہی ماہ آئینہ وار
تو جان نثار مین اصلا قصور
نہ آئیگی کچھ کوشش وجہد کام
لڑی اونسی یہ کیسکا مقدور ہے

جو بھیکم پتامہ یہ گذرا حال
قصور و خطا سب ہوئے ہین معاف
جگہ میل نی دلمین پائی نہین
نصیحت ہی چھوٹی نہ راہ وفا
نہ پیچھی ہٹی پاون میدان سے
کسیکو نہین اسقدر زور و تاب
دل از زخم اونسی تھا دردمند

چمن دوم دربیان جنگ پنجروزہ درونہ اچارج

خوشی دشمنونکی ادھر جی ہوئی
جو ہو اس صف جنگ مین پیشوا
نہین اسکی ہی آپ سالار فوج
رضامند حکم قضا بر ہوا

شکستہ ادھر ہی کمر فوج کی
نہ جانباز کوئی نہین ہوا اسدم دریغ
درست دشمن سبہی تھی اندیشہ مند
بنایا قضا نی جو سالار فوج

روز اول از جنگ پنج روزہ

کری پانچ دن کی لڑائی رقم
کرن نی کیا آکی اونسی سوال
کہا آپ نی ہی مرا سینہ صاف
یہ خورشید بین بھی صفائی نہین
رہی کوروان پر دل وجان فدا
فدا جسپہ ہین کوروان جان سے
سر بکشیش وارجن کو جودہی جواب
بس انکھین ہوئین ناتوانی سی بند
کہا یون درونہ سی آزردہ مند
خبر اب نہین پستی واوج کی
کبھی مثل برق درخشندہ تیغ
یہ تدبیر انکی نہ اونکو پسند
دیا رفتہ مین بلیگا اب اوج
درآیا جو اسپ ہوا پر سوار

مقابل مین آیا جو کوئی عدو
دکھائی وہ شمشیر ہیران نے کاٹ
لڑی خوب دل کھولکر شام تک
سحر نے نکالا جو مشرق سے سر
صف آرائی ابہمن کے لکہی قلم
گری صورت برق جسپر وہ تیغ
گیا جسکی سینے پہ نیزے کو ہند
ہوئی برق خنجر جدہر شعلہ بار

ستائی وہین تیغ سے ایک اوتر
لہو سے تہا میدان سمند کا گہاٹ
فضا کو ہوا اژدہ محشر کا شک

بنا رشک مسلخ وہ میدان جنگ
جدہر خنجر تیز نے منہ کیا
رہا سر شام میدان سے ہر اک سپاہ

روز دوم از جنگ پنجروزہ

گیا ناک مین پہلوانونکا دم
جلا خرمن زندگی بیدریغ
گرا شیشہ جان پہ سنگ گزند
ادہر چل گئی عمر کی گشت زار

لڑا خوب میدان وہ مرد وار
قلم سے لکھے کیا وصف تیر افگنی
چمک کر جدہر تیغ برقی چلی
درونہ نے دیکھین جو سفاکیان

یہ تہی گوسپند و نمین شکل پہنگ
عدم پاس اونکو کہائی دیا
روانہ ہوئی سوی آرامگاہ
ہوا تخت زرین پہ خورجلوہ گر
دکھائی قیامت دم کارزار
ہر اک شخص کی جان پر تہی بنے
اجل نے پکارا چلی مین چلی
گری فوج پر برق تیغ دستان

ابھمن کی صف آرائی درونہ کے ساتھ



صف آرائی وہ ملگئی خاک مین
لڑائی سے اوسکی کنارہ کیا
فن جنگ مین اسکا ثانی نہین

ہوئی پہلوانونکی دم ناک مین
صفت کیطرف یون اشارہ کیا
اوٹہائیگا میدانکی سر زمین

چکابوہ کی شکل برہم ہوئی
صحیح النسب ہی یہ ارجن پسر
کلیجے جوانونکی شق ہو گئے

عیان دلپر اکین صورت غم ہوئی
ریاض شجاعت کا ہی یہ ثمر
ہوین منہ ہوئی رنگ رخ فق ہو گئے

بہت دل شکستہ ہوئی کوروان
ہوا اکطرف جیدرتھہ سدراہ
ہنروآزمودہ تھے جو پہلوان
کسی نی کیا تیغ کا ٹرکی وار
پریشان ہوا مغز ابہمن کا آہ
وہ بیچارہ کس کشمکش مین ہوا
وہ رونی لگا ابر نیسان کیطرح
گمان قلزم خون کا اشک پر
ہوا گل شبستان کا اوسکی چراغ
پہنسا آہ وہ دام مین موت کے
بھرا خالی سینی مین ابہمن کا غم
کہا دل کی آرام ولخت جگر
جلائی ابہی اوسکو جان آفرین
فقط مجکو ہی دہیان اسکا سنو
سو اصبر کی اور چارا نہ تہا
سُنا جبکہ ارجن نی یہ حال زار
کہا گر خدا نی ہی چاہا تو کل
اگر سودرونہ ہون یا سو کرن
جو مین نی نہ اس کام کو کل کیا
کہ کل جیدرتھہ کا ہی روز قضا
ہم ارجن سی کل ہونگی سینہ سپر
لب بام جو اوسکا تہا آفتاب
نہایت ڈہل آیا تہا دن عمر کا

عدو فوج کا ہی یہ تنہا جوان
نہ آئی مدد کو اودہر کی سپاہ
ہوئی ایکدل اور سب ہوگئے روان
کسینی دیا خنجر آبدار
گرا خاک پر وہ بحال تباہ
دل کوروان اب تو ٹہنڈا ہوا
روان اشک چشمون سی بارانکیطرح
نکلتی تہی چشمون سی لخت جگر
نہ کسطرح شعلہ ہو سینی کا داغ
دکہاؤنگا منہ اوسکو کس شکل سے
فغان شور و غل آہ و نالہ الم
بنی ہی عبث رنج سی جان پر
نہ دلکو کرو غمسی اندوہگین
نصیب آئی پہر موت ہویا نہو
کری کیا قضا پر اجارا نہ تہا
ہوا فرط الفت سی دل بیقرار
پلاؤنگا دشمن کو جام اجل
اگر لاکہ ہون کیرت پیلتن
تو جل جاؤنگا آگ مین برملا
نشانہ اوڑائی گا تیر قضا

دغا باز تہی وہ یہ تدبیر کی
ہوئی اکطرف استو تنہا ماکہن
ہوئی گرد ابہمن کی میدان مین
کیا چور نیزی سی سینہ تمام
وہ گرز گران تہا اجل کا پیام
جُدشٹر پہ بیٹہا جو وہ تیر غم
دل زار پہلو کا پیکان تہا
زبانپر یہ تہی حرف سینہ کباب
بہار چمن سب خزان ہوگئی
اوسیوقت ناگاہ آئی بیاس
نظر آیا اونکو جو یہ حال زار
جو ابہمن کی مرنی سی دل تلخ تہی
مگر سبکو مرنا ہی انجام کار
سُنی جب جُدشٹر نی شیرین کلام
کیا اختیار اپنی دل پر یہ جبر
مگر تہا دلاور لیا دل کو تہام
تن جیدرتھہ سی کرون سر جدا
حمایت کرین اوسکی گیا مال ہین
سُنا کوروان نی جو حال قسم
پس فوج دینگی کل اوسکا مقام

روز سوم از جنگ ہیجروزہ

گئی شب بر آمد ہوا آفتاب
اوسی ہرطرف ڈہونڈہتی تہی قضا

ہوئی صبح جب جیدرتھہ کی فرہ آ
نکل آئی خیمون سی پانچو جوان

گہرا حلقہ فوج مین وہ جری
درونہ وہاروک وہ پیلتن
کیا فیصلہ اوسکا اک آن مین
کسینی کیا گرز سی ہڈیکی کام
ہوا کام اوس خستہ جانکا تمام
ہوا دلمین تازہ ہجوم الم
نکلنی کو جان کو بنا راستا
کہ ارجن کو اب دونگا کیا مین جواب
سیہ جیف شکل جہان ہوگئی
جدشٹر کو پایا نہایت اداس
نہایت طبیعت ہوئی بیقرار
تو مانگو دعا ہو یہ مطلب حصول
دلاور ہین اس مرگ کی خواستگار
ہوئی دور وہ تلخی غم تمام
بن آیا نہ کچہ رکھہ لیا سنگ صبر
نہ خنجر گہٹیا نہ کہینچی حسام
ہوا ہی وہی باعث اس قتل کا
دغا باز سب وہ بد افعال ہین
کیا مشورہ بیٹہہ کر یہ بہم
کرینگی حفاظت کا سب اہتمام
مقابل کو رکھہ لینگی تلوار پر
نہ تہی صبح تہی اوسکی شام حیات
زبانپر یہ تہا جیدرتھہ ہی کہان

برک کوروان دل سے جی یا تی تمام
اجل کا اجارہ تہا میدان مین
سنو طول فوج عدو کا شمار
نشانی سے تیرونکے وقت مصاف
چڑہی تہی سر کوروان پر قضا
سکے نہ روکی رو کا تیر زن
سر کیشن نے تیر زن سے کہا
جہان ہے پدر اوسکا صحرا نشین
جو ارجن نے اوسکا کیا سر جدا

کہین آج کا دن ہو جلدی تمام
ہزارونکی لی جان اک آن مین
کہ جسکا تہا چوبیس ۲۴ کوس اقتدار
ارابی کی آگی ہوئی راہ صاف
دکھائی ہزارونکو راہ فنا
کیا چور مشت و لگد سے بدن
سر جیدرتہ ہو جو تن سے جدا
گری اوسکی ہاتہہ پہ سر زمین
سری کشن نے جو کہا تہا کیا

حمایت کی تہی جیدرتہ پر نظر
شنر آزما ارجن نامدار
وہ ارجن غرض مثل شیر ژیان
خس و خار تہی اوسکی نظرون مین سب
صفون کو اولٹتی ہوئی یہ جوان
لگی جیدرتہ پر جو زخم خدنگ
زمین پر نہ گرنا اوسی اے جوان
زمین پر جو ہاتہونسے گریگا سر
بلا سر پر آئی ہوئی ٹل گئی

کٹاتی تہی میدان مین اپنا سر
کہین برق سے بڑہکی دل بیقرار
ہوا لشکر کوروان مین روان
جلا یا گری جسپہ برق غضب
جو پہونچا سر جیدرتہ پیر وہان
ہوئی روح قالب مین اوسکا تنگ
اوسے پہینکنا سوی صحرا و بان
جدا اوس سے ہوجائیگا اوسکا سر
خدا ساز تدبیر یہ چل گئی

جدا ہونا سر جیدرتہ کا ارجن کی ہاتہہ سے



جو کی کوروان نی یہ اخبار گوش
قفس ہی بدن کی اوڑا مرغ ہوش
درونین بھری تھی جو قوت کی بل
گئی قتل سی جیدرتھ کی نکل

جو ہی مہر کا چرخ چارم مکین
بدستور سو عود سامان جنگ
ہوئی حرب ضرب اسطرح کی بہم
مگر رات تک اورون کی خلاف
درونہ سی بولا کہ تم اور ہم
جو تھوڑی سی باقی رہی ہی یہ شب
یہ کہتی ہین سب اکی کی وہ جنگ تھی
دہری فرق پر تاج زرینہ ہور
سحر تھی حیات درونہ کی شام
لڑائی کی فن مین یہ اوستاد تھی
نہ بولی گا جبتک جدشٹر دریغ
ہوا جب جدشٹر سی یہ مشورہ
تنفر طبیعت کو ہی جھوٹ سے
کہ جس فیل کا استو تھامان ہی نام
جو تھا اشتو تھامان تمہارا پسر
درونہ نی کچھ بھی نکی التفات
برابر صفونکی صفین صاف کین
ہوا ایک ساعت مین لاکھونکا خون
برہمن کو لازم نہین قتل عام
درونہ نی جسدم سنا یہ سخن
کیا اونسی اکی جو تحقیق حال
نہ نکلا تھا منہ سی پورا سخن

روز چہارم از جنگ ہیجروزہ

مہیا ہوا آگی سب بیدرنگ
قلم کا او بجھتا ہی لکھنی مین دم
رہا گرم بازار جنگ مصاف
شب و روز مرنیکا بھرتی ہین دم
کنارہ کرین سب لڑائی سی اب
غرض آچکی بات کل پر یہی

شجاعت شعار اور سب پہلوان
ہوئی شام تک ایک جنگ عظیم
عروس قضا پر جوان تھی نثار
عبث ہی جو ضائع ہو فوج وغا
خدانی جو چاہا تو کل بیدریغ
گئی اپنی خیمونمین وہ پہلوان

روز پنجم خاتمہ جنگ ہیجروزہ

نہ تھی صبح تھا عمر کا دن تمام
دقیقی سبھی طرح کی یاد تھی
لڑائی مین حاصل نہوگا فروغ
کہا لاکہ جان راستی پر فدا
خدا جھوٹ کہنی کی عادت سے ہے
کرو کام خنجر سی اوسکا تمام
کٹا آج میدانمین اوسکا سر
وہ سمجھا کہ یہ بات ہی واہیات
شفق گون ہوا خونسی روی زمین
کسیکا نہ کام آیا مکر و فسون
کیا کام لاکھونکا تونی تمام
کہا ہی سراسر بجا یہ سخن
جدشٹر یہ بولی کہ اے خوش خصال
بجانی لگی بوق سب انجمن

درونہ نی کی اسقدر کارزار
سری کشن جی نی کہا اوسکا ہی
درونہ کا یون قتل دشوار ہے
زبانسی نہ نکلیگا جھوٹا سخن
سری کشن نی پھر یہ تدبیر کی
سنا بھیم نی اوسکو مارو وہان
لڑائی ہی بی فائدہ آپکی
اوسیطرح سرگرم خونریز تھا
گری لاش پر لاش میدانمین
جو خورشید کی ساتھ ہین ڈوبتا
مناسب ہی انسانکو خوف خدا
جدشٹر سی پوچھون سخن بھیم کا
جو وہ اشتو تھامان ہی مارا گیا
ہوا بزم مین شور وغل اسقدر

ہوا جلوہ افروز وقت سحر
بہادر دلاور ہر اک نوجوان
کہ سب پہلوانونکی دل تھی دو نیم
کہ ناگاہ وہ ارجن نامدار
کہ بی آب و دانہ ہی خلق خدا
یہی کل ہی میدان یہی کل ہی تیغ
وہان خوب کھائی ہوئی نوجوان
مزین بدن پر تھی پوشاک نور
قلم سی نہو راست لکھی ہزار
بلاشک بڑی ہی لڑائی کی تھی
یہی اسکی تدبیر ناچار ہے
کہ اوستاد میرا ہی فن مین
وہین بھیم کو دی یہ پروانگی
کیا یون درونہ سی جاکر بیان
کہ ہی بی پسر رایگان زندگی
اوسی طرح خنجر کا دم تیز تھا
کیا صاف لشکر کو اک آن مین
اونھون نی درونہ سی اوسدم کہا
کیا قتل لاکھونکو بی فائدہ
یہ سچ ہی کہ فرزند مارا گیا
وہ ہاتھی تھا لڑکا نہ تھا آپکا
ہوئی کچھ نہ تصریح فیل و پسر

سلاحون کو اپنی وہین رکہدیا	ہوئی چار زانو وہ رونق فزا	وہین کاسئہ سر دوپارہ ہوا	اوڑا طائر جان ستارہ ہوا

کشتہ ہونا درونہ چارج کا دِرشٹ دمن کی ہاتھ سی



دِرشٹ دمن تھا وہان جلوہ گر
کہا حیف بیٹھا ہی کیا بیخبر
پڑا تھا جو زور و نہ پہ دل گھٹ گیا
پسر نے یہ حال پدر جب سنا
کہا گر درونہ کا فرزند ہون
چھٹا جو کمانسی وہ شعلہ زبان
کہا یہ بگوش جدشٹر سخن
کرو آگ سی اسکے ڈہی التجا
ہوئی گرمی آتش تیر سرد
روانہ کیا اور اوسنی خدنگ
جدشٹر کا لشکر ہوا بدحواس
یہ ارجن سری کشن اوتار ہین

کیا سر جدا تیغ سی بیخطر
تجہی ناز جسپر تہا ہی اوسکا سر
کلیجے پہ خنجر لگا پہٹ گیا
بدن آتش غمسی جلکر بہنا
دِرشٹ دمن کا بہا وہنگا خون
ہوئی گرمی مہر محشر عیان
ترقی پہ ہی آتش شعلہ زن
ٹلی سر سی آئی ہوئی یہ بلا
ہوا تیر آتش فشان اسکا گرد
ہوا صاف اکبار میدان جنگ
نمایان ہوئی رزمگہ مین بہار
نری سب ہنر انسی بیکار ہین

جہان تہا وہ جبر جو دہین پُرغرور
یہ سنکر ہوا دلمین اوسکی ہراس
کہا کٹ گیا فوج کا آج سر
وہ غصہ کہ کہا تہا دل پیچ و تاب
یہ کہکر کیا ناوکِ شعلہ بار
وہ گرمی ترقی پہ تہی دمبدم
جو تم سر برہنہ ہوا یا نجوان
جدشٹر نے فوراً یہ تدبیر کی
جو خالی کیا استتہامان کا وار
جو اک جہوہنی فوج کشتہ ہوئی
کہا استتہامان سی ہی جوانون
مددگار ارجن کی ہین کشن جند

دیا پہینک سر اوسنی وہ کی خضر
طبیعت ہوئی رنج و غم سی اوداس
پہری ہمسی افسوس شکل ظفر
بنا سینہ کا پہنکے سینہ کباب
نشانی یہ چہوڑا اوسی ایکبار
سری کشن ہی نی کیا یہ کرم
اوتارو لباس شہی اب یہان
سب آتش کی گرمی فرو ہو گئی
ہوا سرد وہ ناوک شعلہ بار
زمین بہر گئی لاشونسی کشتہ ہوئی
نکلہ ایکو مفت مین رائگان
نہ پہونچے گا تیرونسی ہرگز گزند

قلم نے کیا ہے بہت اختصار
لکھوں اصل کچھ صورت روزگار
خیابان گو ہو چکا ہے تمام
مگر اوسکو دیتا ہوں پھر انتظام
سُنیں دل سے مشتاق اہل سخن
نئی نظم ہے داستان کہن
یہ ہے ساتک و استوتھاماں کا حال
دلاور تھے دونوں بہادر کمال
لگائی وہ ساتک نے ٹکر خدنگ
ہو قافیہ استوتھاماں کا تنگ
یہ بیہوش تھا کچھ جو آیا شعور
ارابہ ہوا تھا خدنگوں سے چور
منگا کر ہوا دوسری پر سوار
جو ساتک سے تھا طالب کارزار
کیا ساتک نوجوان نے وہ کام
ارابے کا قصہ ہوا پھر تمام
مع اسپ رتھبان کشتہ ہوا
وہ میدان لاشوں سے پشتہ ہوا
ہوا استوتھاماں بھی مجروح زار
کروں اور شتو کا بھی کچھ شمار
سُنو لشکر کرپ سے بے شمار
ہوئی قتل اک الف ہاتھی سوار
طرف کوروان کی جو تھا کرت سین
پریشان خاطر ہوا کرت سین
ہوئی قتل اسکی سپہ سہ ہزار
دلاور یہ سب تھے ارابہ سوار
سنو قتل فوج سکس کا شمار
کہ پنجاہ الف یک قلم ہی سوار
یہ ساتک نے کار نمایاں کیا
دل فوج دشمن پریشاں کیا
جو تھا استوتھاماں شجاعت شعار
گئی بیہوشی پھر ہوا ہوشیار
لگایا جو ساتک نے اوسپر خدنگ
گتھی صورت شیر دونوں نہنگ
کہ پہونچا وہاں ارجن نامدار
کیے استوتھاماں نے تیروں کے وار

صف آرائی ارجن اور استوتھاماں وغیرہ اکثر نامداروں کی



کری طبع تیروں کا اوسکی شمار
کیا کام اوسنے دم کارزار
لگی تین ۳ ارجن پہ دل دوز تیر
یہ ارجن بھی اوس فن میں تھا بے نظیر
دیا صاف تیروں کا اوسکے جواب
دلاور بڑا تھا وہ خانہ خراب
گل پر جوالہ کیے دشمن خدنگ
ہوا پانچ سے بھیم کا زرد رنگ
کیے نظر سہدیو کو تیر دو
قیامت بپا فوج میں کیوں نہ ہو
جو راجہ تھا اک سورسین اوسکا نام
کیا تیر نے اوسکا قصہ تمام
جدشٹر کو اس بات پر تھی نظر
طرح دو یہ اوستاد کا ہی ہنر
ہوا یہ درونہ پرب بھی تمام
کرن کی لڑائی کو دوں انتظام

درونہ پرب تمام ہوا

تمامان

خیابان ہشتم از چمنستان ہوادہندوستان یعنی کرن پرب و درین پرب سہ ہزار و دو صد بست اشلوک ست

قلم لکھی اب حال جنگ کرن
جو سالار لشکر بنا یہ جوان
ہوئی صبح جب اوس درونہ کی شام
کرن اور ارجن کا میدان تہا
ہوا ہر طرف سی و تحسین کا شور
چمکتی تہی وہ تیغ برق وار
رخ مہر تابان ہوا جیکہ زرد
جو میدان افلاک کا تکیہ تاز
خطوط شعاعی سی نیزہ بکف
ارابی پہ اپنی ہوا جب سوار
پہر اکہا ہوا سب وہ سامان جنگ
وہ تولی ہوئی تیغ پہونچا جدہر

چمن اول در بیان سپہ سالاری کرن و جنگ روز اول

قوی دل ہوئی خاطر کوروان
برآمد ہوا مہر با احتشام
لڑائی کا دونوں گو ارمان تہا
زبانوں پہ ہر اک کی تہا وصف زور
ہوئیں جب تیغیں ہلالی نثار

عنایات شاہانہ کی اوسکی سات
کرن آیا میدان مین بشکل نہنگ
ہوئیں اسقدر ناوک انداز یان
دکہائی ہر اک نوجوان نی ہنر
ہوئی صبح اوس روز اول کی شام

روز دوم از جنگ دوروزہ

برآمد ہوا جنگ کا لیکی ساز
بنا سینہ و دل کرن کا ہدف
دکہائی ہنر نادر روزگار
چمکنی لگا چہرہ میدان جنگ
ہوئی صف کی صف صاف زیر و زبر

زرہ روشنی کی بدن پر نثار
جو فرزند خورشید تہا وہ کرن
وہی راجہ شل اوسکا تہا نگہبان
کرن نی ہزاروں کو کاٹا وہان
جدشٹر بہی زخم کاری لگی

تنکبر کا پہنی تہا وہ پیرہن
کہ تہی آبرو انکی اب اوسکی ہاتہ
ہوا گرم ہنگامۂ بزم جنگ
قلم کیا کری شرح اوسکی بیان
چلا خنجر و دشنہ تیر و تبر
روانہ ہوئی دونوں کی تیغ خام
ہوئی گرمی آتش جنگ سرد
گل مہر تابان کی پیدا بہار
سلاحوں سی آراستہ سب بدن
کہ جسکو جدشٹر سی پیمان تہا
مٹائی جوانوں کی نام و نشان
لگی زخم جو تن پہ بہاری لگی

ہوا کثرت زخم سے حال غیر
نہو نگا ہیں چارونسے ہر گز خبر
ہزارونکو کشتہ کیا آہنین
بہائی ہر اک سمت دریائے خون
گری برق شمشیر جس غول پر
گرا جسطرف جا کی گرز گران
ہر اک جسم پر زخم کاری عیان
روان صاف زخمونسے دریا ہوئے

جراحت کی بہو لو مین گلشن کی سیر
فقط قتل ارجن ہی ہے مد نظر
صفائی تھی ہر سمت میدان مین
زمین رزمگہ کی ہوئی لالہ گون
صفائی نظر آئی بالکل ادہر
مٹانا مدارونکا نام و نشان
لدی تھی گلونسے وہ سر ہر روان
نہ کسطرح میدان بھی ہو لالہ گون

کرن پر ہوا اونسے یون گلفشان
یہ کہکر ہوا اور جانب روان
نکل اور سہدیو زخمی ہوئے
گری راہوارونپہ جب باہوار
صفین صاف کین تیغ خونخوار نے
عجب زخم تھی جسم پر خونچکان
اوٹھایا جدہشٹر نے خنجر آبدار
ہزارون ہی جانار گشتی ہوئے

کہ کنتی سی ہاری ہین بے زبان
کیا بھیم کو بھی وہان نیم جان
بہت اوسکی ہاتہونسے ہاتھی ہوئے
ہزارون پیادے ہوئے شہسوار
قضا کا کیا کام تلوار نے
گلستان مین شمشاد تھی گلفشان
نظر آگیا اوس طرف لالہ زار
یہانتک کہ کشتونکی پشتے ہوئے

کرن کی ہاتہ سے زخمی ہونا نکل اور سہدیو کا جدہشٹر سمیت



قلم لکھی ارجن کی اب داستان
قریب آ کی ہشیار اونکو کیا

چمن وصف باز آمدن ارجن از جنگ پیش راجہ جدہشٹر

یہ تھی نعش مین بیدار اونکو کیا
کہا ہای بھائی یہ کیا حال ہے

جدہشٹر کو پایا جو زخمی وہان
پڑا جسم پر زخم کا جال ہے

یہ صدمہ ہی کیا طائر روح کو
ہوا اونکے ہاتھوں سے یہ حال زار
کہا اونسے ارجن نے بہتر ہی تنگ
کہ جنگ کرن کی نہیں مجکو تاب
کرن سے لڑینگے وہ عالی جناب
کہ ہتھیار کو ہاتھ سے پھینک دو
سری کشن نے ہاتھ پکڑا کہ ہاں
کیا اونسے ناچار عذر قصور
جو کچھ حکم عالی ہو لاؤں بجا
کرن کا جو تو کاٹ لا جا کے سر
یہ سنکر جو فدوی یہ ارجن گیا
پڑا لشکروں میں عجب زلزلا
کیے صرف دونوں نے اپنے ہنر

جو گذرا ہو احوال منہ سے کہو
بیان تم کرو صورت کارزار
کرن سے وہ کرتا ہے سو فت جنگ
اگر تو ہے ذرہ تو وہ آفتاب
یہ اوسکے سوالوں کی دینگے جواب
کرون سر جدا اوسکا شمشیر سے
کہاں گئے ہیں تیرے ہوش اسدم
مگر عہد تھا کیا کہوں اے حضور
ہوا دو گناہوں میں میں مبتلا
جدہشٹر کا دل اسکے ہی شاکر
کیا عذر ہر طرح تقصیر کا
کہ نازل ہوئی یہ کہاں کی بلا
کیے تن جدا سر سے اور تن سے سر

جدہشٹر نے فرمایا ہے وقت تنگ
مجھے بھیم کی کچھ نہیں ہے خبر
جدہشٹر نے جسدم سخن یہ سنا
کمر سے سلاح جنگ اب کھول کے
یہ دل سے تھا ارجن کو پیمان صاف
یہ سنتے ہی لی میان سے کھینچ تیغ
سوا اسکے باتیں کہیں سخت سست
خجالت سے اسوقت ہوں آب آب
جو دیکھا اسے کشن نے بیقرار
تو بے شبہہ ہوں رفع دونوں گناہ
وہیں تیغ کھینچے ہوا وہ روان
سلح اور ہنر اپنا کرتی تھی کام
اوٹھایا وہ میدان میں محشر نے سر

کرن استو تھاما انسے کہ تب تھا جناب
خدا جانے اسوقت ہو وہ کدہر
کہا مجکو اے بھائی ثابت ہو
سری کشن جی کو ابھی جا کے دے
کہیگا جو تجھسے تو بے وقت معاف
جدہشٹر کا سر کاٹ لی بیدریغ
بنایا بہت طرح اوسکو رسبت
لیا مفت گردن پر اپنی عذاب
یہ فرمایا اے ارجن نامدار
سوا اسکے کوئی نہیں اور راہ
کرن سے مقابل ہوا نوجوان
ہوئیں صاف صفحیں ہزاروں کی تمام
کہ فوجیں ہوئیں دونوں زیر و زبر

لڑائی کرن و ارجن کی کمال خونریزی کے ساتھ اور بارش ہونی تیرونکی آسمان سے



روان ہر طرف قلزم خون ناب
اودہر لڑ رہی تہی وہ دو نوجوان
دوساسن کو مغلوب دشمن کیا
بدن سی کیا سر عدو کا جدا
کہا آج مین نی بفضل خدا
پریشان خاطر ہوئی کوروان
کرن اور ارجن کا بیان بہم
قلم لکھی اب وصف میدان جنگ
کہا دیو بر ہما ہر اک دیوتا
جو بر ہما سی آئی ظفر کی ندا
ارابہ کرن کا تہا جو زرنگار
کرن نی لگایا اودہر سیخ تیر
اسی شکل پر صوت جنگ تہی
ارابہ پہ تیری مین اسوار ہوان
بلی وہ جگہ سی یہ دشوار ہے
سنو ایک بہمک تہا افعی کا نام
بنا تیر کی شکل وہ زہردار
سری کشن پر حال تہا آشکار
دیا تہا جو اندر نی ارجن کو تاج
اوسی تیردان مین کیا پہر مقام
جو ارجن کو مجہسی نشانہ کرو
کسی سی مدد کا مین طالب نہین
اودر اسوی ارجن وہ مار سیاہ

چمن سوم کشتن بہیم سین دوساسن را بموجب عہد خود

ادہر بہیم کی اب سنو داستان
زمین پر بٹہایا نہ اوٹہنی دیا
ہوا عہد پورا لہو بہی پیا
دوساسن کو مارا لہو کو پیا
وہ کشتہ ہوا یہ ہوئی خستہ جان
دوساسن کی دہشت کہ پہان تہا
ہو اکثرت زخم سی نیم جان
بہرا تہا جو پا تہو نہین اوسکی
جو لذت مجہی اس لہو مین ملی
شکستہ ہوئی بار غم سی کمر

چمن چہارم در بیان جنگ کرن و ارجن

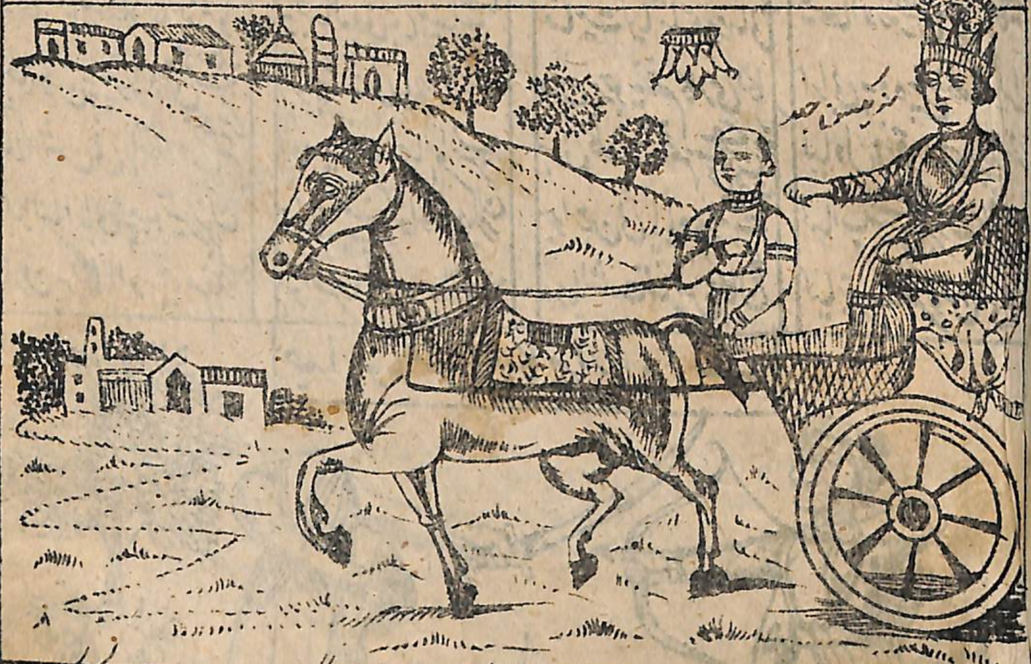
کہ چلتی تہی شمشیر و خنجر خدنگ
ہوا پر تماشی کو رونق فزا
دل ارجن پہلی جوش مین ہوا
کیا تیر کا اوسپہ ارجن نی وار
ہوئی یہ صف جنگ مین دار و گیر
زمین کثرت لاش سی تنگ تہی
لیی ساتہ سہ لوک کا بار ہوا
ہوئین اسطرح ناوک انداز یان
گل خلد اندر نی برسائی خوب
کرون حال تیر افگنی کا رقم
ہوا بست و دو گام وہ پست پا
ارابہ کہ ارجن تہا جسپر سوار
سنا جبکہ ارجن نی وصف کرن
جو برق یہ ہینونت پربت جلا گر

چمن پنجم در بیان سپر چہک کہ بشکل تیر در ترکش کرن نہان

قلم اوسکی بہی کا لکہی کلام
کیا تیردان کرن مین قرار
ارابی پہ ارجن کی جو تہی سوار
اودر الیگا اصاف وہ بد مزاج
لیی بیڑہ کی گوش کر یہ کلام
عالم کو اسیدہر روانہ کرو
شکل جا مری تیردان سی یہین
بیری ناگہان کشن کی پہنچ گا
ولی اوسکو ارجن سی تہی دشمنی
کرن حال سے اوسکی لاعلم تہا
کمال اپنی اوس گہڑی پہ کیا
ہوا زہر دندان سی وہ تاج خاک
کہ تچہک کا چہپ ہو نہیں شکل تیر
سپہر شجاعت کا تہا آفتاب
کرن سی جو افعی نی پایا جواب
جو ارجن کی جانب اشارہ کیا

جوانون کا زہرہ ہوا آب آب
طلبگار خون دشمن جان نہلیہ
زمین پر وہ تہا سینی پر جوان
گیا پیش جیر جو دہن جنگ جو
مٹہائی نی ہرگز زبان کو نہ دی
بہی ساتہ اشکون کی لخت جگر
مرینگی کہ دشمن کو مارینگی ہم
کہ ہی بندا اوسکی صفت مین بیان
وہ نقارہ فتح بجوائی خوب
روان تیغ سی ہی زبان قلم
وہ روکی سی اوسکی نہ ہر گز مرو کا
ہٹا سہ قدم پشت پر ایکبار
سری کشن جی سی کہا یہ سخن
سراپا ہین بی شبہہ قوت کا گہر
ارابہ وہ قوت کا کہسار ہے
اسی وجہ سی جان پر تہی بنی
جو ارجن کو اوس سی نشانہ کیا
زمین مین وہ نصفی فرو ہو گیا
پہر اچہلو ہا اسی وہ بی شرم پاک
نہین زہر ہین سانپ میری نظیر
کرن نی دیا سانپ کو یہ جواب
وہ غصہ کہ کہانی لگا پیچ و تاب
تو ناوک سی اوسنی دو پارہ کیا

دہس جانا ارابہ ارجن کا نصف سرنگیشن کی قوت سی اور اوڑ جانا تاج کا سر ارجن سے



پہلوان تھا جو شل نامدار / ثنا خوان ارجن تہا وہ بار بار
کرن کو وہ تعریف تہی ناگوار / نہ پہلو مین تھا دل کو اکجا قرار

وہ نیزہ کرن نی سنبھالا شتاب / کہ اندر سی تہا جو ہوا اضطراب
جڑا منہ پہ نیزہ کی جو پہلوان / کف دست سی گر گیا نقد جان

زرہ جوشن و خود و چار آئینہ / تجبر ہین سب صورت آئینہ
گرائیں صفوں پر صفیں انجمن / اجل کا اجارہ تھا بید امین

چمک کر گیا وہ جدھر برق وار / کیا اسپ و اسوار دونوں کو چار
دلاور جو تھا دیو نی سی پسر / ہوئی شام نیر سے اسکی سحر

ہوا قتل جس دم یہ فرزند بھیم / بنا دل حد شتر کا غم سی دو نیم
گرا نیزہ ارجن پہ جب برق وار / بچی جان تھا فضل پروردگار

قلم اب کہ ہی داستان اختتام / قریب آئی ہی دو گھڑی کی شام

چمن بست و ششم در بیان کشتہ شدن کرن از دست ارجن

سحر عمر کی اسگھڑی شام ہے / کرن آفتاب لب بام ہے
ترقی پہ جو دن تہا وہ ڈھل گیا / حسد وہ کبیر فلک جل گیا

ارابہ کرن کا تہا جو زرنگار / ہوا اسی بھی چالاک تر راہوار
جو برگشتہ قسمت کا تارہ ہوا / فلک کا یکایک اشارہ ہوا

زمین نی وہ پہیے کو پکڑا بزور / پڑا پنجۂ شیر مین پای گور
کرن دلمین تہا سخت حیران کار / لگا کھینچنے چرخ کو ایکبار

لگا تیر جو ارجن نی رکھا حدنگ / لب گوش تک اسنی کھینچا خدنگ
یہ چاہا کرن کو نشانہ کرے / وہین ختم قصہ فسانہ کرے

کرن نی تھا اسی شجاعت پناہ / کہاں ہی بہلا راستی کی یہ راہ
دیا تیر زن نی کرن کو جواب / نہ تھا اوسگھڑی ارادے کا حساب

جو فرزند تہا ابھمن خجستہ سال / کیا چھچھ جوانوں نی ملکر حلال
تکبر سی تی ہی ہمارا شعار / امان تجکو دی ای کرن ایکبار

کرن نے جو اوس وقت پائی امان — نہ کام آئی کچھ اوسکو تاب و توان
نہ نکلا جو پہیہ تو عاجز ہوا — یہ سمجھا کہ آئی ہی بیشک قضا
جو ارجن پہ چھوڑا اوسی وقت جنگ — ہوا پشت کی پار وہ خدنگ
ملا کشن نے ہاتہ اوس زخم پر — او سی وقت اچھا ہوا سر بسر
گرا تھا ارابے پہ جب تیر زن — جھکا کھینچنے کو اوسی پہر کرن
کرن پر لگایا اوسی دم خدنگ — ہوا سرد وہ گرم میدان جنگ

کیا ماتہ پہیے کی ہر چند زور — ہوا سخت ناچار مانند مور
عنایت کیا تھا جو برہمائی نے تیر — نہ تھا اور ترکش میں اوسکا نظیر
بدن پر جو یہ زخم کاری لگا — ارابے پہ وہ چرخ کھا کر گرا
ہوئی کلفت زخم سے تب بیتاب وہ — کیا دل نے قوت سے پیدا اور
ہوا ارجن نے پایا وہ فرصت کا وقت — کہا اب نہیں ہے مروت کا وقت
دو بالشت تھا پھل پیکان کا — کیا تیر نے سر کو تن سے جدا

جدا ہونا سر کرن کا تیر ارجن سے



بدن سے نمایان ہوا ایک نور — ہوا جا کے وہ ملحق جسم ہور
شکستہ ہوئی بار غم سے کمر — بدن رہ گیا کٹ گیا صاف سر
پہلوان سے جو جو دہین پر غرور — یہ بولا کہ جلدی نہ چل بے شعور
غرض طول سے مختصر ہی کلام — ہوا دست ارجن سے اک قتل عام
ہوا اور طرح وقت بھی تنگ ہے — لڑائی کا بگڑا ہوا رنگ ہے
پھرا جبکہ ارجن ادھر فتحیاب — زمین میں اودھر چھپا آفتاب
سری کشن پر تھا فدا بار بار — تھی لعل یاقوت گوہر نثار

بہت حال تھا کوروان کا تباہ — بھری اشک آنکھوں میں اور لب پہ آہ
یہ قتل کرن سے پریشان ہوے — کہ میدان سے وہ گریزان ہوے
کہ کھلجائے گا پردہ اضطراب — ارابہ رواں کر نہ اسدم شتاب
قلم کو جو منظور ہے اختصار — ہوئی قتل سب راجہ نامدار
بدن سرد ہو ٹھونیہ اجان ہے — فقط ایکدن اور میدان ہے
جدھشٹر نے اوسکو بغل میں لیا — جواہر گہر نقد خلعت دیا
قلم شل کو سردار لشکر کیے — لکھا اوسکی شجاعت کا بھی دم بھرے

کرن پرب تمام ہوا



خیابان سوم از چمنستان مہابہارت ہندوستان یعنی شل پرب بعضی گویند گیرت اگرویند متضمن بر حال جنگ یکروز چہ بہ مجلس کرن سی ہست النفرل شمار شل کشته شده

چمن اول در سپہ سالاری شل و کشتہ شدن شل روز اول

برآمد ہوا میدان مین آفتاب
فلک کو ہی اندوہ رنج و الم
سنو حال جو جو دہن نامدار
تہا لشکر کوروان کا شمار
لیے موت نے جسکو گہیر جا بجا
جو لشکر کیا شل نے آراستہ
نہ اندیشہ اونکو نہ دلمین دریغ
جا بشتر نے میدانمین رکہا قدم
ہوئی اسقدر فوج پامال و پست
شجاعت شعار اور عالی نژاد
نکل کی جو ہاتہہ نسی ماری گئے
سنو اسنو تہا مان واجرن جنگ
مخالف مخالف سے تہا جنگجو
زبان قلم پر ہی احوال بہیم

کئی دن ہوئی اب وہ جہتا ہے دم
قضا آج سر پر ہی اوسکے سوار
فقط فیل مست اب رہی ہیں ہزار
تو دو لاکہ اسوار باقی رہے
اجل کی لیے کہیل گیا ہے آستہ
لیے ہاتہ مین خنجر و گرز و تیغ
لڑائی نرتی پہ تہی دمبدم
جدا جسم سے تہی سر پا و دست
ہنر بادشاہانہ سب اونکو یاد
سہ اونکی بدن سے او نیار ہی گئے
نہ میدان قلم کا صفت مین تہی
صف جنگ مین گلفشان تہا لہو
نہ تہا جانکا اوسکو کچہ خوف و بیم

لڑائی مین باقی ہی اب ایکدن
بنا شل اودہر کا جو سردار فوج
ارابہ سوارونکا لکہون شمار
پیادی بہی باقی ہی تین لاکہ
جو ہاتہونکو دہوئی ہوئی جا بجا
شجاعت مین یکتا وہ عالی گہر
نمایان ہوئی ایک جنگ عظیم
کرن کی جہری تین نور نگاہ
لیے تیر و خنجر کمان و خدنگ
جدا زخم سی بند ہر عضو کا
دلونمین بہری تہی جوانونکی عزم
دہن زخم کی تہی طلبگار جنگ
لیے ہاتہ مین اپنی گرز گران

لڑائی کا اب خاتمہ ہی شتاب
قلم دل کو رکہی ذرا مطمئن
طبیعت مین اوٹہی لڑائی کی موج
حساب اونکا لکہا ہی کیا روز ہزار
جو کشتہ ہوئی ہنگی و چہل و ہزار
وہ میدانمین آیا نکل شان سے
اوسی یاد تہی خوب جنگی ہنر
عجب گرم ہنگامہ روز بہیم
فدا اوسپہ خورشید و ناہید و ماہ
نہ تہی رزم مین اسکے طرح بند
سراپا تہا ست خاک و خونمین ملا
ہر اک شخص سے گرم پیکار رزم
زمین جوش خون سے ہوئی لالہ رنگ
بجہر الغیظ مین شکل شیر زیان

دکھائیں ہنر کی وہ صفائیاں
ہوئیں خوب سینی ناوک اندازیاں
کیا شل نی بھی خوب بیسہ آہن نام
سری کشن نے یہ کہا برملا
سنا یہ جدشٹر نی جس دم کلام
یہ برچھا وہ بھی جو نکہانی خطا

کہ بھولیں جوانوں کی چالاکیاں
کہ ہر ایک کی دل میں تھا خوف جان
مگر عمر کا روز تھا قرب شام
کہ آسان نہیں شل کا یوں مارنا
کہا دیکھیے شل ہوا وہ تمام
کہ بر بھانی اوسکو کیا تھا عطا

الگ بھیم و جبر جودھن فی ہنر
گل زخم سے جسم پر پہلوان
جدشٹر سے علم میں کچھ کم نہ تھا
بہادر شجاع و دلاور یہی وہ
یہ کہکر دلاور نے برچھا لیا
جدشٹر نے شل پر کیا ٹہر کی وا

دل و جان سے تھے مستعد جنگ پر
بنا نخل گل غیرت گلفشان
اوسی جان جانی کا بھی غم نہیں
شجاعت میں تم سب سے بہتر ہو
پڑھا کوئی افسون وہیں دم کیا
جو پہلو کو توڑا ہوا دل کے پار

کشتہ ہونا شل کا راجہ جدشٹر کے ہاتھ سے



دم نزع خالق کا جو بیان تھا
سنو شل کی بھائی کی اب داستان
مع فوج اوسکو بھی مارا وہاں
لڑائی کا اچھا ہی احوال طول
ہوئی قتل میدان میں جو نامدار
ہوا دو پہر میں یہ سب تمام
جمی پھر نہ میدان میں اوسکی قدم
تھی سا کیرت و کریہ عالی نژاد

زمین پر گرا اور سجدہ کیا
کہ دو پہر ہوئی اوسکو بھی نیم جان
پریشان ہوا لشکر کوروان
قلم نے کیا مختصر کہ فضول
عبث ہی بیان ہو جو اونکا تھا
نہ ہلتی تھی پھر دست و پای قضا
کہ در پیش تھی سب کو راہ عدم
رہا استو تھامان کریگا فنا

ہوا گوش او چشم سے خون روان
اوسی اپنی بھائی کا دعوی اچھون
وہ حاصل کیا نام سہدیو نے
پھری اشہب کالک کی اب عنان
جو باقی رہی ہیں سنو اونکا حال
نشان فوج کا سرنگون ہو گیا
ہوئی قتل سب اوسکی خویش و تبار
اودہر تو یہ باقی رہی نامدار

روانہ ہوا خلد کو مرغ جان
جدشٹر اودہر اوسکا جو پیا خون
سکن کا کیا کام سہدیو نے
کہ بسمل ہی جر جودہن نیم جان
ترقی یہ تھا کوروان کا زوال
ہزاروں کہ روز کا خون ہو گیا
فقط تین باقی رہی نامدار
جدشٹر کی لشکر کا لکھوں شمار

قلم لکھی تعداد گردون سوار
ابھی دونون رقمونمین ہم پہلو تھا
سوارونکا بھی اسطرح ہے بیان
قلم ہے جو فوارۂ آبدار
بہت دل کو محبوب تھے جان زار
جو آیا تھا سنجی او دھر ناگہان
ترا حال اتنا پریشان ہے کیون
کہا اسقدر تو ہے کیون بیقرار
نہ آیا سخن ایک کا بھی پسند
کیا تو نے برباد سب خاندان
نہ وہ بزم عشرت نہ وہ رزم ہے
نہ چھڑکو مری زخم پر اب نمک
یہ ہنگام اب سرزنش کا نہین
چھپونگا مین اب جا کی تالاب مین
نہ دیکھیگا کوئی مجھے زینہار

کہ زندہ بچی رزم مین ...
مناسب ہے افزون گری ...

چمن دوم دربیان ...

پیادی ہوی رشک آبی سوار
جو تنہا رہا دل ہوا بیقرار
نظر آئی یہ حالت نیم جان
اوڑا رنگ رخ یون ہراسان ہے کیون
ہوا کی جو چھوڑی یہ تو ہی سوار
نگر کی پردیسی آنکھین تھین سیج
ملی خاک مین دلق دو دمان
کہان کا ارادہ ہی کیا عزم ہے
ستاری پھری کیا عدو ہی فلک
قضا چھوڑتی ہے کسیکو کہین
نہ پہونچی گی ایذا مجھی اب یہین
رہیگا مگر مجھ پہ سب آشکار

تنہا ...
ہوی راہ ...
نہ پہچانا جو نیم جان
نصیحت بزرگونکی اصغا نہ کی
فلک نی یہ دن اب دکھایا مجھے
ہوئی قتل افسوس فوج و سپاہ
دیا اوسنی سنجی کو رو کر جواب
ہر انسان قسمت سی معذور ہے
گذرنا تھا جو سر پہ گذرا نہان
جگہ دیگا پانی مین افسون مجھے
یہ کہکر چھپا جا کی تالاب مین

وہ سب پھر گئی ...
جو گذرا وہ گذرا عبث ہے عتاب
مٹائی مقدر کو مقدور ہے
بغل مین چھپا ہون مین نقد جان
اٹھائیگا راحت سی جیحون مجھے
جگہ اوسکو افسون نے دی آب مین

چھپنا جرجودہن کا تالاب مین و شکست نصیب ہونا



...جی وہ ایوان ماتم سرا
کہ آیا وہ سنجی بھی نزدیک شاہ
سنایا یہ سنجی نے پھر شہ کو حال
جو باقی رہا ہے یہ نصف النہار
چھپا ہے وہ بی آبرو آب مین
یہ لڑنے سے میدان مین ہار کر
لڑائی سے کھینچا اونھون نے بھی ہاتھ
کیا اوسکا احوال مین نے بیان
پھری چار سو جب نہ پایا نشان
نشان پر مری اوسکو پایا وہان
کیا اوسنے تالاب سے یہ کلام
ہم آغوش اقبال سے ہین عدو
قلم در پی جان مفرور ہے
وہ باتین جو ہوتی تہین تالاب سے

...سا پھر گیا
...ن جام و ساقی نہین
...سا نہ بھائی کو یہ حال زار
کہ مر جائیگا مفت سینہ فگار
وہ سب روبرو ہین یہ آفت و غم
خوشی کا بھلا اوس جگہ ذکر کیا
گیا تھا خبر کو سو رزمگاہ
سکن اور شل بھی ہوئی پائمال
سنو حال جر جو دہن نامدار
وہ مچھلی کی صورت بتہ آب ہین
ہوا قتل لشکر یہ شہ در فتنے
کہ آقا ہی اپنا نہین اپنے ساتھ
کہ تالاب مین ہے وہ اوسنے کہا
رہی گھات مین اوسکی پانچون ...
کہا آپ پانی مین کیون ہین نہان
نہ دی مجکو تکلیف ایسی تمام

...ہر شادیانی بجی فتح کے
ہوا ختم جب قصہ کوروان
نہ سمجھا وہ جر جو دہن پر غرور
دو ساسن کرن اور شل نامدار
گریزان ہوا چھٹ گیا رزمگاہ
سجنبس آیا تھا جو وہ رخصت ہوا
سُنیگا جو حال لب پہ دہر اشٹ
بدر یہ سخن کہکی دلمین ...
روان ہین وہ چشمون سے دریا ...
بدرنی کلام تسلی کہے
طپان شکل بسمل بیہان دہر اشٹ
گئی ملک ہستی سے سوئی عدم
لڑائی کی آئی نہ پھر اوسکو تاب
ہوئی فوج میدان سے جب تار تار
نہ دیکھا جو میدان مین مفرور کو
تجسس مین آقا کی ہر سو ...
جدشٹر کو بھی دل سے تہی جستجو
سنو اسطرح تھا ان کا احوال زار
یہ اقبال شاہی جو ہی مہربان
اسی حال مین مجکو اب چھوڑ دے

چراغ اونکی اردو مین گل ہو گئے
کہ مارے گئے لشکر و پہلوان
پڑا عقل مین اوسکی گویا فتور
ہوئی شاہد مرگ سے ہمکنار
نہ ٹھہرا قدم پھر وہان اوسکا آہ
جدشٹر سے جو پائی فرصت ہوا
بلا شبہ پھوڑیگا سر دہر اشٹ
جو آئی شہ کور دیدہ کے پاس
روانی یہ جیسے سمندر کو گنگ
مناسب تجھے حرف تشفی کہے
غم و رنج سے نیم جان دہر اشٹ
جمی پھر نہ میدان مین اونکی قدم
گریزان ہوا رزمگہ سے شتاب
فقط تین باقی ہین اب نامدار
تری چشم بی نور کے نور کو
ملی مجکو وہ راہ مین ناگہان
کہان ہے وہ جر جو دہن جنگجو
گیا قرب جر جو دہن دل فگار
کہان چھپکی جاتی ہین پانچو جوان
نمایان ہو کیا دیکھتی عیب نے
ملے آب شمشیر سے آبرو
نہ پائی جدشٹر نے اصلا خبر
کہا بہیم سے آگی سب موبمو

چمن سے بعزم دریان رفتن پانڈوان بکنار تالاب بیرون آمدن جر جو دہن

اجل کو شکار اوسکا منظور ہے
ہوا آگ شکاری کا اوسے گذر

نہان تھا وہ جر جو دہن بآسو
کنار لبسی سنتا تھا وہ گفتگو

تجسس بھر حال منظور تھا
کنارے سے جسدم ہوے ہمکنار
یہ مردانگی سے بہت دور ہے
لڑائی سے لازم نہیں اگر بیر
ترا خوف کچھ دل پہ غالب نہیں
نہ بھائی ہے باقی نہ اب یار ہے
سلح اور باقی نہیں اب یہاں
لڑی مجھسے اسدم اگر ایک ایک
خدا میرا شاہد ہے اندر اگر
بھلا ادر رکھتا ہے کیا قدو مال
ہر اک شخص تنہا لڑیگا یہاں
کہوں جنگجو کی ہیں کیا داستان
جدشٹر سے یوں کشن جی نے کہا
غرض بھیم نے بڑہ کی آواز دی
نہ آئی اوسے کسکی باتونکی تاب

ہوے شاد انعام اوسکو دیا
جدشٹر نے آواز دی ایکبار
شجاعت تری سب میں مشہور ہے
کہ جاتا ہے ہاتھونسے وقت ستیز
مجھے خواہش سلطنت اب نہیں
یہ جنگ اور یہ خواہش بیکار ہے
فقط پاس ہے ایک گرز گران
کری خرچ اپنی ہنر ایک ایک
نہ رکھی قدم راستی سے اودھر
لڑائی کا مجھسے کری جو سوال
نہ قرب ائیگا دوسرا پہلوان
چھپا تا تہا لڑنی سے وہ اپنی جان
کہ اس وقت میں کام ہے بھیم کا
کہ مردونکی ہے کوئی یہ زندگی
نکل آیا تالاب سے وہ شتاب

سری کشن جی اور پانچو جوان
کہ ای ہیری جر جودھن جنگجو
ہمنشین ہیں تجھ سے جانور آب کے
جو اوس جنگجو نے سنی یہ کلام
رفیق و برادر جو کشتی ہوئے
لڑائی کی گر ہے تمنا تمہیں
یہ تم چاہتے ہو کہ پانچو جوان
نواب بھی نہیں جنگ سے کچھ دریغ
بہت جیتنا مجھسے دشوار ہے
جدشٹر نے اوس سے یہ کھائی قسم
اگر کوئی ہتھیار درکار ہے
نہ آتا تہا باہر وہ تالاب سے
نہ لائیگا یہ اوسکی باتونکی تاب
کئی طعنہ آمیز باتیں کہیں
بڑی زور سے نعرہ کھینچا وہان

ہوئی سوے تالاب جلدی روان
نہ دی چھپ کے پانی میں یعنی اہر دو
برآمد ہو میدان میں تالاب سے
جدشٹر سے بولا کہ ای نیکنام
وہ میدان میں کشتونسے پشتے ہوئے
تماشا دکھاؤنگا فردا تمہیں
بہم ہو کے توڑیں مری استخوان
نہ خنجر کی خواہش نہ پروای تیغ
شجاعت کا بندہ سزاوار ہے
نہو گا اس اقرار سے بیش و کم
ابھی لیجیے ہمسے ہتیار ہے
وہ کرتا تہا باتیں فقط آب سے
نکل آئیگا آب سے وہ شتاب
بہت غیرت انگیز باتیں کہیں
ملا کوس بھر تک صدا کا نشان

نکلنا تالاب سے جر جودھن کا



نمایاں سراپا ہے شکل مہیب
جو دیکھی تو ساقط ہو نبض طبیب

بلاشک ہے انسانکو عبرت کی جا
کسی پر نہ نازل ہو قہر خدا

وہ جاہ و حشم مل گیا خاک میں
قضا پھر رہی ہے جدا تاک میں

جہاں میں نہیں ہے کسی کو قرار
کوئی دم کا مہماں ہے یہ ناپدار

جدھشٹر نے حاضر کئے گرز و تیغ
پسند آئی جو اوسکو لی بے دریغ

لیا ایک زریں زرہ اوسنے لی
نہ تھی آرزو اور ہتھیار کی

مقابل ہوا بھیم سے وہ جوان
کہ ناگاہ بلبھدر آئے وہاں

جما گرزبازی کا میداں نہ تنگ
مگر تھا لڑائی کا میدان تنگ

یہ فرمایا بلبھدرجی نے کلام
لڑائی کی قابل نہیں یہ مقام

وہی کورکھیت ایک میدان تھا
وہانسے تھا نو کوس کا فاصلا

جو پیدل ہوئی سب وہانسے رواں
ہوئی راہ طے اور پہونچے وہاں

چمن چہارم دربیان جنگ بھیم سین با جرجودھن و شکستن ران جرجودھن

اعزہ ہوئی فرش پر جلوہ گر
کھڑی صف بہ صف واں اہل ہنر

ہوئی اوسجگہ پر جو آغاز جنگ
بیاں کیا کروں میں لڑائی کا ڈھنگ

دلاور تھے بے شبہ دونوں جوان
صغیر و کبیر اونکے سب مدح خوان

کھدی تھی نگیں شجاعت پہ نام
لیا گرز سے پہلے میداں میں کام

قلم کیا کرے شرح اوسکی بیان
کہ ہے دفتر طول یہ داستان

تماشائی تھی جنگ کی دیوتا
زبانوں پہ تھا حرف وصف و ثنا

برستا تھا دونوں پہ باران گل
بدن زخم سے تھے گلستان گل

پھر بھر رہا گرم میدان جنگ
شکست و ظفر کا نہ تھا کوئی ڈھنگ

جدھشٹر بہت دل میں حیران تھا
کہ دیکھیں کسے فتح دے اب خدا

وہ ارجن بھی بحر تحیر میں غرق
اجل کی گرے کسکی خرمن پہ برق

سری کشن جی سے کیا یہ سوال
شجاعت میں دونوں ہیں بے مثال

بھلا ان جوانوں میں ہاریگا کون
لڑائی کو اسوقت ماریگا کون

یہ سنکر جواب آپ نے یہ دیا
کہ قوت میں ثانی نہیں بھیم کا

مگر گرز کا فن اوسے یاد ہے
نہیں مثل یکتا ہے اوستاد ہے

قسم کا کرے بھیم گر کچھ خیال
تو قتل اوسکا ہرگز نہیں ہے محال

حوالہ کرے بڑہ کی گرز گراں
شکستہ ہوں رانوں کی سب استخواں

یہ مغلوب کرنیکی ہے ایک راہ
وگرنہ کریگا وہ سبکو تباہ

اکیلا جو غالب ہو دشوار ہے
وہ فوج شجاعت کا سردار ہے

کہا یہ جو ارجن پہ راز نہاں
کیا آنکھ نے بھیم سے یوں بیاں

دھرا اپنے زانو پہ ہاتھ ایکبار
ہوا اس معمے سے وہ ہوشیار

لڑائی میں جب چیرہ گیا وہ اپر
شکستہ کیا زانوئے نامور

زمیں پر وہ دہر پا شکستہ گرا
ادہر لشکر کا اوسنے سجدہ کیا

کہا میں چھٹا دام سوگند سے
رہائی ملی مجکو اس بند سے

یہ کہکر سرپا سے بے اختیار
وہیں سر کو ٹکرا دیا ایکبار

جدھشٹر نے دیکھا جو طرفہ قصور
کیا مشت سے سینہ بھیم چور

ہوا حد سے کچھ بڑہ کی وہ خشمناک
وہ غصہ کہ جلکر ہوا جسم خاک

جہاں تھا وہ جرجودھن نابکار
یہ رونے لگا جا کے زار و نزار

ملی اپنی آنکھوں سے زخمی کی ہاتھ
کوئی دم کا باقی ہے اب اوسکا ساتھ

سخن سنج یوں تھا وہ اندوہگیں
کہ یہ وقت اب سرزنش کا نہیں

مگر کیا کروں ہاے جلتا ہے دل
یہ گرمی ہے غم کی پگھلتا ہے دل

دکھایا تکبر نے روز زبوں
ہوا لشکروں کا ترے جو خوں

کیا وہ حسد کا سبق تو نے یاد
کہ اوٹھایا بیٹھے ہی بیٹھے فساد

تکبر ہوا باعث کارزار
فلک نے دکھایا یہ احوال زار

مرا اسمیں ہرگز نہیں کچھ قصور
تری عقل ناقص نے ڈالا فتور

مجہی کشت و خون یہ منظور تہا
جو لکہا تہا قسمت مین آیا وہ پیش
ادہشٹر جو روتا تہا بالین پر
عدو کی بہی مرنی سی اک رنج تہا

لڑائی کی نزدیک سی دور تہا
کیا نشتر غم نی سینی کو ریش

فقط پانچ گانو نگاہتا خوشگوار
جو سر زد ہوئی بہیم سی یہ خطا

نہ مد نظر تہی مجہی کارزار
قلم پہیر ئی او سپر اب عفو کر
صدف چشم آنسو بنی تہی گہر
لڑائی ہوئی قاعدہ سی خلاف

چمن پنجم دربیان خشمگین شدن بلبہدر جیو و فہمانیدن سری کشن جیو

عمو نسی وہ دل غیرت گنج تہا
جو بلبہدر جی پر کہلا صاف صاف

مجروح ہونا جرجودہن کا گرز بہیم سے



خطا بہیم نی کی سراسر یہان
اوٹہایا کہ پانچو نکو کشتہ کرون
نہ بہاگین تو پہر خاتمہ تہا وہان
بغل مین لیا آپ نی دوڑ کر
چہوا پانو نسی جو سر نامور
جو بلبہدر نے یہ سُنا ماجرا
بلاشبہہ جرجودہن نیکنام
جو ماتم کدہ بنگئی رزمگاہ
جہان تہا یہ جرجودہن نیم جان

ہوئی اسطرح گرز بازی یہان
زمین اونکی لاشو نسی پشتہ کرون
ہنر سب تہی ہر ایک کی رائگان
کہا اوسکو سوگند پر تہی نظر
دعا ہی رکہیشر کا تہا یہ اثر
سری کشن جی سی سخن یہ کہا
کریگا بہشت برین مین مقام

کیا خانہ دلمین غصّی نی گہر
وہ سب گلشن پانڈوی گلعذار
سری کشن سمجہی کہ پانچو نجوان
نہ فرمائی اسطرحکا غضب
یہ غصّہ غضب کا ہی بیفائدہ
سزا اسکی بعد فنا پائینگے
یہ کہکر گئی وہ سوی دوارکا

پڑی جو موسل اور ہل پر اونکی نظر
ہوئی چہوڑ کر جان اپنی فرار
نہ پائینگی بلبہدر جی سی امان
یہ زانو کا تہا توڑنی کا سبب
قسم کا وہ باعث یہ وعدہ تہا
دعا ہی کہ دوزخ مین وہ جائینگی
اثر یہ دکہائیگی بیشک دعا
زبان قلم پر ہی اب حرف آہ
یہ دیکہا کہ ہین کشن روتی تباہ

چمن ششم دربیان گفتگوی سری کشن و جرجودہن و رفتن بعد مجروح شدن او

پہرائی وہا پہر اک نوجوان
جو انکہو نکو مجروح نی واکیا

او سنی اے مالک دو جہان
نگہبان ہے راز نہان کا خدا
گئی تھی بھلا راستی یہ کہان
پھر آیا غریبون کو بارہ برس
سخن آشتی کا نہ ہرگز سنا
ہوا قتل تو اپنی ہاتھون سے آہ
جو کچھ بادشاہی کی تھی قاعدے
کہ ناگاہ اوسوقت افلاک سے
سوے اردوی لشکر کوروان

مٹا آپکی وجہ یہ خاندان
ملے حق تعالی سے ہمکو سزا
ہوا بھیم کا تو طلبگار جان
بچایا نہین کوئی نہ تہا ہمنفس
بنائی نئی کعبتین دغا
دکہایا تکبر نے روز سیاہ
مجھے کیا ہے الزام وہ [illegible]
گل باغ جنت یہ سننے لگے
گئی کشن کی ساتھ پانچون جوان
نظر سے چھپے شکل نور نظر

ہوئی قتل بھیکم دروند کرن
دیا کشن نے اس سخن کا جواب
بنایا تہا گنبد ہک سے تونے مکان
ہوا جانسے دشمن دریدی
وہ ابہمن تہا جو کودک خرد سال
دیا اسکا مجروح نے یہ جواب
سزا ہے یری نیت کی دی مجکو حق
حفاظت کو مجروح کی چند کس
سری کشن کی حکم سے سب وہان
نمایان ہوئی آتش شعلہ بار

خزان ہو گیا صاف سیر چمن
نہین یاد ہے تجکو اپنا حساب
کہ جل جائین آتش مین پانچون جوان
نصیحت کسیکی سماعت نکی
کیا چھ جوانون نے ملکر جلال
مقدر مین تدبیر کا کیا حساب
نہین جان جانیکا اصلا قلق
مقرر کیے شاہ نے چند کس
ارابی سے اوتری تو بچہ ناگہان
ارابہ چلا جسپہ تھے یہ سوار

چمن ہفتم در بیان رسیدن سری کشن جی در ہستناپور و فہمائش دہرتراشٹر و گاندہاری

جو برق پہ ہنومنت تھی جلوہ گر
یہ تھی ناوک استو تہا مانگی لاگ
سری کشن جو عالم الغیب ہے
خبر اغم سے تھا گاندہاری کا حال
ہوئی تر انسوؤن سے ہین موج زن
خزان ہوگیا صاف وہ خانہ باغ
وہ دونون ہوئی اور بھی نوحہ گر
کہانتک کہون غم کا قصہ ہے طول
یہی بات بس تمکو مد نظر
خزان ہو گئی ہائے ری یہ بہار
عوض پھول کی دلمین ہین خار غم
سری کشن نے جب سنی یہ سخن
جو لکہا تہا تقدیر مین وہ ہوا
نصیحت کسیکی نہ اوسنی گوش

سوے ہستناپور راہی ہوے
وہ رنج و الم زندگی تھی وبال
بنا رشک آے وان پہ [illegible]
ملی دست پیر فلک سے یہ داغ
مٹا بیکسی نقش غم نے جگر
دل گاندہاری نہایت ملول
کہ گشتہ ہوئی اکبارگی سو پسر
ملی خاک و خون مین وہ سب گلعذار
شگفتہ ہین سینہ مین داغ الم
شگفتہ ہوا گل کی صورت دہن
نغم کی جگہ ہے نہ بارا ی الا
شراب ہنر کا سر مین تہا جوش

جو وہ شاہ انکہون سے معذور تھا
یہ دونون غم و رنج مین مبتلا
دل زار مین نونہالون کا غم
سری کشن وارد ہوئی ناگہان
قلم لکھے کیا بزم ماتم کا حال
سری کشن بھی فی ہوئے نکتہ سنج
مری نونہال چمن لٹ گئی
گئی باغ ہستی سے سرو روان
نہ تھی تمسے امید اس بات کی
مرض کو مقدر کی چارہ نہین
سوا اسکے جر جو رہین نامدار
ملی اوسکو اعمال کی یہ سزا

عجب شعلہ افگن تھی پیکانکی اگ
دل زار اس غم سے رنجور تھا
دلون مین قلق شور غم تھا بھرا
کیسی گردش چرخ نے یہ ستم
جہان گرم تھی بزم آہ و فغان
کہ تیغ الم سے ہر اک تھا نڈھال
ملی آپکی وجہ یہ داغ و رنج
وہ سب گل سر انجمن لٹ گئی
ہوا گل سے خالی بھرا گلستان
مروت نہ آئی ملاقات کی
شفا ہین کسیکا اجارہ نہین
تکبر سے تہا طالب کارزار
وہ اس غم کا بانی مبانی ہوا

سوا صبر کی اب نہیں کچھ علاج
نہ کام آئینگی آہ و زاری یہ آج
مقدر مین تھا جو ہوا آشکار
کرو دل سے کم زور اپنی غبار

جدھشٹر کو دو گی جو تم بددعا
کریگا قبول اوسکو بیشک خدا
نہونگی مگر زندہ تیرے پسر
گذر جای گی انکی بھی جان پر

جو زندہ رہی پانڈ کی گلعذار
نہ پھونچیگا اونسے تمہین کچھ خار
دل و جانسے خدمت بجا لائیگی
سعادت شعاری ہی پیش آئیگی

سخن گاندھاری کو آیا پسند
کہا مجھپر احسان کیا کشن چند
کہ پہلے سے آگاہ اگر کیا
وگرنہ مین دیتی اونہین بددعا

مری خاندانکی ہین اب وہ چراغ
چچا کو نہ دین کوئی وہ تازہ داغ
وہ ہی جای فرزند ہین اب پسر
کرونگی ترحم کی اونپر نظر

ہوا جب یہ دروازہ رنج بند
جدھشٹر کی پاس آئے پھر کرشن چند

چمن ہشتم در بیان جانشین ساختن جرجودھن استوتھامان را

ابھی جان باقی ہی کچھ جنگ مین
کھلیگا نیا رنگ اس رنگ مین
نیا گل کھلائی گی تقدیر اب
بدل گشت و خون کی ہی تدبیر اب

جہان تھا وہ جرجودھن خستہ جان
جو زندہ بھی پہونچی وہ تینون جوان
بدن زخم کاری سے تھا اوسکا چور
سنبھل کی وہ بیٹھا کیا رنج دور

کیا خاک و خون ناہی چہرسی پاک
مگر خنجر غم سے پہلو تھا چاک
مزین کیا سر کو دستار سے
نہ تھا رنج دل مین کچھ آزار سے

انا استوتھامان کا جرجودھن کے پاس



سمن استوتھامانکی اب داستان
کیا اوسنے مجروح سے یون بیان
اگر حلم ہو تو ابھی رات کو
دکھادون ابھی کرکی رن رات کو

دشت دمن کو دکھاؤن عدم
سر بھیم کو بھی کردون دو قلم
ہوا یون سخن سنج وہ نیم جان
یہی اب شجاعت کا ہی وقت ہان

جو کچھ کام مین آئی وہ خوب ہی
مجھے قتل دشمن کا مطلوب ہی
وہ ہون قتل ہی دلکو یہ آرزو
ابھی تک ہی اس بات کی جستجو

ستارہ تھا اوس نوجوان کا جوان
کیا جانشین اپنا اوسکو وہان
کہا کیرت اور کرپ سے یہ سخن
کہ یہ استوتھامان جو ہی تہمتن

ہوا تخت شاہی اسی مینی آج
مبارک ہو اسکو نگین ملک تاج
ارادہ ابھی اسکو ہی جنگ کا
تمہین ساتھ اسکے جوانکی کہا

سر بھیم آئی اگر کاٹ کر
ابھی درد و غم دور ہو سر بسر
یہ کہکر زمین پر وہ زخمی گرا
اوڑا ہوش آنکھ کا تیور پھرا

شل پرب تمام ہوا

خیابان دهم از چمنستان هژده هندوستان یعنی سوپتک پرب درین پرب هشتصد و هفتاد اشلوک ست

قریب آئی اب روز میدان کی شام
که هوتا هی اٹهارهوان دن تمام

چمن اول دربیان جنگ کردن اسنو تهامان بوقت شب بر [illegible]

هوئی اوس جگه سی دلاور روان
جو تهی زیر شجر ناگهان

یه دیکها که اک بوم نی وقت شب
کیا قتل زاغان خفته کو سب

دل اسنو تهامان مین جو تهی بدی
یه نفر سر ده نون جوانون سی کی

بتاتا هی یه اب شب خون کی راه
نصیحت پر اسکی هی میری نگاه

کرین چهلکی دشمن کا غفلت مین کام
کسی طرح قصه هو جلدی تمام

کها کرپ نی دهرم سی دور هی
سحر کو لڑینگی جو منظور هی

غرض اوسنی مانا نه انکا سخن
لگا آفتاب خرد مین گهن

جدهشٹر کی لشکر مین پهونچا جوان
وهانکی سنو جیسی اب داستان

در خیمه پر ایک دربان تها
عجائب طرح کا وه انسان تها

کمر سے لپیٹے هوئی چرم شیر
دهری دوش پر پوست لیهو دلیر

کشاده دهن ایک مار سیاه
پڑا اوسکی گردن مین سر پر کلاه

اوسی اسنو تهامان ڈرا دهکیر
حواله کیا گرز و نیزه تبر

سلح اوسکا هر ایک ضایع هوا
دهن مین وس افعی نی اوگل دیا

نه پهونچا کوئی زخم دربان پر
نه آیا کوئی حادثه جان پر

هوا سخت حیران یه نوجوان
اوٹهائی نظر جانب آسمان

سری کشن آئی هوا پر نظر
کوئی کام آیا نه هرگز هنر

مهادیو کا دهیان دلمین کیا
تصور هی کام اپنا اوسدم لیا

مهادیو ناگه هوئی مهربان
کها اسنو تهامانسی ای نوجوان

سر پشم اسکی نگهبان هین
جدهشٹر په سو دلسی قربان هین

مشقت هی تیری یه بیت اٹهانگا
نه بی سوت دهی هانسی نقد جان

سنی اسنو تهامان نی جب یه کلام
کها ای مهادیو عالی مقام

عنایت نه فرمائی گا اگر
تو جل جاؤنگا آگ مین آپ پر

جو یہ گفتگو نوجوان کی سنی	مہا دیو نی ایک شمشیر دی	درشٹ دمن پر کیا پہلی وار کشتہ ہونا درشٹ دمن کا شمشیر استوتھاماں سی	عروس اجل سی ہوا ہمکنار



جو مارا گیا یہ وہ دربان تھا
وہاں پانچ تھی دروپدی کی پسر
وہ بھی لگی صاف کشتوں کا خون
ہوا استوتھاماں سی اگر دوچار
لیے پانچون اون نوجوانوں کی سر
تھا پانڈو کی تھی جو پانچون پسر
جو سنبھلا ذرا اوٹھ کی بیٹھا وہان
ہوئی چند پارہ جو ہاتھون سی سر
پدر سی مشابہ تھا ہر اک پسر

کیا قتل قاتل کا بیان تھا
لئی کاٹ غفلت مین پانچونکی سر
ہوئی ساری لشکر کی حالت زبون
کیا صاف تیرونسی سینہ فگار
گریزان ہوا جان کو چھوڑ کر
یہ لی کاٹ لایا ہو نہین اونکی سر
تن زار مین آگئی تازہ جان
تو اوسوقت سمجھا وہ عالی گہر
الم سے ہوا چارپارہ جگر

خدا جانی کیا سحر و افسون کیا
کیا سر سکنڈی کا جسم سے جدا
اوسی شب کو اک بار پچھلے پہر
بچا استوتھاماں مگر جان سے
جہان تھا و جرجودھن خستہ جان
یہ مژدہ جو اوس خستہ جان نی سنا
اوسی تھا جو طاقت کا اپنی غرور
نہ یون ٹوٹتا بھیم کا مجھسے سر
کہا آہ ای بانی کشت و خون

ہزارون کا شمشیر نی خون کیا
نمایاں ہوئی اک زن مہ لقا
کسی سی یہ سہانک کو پوچھی خبر
قدم اوٹھ گئی اوسکی میدان سی
ہو اکیطرح بھاگ آیا وہان
نہ تھا ہوش پر ہوش مین آگیا
کیے دونون ہاتھون سے پر جو جوان
ہوئی قتل یہ دروپدی کی پسر
ہوا تجھسے سرزد یہ کار زبون

یہ تھی بھائیون کی مری نو زمین — دل دریدی کی تھی از غم حزین
ہوئی آتش مہر و شعلہ زن — سلگ کی ہوا راکھ سارا بدن
تن زار سی تھا روان مرغ جان — کھڑی تھی غرض کیرت برو بان
مقدر مین اوسکی تھا یہی رقم — کہ یکجا ہون جسوقت شادی و غم
اوس آغاز کا بس یہ انجام تھا — نہ پھر جاہ و مکنت سے کچہ کام تھا
اوڑانی لگی خاک وہ سر بسر — گریزان ہوئی خوف سی یکدگر
ہوا مفت اون بی گناہون کا خون — نہ کیون حال ہیرا ہو غمسی زبون
دم مرگ اوسنی دیا اور غم — لبون پر تھا اس غمسی زخمی کا دم
جھکا سر لیا اپنی آغوش مین — پڑا تفرقہ لشکر ہوش مین
اوسیوقت آئی گی اوسکی اجل — گئی روح قالب سی جلدی نکل
ہراسان ہوئی ملین تینون جوان — ہوئی چشمون سی آب حسرت روان
لٹی گلشن پانڈ کی جو ثمر — نیا گل کھلائینگی اونکی پدر

کشتہ ہونا راجہ جدشٹر کے پانچون برادرزادون کا اور اجل نصیب ہونا جرجودہن کا یہہ خبر سنکر



سوپتک پرب تمام ہوا

خیابان یازدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی استری پرب ودرین ہفتصد وہفتاد وپنج اشلوک است

نہ تھی اپنی لشکر مین بانو نہ جوان
چمن اول دربیان شنیدن راجہ جدہشٹر خبر کشتہ شدن فرزندان دریدی
گئی تھی سو خیمۂ کوروان

نہ تھی اس قیامت سے اونکو خبر
پڑا آخر سن عیش مین یہ شرر

ہوائے اجل نے لیے گل چراغ
زمین پر گری کٹ کے دو شنبر باغ

درشت دمن کی بہلیان نے
جدہشٹر سے شب کے قصے کہے

خزان ہو گیا گلشن دریدی
نہ کیون تلخ ہو لذت زندگی

درشت دمن بھی ہوا جان نثار
سکندی بھی ہوا سوے جنت سوار

وہ کانون سے سنتے ہی حال زار
گرا خاک پر دل ہوا بیقرار

نمایان ہوا عالم بیخودی
ملی خاک مین فتح کی سب خوشی

خدنگ الم صاف تھا دل کے پار
طبیعت کو تازہ ہوا انتشار

جو بھی ساتھ راجہ کی رونی لگی
وہ بیجان پر جان کھونی لگی

کھینچی کیا پیرہن اپنا چاک
بھرا اشک سے روے دامان خاک

گریبان کھینچی کیا تار تار
کوئی غمزدہ غم سے تھا اشکبار

سری کشن نے سبکو تسکین دی
دلی کاوش رنج و غم دور کی

جدہشٹر کی چہرے پہ چھڑکا گلاب
ہوا دور آنکھون سے غفلت کا خواب

افاقہ طبیعت کو حاصل ہوا
شگفتہ ذرا غنچۂ دل ہوا

نکل دریدی کو بھی لایا وہان
ہوا اور بھی شور آہ و فغان

لگی نخل ماتم مین تازہ ثمر
نکلتی تھی مژگان پہ لخت جگر

کوئی رو رہا تھا وہان زار زار
کوئی کاوش غم سے سینہ فگار

کوئی یاد مین نونہالون کی آہ
پڑا تھا زمین پر بحال تباہ

کسیکو نہو درد و غم یہ نصیب
نہو مبتلا اسمین کوئی غریب

سری کشن نے غم کیا اونکا دور
کیا صبر کہ پاس لازم ضرور

ہوا صبر کی کوئی چارا نہین
امانت ہین اصلا اجارا نہین

لیے اشک دامان الفت سے پاک
ہوئی دور چہرہ سے ماتم کی خاک

کہون دریدی کا مین کیا حال زار
چمن دوم دربیان طلب کردن دریدی جواہر دو سر اسوتھامان
جو تھا غنچۂ دل مین اک غم کا خار

گلستان عشرت بنا خار زار
اوڑا باغ راحت سے رنگ بہار

سخن سنج کہتی ہے مادر پسر
کہ ای بھیم لا اوس ستمگر کا سر

که گلشن ہوا میرا جس سے خزاں
وگرنہ جو آنکھوں سے میری نہاں

کہا دروپدی نے جب شتر سے صاف
کہ فرمائیے جو ہو اوسکا معاف

شکستہ نہ یہ رشتہ دم ہو
ذرا صبر کو تم نہ ہاتھوں سے دو

مگر فرط غم سے نہ اوسنے سُنا
وہی بھیم سے پھر دوبارہ کہا

روانہ ہوا تب اوسی وقت بھیم
ارا پہ سواری کا رشک نسیم

سری کشن و ارجن بھی ماتند باد
عقب اوسکی تھی بہر دفع فساد

غم نور دیدہ سے دل نہاد و نیم
سر استو تھاماں پہ آیا جو بھیم

لب گنگ پوجا میں مغرق تھا
قیامت تھا غصہ میں تھا یا برق

نہ تھا استو تھاما کے دل میں قرار
لگا نسے چھٹا ناوک شعلہ بار

اوس ارجن نے بھی تیر آتش فشاں
لگا یا مقابل میں کھینچی کماں



آتش افشانی تیر استو تھاما کی ارجن کے مقابل

ہو خوب آتش کا ہنگامہ گرم
مضامین ہوں وہ گرم شایان رقم
جہان بنگیا صاف آتش کی گاہ
کہا آکے ارجن سے ای ذی ہنر
مناسب ہے تو پھیر لے اپنا تیر
جو نارد نے اوس سے اشارہ کیا
یہ قبضہ نہیں ہے مرا تیر پر
کہا یہ گنہگار ہے آپ کا
سر استو تھاماں میں نہیں جسکو جا
ہوا تیر جسدم کمانسے جدا
زن پور ارجن جو ہے حملے سے

چمن سنو مر بیان محفوظ ماندن جہان از ہمین تیر استو تہاما و اورد جواب

ہے شمع سوزاں زبان قلم
ہوا ایک شعلہ زمین آسمان
یہ آتش جلائیگی سب خشک و تر
جلی جاتی ہیں سب صغیر و کبیر
کہ ناوک کو اپنے کرے تا جدا
فقط یاد ہے چھوڑنے کا ہنر
مناسب جو ہو دیجیے وہ سزا
طلب کشن نے وہ جواہر کیا
یہ تھا عہد پانچوں کو دونگا جلا
دعا ہے نہ جلنے سے وہ پہلے بچے

ورق روکش شعلہ مہر ہو
جو نارد نے دیکھا یہ جانسوز حال
دو عالم کی ہے دشمن جان یہ آگ
دیا اوسکو ارجن نے جلد جواب
دیا استو تھاماں نے اونکو جواب
جو نارد نے مجبور پایا اوسے
مگر پھیر لے جلد وہ تو خدنگ
کہا استو تھاماں نے ای جرم پوش
اگر وہ نہ اس آگ میں جل بجھے
دیا کشن نے یہ جواب سخن

کہ جسکی رقم میں ہوا خامہ گرم
پھر خالی نقطوں میں اک سحر ہو
تردد ہوا دل میں اونکے کمال
قیامت نہ برپا کرے ہائے آگ
کہ وہ بھی تو تیر اپنا پھیرے شتاب
نہیں مجھ میں یہ طاقت و زور و تاب
فریب سر کشن لایا اوسے
کہ ہیں اسکی گرمی سے کونین تنگ
مری دل میں تھا جو شجاعت کا جوش
جلی دل میں یہ آرزو تھی مجھے
کہ ارمان بجا ہے ای برہمن

دعا ہے یہ میری کہ وہ نونہال
اگر میری کہنے سے ہے انحراف
امان آگ سے سبکو ارجن نے دے
غرض دروپدی کو جو اہر ملا
کرم کشن کا شامل حال تہا
قلم بنگیا نخل ماتم کی شاخ
ہوا قتل جرجودہن جنگ جو
ملا خاک و خون مین وہ نور نگاہ
ہوئی داخل مجلس بادشاہ
دل زار مین تہا جو رنج نہان
کیا کور دیدہ سے اوسکو دوچار
کیا اسقدر زور کیا ہو بیان

حکومت کرے دہر مین شصت سال
دعا دونگا مین تجکو اے خاکسار
فقرہ دونون تیر و نکلی آتش ہوے
ہوئی خوش جدہشٹر کو اسنے دیا

جلائی یہ آتش اوسی دور نے
یہ سنکر وہ مجبور ترسان ہوا
لڑائی کا جہگڑا ہوا اختتام
جو سر پر ہوا اوسکی وہ جلوہ گر

قدم بڑہ کی رکہی یہ مقدور نے
جواہر جو تہا سب مین اونکو دیا
غم و رنج و شیون کا ہے اہتمام
تو نور رخ مہر آیا نظر
ہوئی فتح جو اونکا اقبال تہا
نکلتا ہے لب سے یون غم مین حرف
کہی اونسے سنجے نے یہ داستان
سری کشن و ساتک بحال تزار
مگر بہیم سے تہی عداوت کی راہ
بنائی تہی آہن سے اک شکل بہیم
وہ تصویر آہن جو تہی کج ہوئی
کلیجہ تہا ٹکڑے دوبارہ جگر

چمن چہارم در بیان خبر کشتہ شدن جرجودہن بدہرتراو گاندہاری

سے اور نکلی نہ کیون غم کی شاخ
ملی اب سے تیغ کے آبرو
زمانہ نظر آیا اونکو سیاہ
عجب غم سے تہا حال اونکا تباہ
کہا شہ نے اے بہیم تو ہے کہان
بغل مین لیا اوسنے جو ایکبار
دہن سے ہوا خون و سیماب روان

نہ کیون ہون سیہ پوش ماتم مین حرف
جو مادر پدر اوسکی تہی نیم جان
ادہر گلشن پانڈو کی گلغذار
بغل گیر اک سے ہونا تہا شاہ
سری کشن کو جان کا خوف و بیم
صفت کیا کرون شاہ کی زور کی
رہی ہوش کی ہے نہ مرگز خبر

بغل گیر ہونا بھیم آہنی سے دہرتراشٹ کا



جو تہ بیہوشی سے ہوا ہوشیار
دیا کثرت غم نے تازہ ملال
جو سنجے نے دیکہا پریشان حال

بنا مرغ بسمل دل بیقرار
بھتیجے کو مین نے کیا جو حلال
کیا دور خستہ جگر کا ملال

یہ کہتا تہا اس غم سے ہو شیفتہ حال
سنجے نے غم کی دیا وہ فشار
کہا اوسنے تصویر آہن کا حال

کیا بھیم کو مین نے ناحق ہلاک
کہ رونے لگا بزم مین زار زار
ہوا دور اوس خستہ جان کا ملال

بہر حال رفع تاسف ہوا
قلم گاندہاری کا لکھتا ہی حال
ہوئی بزم افروز ناگہہ پاس
ہوئی آتش رنج و غم شعلہ زن
قضا مین کسیکا اجارہ نہین
جدشٹر ہی اب خاندان کا چراغ
جدشٹر بھی اتنے مین پہنچا وہان
ہر اک اونکی قدمونپہ کہتا تھا سر
کہا اوسنی ای مادر مہربان
بھتیجی کو جدشٹر نی دیکھا خفا
کسی سی نہ کچہ آپ فرمایئے
کھلا تھا جدشٹر کا انگشت پا

چمن پنجم دربیان رفتن گاندہاری بر کنار گنگ

مگر دل ہی رنج و الم سے نڈھال
ہوا غم رسیدہ کو غم بیقیاس
مرتب ہوئی غم کی اک انجمن
سوا صبر کی اور چارہ نہین
نہ دیتا اوسی کوئی نفرین کا داغ
ہوا گرم بازار آہ و فغان
ہوا بھیم کا اوسجگہ جب گذر
ہر اک شخص پیہ عقدہ عیان
بصد عجز قدمونپہ سر رکھدیا
خفا ہو کی آنکھین نہ دکھلایئے
نظر جو پڑی صاف ناخن جلا

نہین تھین نہانی کو وہ سوی گنگ
وہ اشکون کا دریا بہانی لگی
وہان گاندہاری سی کہنی لگی بیاس
نصیحت لگی تیری لڑکون نے گوش
تری بیر عمر و رونسی بہتر ہی وہ
بہم دونون رونی لگی زار زار
کہا گاندہاری نی ای شست خو
کوئی خون پیتا ہی انسان کا
کہا آپکا مین گنہگار ہون
لپیٹی تھی آنکھون مین وہ خستہ جان
گریزان ہوا خوف سی جو جوان

جدشٹر کو فرزند اپنا کیا
جمی مجلس رنج بر روی گنگ
جلی دلکو اپنی جلانی لگی
نہوا اسقدر رنج و غم سی وہ داس
زمین خون سی اوٹھی ہوئی سرخ پوش
گلستان کا تیری گل تر ہی وہ
زمین آنسوون سی ہوئی آبشار
دوسا سن کا تونی پیا ہی لہو
فقط منہ پہ پہنچی تھا بیشک لہو
سزا دیجئے جو سزاوار ہون
جو کپڑا ذرا ہٹ گیا ناگہان
نظر سی ہوا اونکی ہر اک تپان

بھاگنا راجہ جدشٹر وغیرہ پانچون بھائیون کا گاندہاری کے روبرو سے



کہا خستہ جان نی ستم دیدہ درد
کہا تا کجا کرون سوزش غم رقم
بشت طول ہی ہی بزم ماتم کا حال

نہ بچا کوئی یہانسی ہراسان ہو
کسیکو کہونگی نہین کوئی بات

چمن ششم دربیان ملاقات دروپدی وکنتی وگاندہاری

قلم نی کیا مختصر غم کا حال
کری کوئی حرفون پہ اوسکی نظر

ملی تمکو دست قضاسی نجات
بنی شمع ماتم زبان قلم
قلم کی زبان پیرہن لخت جگر

گلستان عشرت مین آئی خزان
قیامت بہرحال برپا وہان
فلک تک گیا نالۂ آہ و غم
تڑپتی تڑپتی تھا ہونٹھونپہ دم

کوئی سر جھکائی ہوئی دردناک
لپیٹی ہوئی کوئی بالونمین خاک
کوئی اپنی آنکھونمین آنسو بھرے
کوئی اپنی زانونپہ سر کو دھرے

کوئی غم سے فرزند کی نوحہ گر
کوئی رنج شوہر سے خستہ جگر
ہتھیلی پہ رکھی ہوئی نقد جان
کوئی توسن مرگ سے ہمعنان

کوئی سوگ مین اوسکی غمناک تھا
کسیکا گریبان دل چاک تھا
کسینی بہائی تھی دریائی اشک
سمندر کو تھا زو برو جسکی رشک

کوئی رو رہا تھا وہان زار زار
خجالت سے پانی تھا ابر بہار
کوئی رنج فرزند سے بیقرار
کوئی غم سے بھائی کی سینہ فگار

قیامت تہی وہ بزم ماتم تھی
وہان کون سے چشم پرنم نہ تھی
سنو دروپدی کا بھی احوال اب
کیا کاندہاری نی اوسکو طلب

خزان اوسکا بھی ہو گیا تھا چمن
بھری دلمین تھے اوسکی رنج و محن
ہوئی نخل گلزار راحت قلم
یہ دونون نہین پابند رنج و الم

دل اونکی بھری داغ فرزند سے
رہا پھل نہ اک باغ فرزند سے
بہت دروپدی کا تھا حال زار
کہا کاندہاری نی ای بیقرار

مصیبت مین لازم ہے کچھ دلکو صبر
کرو اختیار اب طبیعت پہ جبر
خدا سے ہے تمکو مقام امید
نہ رو رو کی آنکھین کرو اب سفید

قلم مختصر کر اب احوال غم
مناسب ہے ہو حال گنتی رقم
کہ مدت سے ہی مبتلای فراق
ہوئی تھی اوسی زندگی اپنی شاق

رہی دور لڑکون سے چودہ برس
فقط تن مین باقی تھا تار نفس
جو دیکھا جدشٹر کو بیخود ہوئی
گمان تھا محبت مین وہ بھی ہوئی

جو کچھ دیر مین وہ ہوئی ہوشیار
ہوئی دل سے لڑکون پہ اپنی نثار
کبھی اونکی زخمونپہ ملتی تھی ہاتھ
کبھی شکر کرتی تھی زاری کی ساتھ

بلائین وہ لیتی تھی چٹ چٹ کبھی
مگر غم سے بھی دل کو مہلت نہ تھی
وہ پوتون کی ماتم مین تہی مبتلا
کہون کیا عجب غم مین تھی مبتلا

وہ شور و بکا الامان الامان
کف دست پر غم سے تھا نقد جان
کہا کاندہاری سے کنتی نی آہ
موئی میری لڑکونکی نور نگاہ

جو باقی ہین رحم اونپہ فرمائیے
ہوا جو کہ ہونا تھا غم کھائیے
کہا اوسنی کنتی سے ای خستہ جان
مناسب ہے شکر خدائی جہان

کہ سب تیری فرزند ہین برقرار
گئی باغ ہستی سے سو گلعذار
یہان باغ کا باغ سب لٹ گیا
ہر اک گل کا اب ساتھ بھی چھٹ گیا

خزان ہی گلستان مین شک ہے بہار
عوض پھول کی باغمین ہین خار
سوا صبر کرنیکی کیا ہی علاج
مبارک جدشٹر کو ہو تخت و تاج

یہ لڑکی جو ہین میری فرزند ہین
بہرحال ہم انسی خرسند ہین
یہی اب ہین اس دودمانکی چراغ
یہی اب ہین اس خاندانکی چراغ

انہین سے ہے عیش و نشاط و سرور
انہین کی سبب رنج و غم ہوگئی دور

چمن ہفتم در بیان رسیدن کاندہاری بر سر لاش جودہن

قلم لکھی اب کاندہاری کا حال
بدل لاش فرزند کا تھا خیال
روانہ ہوئی وہ سوی رزمگاہ
جدشٹر بھی ہمرہ بحال تباہ

بیاس و سریکشن کنتی بھی سب
گرفتار زندان رنج و تعب
ہر اک شخص کی لب پہ آہ و فغان
پریشان خستہ جگر نیم جان

پڑا تھا جہان لاشۂ نامدار
گئی اوس جگہ پر یہ عالی تبار
جو مادر نی دیکھی وہ لاش پسر
گری خاک پر ہو گئی بیخبر

جو کچھ دیر مین ہوش آیا اوسے
محبت کا اک جوش آیا اوسے
تصور وہ باتونکا کرنی لگی
پریشان ہوئی آہ بھرنی لگی

پریشان کیسی بال سر کی تمام / لب نیلگون پر یہی تھی کلام
ابھی کل کی ہی بات یہ نامدار / دل و جان سی تھا مان ہی اپنی نثار

جو آنکھونکا تھا میری یہ عین نور / بدن اوسکا زخمونسی ہی چور چور
مری دلکی زخمونکا تھا جو علاج / وہ دو گز کفن کا ہی محتاج آج

برستی ہی کیا بیکسی لاش پر / کیا تیر و خنجر نے ٹکڑے جگر
یہی چاند سا منہ تھا آرام جان / جو آلودہ خاک و خون ہے یہان

یہی بادشاہت کا بھرتا تھا دم / ہوا رونق افزای ملک عدم
ستارون مین تھا شکل بدر منیر / فلک نی کیا آج ایسا حقیر

کہ بیٹھی ہین گرد اوسکی ہر سو شغال / بدن کثرت غم سی تھا پایمال
وہین گوشت کھانیکو ہین اونکی گو / خراب اسطرح ہو نہ حال گدا

یہ وہ شخص ہے راجہ نامدار / کہ تھا ہفت اقلیم پر اختیار
یہی منہ تھا جو غیرت آفتاب / ہوا آج آلودہ خون ناب

زبان پر کبھی اسطرح کی سخن / کہ یہ سرو قد رشک حسن چمن
دعای ظفر کا ہوا خواستگار / کہا مینی یہ مان ہی تجھپر نثار

جو خلقت پر اچھا ہی سایہ ترا / خدا فتح و نصرت کریگا عطا
غرض مین بھی اوسوقت تھی گفتگو / برہنہ جو آئی میری روبرو

پڑی گی مری جس جگہ پر نظر / نہ ہتھیار ہوگا وہان کارگر
جب آیا مری روبرو گلعذار / لپیٹی تھا جسم نہانی پہ ہار

جو پھولونسی تھی ران اوسکی نہان / اوسی پر لگی ضرب گرز گران
جو سایہ یدھشٹر کا تھا خوب تر / رعیت پہ حاصل ہوئی یہ ظفر

سخن جس گھڑی تھا ہوئی اختتام / کیی کشن جی سی پھر اوسنی کلام
اگر چاہتی آپ ہوتی نہ جنگ / لہو کا اوچھلتا نہ مقتل مین رنگ

نہین اس سخن مین ہی جائی کلام / ہوئی آپ ہی باعث قتل عام
خدا سی ہی اب اس دعا کا سوال / کہ جو کچھ مری سر پہ گذرا ہی حال

یہی پیش آئی تمہین حال زار / خزان آگئی باغ کی ہو بہار
وہ سب حاضر بزم ترسان ہوئے / دعا سنکی دلمین پریشان ہوے

سری کشن نی جب سنی یہ دعا / کہا کاندھاری سی بس ہو چکا
اگر اور کچھ اب کہوگی مجھے / دعائی زبون دونگا مین بھی تجھے

کھلا مجھپہ ہی صاف راز نہان / لڑین گی بہم میری آرام جان
ہر اک نوجوان قتل ہوگا وہان / مٹائین گی اپنا نشان جاودان

سخن کاندھاری نی جب یہ سنا / کہا اب نہ دونگی تمہین بددعا
مگر آپ بھی کچھ نفرمائیے / کرم کیجیے اسطرف آئیے

چمن ہشتم در بیان تعداد کشتگان معرکہ جنگ

کری کلک کشتونکا اسدم شمار / گئی خلد کو کسقدر جان نثار

جو سلطان نی دو چشم کی ایکبار / یدھشٹر سی پوچھا کہ ای نامدار
مین اس بات کا ہون طلبگار اب / ہوی کسقدر قتل جاندار اب

دعا اوسکو مس رکھشیر کی تہی / چچا کو خبر صاف کشتونکی دی
گئے جانسی رکیب و راہوار / قلم نی یہ کشتونکا لکھا شمار

کہ تہی اک ارب اور چھیاسٹھ کرور / ہوئی لاکھ اونپر ہم آغوش گور
مثمن ہزار اوسپہ افزون ہوے / دم کارزار اسقدر خون ہوے

قلم جنگکے کشتونکی اب لی خبر / کہ تجہیز و تکفین پر ہی نظر

چمن نہم در بیان اظہار شدن حقیقت برادری کرن با یدھشٹر

بدر اور بسنجی نی انجام کار / جلایا ہر اک لاشہ نامدار
ادا کی ہر اک رسم اہل ہنود / ہوا موج زن ایک دریای جود

مراتب تھا دیے جونکا مد نظر / علی قدر رتبہ دیا مال و زر
قلم لکھی کیا آہ پر سوز حال / ہوئی اس سی فارغ جو نکو خصال

نہانی کو آئی لب گنگ پر
دیا جاہیے اوسکو پانی ضرور
وہ بسمل کی صورت تڑپنی لگا
مناسب نہ تھا تم پہ افشای راز
جدشٹر یہ سُنکر مکدر ہوا
طلب پھر کیا اوسکی فرزند کو
کرن کا سنا جبکہ زوجہ نی حال
محبت مین شوہر کی وہ مرگئی
زبان سی ہی ارجن کی یہ نکلا کلام
لرزتی تھی دہشت سے یہ دست و پا
نہ تھا مجکو معلوم یہ حال آہ
کرن کی غلامی مین تھا افتخار
مقدر مین جو تھا وہ آیا ظہور
بہر طرح مدِ نظر اوسکا پاس
جدشٹر کی دلمین رہیگا یہ غم

دیا نام پر اونکی اسباب و زر
جدشٹر کا سینہ ہوا سنکی چور
تھیا حشر مین حشر برپا ہوا
کرن سی کیا مینی ہر چند پیار
اوسی وقت مانگی خدا سی دعا
گلی سی لگایا جگر بند کو
پڑا رنج سی شیشۂ دلمین بال
مسافر تھی ہی ہی سفر کر گئی
مقابل جب آتا تھا وہ نیکنام
قیامت کا تھا ہر طرح سامنا
وگرنہ رہتا اوسی بادشاہ
نہ منظور تھی سلطنت زینہار
نہ تھا اس مین اصلا کسی کا قصور
پھٹکنے نہ پاتا تھا غم اوسکی پاس
نہ نکلی گا جب تک کہ ہی دم مین دم

جدشٹر سی کنتی نی اوسدم کہا
کھلا اوسپہ افسوس حال کرن
سر پکشن کی اب سنو داستان
وہ افشا پر اسکے نہ راضی ہوا
نہ پھر کوئی اسطرح سی منہ کی کھالے
عنایت کی آغوش مین دی جلے
ہوا دلمین شوہر کا ایسا قلق
پریشان تھا ارجن نامدار
عجب طرح ہوتا تھا اوس دل کا حال
مرا ہاتہ اوس رخ او ٹھتا نہ تھا
فدا اوسپہ کرتا مین نقد جان
یہ بیکار ہی سرزنش ای قلم
محبت کی لڑکو ہی اوسکی نظر
مناسب ہے ای کلک خاموش ہو
وہ داغ کرن دل پہ تھا لاجواب

کہ بھائی بڑا تھا کرن بھی مرا
بڑھا درد و غم پر یہ رنج و محن
جدشٹر سی بولی کہ ای خستہ جان
سوا اسکے یون ہی تھا حکم قضا
کبھی راز ان سی چھپایا نہ جائے
دل و جان مین فرزندی کی جگہ
کہ اک آہ کھینچی ہوئی جان بحق
کرن کی جبین سی تھا سنہ فگار
نہان جسمین جوش محبت کمال
برادر ہی پر راز افشا نہ تھا
جلاتا مین آتش مین تیر و کمان
مبدل نہو گا خوشی سی یہ غم
فدا جان و دل صورت سیم و زر
کہ یاد کرن اب فراموش ہو
خجالت سی تھا زرد رو آفتاب

استری پرب تمام ہوا

خیابان دوازدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی سانت پرب
و درین پرب نوزدہ ہزار و ہشتصد و سی و چہار اشلوک است

قلم کو ہی رنج و الم سے گریز ۔ فرو ہو گئی آتش رستخیز

چمن اول در بیان رفتن دہرتراشٹ بر لب گنگ

خدا کو جو منظور تھا وہ ہوا ۔ نہیں چھوٹتی ہی کسیکو قضا
کوئی خنجر غم سی سینہ فگار ۔ کوئی شاہد عیش سی ہمکنار
کوئی بوجہ سی سوگ کی سرنگون ۔ چڑہا ہی کوئی بادۂ لالہ گون
خوشی اور غم ہین دونون بہم ۔ جدھشٹر کا احوال لکھی قلم
جو آئی شہ کور دیدہ کی پاس ۔ پڑا تھا یہ فرش زمین پر اوداس
گیا ہی پی غسل وہ سوی گنگ ۔ ہجوم الم سی طبیعت ہی تنگ
جدھشٹر لب گنگ پر تھی جہان ۔ اودہر کو یہ باہم ہوئی سب روان

زمانی کا ہی یہ نشیب و فراز ۔ کوئی پشت خم ہی کوئی سرفراز
کوئی درد ماتم مین تھی مبتلا ۔ خوشی سی کسی کا ہی گلشن کہلا
کسیکا گلستان ہوا ہی خزان ۔ کوئی فصل گل سی ہی دلشاد مان
بدر اور سنجی کی سینہ مین داغ ۔ ہوا اونکو کریا کرم سی فراغ
کہا اوس سی ای بادشاہ جہان ۔ جدھشٹر جو ہی دل کا آرام جان
مناسب ہی چلنا وہان پہو ۔ غم آلودہ بیٹھی ہو اوٹھو چلو
ہوئی غسل سی گنگ کی بہرہ ور ۔ کیا اوس جگہ ماہ کاتک بسر

جدھشٹر کا گنگا پہ جب تہا مقام ۔ بہت آئی تھی عابد نیک نام

چمن دوم در بیان مناقشۂ پانڈوان کہ فتح بنام کیست

نوید ظفر اونکو مد نظر ۔ زبان پر یہ تہا ہو مبارک ظفر
نہ تھا اسقدر مجکو حاصل کمال ۔ کہ بھیکم سی لیتا مین نام جدال
عنایت سی اونکی ہوا فتحیاب ۔ مری سر پہ احسان ہی بی حساب
لڑائی مین ہمنی لڑائی ہی جان ۔ شکستہ بدن کی ہوئی استخوان

زبان جدھشٹر پہ تہا یہ سخن ۔ ہین کیا مال تہار و بیروی کرن
ظفر کشن کی وجہ حاصل ہوئی ۔ اونہین سی یہ آسان مشکل ہوئی
سنا بھیم و ارجن نی جب یہ کلام ۔ کہا ہم کرین تیغ ہو اونکا نام
یہ سنکر جدھشٹر نی اونسی کہا ۔ نہوا ہی مری جان اتنا خفا

لڑا مجھسی جسدم شل نامدار ۔ کیا قتل اوسکو دم کارزار
مگر منہ پہ لایا نہین اپنا نام ۔ بسبب فتح کی ہین وہ عالی مقام
سری کشن نے جب سنی یہ کلام ۔ جدشٹر سی فرمایا ای نیکنام
عنایت کی لازم ہی اپنر نظر ۔ یہ حق جانفشانی کا ضائع نکر
انہین رنج پہونچانا انسب نہین ۔ یہان ان کلامونسی مطلب نہین
مناسب ہے آپسمین رفع فساد ۔ چلی اوس جگہ سی وہ سب شاد شاد
سر ببھریک شجاعت شعار ۔ جہان نہا گئی سب یہ عالی وقار
سری کشن سے سر ہوئی در فشان ۔ شجاعت نظر آئی سبکی یہان
سر بی بدن نی دیا یہ جواب ۔ شجاعت کہون کسکی ہین اے جناب
یہ دیکھا ہی مینی کہ وقت مصاف ۔ سر بکشن کا چکر کرتا تہا صاف
لیے ہاتہ مین کاسۂ خون فشان ۔ لہو دروپدی نی کیا نوش جان
جوانونمین بہگدنت تہا اہل زور ۔ ہر اک سمت تہا اوسکی قوت کا شور
الگ ہو گیا تیغ سی وہ نیل ۔ دو پارہ ہوا تیر ارجن سی فیل
کیا اسقدر اوسنی زانو سی زور ۔ دبارہ گیا بیچ مین مثل مور
وہ قطرہ لہو کا زمین پر گرا ۔ یہ ہنگامہ آدہی پہر تک رہا
کہا جب یہ احوال جنگ و ظفر ۔ دہر اکشن کی پاؤن پر سب نے سر
سر بی بدن کہ چکا جب یہ حال ۔ جو تہی دہن مین تہی لی وہ نکال

چمن سوم در بیان حال ببھریک

جلائی وہین آگ مین تیر و سپر ۔ سنو اوس جوان کی مفصل خبر
ہوا جبکہ میدان مین آغاز جنگ ۔ مہابھارت کا ہر طرف ساز جنگ
جو تہا ببھریک اوس دلاور کا نام ۔ تماشی کو آیا بشوق تمام
نہ تھا سن مین جو وہ برس سے فزون ۔ شباب اوسکا آغاز تہا لالہ گون
جمایا نہ تہا سبزۂ خط نی رنگ ۔ نہ تھی آئینی مین عیان شکل زنگ
کمان دوش پر ہاتہ مین تین تیر ۔ شجاعت مین تہا وہ جوان بی نظیر
عیان تہا سر بکشن پر اعجیب ۔ کسی کا نہ اوسنی چہپا حسن و عیب
کہا اوس جوان سی بلا کر حضور ۔ کہ تو کسکی چشم سیہ کا ہے نور
کہا اوسنی ہین یہی ہونا وک فلک ۔ لڑائی کی معلوم ہین خوب فن
گری جسکی خرمن مین برق شکست ۔ لڑائی مین جس سمت ہو فوج پست
خدا نی دیا یہ ہنر مجکو ہے ۔ کمک اوسکی مد نظر مجکو ہے
جو ہی دونون طرفونمین اکجا سپاہ ۔ سمجھتا ہون مین سب کو اک برگ کاہ
جو افواج آمادۂ جنگ ہے ۔ نظر کی ترازو مین پاسنگ ہے
جو ہین رن کی میدانمین فیل مست ۔ سمجہتا ہون بہنگو نسی ہی اونکو پست
جو ہو اس سی وہ چند فوج گران ۔ کرون ایک دم مین اوسی رایگان
دکھاؤن مین اوہ فنا آن مین ۔ فرشتے نے یہ ہو کہا ہی کہ آئین
سری کشن پھر بولی ای نوجوان ۔ صفت تیری مجہپر ہو پہلی عیان
تری سر پہ کیا کھیلتی ہی قضا ۔ یہان تین تیرونمین او کہر رکھی گیا
وہ بولا کہ کیا خوب ای مہربان ۔ سخن کو نہ سمجھو مری رایگان
کمانسی جو چھوڑونگا مین اک خدنگ ۔ ہر اک کی اجل کا عیان ہوگا رنگ
کریگا وہ پھر دوسرا تیر کام ۔ کہ ہو جائیگا قتل لشکر تمام
یہ میری شجاعت کا آثار ہے ۔ رہا تیسرا تیر بیکار ہے
کہا کشن نی پھر کہ ای تیز زن ۔ یہ کسطرح باور ہو تیرا سخن
اب اس بات کی تجہسی ہے مجکو چاہ ۔ کہ ہو دور دل کا مری اشتباہ
تری بات کی راستی ہو عیان ۔ لڑائی کا ہو جائیگا امتحان
سنو وہ جوان تہا شجاعت شعار ۔ بلا تھا وہ شنجرف کا خواستگار
غرض بل کی پیکان چہوڑا خدنگ ۔ کہلا قتل گہ پر ہر اک کی وہ رنگ
بنا پاؤنمین کشن کی جب نشان ۔ شجاعت ہوئی اونکی اونپر عیان

کہا اے جوان شجاعت شعار
سب احوال تہا گشن پر آشکار
کہا اوس جوان نی کہ دیتا ہون ہم
کہا پھر سریکشن نے ای جوان
جو تھی سر یکشن نی توڑ لی
جو سر لاکی رکھا اوسی نخل پر
قلم اب ہوا جنگ سی مطمئن
خدا جانی کیا سحر و افسون ہوا
دل زار مین ہی نہایت الم
نہ تہا مجہپہ حال کرن آشکار
اگر قتل کرتا وہ پانچون کو آہ
یہ بولی وہ نارد کہ اے بادشاہ
وگرنہ کرن وہ جوانمرد تہا
چلی کیا مقدر سی انسان کی
کرن نی لگایا تہا اکدن خدنگ
دعائی لبون دی بہع ادلمین تنگ
سبب قتل کا اب یہ ہی دوسرا
کہلا جسکی گہڑی حال قوم کرن
لڑائی مین آئی نہ یہ علم کام
چہارم کرن کو دم رزم شل
ششم اوسکو اندر نی لقمہ دیا
کہ لڑکون کو تیری مین گشتہ کرون
جدہشٹر کو اس غم سی اک رنج تہا

عروس سخاوت بہی ہی ہمکنار
مشرح تہا سب دل پہ انجام کار
مگر سیر میدان ہی مد نظر
نہوگی تری آرزو رائگان
دہن مین وہین نوجوان کی دری

کہان سخاوت بہی کہتا ہون مین
کہا گر شجاعت کا بہرنا ہی دم
تماشا لڑائی کا منظور ہے
وہان ان کی میدان مین تہا اک شجیع
کیا تن سی پہر سر کو اوسکی جدا

چمن چہارم دربیان باعث کشتہ شدن کرن

پہری فصل حق سی عدو شتر کی
یہ بہیکم درونہ کا جو خون ہوا
رگ و پی مین ہی نیش خار غم
کہ تہا قوت بازو دل فگار
نہ دیتا کبہی دلمین کینی کو راہ
مقدر یہ لازم ہی کرنا نگاہ
وہ ان دونون فوجونمین اک فرد تہا
ہوئین آٹھ چیزین عدو جانکی
نہ میلا ہوا جسم آہو کا رنگ
ارابی کا پہیا زمین وقت جنگ
ہنر سیکہنے کو برہمن بنا
یہ تہا چہتری پر بنا برہمن
یہ تیر افگنی رائگان ہو تمام
ڈراتا تہا ارجن سی یہ تہا خلل
زرہ کو شوارہ کرن سی لیا
مگر تیغ ارجن کی سر پر دھرون
شنا حال دلمین تاسف کیا

کہا اوسنی نارد سی یون اکر دو
ہوئی قتل اس جنگ مین بیشمار
سو اسکے رنج کرن ہی فزون
رہا مجہسی پنہان یہ راز نہان
نہ مین کھینچتا اوسپہ تلوار کو
پر اک دیوتا کو یہ منظور تہا
جو تم سب مین ہو جمیع علم و کمال
سنو قتل کا اوسکی اول سبب
خطا کہائی جو تیر نی ایکبار
جو بکری کہ چہوڑی اوسنی شر تنگ
پرسرام سی جا کی سیکہی ہنر
دل اس بات سی اونکا ناخوش ہوا
سوم گشن ارجن یہ تہی مہربان
سبب پانچوان قتل کا یہ ہوا
سبب ساتوان عہد کنتی سی تہا
سبب آٹہوان یہ ہی ای نیکنام
طبیعت بہت غم سی رنجور تہی

محبت مروت بہی کہتا ہون مین
تو ہین تری سر کی طلبگار ہم
وگر نہ یہ سر دینا کیا دور ہے
کہ جان بخش تہی اوسکی برگ و ثمر
برآیا سری گشن کا مدعا
تماشای میدان تہا پیش نظر
نہان دل مین ہی آتش غم کا سوز
جوان دلاور شہ نامدار
پریشان دل ہی بحال زبون
کہ تہا بہر اس تاج وہ نوجوان
نہ مین مارتا ایسی سردار کو
نہو کوئی اس راز سی آشنا
یہ سب جانتا تہا وہ اک خوشخصال
قلم اوسکا انشا گری چال اب
ہوی مفت مین گاو عابد شکار
نہ ہرگز چلے زور پیر فلک
نہ تہی ذات سیلی سکی اونکو خبر
زبان مبارک سی دی بد دعا
دل و جان سی ہر دم نگہبان جان
کرن سی تہی بہیکم پتامہ خفا
کسیطرح مجہسی نہوگی خطا
دغا سی کیا اوسکا ارجن نی کام
اوسی بادشاہی منظور تہی

بیاس و سرکشن وہ بہی ہوئے
رضامند تاج و نگین پر گئے
قلم بہی ہی اب بادشاہِ زمن
سمجھتا تہا پانچوں کو اپنی سپر
نکل نے جو دی نیک ساعت قرار
مہیا تہا سامان جشن جلوس
گہر لعل و یاقوت سب سر بسر
مرصع ہر اک زیور بے بہا
بٹھایا جدشٹر کو اس تخت پر

جو قصبی پڑی تہی وہ سب طی ہوئے
کیا دور سینی سی اونکا غبار

چمن سخن پسیم دربیان تخت نشینی راجہ جدشٹر

کہ زیر نگین ہی یہ ملک سخن
عزیز او سکو تہی شکل نور نظر
ہوئی جمع مجلس مین خویش و تبار
جدشٹر بنا جان جشن جلوس
گریبان کی دامن تلک جلوہ گر
زر مہر و سیم قمر تہا فدا
لٹائی گہر لعل یاقوت و زر

سنو اب شہ کور دیدہ کا حال
یہی بات ہر دم تہی پیش نظر
سرکیشن جی وہ ہوم بار دیا تس
وہ پہنی ہوئی بادشاہی لباس
سراپا مین تہا نور خورشید کا
وہ تخت مرصع جو میراث تہا
مراتب خوشی کی ہوئی سب ادا

نکالی غم و رنج کی دل سی خار
کہ ہونا ہی عادل سی راضی خدا
کہیں جو رہو داستان ملال
بٹھاؤں جدشٹر کو اب تخت پر
نکل بھیم سہدیو ارجن بہی باہر
لگی تہی جواہر کہر بہتیا نس
بنا پیرہن برج ناہید کا
بنایا تہا آبا و اجداد کا
نوید مبارک کی ہر سو صدا

تخت پر بیٹھنا راجہ جدشٹر کا



ہوئی لوگ خلعت سبھی ہی
جدشٹر نی پایا جو وہ تخت و تاج
کہا یہ دل و جان ہی تم پر فدا

مہیا ہر اک سمت عشرت کا سامان
زبان پر تہا سبکی مبارک ہو آج
ملا آپ کی وجہ یہ مرتبا

جو لکہوں صفت بزم کی ہی بجا
جو راجہ جدشٹر بنا تاجدار
جو بید اگری ہر سو زبان

روان قلزم عدل و بحر کرم
گرا پاؤن پر کرشن کی ایکبار
سر ہو نہ احسان کا ہو بیان

گدا کو کیا بادشہ آپ نے
بعزت بٹھایا اونہین تخت پر
یہ بندہ فقط آپ کا ہی غلام
نہ رکھون اطاعت سے باہر قدم
قلم کی زبان پر ہے بھیکم کا حال
پڑی تھی وہ تیرون پہ بیتاب ان
جدشٹر سے یون کشن جی نے کہا
وہ ذرون مین ہین صورت آفتاب
ہم احوال سے اونکے ہین بیخبر
نصیحت سے اونکے کچھ ہو بہرہ ور
خطا کی جدشٹر نے اونکے معاف
پڑی تھی وہ تیرونکے بستر پہ آہ
تصور مین خالق کی آنکھین تھی بند
جدشٹر بھی ساتھ اونکے تھی جلوہ گر
جو تھی شمع رو سے بدل لو لگی
نہ حاصل ہوا اسگھڑی مدعا
پھر آئی وہان سے سر یکشن جی
گذشتہ ہوئی آپ کی عمر سب
وہ باتین نصیحت کی ارشاد ہون
وہ بھیکم پتامہ جو تھی علم دان
مجھے بات کرنا بھی ہے ناگوار
جو بیدار ہو آدمی خواب سے
سوا اسکی ہی واجب بادشاہ

زر و ملک سب کچھ دیا آپ نے
چچا بھی ہوا تخت پر جلوہ گر
اطاعت سے ہی مجکو ہر وقت کام
بھرون دم غلامی کا مین ہر دم

وہ روی زمین پر گیا نامور
جدشٹر کو مد نظر پاس تھا
جو ہو حکم عالی وہ لاؤن بجا
اطاعت کرون گو روانسے سوا

چمن ششم دربیان نصیحت بھیکم پتامہ

جو ون رات رہتی تھی تو آنکھین
برآیا دلی سب طرح مدعا
تحقق سو حد وہ ہین لاجواب
تجھے بھے نہین اونپہ مد نظر
دل و سینہ اونکا ہے عرفان کا گھر
ہوا کشن کی وجہ سے سینہ صاف
نہ تھی دل کو اسباب دنیا کی چاہ
فقط ذکر معبود دل کو پسند
مگر وہ ہوی کچھ نہ انسے خبر
کسیطرح اونپر توجہ نکی
یہ ہین غرق دریای یاد خدا
غرض آجکی کل کی اوپر رہی
کہ باقی ہین پنجاہ و شش روز آب
کہ کونین صدقے سے آباد ہون
ہوئی اسطرح کشن سے تر زبان
قریب خزان عمر کی ہے بہار
دم صبح نام خدا اوٹھکے
رہی عدل و بخشش پہ ہر دم نگاہ

فقط زخم تیرونکی بیدرد تھی
جو بھیکم کا دل مخزن علم ہے
وہ عالم مین عالم ہین ثانا نہین
کہون کیا یہ افسوس کا ہی مقام
ہوی دونون صید انکی جانب روان
جو بھیکم پتامہ کی آئی قریب
بدن کثرت زخم سے خونچکان
جو کچھ دیر کی بعد کی چشم وا
جو یاد خدا مین تھی وہ دردمند
سری کشن نے اونکا دیکھا یہ حال
ستانا اب اسوقت اچھا نہین
جو یہ دوسری دن گئی پھر وہان
زبان مبارک سے کچھ ہو بیان
ملے آپکو بھی کچھ اوسکا ثواب
کہ اسوقت دم بھر کی فرصت نہین
مگر پاس دونونکا منظور ہے
کہ ہو خیر و آرام سے دن تمام
رعیت کو سمجھے نہ لڑکون سے کم

کہ گردون بنا صاف حیرت کا گھر
چچا سے یہ کی عرض اے بادشاہ
مری جان تک آپ پر ہے فدا
کہ مین آپکا راج سے آپ کا
ہر اک فن مین حاصل تھا اوسکو کمال
لکھو یہ گیا دست و پا زرد تھے
وہ اک بلبل گلشن علم ہے
یہ تحقیق جھوٹی کہانی نہین
سنو چلکے کچھ اونسے شیرین کلام
ملی کر سپ ہے آہ مین نا گہان
عدو کوئی دیکھا نہ کوئی حبیب
فدا جسپہ ہو جان سے گلستان
یہ دیکھا کہ ہین کشن رونق فزا
بدستور آنکھین ہوئین اونکی بند
جدشٹر سے فرمایا اے خوشخصال
کہ آجای بھیکم کو غصہ کہین
ہوئی کشن بھیکم سے یون تر زبان
جدشٹر کی مشتاق ہین لیکن کان
سنی دور ہو سر بشر کا عذاب
مین یاد خدا مین ہو جن مہلت نہین
نصیحت کا اسطرح مذکور ہے
کرے اپنے دنیا کے پھر وہ کام
بھری تا رعیت گریگا وہ دم

رہی خاطر فوج مدِ نظر ❊ کہ حاصل ہو دشمن پہ فتح و ظفر
عزیز اقربا اور خویش و تبار ❊ تھون ہاتہ سی شہ کی سینہ فگار
کری لشکر و فوج آراستہ ❊ نہ پائی عدو ملک مین راستہ
کیا دہرم کا بھی مفصل بیان ❊ کوئی بھی نہ عقدہ تہا اونسی نہان
جدشٹر جو کرتی تہی اونسی سوال ❊ جواب اوسکا دیتی تہی وہ خوش خصال
نصیحت کا لازم نہ تہا اختصار ❊ گلستان کی سب سیر مین ہے بہار
مناسب نہین نظم مین اختصار ❊ وہ باتین ہین پر شک درِ شاہوار
کہ لکھا ہی سب نثر مین ہو بہو ❊ ہوئی مختصر طول تہی گفتگو

کری سند ہر طرح سی انتظام ❊ لطف مین رہی ہر گہڑی با نظام
نہ دی بی ہنر کو قریب آنی جا ❊ رہی مشورہ عالمون سی سدا
نظر ملک گیری پہ ہر دم رہی ہے ❊ کہ عیش عدو جس سی برہم رہی ہے
ملی جس سی رہنی کو خلد برین ❊ وہ باتین بھی سب طرح کین دلنشین
کوئی باب حکمت سی خالی نہین ❊ وہ ہین گنج مضمون جمع عالی نہین
قلم نی کیا اوسکا یہ انتخاب ❊ کہ ہر بات بہیکم کی ہی لا جواب
جسی شوق صادق ہو وہ نیک نام ❊ شب و روز فیضی کا دیکہی کلام
قلم کا فقط رزم مین نام ہے ❊ نصیحت کی باتونسی کیا کام ہے

سانت پرب تمام ہوا

خیابان سیزدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی ساتک پرب کہ درین پرب ہشت ہزار اشلوک است

چمن اول دربیان گفتن بھیکم پتامہ حکایت بازیگیر و زن برہمن

مہابھارت جب ہو چکی انتخاب
جو آرایش فوج مین تھی کلام
سخاوت کی مطلب جو تحریر تھے
یہ قصے کہی بادشاہونکی تدر
روانی مین عاجز تھا نچہ قلم
کہی مختصر سب وہ احوال طول
یہان کام رہبر کا ہرگز نہین
کیا سانت بہ گم جب سب بیان
عذاب و گنہ اس سے تبہ کام نہین
مگر آپ سی اب یہی التماس
غم و رنج دل کی ترقی پہ ہین
مری وجہ یہ زخم ہین خونچکان
نہایت ہی دل فرط غم سے حزین

گلو سی نکالا قلم نی گلاب
جو قاعونکی مرقوم تھی انتظام
شجاعت کی مضمون جو تھے سطر
وہی قدرداں ہین کرینگی وہ قید
مضامین مطلب کہی ہین تمام
کہ انسانکو ہو دین و دنیا حصول
ہوئی صاف سب طرح بہتر یہین
جد شتر کی عرض ای مہربان
یہ باتین ہوئین سب طرح دلنشین
کرم لطف فرمایئی بیقیاس
وہ ابذا کہ صدمی تنی جی یہین
چبھی ہین پیکان و تیر و سنان
مجھے خواہش زندگانی نہین

دکھائی خدائی جبھی راہ خیر
رعیت نوازی کی جو تھی سخن
بیان تھی جو عدل و کرم کی طرح
رہا جوگ سو جو کیون کو دیا
اگر اب ہو اوسکا کوئی خواستگار
سترک ہی ہر اک جادۂ راستان
قدم زن جو انسان ہو اس راہ مین
طمع جھوٹ عیبونکی سر داہ مین
ثوابونکا سرتاج ہی راستی
کرین آپ ساتک پرب کی بیان
جو تیرونسی جسم مبارک ہی چور
ہوا قتل جرجودھن نامدار
سنی جبکہ بھیکم نی غمگی کلام

کیا سانت کو پھر دوبارہ جو ہے
جو لکھی تھی شاہجہان کی چلن
رعیت کو حاصل ہو جس سے فرح
یہ نہ تھا اور کوچہ کنارہ کیا
نہین بند اپنا قلم زینہار
ملی جس سی گلگشت باغ جنان
ملی اوسکو یوسف اسی چاہ مین
بہی دونون دوزخ کی آتار مین
ملی جسکو جنت اسی سی ملی
یہ تفصیل ارشاد ہو داستان
سراپا گنہگار کا ہی قصور
درونہ کرن اور عالی وقار
یہ فرمایا ای راجۂ نیکنام

مناسب ہے اسکا نظم لکھا
بیان مین کرون تجھسے ایکا حال
کہ ناگہ ہوا افعی اوس سے دوچار
زن برہمن کو جو دیکھا ملول
کہا یہ کہ موذی کا سر توڑ لے
کچلنا اس افعی کا بیکار ہے
نہ آئی یہ تقریر اوسکو پسند
کہا اوس سے اے قاتل بیگناہ
قضا جسکی آتی ہے خونخواہ ہو
زن برہمن نے سنی یہ کلام
ہوئی جبکہ یہ داستان اختتام
یہ ارشاد ہو دل ہے ہمپر فدا
کہا آپ نے ہان یہ سن داستان
سو درس ایک راجہ تھا عالی مقام
شہنشاہ جرجودہن نامدار
ہوئی جمع اطراف کی شہریار
وہ آتش نہ ہرگز ہوئی شعلہ زن
کہا آگ آئی تھی میں تیرے پاس
اوسی وجہ تجھسے میں ہو خشمناک
نہ سمجھا تھا میں آپ تھی برہمن
وہ آتش ہوئی جگ کی مشتعل
جو فرزند آتش سے پیدا ہوا
ہوئی اوسکی شادی بڑی دھوم

مشیت نے اوسکی جو چاہا کیا
زن برہمن کی ہوا نونہال
موا وہ تو مادر ہوئی بیقرار
ہوا رنج و اندوہ دلکو جھول
پھپھولی جلی دلکی ایسے پھوڑے
کہ زندہ ہو فرزند دشوار ہے
کہ پہونچائیگا اور کو یہ گزند
ترحم کی لازم ہے مجھپر نگاہ
وگرنہ بہرحال بیکار ہون
کہا چھوڑ دے اوسکو اے نیکنام
کیا پھر جدشٹر نے اونسے کلام
قضا کو بسبی مسخر کیا

چمن دوم بیان عقد دختر راجہ جرجودہن با آتش

فدا خدمت برہمن پر مدام
بنا گلشن ماوہ کی بہار
مرتب جدا بزم زناردار
پڑی بحر حیرت میں سب انجمن
برہمن کا پہنے بدن مین لباس
ہوا دل اسی آگ مین جلکی خاک
فدا آپ پر ہے وہ رشک چمن
ہوا شعلہ مشعل خور خجل
سو درس اسم اوسکا ہویدا ہوا
ملی نیکبخت اوسکو مقصود ہے

اگر سبکو نہین اسجگہ اختیار
وہ گل کچہ دنو نہین ہوا نوجوان
وہاں نام ارجن سے تھا مارگیر
گرفتار افعی کو اوس نے کیا
وہ مغموم بولی کہ اے مارگیر
مناسب ہے تم چھوڑ دو جائے
بہرحال قتل اوسکا منظور تھا
مجھے کاٹنے میں نہ تھا اختیار
سزا اسکو ملتی ہے اعمال کی
وہ اعمال فرزند کی تھی سزا
اجل آپ کی سر پہ اسوار ہے
کروں اوسکو معلوم تھی آرزو

تولد کا احوال یوں ہے بیان
اوسی جگ کرنا جو منظور تھا
یہ چاہا کہ آتش کو روشن کرے
جو راجہ نے آتش سے کی التجا
ہوا تجھسے دختر کی میں خواستگار
شہنشاہ سنکر ہوا سخت بیسار
در آئی وہ گل عقد آتش مین جب
شہنشاہ دوران ہے ارشاد کام
پلا خوب آغوش راحت مین وہ
شب و روز شوہر سے تھی کام دہیان

مشیت کی وابستہ ہے کاروبار
بنا فضل خالق سے ہر فروان
نہ رکھتا تھا اس فن میں اپنا نظیر
جو لایا زن برہمن کو دیا
لگا یا میری دل پر جسا کاتیر
سزا اپنی کردار کی پائیے یہ
کہ ناگاہ وہ سانپ گویا ہوا
بجا لایا میں حکم پروردگار
اجل اور میں بھی ہوں اسکی بری
مشیت کی تابع ہے یہ اور قضا
ملیں آپ پھر مجکو دشوار ہے
اب اس بات کو آپ دین برو
کہ اس بات کا ہے مفصل بیان
سنین سب معین اوسکی اب داستان
سب اسباب و سامان مہیا کیا
پرستش کرے اوسکو گلشن کرے
نہین ہے وہ سب اسکا کیا
نیائی نہایت ہوا بیقرار
کیا نقد جان اس سخن پر نثار
فرو کچہ ہوئی شعلہ ہائے غضب
بخوبی دیا جگ کو اختتام
شب و روز مشغول عشرت میں
فدا حکم شوہر پہ ہر وقت جان

وہ شوہر برہمن پہ قربان تھا
یہ تنہا دین اوسکا ایمان تھا

یہ تھا حکم شوہر کا ای گلعذار
برہمن ہو جسن چیز کا خواستگار

نہ انکار کرتا اگر سر بھی جاے
مری بات مین فرق ہرگز نہ آے

وہ شوہر نہ تھا ایکدن اپنی گھر
ہوا اک برہمن کا ناگہ گذر

تواضع سی بیٹھ ائی وہ گلعذار
یہ صحبت کا اوس سی ہوا خواستگار

یہ زن حکم شوہر کی پابند تھی
کسی شی مین ہرگز نہ وہ بند تھی

جو خلوت کا آراستہ تھا مکان
بلایا بعزت بٹھایا وہان

کہ ناگاہ شوہر ہوا جلوہ گر
یہ دونون چھپر کھٹ پہ آئی نظر

برہمن سی تھا ہی اسی اعتقاد
نکل آیا گھر سی اوٹھی فساد

نہ آئی کہین اوسکی خلوتمین فرق
کہ غصی سی ہو برہمن رشک برق

برہمن نی دیکھا جو حال عجیب
بہت خوش ہوا آیا اوسکی قریب

کہا اسطرح دہرم ہی میرا نام
فقط آزمانی ہی تھا مجکو کام

زن و مرد تم دونون ہو خوشخصال
برہمن پرستی کا حاصل کمال

دعا ہی یہیں مرگ وہ گلعذار
گلستان جنت کی دیکھی بہار

بدن زن کا آدھا ہی جو می آب
خجالت وہ چشمۂ آفتاب

پیئیں آب سیراب ہو تشنہ کام
جہانمین رہی حشر تک اوسکا نام

ہوا اوسکی وہ رشک ماہ تمام
کری خلد مین تیری خدمت مدام

جو اوس زن کو دی برہمنی یہ دعا
تو پھر اس سی اسطرح گویا ہو

قضا پر ہمیشہ رہی اختیار
نہ ہو موت سی تو کبھی ہمکنار

مگر دلمین جسوقت ہو آرزو
بنی باغ جنت کی تو آبرو

رقم ہی رہا موت پر اختیار
ہوئی جب قضا کی وہ خود خواستگار

دیا حق تعالی نی باغ ارم
ملی صبح عشرت گئی شام غم

کیا پھر جدشٹر نی اوسی سوال
مری دلمین اس بات کا ہی خیال

زبان مبارک سی ارشاد ہو
تفکر سی دل اپنا آزاد ہو

چمن سوم دربیان حال بسوامتر کہ برہمن شد

جو وہ بسوامتر ایک تھا کھتری
برہمن سی تھا دعوی ہمسری

تمہارا ہی برعکس اوسکی سخن
ہوا کسطرح کھتری برہمن

سنی جبکہ بیگم نی شیرین کلام
کہا ایک راجہ تھا عالی مقام

گلستان قنوج کا رنگ و بو
شجاعت سخاوت کا غل چار سو

مگر دلمین فرزند سی داغ تھا
خزان تھی یہی بی ثمر باغ تھا

دعای کھیشر سی انجام کار
ہوئی گھر مین اوس شاہ کی گلعذار

خدا داد حاصل اوسی تھا جمال
گھٹا شرم سی ماہ کا بھی کمال

بنا اوسکا برجیک جو خواستگار
طبیعت ہوئی شاہ کی بیقرار

گدا کو مین دون دختر رشک ماہ
کیا صاف انکار پھیری نگاہ

مگر دل ہوا اسطرح رہنمون
نہ عابد مجھی دی دعائی زبون

یہ سوچا جو دلمین بلایا اوسے
سخن شرط کا یون سنایا اوسے

مجھی چاہیے نقرئی راہوار
دکھائین بدن چاندنی کی بہار

مگر کان ہوا ایک سب کا سیاہ
یہی ہی پری وش کی ملنی کی راہ

وہ برجیک بھی مرد مرتاض تھا
برن سی جو گھوڑونکا طالب ہوا

برن نی کہا مجکو ہی تیرا پاس
بر آئیگی گنگا سی دل کی آس

لب گنگ قنوج مین ہی مقام
کہی باج سرت اوسکا مشہور نام

وہان جائیگا یہ مطلب حصول
برن کا کیا اوسنی کہنا قبول

وہان سی جو برجیک آیا یہان
کیا اپنا گنگا سی مطلب بیان

ملی حسب دلخواہ گھوڑی ہزار
گئی غنچہ دل سی وہ غم کی خمار

دیے لاکی راجہ کو وہ خوش خرام
ہوئین شرط کی حجتین سب تمام

کہا اوسنی ہی یہ پسر خرد سال
مگر ہی ابھی سی یہ حاصل کمال

ہوا خوش اوسی دم وہ شاہ بہار
یہ بلبل صفت گل پہ اپنے نثار

وہ خدمت سے اسکی ہوا شادکام
کہی ایکدن لطف کی یہ کلام

جو کچھ دل کو منظور ہو آرزو
ابھی مجھسے لے مانگ اپنی جو تو

مگر ماں سے پوچھ آؤں اس بات کو
کہیگی وہ جس شے کی منت کو

جو دختر نے ماں سے کہا یہ سخن
ہوئی گلفشاں یوں وہ غنچہ دہن

یہی مانگ شوہر سے اے رشک ماہ
کہ بھائی کی خواہش ہے لڑکی کی چاہ

مگر دو طبق بھی عنایت کیجے
کہ وہ پختہ چاول سے بھر بھر تجھے

یہ حصہ ہے تیرا جدا رشک حور
کہ ہوگا برہمن کا اس سے ظہور

سنو سانتہ مادر کی جانا وہاں
طبق میں جو چاول ہیں کھانا وہاں

جو دونوں طبق لیکے وہ گلعذار
روانہ ہوئی شکل باد بہار

ہر اک شرط اونسے ادا کی خلاف
کیا حصۂ دخت پیر باتہ صاف

برہمن کا اب اوس سے ہوگا ظہور
بنے گا وہ راجہ پڑیگا فتور

پسر سے تری ہوگا جب یہ ستم
یہ دیتا ہوں اے رشک گل میں قسم

ہوئیں الغرض دونوں وہ باردار
ہوا طے جو پورے دنوں کا شمار

جہاں میں ریاضت کی اک دھوم ہے
زمانے کو احوال معلوم ہے

ہوا رشک گل سے جو پیدا پسر
فدا حسن پر اوسکی شکل قمر

برہمن تھے پانچوں وہ نور نظر
پرسرام سب میں ہوا نامور

زمانے میں شہرہ ہے اوس قتل کا
کیا کشت و خون بست و یکبار تھا

اطاعت سے باہر نہ تھی اکدم
اسی راہ کی آشنا تھی قدم

کہ اے رشک مہ تجھسے میں شاد ہے
خوشی دلسے اسوقت ارشاد ہے

کہا اوسنے اے شوہر نیکنام
کسی آرزو سے نہیں مجکو کام

طلبگار ہونگی وہ دینا مجھے
جو مد نظر ہے عنایت تجھے

مجھے دلسے ہے خواہش نونہال
تجھے بھی ہے گل کی تمنا کمال

ہوئی زن جو شوہر سے یہ خواستگار
کہا اوسنے پھل دیگا پروردگار

کہا یہ طبق ماں کو دینا جدا
کہ ہو چھتری اوس سے رونق فزا

مگر اور بھی شرط یہ کی بیان
کہ پیپل سے گولر جہاں ہے عیاں

بغلگیر گولر سے ہو تیری ماں
مگر تجھسے پیپل رہے شادماں

ملی ماں سے شرطیں سنائیں تمام
وہ چالاک تھی سنکے اسکی کلام

کہا شوہر زن کو برعکس حال
کہا تیری مادر کی تجھسے چال

نہوگا برہمن کے گھر کتخدا
پہنسا جائیگا خلق میں جابجا

برہمن وہ ہوگا نہ کھا دیں غم
یہ قصہ ہوا اسطرح سے رقم

جنا ماں نے اپس گل کی عاقبت تمام
ہوا چار سو بسوامتر اوسکا نام

ہوئے سو پسر اوس سے سب عیاں
برہمن تھے سب اور تھے علم دان

وہ تھا کھتری جمدگن اوسکا نام
ہوئے اوس سے بھی پانچ عالی مقام

عدو کھتری کا ہوا جان سے
کیا قتل بھاگی وہ میدان سے

نرکھا زمیں پر نشاں نام کو
سبھی جانتے ہیں پرسرام کو

ہوئی جبکہ یہ داستان اختتام
کہی پھر جدشٹر نے اونسے کلام

چمن چہارم دربیان رضاجوئی خداوند تعالی

کتابوں سے اس بات کی ہے خبر
کرے کام دنیا میں جو کچھ بشر

یہ سنکر وہ بھیلم ہوئے دُر فشاں
مجھے یاد طوطی کی ہے داستاں

سم آلودہ رکھتی تھی پیکان تیر
نکیوں چلن طائر ہو قربان تیر

گیا سوے صحرا جو بہر شکار
ہوا غول سے آہوؤں کے دوچار

رضاے خدا پر رہے دل فدا
رہے دھیان ہر دم خدا کی رضا

بنارس میں اک گانوں آباد تھا
شکاری ہر اک آدمی زاد تھا

شکار افگن اک اوسمیں چالاک تھا
وہ اوستاد اوس فن میں بیباک تھا

کمان سے جو ناوک روانہ کیا
یہ سمجھا ہرن کو نشانہ کیا

ہرن تک نہ پہونچا وہ تیر بلا
شجر کی قضا کار آئی قضا

لگا تیر اوس پر ہوا خشک سب
سم آلودہ پیکان نی دبایا غضب

ہوا ایک طوطی کا اوس جا گذر
شجر خشک و بی برگ آیا نظر

بنایا اوسی نخل پر آشیان
نہ پانی نہ چشمہ نہ دانا وہان

کیا جبکہ فاقون نی لاغر اوسے
ملے آکے اک روز اندر اوسے

وہ طوطی بھی اوسدم ہوئے نغمہ زن
عبث یہ اوٹھائی ہین رنج و محن

جہان باغ مین ہون شگفتہ شجر
پھلے ہون ہزارون ہی اسمین ثمر

وہان ہو اگر آشیان خوب ہے
دیا یا نہین رہنا تو معیوب ہے

یہ فاقہ کشی مفت بیکار ہے
چلو اوٹھو وہ باغ تیار ہے

یہ سنکر وہ طوطی بہی گویا ہوا
رضای الہی کا جویا ہوا

کہا لوح قسمت مین جو ہی رقم
نہین اوس سے ہوتا ہی کچھ بیش و کم

خدا کو یہی بات منظور ہے
بہر حال دل میرا مسرور ہے

یہ توفیق اپنی مین پاتا نہین
اسی وجہ گلشن مین جاتا نہین

ہوا اسکے ای اندر نامدار
یہ ہی دوسری اوسپہ وجہ قرار

تولد ہی میرا اسی نخل پر
نہ کسطرح الفت ہو مد نظر

نہین مجکو ترک اسکا منظور ہے
وفا اور مروت سی یہ دور ہے

سنی جبکہ اندر نی شیرین سخن
ہوا اوس سی پھر اس وسخن نغز کن

جو مطلب تھا طوطی خوش کلام
اشارہ ہوتا دون اوسی انتظام

کہا پھر ہرا ہو یہ سوکھا شجر
ہرا نو عطا پھر ہون برگ و ثمر

یہ سنتی ہی اندر نی مانگی دعا
اوسیدم ہرا یا ہوا وہ ہرا

پھلا پھولا وہ نخل خشک بہار
جگر سی ہوئی دور خشکی کی خار

رضای خدا بھی جو مد نظر
ہوا بارور پھر وہ سوکھا شجر

چمن پنجم در بیان کوشش نمودن در تلاش معاش

جدشٹر نی پوچھا کہ ای نامدار
مین اس بات کا اب ہون امیدوار

زبان مبارک سی ارشاد ہو
یہ دل اس تردد سی آزاد ہو

توکل قناعت کری آدمی
کہ یا ہر جگہ جستجو رزق کی

وہ بولی کہ ہر جا سی ہی حق کلام
سنو گوش دل سی تم ای نیکنام

مناسب ہے تدبیر اور جستجو
کہ حاصل ہو تا شاہد آبرو

زمین پر اگر بیج افشان کری
تو گھر مین وہ خرمن کے خرمن بھرے

چمن ششم در بیان کہ کدام جا زوال جاہ و مال نمیشود

کہا پھر جدشٹر نی یہ جاہ و مال
کہان اوسکو حاصل نہین ہی زوال

دیا آپ نی یہ جواب سوال
کہا دیوتون سی دیونانی حال

ہمیشہ وہان ہی ہمارا مقام
جہان سیرت نیک کا ہی قیام

جہان خوبصورت ہین شیرین سخن
نہین ایشا جھوٹ سی ہی دہن

جہان راستی کا ہی ہر دم شعار
جہان ورد ہی شکر پروردگار

نہو جسمین جماعت مین فسق و فجور
جہان عیب گوئی سی ہی مرد دور

جہان مردم نیک ہون پاک دلیر
جہان ہو قناعت سی دل شاد و سیر

جہان عورتین ہی حسن شعور ست
نہو جس جگہ حوصلہ دل کا پست

جہان ایسی باتون کا ہی انتظام
ہمیشہ ہی دولت کا اوسجا قیام

جہان ہی وش اس روش کی خلاف
کرین ہاتھ اوستاد و آقا پہ صاف

وہان سی ہمیشہ ہی مجکو گریز
چھری بینوائی کی ہر دم ہی تیز

چمن ہفتم در بیان زن و مرد کہ کدام جا بہ انسان بہتر است

کہا پھر جدشٹر نی ای نیکنام
ہوئی گوہر گوش شیرین کلام

پھر اسدم ہی گویا زبان سوال
زن و مرد کا اب ہو ارشاد حال

کہ دونو مین اچھا ہی کسکا لباس
مفصل بیان ہو یہ ہی التماس

زبانسی ہی بہیکم کی یہ داستان
کہ اندر کو صحرا مین تنہا ملا
سراپا شہنشاہ زن بن گیا
نہایت پریشان و دلگیر تہا
شہنشہ نی اپنا سنایا وہ حال
مرا رہنا اس گہر مین دشوار ہے
رہی اونپہ الفت کی ہر دم نگاہ
عبادت مین مشغول تہی صبح و شام
خدا نی عنایت کیی سو پسر
دیا اوسنی اونکو بھی کچھ ملک و مال
نہ آیا جو اندر کو یہ بھی پسند
کہا کیون دیا اونکو یہ ملک و مال
اگر پاس ناموس منظور ہے
مہیا ہوا جبکہ سامان قتل
شفق گون نہی وہ زمین نبرد
جو صحرا مین اوس زن نی پائی خبر
کیا اوسنی سب قصہ اونسی بیان
نہی جنگ مین مجکو جو آبرو
جو دیکھا یہان آکی یہ حال زار
اگر جامۂ مرد درکار ہے
بہر حال خوش ہے لباس زنان
فروگ خواہش کی ہوتی نہین
تجہی کسکی منظور ہی زندگی

شہنشاہ تہا ایک عالی مکان
پڑا کوئی افسون وہ ہین گم ہوا
وہ دولہ تو تہا ہی دولہن بنگیا
خجالت سی وہ پا بزنجیر تہا
ہوا اسکو اندوہ رنج و ملال
بیابان سی اب سر و کار ہے
نگر نا دریغ اونسی تم مال و جاہ
ملا نا گہان عابد نیک نام
سخاوت شجاعت مین سب نامور
ہوئی دلسی آپسمین الفت کمال
سر دست جانون یہ پہونچا گئی
جنی کس سے جاکی وہ تدبیر خیال
کرو قتل جرأت سی کہیا دور ہے
بھرا دونون فوجونسی میدان قتل
بہا خون گلگون ہوا رنگ زرد
ہوئی قتل آپسمین لڑکی پسر
سنائی وہ گذری جو ہی داستان
بنایا عبث تونی اپنا عدو
ہوا دور دلسی مرے سارا غبار
دعا سے اسیوقت تیار ہے
کہ لذات دنیا ہی حاصل یہان
یہ وہ اندری ہی کہ سوتی نہین
کہا جو کہ اولاد ہی پیٹ کی

بہت اوس سنی اندر کو تہی دشمنی
وہ پہرنی لگا صاف دیوانہ وار
وہ دیوانہ پن بھی ہوا اوس سی دور
جو رانی کی صورت گیا اپنی گہر
کہا پہر یہ لڑکونسی انی عزیز
وہان ہونگی مجہسے جو پیدا پسر
یہ کہکر گئی وہ بیابان کو
بہم دونون مین ایک الفت ہوئی
بیابان سی آئی سب اپنی گہر
ہوئی شوکت اونکی جہان مین عیان
یہ راجہ کی لڑکونسی تقریر کی
کہان تم کہان وہ کہان یہ سلوک
یہ سنکر جو آیا شجاعت کا جوش
اوٹھی اپنی فوجونسی مردان جنگ
خدنگ اجل کی نشانہ ہوئی
بڑہا غم تو رونی لگی زار زار
جو اندر کو رحم آیا اس بات پر
ہوئین میری باعث یہ بربادیان
اب اسوقت جس شی کی ہو زندہ ہو
کہا اوسنی جی اوٹھین میرے پسر
نہین جامۂ مرد مین یہ مزا
جو اندر نی زن کا سنا یہ سوال
رہی نو مہینے شکم مین وہ لال

سنو یہ حکایت ہی اک روز کی
ہوا غرق پانی مین وہ ایکبار
گیا جوش وحشت پہر آیا شعور
پڑی جبکہ لڑکونکی اسپر نظر
مہیا رہین تمکو دنیا کی چین
وہ آئین کی بیشک یہان اپنی گہر
گیا ترک شاہی کی سامان عیش
وہ گھل کھیلی جسد مجسم محبت ہوئی
ولیعہد تہا شاہ کا جو پسر
شجاعت کی ہر چار سو داستان
مٹانی کی اونکی یہ تدبیر کی
یہ معیوب باتین ہین نزد ملوک
دیا حکم موجود ہون سرفروش
چلی ضرب شمشیر و تیر و تفنگ
وہ ملک عدم کو روانہ ہوئے
کہ اندر ہوئی پہر وہان آشکار
کہا یون کہ ای رشک شمس و قمر
مٹا میری ہی وجہ سی خاندان
طلب کر ابہی مجہسی ای نیک خو
نہ پہونچی کسیطرح اونکو ضرر
جو اس جامۂ زن مین مجکو ملا
کہا دو طرح کی وہ ہین نونہال
اسی سی محبت ہی مجکو کمال

سُنا جبکہ اندر نے مانگی دعا
اُٹھائی جدشٹر نے در سخن
یہ بھیم پیامہ ہوئی گلفشان
وہ خدمتگزاری سے باہر نہ تھے
بنا ناوک عشق سے دلفگار
نہایت ہے یہ نوجوان رشک و
بیان اب کرون کوئی دو شعر اشط
ہر اقلیم کی اس گھڑی سیر کر
یہ سُنکر وہ عابد روانہ ہوا
مٹا ایک بیک اُسکی قسمت کا پھیر
درِ خاص کی دیو دربان ہین
کہو کس لیے آپ آئے یہان
نہ رہنے کی خواہش نہ پروانگی
کبیر انکو نام و عالی مقام
اُٹھایا وہان خاطرین کی کمال
مہیا کیے گرم و تحفہ طعام
خوش آواز قوال اک جا ہوئے
جما بزم مین ناچ گانے کا رنگ
ہوا عیش و عشرت مین غرق فقیر
کبیر آگے پھر جلوہ آرا ہوئے
کہا اوسنے شاہد کا ہے یہ مقام
تماشے وہ باغون کے دیکھے وہان
پہاڑ ایک سونے کا آیا نظر

چمن ہشتم در بیان عروسی عابدان قرتاضر

کہ اے میری آقا اے شاہ زمن
کہ تھا اشٹاوکر ایک شیرین زبان
مگر رسم دنیا سے ماہر نہ تھے
ہوا دائمی عقد کا خواستگار
مٹی درنا سفتہ کی آبرو
نہ ہوتا دا اوس سے زنہار شطر
تماشے زمانے کے آئین نظر
روان تیر سے وہ نشانہ ہوا
نظر آئی شکل مکان کبیر
وہ ڈیوڑھی کی اوسکی نگہبان ہین
مجھے دیجیے نام کا کچھ نشان
ملاقات خالی ہے مدنظر
ملی برہمن سے ہوئی شاد کام
کہا ہے مزاج مبارک بحال
بھری سر و پانی سے رنگین جام
سب اسباب عشرت مہیا ہوئے
ہوئی نغمہ سنج الطرف چار رنگ
گیا اک برس اون دنون کا گذر
برہمن ہے گویا دو بار ہوئے
کہ یکہفتہ پورا ہوا ہو تمام
صفت سنج ہر غنچہ کیسہ دہان
ہر اک سنگریزہ جواہر کا گھر

جو مقرتاض ہین عابد خوشخصال
پھر اُنہا ہر اک اونکا عضو بدن
یہ عابد گیا اک رکھیشر کے گھر
پدر اوس پریرو کا حیران ہوا
اگر حرف انکار اس سے کہون
کہا اوسنے اے عابد خوشخصال
جو تجھنے وہانکی تھی لالچ دے
بیابان دریا تھے زیر قدم
یہ دیکھا کہ ہے ایک عالی مکان
جو سردار دیوان تھا بہدر نام
کہا مین برہمن ہون یہ ہی پتا
کہی دیو نے جاکے اندر خبر
اُٹھی سر قدا اوسکی تعظیم کی
لگی تھی سفر کی جو پانو مین خاک
جو کھانے سے فارغ ہوا برہمن
ہوئی مجلس رقص آراستہ
برہمن تھا وہ محو حسن و جمال
کہ انسان کی تھی ششصد و شصت سال
بھلا کچھ بھی اس بات کی ہے خبر
یہ کہکر گیا کوہ کیلاس پر
گیا تین دن تک وہ باہر مقام
طلائی مکان و سپر آراستہ

ہوئی جملہ زندہ بحکم قضا
عروسی کا فرمایئے اُنکی حال
دُسانام اوسکی دُختر خوش سخن
وہان رشک خورشید آئی نظر
بڑہی فکر یہ دل پریشان ہوا
مبادا اندی وہ عاصی ہون
یہانسے روانہ ہو سوئے شمال
تو یہ دختر رشک مہ جہسے لے
ہوئین ہفت لین طے جو وہ یکقلم
زمین جسکی رفعت مین ہے آسمان
ہوا اوس رکھیشر سے یون ہمکلام
فقط تیری آقا سے ہے مدعا
ہوا اوس برہمن کا اون تک گذر
جگہ مسند خاص پر اوسکو دی
گیا آب شفاف سے ہو کے پاک
ہوئی جمع رقاص سیمین بدن
لگین نے مکان کا لیا راستہ
کہ پیدا ہوا وجد کا دلکو حال
سُنو آخر داستان کا مآل
کہ گذری ہے مدت یہان کسقدر
مہا دیو جی اوسکو آئی نظر
روانہ ہوا جو تھے دن شاد کام
مرصع جواہر سے پیراستہ

ہی چار سو عابدون کی مکان
زمین پر وہ باغ ارم کی نشان

دل برہمن آئینہ بنگیا
یہ حیرت بڑی دلکو سکتا ہوا

درخانہ تک جو رسائی ہوئی
بتایا برہمن یہ آواز دی

درخانہ جو بند تھا وا ہوا
نمودار طرفہ تماشا ہوا

جو دیکھا خداداد حسن و جمال
ہوئی بیخودی دلکو حاصل کمال

کہ آ گھر مین کچھ دم ٹھہر جا یہان
اجازت ہی آقا کی ای مہربان

جو کی پھر نظر غور سی ایکبار
یہ دیکھا کہ اک تخت ہی زرنگار

لباس مکلف ہی زیب تن
صفت مین ہی قاصر زبان سخن

وہ اوٹھی برہمن کی تعظیم کو
کہا آبرو تخت زرین کو دو

ہوا سیر کھانی سی جب برہمن
سر تخت سی اوٹھی وہ پیرزن

ہوا تخت پر جب برہمن دراز
کیا خواب نی آ کی آنکھوں سی ساز

کہا سخت سردی سی بیتاب ہون
جگہ دی مجھی دشمن خواب ہون

ہوئی جبکہ صحبت کی وہ خواستگار
کہا تب برہمن نی ای بیقرار

کہا پیرزن نی کہ ای برہمن
یہ بیکار ہی سب سراپا سخن

کرو خرچ تم اوسکو مختار ہو
منگا دون جو کچھ اور درکار ہو

فدا دل ہی مین عاشق زار ہون
بدل نقد جان سی خریدار ہون

ہوئی فکر و اندوہ مین شب تمام
نہ جانیگا رستہ نہ جائی قیام

دم صبح اوٹھی جو وہ پیرزن
کہا غسل کر اوٹھکی ای برہمن

نہا دہو کی فارغ ہوا برہمن
پرستش کی لایا زبان پر سخن

مہیا ہوئی سب جہانکی طعام
بھری آب شیرین سی سونیکی جام

چھپا پردۂ شب مین جب آفتاب
نمایان ہوا جلوۂ ماہتاب

زبان پر وہی شب کے آئی سخن
طلبگار صحبت ہوئی پیرزن

یہان ہر طرح دل پہ ہی اختیار
نہ شوہر ہی کوئی نہ ہی دوستدار

رکھیں شہر عبادت مین مشغول سب
وہ عابد ریاضت مین مشغول سب

کہا اب گذر اس مین دشوار ہے
مشقت اوٹھائی جو بیکار ہے

اجازت ہو اس جا ٹھہر جاوین
کوئی ایک ساعت ہوا کھاوین

برآمد ہوئین سبات رشک قمر
پڑی اوس برہمن کی اوپر نظر

جو کچھ دیر مین ہوش آیا اوسے
ہر اک نی یہ مژدہ سنایا اوسے

برہمن نی گھر مین جو رکھا قدم
مکان وہ خجل جس سی باغ ارم

مرصع بہر حال ہی سر بسر
مگر پیرزن اوس پہ ہی جلوہ گر

سراپا مین زیور جڑاؤ سجا
جواہر سی ہر عضو آراستا

برہمن نی بہاو مین پایا مقام
کیی نوشجان سب طرح کی طعام

کہا خواب سی اب ہم آغوش ہو
کہ کلفت سفر کی فراموش ہو

کہ ناگاہ کچھ دیر مین پیرزن
ہوئی آکی ہم بستر برہمن

یہ کہکر بغل مین لیا جست و تنگ
وہان برہمن کی ہوئی عقل دنگ

برہمن ہون یہ بات تو دور ہے
مجھی اس سی پرہیز منظور ہے

یہ سب مال و دولت تری نذر ہے
ندی ہاتھ سی اوسکو جو کچھ قدر ہے

مہیا ہین دنیا کی آرام و چین
نہین ہی کوئی کاوش شور و شین

برہمن کو ہر طرح انکار تھا
مصیبت بلا مین گرفتار تھا

یہی کہہ رہا تھا دل بیقرار
گئی حیف صد حیف یہ جان زار

مہیا کیا جملہ اسباب غسل
مصفا کہا سی تھا وہ آب غسل

جو پوجا تھی موعود لایا بجا
مگر رات کا دلمین تھا دغدغہ

چنی ہر طرح میوہ خشک و تر
ہوا عیش و عشرت مین وہ دن بسر

پھر آیا وہی شب کا ہنگام خواب
برہمن کی دلکو ہوا اضطراب

کہا اپنی دلکی مین مختار ہون
یہ سمجھو کسی سی گرفتار ہون

کہا پھر برہمن نی ای پیرزن
سنا ہی یہ کونسی میٹھی سخن

لڑکپن مین ماں باپ مرتا رہین
قضا کار شوہر جو اوسکا ہوا
مجھو میری صحبت سے وہ شو آزار ہے
ہوا سخت مجبور مانگی دعا
یکایک وہ عورت بنی نوجوان
برہمن نی دیکھا جو یہ اوسکا حال
کہ تو دیوتا ہی کہ انسان ہے
بر آئیگی خالق سی دلکی مراد
سُنی پیرزن سی جو یہ داستان
کھلا اسکی پرہیز و تقوی کا حال
پیا جبکہ دونوں نی جام وصال
کہا کیسی یہ ماجرائی عجیب
یہ سنتی ہی بھیکم نی کھولی زبان
کری بندہ ہا می خدا پر ستم
کری کاشتکار ونسی جو نقض عہد
نہ نکلی زبان سی سخن خیر کا
سوا اسکے جو لوگ ہین سود خوار
نہ جسکو بد و نیک مین ہو تمیز
وہ انسان جسپر کہ ہو اعتماد
دیا ہو خدا نی جنہین مال و زر
یہ سب لوگ دوزخ مین ہونگی مقیم
جو ماد رپدر کی ہین خدمتگزار
جو محتاج دیکھیں پر کہیں نظر

پھر احوال زن کی خبردار ہین
تو فرزند ہر طرح حاکم ہوا
یہ انکار مہمل ہی بیکار ہے
کہ اس پیرزن سی بچائی خدا
فدا اوسکی قامت پہ سرو روان
ہوا اپنی دلمین برہمن نہال
پری ہی کہ قسمت بنی جان ہے
ملیگی تجھے اب وہ حورا نژاد
ہوا اوس جگہ سی برہمن روان
خوشی سی شگفتہ ہوا دل کمال

جو شادی سی ہو شک گل کی کنار
یہ سنکر کہا زن نی ای برہمن
برہمن ہوا اوسکی باتون سی تنگ
سُنا پیرزن نی جو اوسکا سخن
کہین حسن و خوبی مین لاجواب
مخاطب ہوا اسطرح برہمن
کہا آزمانا تھا مدنظر
کہ جسکے لیے تو پریشان ہے
جہان سی گیا تھا پھر آیا وہان
جو سامان مہیا کیا عقد کا

تو شوہر کو حاصل ہو پھر اختیار
بناوٹ کی سب مین تمہاری زبان
کہا مفت جاتا ہی ناحق تنگ
یہ سمجھی بوڑھا پاہوا راہ زن
مصفا گلو مشرق آفتاب
کہا سچ بتا مجھکو ای پیرزن
ہزار آفرین ایسی پر ہے پیر
بلا مین پھنسا ضیق مین جان ہے
سنائی رکھیشر کو سب داستان
تو اوس گل ہی بلبل کا رشتہ ہوا
ہوا اک پسر صالح و خوش جمال
بہشت اور دوزخ ہی کسکو نصیب
امانت کسیکی خیانت کرے
فریبونسی دلکو رہی اتصال
اڑائی جو کشتی مین دریا کی خاک
بزرگونسی بیجا کرین گفتگو
جو بی کا جنہین مشغلہ ہو مدام
رہی اپنی زن سی جو ہر دم خفا
کہ ہوں راہ مین انکی کف پا فگار
رعیت کو جو دیوی رنج و تعب
سنو اونکی بھی گفتگو صاف صاف
جو بیمار پر دست صحت ہرین
جنہین دلسی ہو الفت و دوستان

چمن نہم دربیان حال بہشت و دوزخ کہ نصیب کیست

کہا ای خدا شہر سن اسکا بیان
بھری عیب جو انکا فرقہ دم
طبیعت کو مرغوب ہو نقض عہد
زن و مرد مین ڈالیں جو تفرقہ
سحر خیز بی گٹھکٹے اور چور
خرابی ہو اہل جہان کی غرض
وہ لڑکی کی شادی مین ڈالی فساد
نہ رکھیں قدم راہ خیرات پر
جلائیگی بی شبہہ نار جحیم
دل و جان سی استاد مین شاد
نہ چاہین جو خلق خدا کا ضرر

کہ جو رہزنون سی محبت کرے
بتائی کسیکا کسیکو جو مال
دغا سی کریں جو کسیکو ہلاک
بہم دوستونکو کرین جو عدو
جو اشخاص کھائیں حلال و حرام
جو پوتھی کو ربن بی ضرورت جلا
بچھائی جو رستہ مین خاشاک و خار
کرین کود کو و پیر پر جو غضب
وہ انسان جو اس سے ہین برخلاف
فقا دونکی جو دستگیری کرین
کری دلسی جو خاطر میہمان

اطاعت کا آقا کی جو دم بھرین
او نہین نار دوزخ نہین باغ خلد
رہین جسجگہ جا کی انسان مدام
جہان قلزم گنگ ہو موجزن
رہی ور دوزخ کا اونسی عذاب
بدی افترا اور معیوب کام
جو گنگا پہ رہنا کری اختیار
یہ لکھا ہی جگون کا اسجا شمار
سنائی جو بھیکم نی یہ داستان
زبان مبارک سی اپ یہ کہو
برہمن نہام تاض عالی وقار
رقم ہی برہمن کا تھا اک پسر
تو بچی نی یہ مان سی اپنی کہا
بلا شبہہ ہی اصل مین اسکی فرق
مفصل کر اس داستان کو بیان
یہ سنکر بھیراوہ برہمن پسر
یہ کہکر ہوا اسوی صحرا روان
گئین مدتین اسطرح جبر گذر
مشقت مین ناحق گرفتار ہے
رہو نہین برہمن یہ ہی آرزو
سو اسکی جو کہہ دعا دون تجھے
جو اندر نی اسطرح پایا جواب
پھر اندر نی آ کر کہا ہی محال

جو اپنی ملازم کی خاطر کرین
وہ پائین شہنشاہ کو راہ خیر

چمن دہم دربیان تحقیق نمودن جای قیام کہ کدام بہتر است

تنا می یہ بھیکم نی جای قیام
زمانی سی بہتر ہی اوس جا وطن
نہین جسکا پایان ملی وہ ثواب
یہ شیوا اچھا نہین رہا ہو مدام
وہ پانی سے گنگ کا بار بار
کہ ہاتھو نسی جسکی ہو موج ہزار

وہ اقلیم وہ کوہ وہ دشت خوب
ملی جسکو اٹھون پہر گنگ
زمانی مین جس شخص کی عمر بھر
خدا کی عبادت سی محروم ہو
تو بی شبہہ ہو جائین سارا عذاب
اوسی بی تامل پیمبرہ ملی

چمن یازدہم دربیان برہمن شدن انسان از عبادت دشوار است

ہو جای برہمن کسطرح ہو
مہیا کیا جگ کا کاروبار
کہ تھی مادہ خر بھی اک ادیسکی گہر
مجھی اس پسر نی ہی صدمہ دیا
برہمن نہین ہوتی اسطرح برق
وہ بولی کہ امی کودک نوجوان
خجالت زدہ آیا جو اپنی گھر
عبادت مین کھونی لگا نقد جان
کہ ناگاہ اندر جو آئی نظر
یہ زحمت عبث اور بیکار ہے
اسی بات کی ہی فقط جستجو
ابھی مجھسی لی مین نگا دون تجھے
چھپی صاف نظروں سی اندر آپ
برہمن نہی ہو یہ حاصل کمال

کہا اوس سی بھیکم نی دشوار
ہوئی جمع راجہ برہمن تمام
وہ پھر تا تھا بچی پر اوسکی سوار
کہا اوسنی بچی سی اہمی بے خبر
برہمن پسر نی سنا یہ کلام
بلا شبہہ نائی کا نطفہ ہی تو
کیا باپ سی حال سارا بیان
کیا اک قلم ترک آب وطعام
ہوئی اوس کسی اسطرح ہم کلام
ریاضت عبادت سی کیا ہی مراد
کہی اوس سی اندر نی پھر یہ کلام
کہا اوسنی بس ہی یہی آرزو
گئی سو برس پھر پسر نی تمام
یہ بیفائدہ ہی عبادت تری

تو بی شبہہ حاصل ہو جنت کی سیر
نہین سیر جنت او نہین داغ خلد
نہین ہی وہان کچھ بھی دخل عیوب
نہانی کی اوٹھی وہ نہین تیز نک
رہی ہو جو بدکاریون پر نظر
گناہ وخطا کی اٹھی دہوم دہوم
ملی خلد حاصل ہوا وسکو تمام
رہی آشنا جو لب گنگ سے
جد شہر نی کی عوض ای مہربان
نہی برہمن وہم بیکار ہے
اٹھی بزم مین جاک کی دہوم دہام
جو راکب نی مارا اوسی ایکبار
برہمن سی پیدا نہین یہ پسر
کہا مادہ خر سی ای بی لجام
ملی خاک مین صل کی آبرو
حرام اب ہی مجکو اقامت یہان
ریاضت مین مشغول ہر صبح وشام
ریاضت نہ آئیگی کچھ تیرے کام
کہا اوسنی ای راجہ خوش نہاد
برہمن ہی ہی یہ دشوار کام
سو اسکی کوئی نہین جستجو
کیا ایک ہی پاؤن سی اوسنی کام
نہ کام آئیگی یہ ریاضت تری

جو سو بار پیدا ہوا گر یہان
ابھی تو برہمن بنے ہی محال
یہ محنت ریاضت کی بیکار ہے
عبادت سے خالق کی تنہا دل لڑا
زمین پر گری ضعف سے تہا قریب
سوا اوسکی مشکل جو ہو آرزو
بنون مین برہمن بھی بنے سوال
ہوا اسطرف سے جو دل نا امید
وہ قوت و قدرت ہو حاصل مجھے
جو صورت مین چاہون وہ ہو اوسکا
مگر یہ بھی اندر نے اوس سے کہا
مگر تجھکو چند و کہینگے تمام
جو بھیکم نے یہ داستان کی تمام
کہ من نام راجہ تھا عالی وقار
جو باہم ہوئی دونون پیکار جو
یہانتک کہ آیا لڑائی مین کام
رہا اوس سے باقی پسر لود اس
ہوئی جمع عادل کی فوج و سپاہ
پھر آئی عدو لیکے فوج و سپاہ
ہوا پست پا اسقدر لود اس
وہان جمع تہا عابدونکا ہجوم
ہوئی حال سے اوسکی آگاہ جو
دعا سے ہوا عابدونکی پسر

لگائی ریاضت مین دل و جان
یہ کہکر گئی پھر وہ نیکو خصال
نہ بنے برہمن تو یہ دشوار ہے
رہا وہ سر انگشت پا سے کھڑا
کہ ناگاہ اندر پھر آیا قریب
اسید ہم وہ موجو ہو رہ برو
پھر اندر نے فرمایا یہ ہی محال
کیا صدمہ غم نے چہرہ سفید
کہ آسان ہو کار مشکل مجھے
ہر اک شی کا حاصل رہی اختیار
پائیگا وہ بعد فنا مرتبا

جو سو مرتبہ مرکی دنیا مین آئے
عبادت مین گذری جو پھر لاکھ سال
نظر سے ہوئی پھر جو اندر نہان
جو اسطرح سے طے ہوئی سو برس
لیا گر تی کرنی جو اوسکو سنبہال
دعائیں کرون مین ابھی مستجاب
برہمن نہوگا کبھی زینہار
کہا راجہ اندر سے لی نامدار
زمین آسمان کوہ دریا پھر ان
یہ سنکے جو اندر نے مانگی دعا
کسی نی ریاضت سے پایا نہو

چمن دوازدہم در بیان کہتری کہ از ریاضت برہمن شد

کہا یون جبد ہشٹر سے اسی نیکنام
پسر اوسکے بیٹونکی تھی نامدار
ہوا موجزن زنگ مین لہو
سدیو اوسکا فرزند تہا نیکنام
رعیت کا ملحوظ تہا اوسکو پاس
کہین حد سے افزون تہا اقبال و جاہ
کشادہ ہوئی پہر عداوت کی راہ
چھٹا ملک دلمین سمایا ہراس
عبادت کی ہر سمت تھی ایک دہوم
کہ ہی مہر اقبال و حشمت عروج
شجاعت مین یکتا سخاوت مین گھر

شنا و نمین ایک کہتری کا سخن
بنارس مین اک اور تہا بادشا
شہنشاہ ہر جس نے پائی شکست
ہوا بادشہ وہ بجائی پدر
پھر آباد شہر بنارس ہوا
ہوئی دشمنونکو پھر اسکی خبر
ہوئی خوب میدان مین جنگ عظیم
مچی فوج مین جسکے بہاگا بہاگ
وہان جبکہ وارد ہوا لود اس
کہا اسطرح دیگا خالق پسر
جو چودہ برس کا ہوا تہمینہ

برہمن بنے اور زنار پائے
پھر اندر نے آکر کہا ہی محال
عبادت مین مشغول تہا وہ یہان
برہمن بنے وہ یہی تہی ہوس
کہا تو برہمن بنے ہی محال
دیا یون برہمن پسر نے جواب
سبب اسکے دیگا پروردگار
خدا سے ہی ان اس بات کا خواستگار
زمین کی تلے جاؤن صحرا پھرون
بر آیا خدا سے ہر اک مدعا
جہان مین عباد تسے پایا نہو
کہ دیوونمین مشہور ہوگا یہ نام
ریاضت سے ہان وہ بنا برہمن
وہ ہر جس زمانے مین مشہور تھا
ہوا اوج جوش شجاعت بہی پست
مع فوج کشتہ ہوا نامور
نشان مٹ گیا ظلم و بیداد کا
بنارس پھر آباد ہی سربسر
ظفریاب اوس پر ہوئی پھر غنیم
گریزان ہوا وہ بھی سوئی ہرا
اونہون نے بھی کین خاطر یقینا
مٹائیگا نام عدو سر بسر
دل و جانسے تہا عابدونکا عزیز

سکہائی اونہون نے لڑائی کی فن
ہوئی اسکی ہمراہ فوج قلیل
بڑا تہا جو انمین وہ تہا تاجدار
رکھیشر تہا صحرا مین اک بہر کام
سنڈہی تک جو آیا شجاعت شعار
کہا اوس رکھیشر نی ای شہریار
مگر اک برہمن ہی وارد یہان
چہپا ہی ابہی آکی وہ کہتری
یہ کہکر وہ رخصت ہوا فتحیاب
جو گذرین تہی نفا مین وہ سب بیان
پسند نظر ہون جہمن دکام
جدشٹر یہ حال روشن ہوا
جو بہیکم نی کی ختم یہ گفتگو
بہلا اوسکو بہی کچہ ملیگا ثواب
عقب اوسکی باشہ بہی آیا وہان
وہ بولا کہ مانگی ہی اسنی پناہ
نہ دونگا مگر یہ کبوتر تجہے
کہا اوس سی راجہ نی پہر یہ سخن
کیا اوسنی بہی اس سخن کو قبول
رہا پر کبوتر کا پلہ گران
بہی دیوتا یکدگر مدح خوان
ملا ہاتہ سب رحم اچہی ہوئے
غرض جو کہ دیگا کسیکو پناہ

ہوا حکم انداز وہ تیر زن
کیا دشمنونکو یہانتک ذلیل
نہ ٹہہرا دم جنگ پا ہی قرار
سنڈھی مین چہپا اونکی یہ وقت شام
رکھیشر سی پوچہا کہ ای فوج قار
کہ جس شخص کی مجہسی ہی خواستگار
تجہے چاہیے کہتری کا نشان
مگر آپ ہوتی ہین اس سی بری
سنڈہی مین کہیشر ہی آیا شتاب
بچائی عدو سی ہی اسطرح جان
برہمن کہینگے تجہی خاص و عام

ستارہ ترقی پر اقبال کا
۹۹
نود اور نو تہی برادر بہم
ہوا پست لشکر گریزان ہوا
عدو نی بہی اوسکا تعاقب کیا
بظاہر تو پنہان نہ یون کیجیے
سنڈہی مین تو وہ شخص آیا نہین
سُنی شاہ دوران نی جب یہ کلام
دیا کہتری کو برہمن قرار
یہ اوس کہتری کو سنایا سخن
رہ کہتری پر نہ رکھنا قدم
سُنی جب رکھیشر کی اوسنی کلام

چمن سیزدہم دربیان پناہ گرفتن کبوتر از باز

ہوئی پہر جدشٹر کو یہ جستجو
دیا اوسکو بہیکم نی سنکر جواب
چہپا ہی شکار آکی میرا یہان
مجہے حفظ جان ہی اسدم نگاہ
ملیگا دوا کو نہ اک پر تجہے
کہ حاضر ہی آسکی عوض تن بدن
ہوا مطلب راجہ آخر حصول
ہوئین بوٹیان جسم کی رائگان
محافہ بہی حاضر ہوا اک وہان
وہ ایام نکبت کی تہی ٹلی ہوئے

کسیکو کوئی شخص دیتی پناہ
کبوتر نی باشی سی مانگی امان
مجہی دی کہ ہو کا ہنا طعمہ گرو
سوا اسکے جس شی کا ہو خواستگار
کہا اوسنے مجکو نہین اور چاہ
یہانتک ہی منظور خاطر مجہے
ترازو منگایا او سی دم وہان
ہمہ تن ہوا راجہ اوس پر سوار
وہ باشہ جو اندر تہا اندر بنا
محافی یہ دونون ہوئے پہر عیان

چمن چہاردہم دربیان حال خاصیت زنان

بہراجا وحشمت سی گہر مال کا
کئی قتل اوسنی یہ سب یکقلم
کہان جا ہی چہپنے کو حیران ہوا
کہان بچکے جاتا ہے وہ بیچارہ
عدو کو چہپایا ہی سو دیجیے
پتا مینی کچہ اسکا پایا نہین
گرا پاؤن پر یہ کہا ہون غلام
سمجہی اب نہین دعوی کارزار
بنایا تجہی رام نی برہمن
طریقہ وہ بیکار ہی یکقلم
اوسیجا کیا اوسنی اپنا مقام
مٹا کہتری پن برہمن ہوا
چہپائی عدو سی مثال نگاہ
ہوا پاس راجہ کی جا کر نہان
تسلی ہو خالی شکم کو بہر ون
پرندا درہین اونکو کر تو شکار
فقط ہی کبوتر یہ میری نگاہ
کبوتر کی مقدار دونگا تجہے
چڑہانی لگا کاٹ کر بوٹیان
ہوا اسی سی اسکی گل کی ہار
بہت اسکی ہمت پہ دی خوش ہوا
نظر آئی خلد برین کی بہار
ملیگا ثواب اوسکو بی اشتباہ

جدہشٹر کا حاصل ہوا مدعا
زبان سی ہی بھیکم کی یہ داستان
کیا نارد خوش بیان نی سوال
کوئی زن ہی افزون عیب دار
کوئی غیر و بیگانہ آنے نہ پاے
نہیں اسکا صحبت سے بہتا ہی دل
اگر اوسنی بہتر کوئی نوجوان
رہی زن پہ ہر چند شوہر فدا
یہانتک ہوا اوس سے بیکلام
نگہبان زن تہا وہ لیل و نہار
برہمن نی اوس سے کہا نیج
وہان کاہی جانا جو مد نظر
کبھی سر پہ رکہتا ہی وہ تاج زر
کبھی پہن طاوس کے اوسکی پاک
کبھی سرخ گاہی سیہ گہ سفید
کبھی قد ہی کوتاہ گاہی بلند
کبھی ہو وہی شکل گہ برہمن
کبھی شکل گنجشک و طاوس باغ
رہی دہیان وہ گھر مین آنی نہ پے
یہ کہکر ہوا وہ برہمن روان
قضا نی بلا مین پھنسایا اوسے
یہ کہتا تہا تدبیر کیا کیجیے
مکان برہمن کا دربان تہا

یہ احوال سنکر پھر اوسنی کہا
کیا مجہسی نارد نی اکدن بیان
کہ ہی کیا زنون کی طبیعت کا حال
زنونکا ہمیشہ ہا بد شعار
کوئی بدچلن پاس جانی نپاے
کہ یہ آگ ہی ہیمہ دم مشتعل
نظر آگیا راہ مین ناگہان
نہیں پاس عزت کا اونکو ذرا
سنئے اور قصے کو دول انتظام
نہو پاس اوس کے گلی تا دخل خار
نگہبانی زن ہی مد نظر
مگر دلکو اندر سی رہتا ہی ڈر
کبھی ہی وہ بنتا برہمن بسیر
کبھی خوش کبھی غم سی چہرہ اداس
کبھی شاد و خرم کبھی نا امید
کبھی شکل مسکین کبھی خود پسند
کبھی بیس یا چہتری کا چلن
کبھی باز جرہ کبھی شکل زاغ
کبھی زن کی نزدیک جاتی ہی چپ
سنو اوسکی شاگرد کی داستان
مصیبت کا دن بعین کہا یا اوسے
سٹی درد و غم کیا دوا کیجیے
وہ اندیشہ دلمین کہیں ان کہا

اب ارشاد ہو مجہسی حال زنان
بلی راستی ہین او نہین اک پہل
دیا اوسنے ہی نی یہ ہنسکر جواب
رہی شوہرونکی ہمیشہ نظر
وہ کرتی ہین یکجا زمین آسمان
پر بیزار ہوتی ہین ہر چند خوب
بہی دلمین آتا ہی وسوسہ ولی
خدا مکر زن سی ہمیشہ بچاے
برہمن سی ہی اور یہ داستان
مرید ایک رکھتا تہا وہ برہمن
مگر آج در پیش ہی ایک کام
بناتا ہی وہ صورتین بیقیاس
کبھی خوبصورت کبھی زشت رو
کبھی پیر بنتا ہی گاہی جوان
کبھی عالمون کی طرح اشتکال
کبھی تیر شمشیر خنجر لیے
کبھی طوطی خوش بیان کی طرح
کبھی مادہ نر کبھی شیر نر
حفاظت دل و جان سی کرنا مدام
عجب فکر مین وہ گرفتار تہا
پریشان اس فکر مین اکدن
مبادا وہ اندر نہ آئی یہان
حفاظت پہ ہر وقت مد نظر

مفصل ہو خاصیتونکا بیان
ہر اک عیب سے حسن اسکا بری
بیان کیا کرون ہی مقام حجاب
نہو غیر کا گھر مین ہرگز گذر
کہ ہوتی ہین آخر کو رسوائیان
نہیں حسن مین جنکی دخل عیوب
کہ صحبت کی قابل ہی نوجوان
کوئی اونکی باتون پر اصلا نجاے
تصدق کئی زن پہ وہ نقد جان
زمانی سی پاکیزہ اوسکا چلن
کہ ہی جگ کا ایک جا اہتمام
مبادا نہ آئی وہ عورتکی پاس
یہانتک کہ کپڑو نہین آتی ہی بعج
توانا کبھی اور کبھی ناتوان
حماقت کبھی سر پر اوسکی سوار
کبھی خالی ہاتہو نہین ہی زر لیے
کبھی بلبل گلستان کی روش
نئی صورتون سی ہی آتا نظر
رہی پاس امانت کا صبح و شام
حفاظت سی ہر دم سروکار تہا
طبیعت نہ تھی ایکدم مطمئن
وہ بتلاتہ مجکو بتائی یہان
شکم مین کیا زن کی اوسنی گذر

کہ تا پاس بیگانہ آنی نہ پایے
کہ آیا وہان اندر خوش جمال
یہ چاہا کہ تعظیم لائے بجا
نہ تھی طاقت جنبش دست و پا
خزان سی چمن کی ہوا پژمردہ زار
تری وصل کی ہی تمنا مجھے
زبان نی ذرا منہ مین یاری نہ دی
کہا دلمین یہ زن ہی پرفن گر
شکم مین وہ شاگرد تھا جو نہان
بنا دیو تو نکا ہی تو بادشاہ
یہ سمجھا کہ از بس ہی نادان تو
جو چاہون ابھی دون تجھے بد دعا
یہ سرزد ہو پھر اسطرح کی خطا
کہ ناگاہ آپہونچا وہ برہمن
یہ کہکر کہا پھر کہ حاضر ہی زن
مجھی آس بلا سی رہا ہی بچے
ہو کچھ دن ہوئے اسطرح پر بسر
خداداد حاصل یہ تھا اختیار
جو خوشبو مین وہ پھول تھا نے لطیف
ہوئی مثل بلبل کی وہ نغمہ زن
بہن کا سنا جو بہن نی کلام
کہا زن نی پہونکا اوس سے الم
وہ قوت خدا نی عطا کی ہی جم

کوئی ہاتھ ہرگز لگانی نہ پایے
وہ رخ ماہ کا جسکو حاصل کمال
کرے رسم تسلیم جھک کر ادا
بنی آئینہ دل کو سکتا ہوا
رہی کچھ دنون یہ نہین اعتبار
نہین ہی تکبر سے پروا مجھی
وہ چپ شکل تصویر بیدم رہی
جواب سخن بھی ہوا ناگوار
وہ سمجھا کہ اندر ہی یہ بیگمان
پسند آئی ایسی ضلالت کی راہ
عبث دیگا اس بات مین جان تم
نہین ہی مگر حکم استاد کا
سنا سے ترک ایسے اعمال کا
سنی اوسنی گذری ہی یہ سخن
نہین اسمین اصلا کوئی بد چلن
یہ عہدہ کسی اور کو دیجیے
زن برہمن گھر مین تھی جلوہ گر
وہ جاتی تھی اکدن ہوا پیر آر
زن برہمن کی ہوا دلپذیر
جو یہ گل پسند آیا ہی ابھی تن
نہایت طبیعت ہوئی شادکام
کہ ہین باغ جنت مین اسکی نہال
نہین راہبر کی مجھی احتیاج

کیا سحر وافسون سے یہ اوسی کام
جو پہونچا قریب زن گلعذار
بدنہین کیا یہ محافظ نی کام
کہا اوس سے اندر نی ای گلعذار
غرور اسپہ اسدرجہ بیجا رہے
عفیفہ تھی جو وہ زن خوش جمال
جو اندر نی غور کا دیکھا یہ حال
خفا ہو کی مجکو نہ دی بد دعا
شکم سی نکلکر ہوا آشکار
تجھی دی تھی گوتم نی اسکی سزا
کہین آبرو پر نہ پانی پھرے
اگر پاس عزت کا منظور ہے
سنے راجہ اندر نی جب یہ سخن
کیا خوب شاگرد نی جب بیان
مرا رہنا اس گھر مین دشوار ہے
غرض برہمن سے وہ رخصت ہوا
بہن اور تھی اوسکی اک رشک حور
ہوا پھول سر جیح اوسکی جدا
زن برہمن جلوہ گر تھی جہان
تو شاگرد کو دو کوئی ہمرہی ساتھ
عبادت مین شاگرد مشغول تھا
وہ شاگرد بولا کہ جاتا ہون مین
یہ کہکر ہوا سوی جنت روان

حفاظت کا اسطرح تھا اہتمام
وہ سمجھی کہ ہی کوئی زنار دار
کہ زائل ہوئی اوسکی قوت تمام
تری حسن پر ہی میرا دل نثار
دل و جان سی بندہ خریدار ہے
یہ چاہا کہ کچھ دی جواب سوال
ہوئی دلکو معلوم دہشت کمال
بڑا دل کو پیدا ہوا دغدغا
کہا واہ ای اندر بدشعار
نچھوٹا مگر دلسی اوسکا مزا
بلاونمین تم اس سبب سے گھرے
نہ آجای اوستاد کا فور ہو
روانہ ہوا جلد سوی وطن
کہ اسطرح احوال گذرا یہان
عبادت سی دلکو سروکار ہے
روانہ براہ عبادت ہوا
الہا پھرا تھا سراپا مین نور
زن برہمن تھی جہان وہ گیا
کہ اتنی مین وہ بھی جو آئی وہان
ابھی بھیجدون اپنے پہول وہ ساتھ
بلایا اوسیوقت حاضر ہوا
ابھی باغ جنت سی لاتا ہون مین
ہوئی راہ طی اور پہونچا وہان

ہزاروں چھپی باغ جنت سے پھول ۔ سراپا ہوا دل کا مطلب حصول
جو ہیو تونسے دامن بنا گلستان ۔ ہوا مثل باد بہاری روان
ہوا ایک جنگل میں ناگہ گذر ۔ بھرا تھا گلونسے جو وہ سر بسر
نظر آئی وہ ایک مرد ایک زن ۔ یہی تھی زبانوں پر اونکی سخن
کہ جو شخص لاتا ہے اس میں پھول ۔ اسے دیکھکر دل ہوئی ہیں ملول
رہی دور سایہ کہ ناپاک ہے ۔ جو آیا یہاں سخت بیباک ہے
ہوا گوش زد اوسکی جب یہ سخن ۔ کیا پانی پانی حیا نے بدن
ہوا کونسا مجہسے سرزد گناہ ۔ کہ ہے قہر آمیز اونکی نگاہ
ہیں ان جورو تونسے نہیں آشنا ۔ خدا جانے کیسے سبب ہیں بلا
جو آگی گیا تو پھر آئے نظر ۔ کہ چھہ شخص میں اور بھی جلوہ گر
وہ جو سر کا اوسکی جا جمائی رنگ ۔ سنائی ہیں پانسے عجب اونکا ڈھنگ
نظر آیا اون سبکو جو یہ جوان ۔ کیا اون سبھوں نے یہ ہم سے بیان
چلیں ہم جو اسمیں برا دغل ۔ پڑی عقل میں بیگمان خلل
جو پیش آیا ہے اس جہان سے قریب ۔ وہی ہے عوض اوسکی ہمکو نصیب
یہ سنکر دل اوسکا پریشان ہوا ۔ وہ ہمشکل آئینہ حیران ہوا
جو پہونچا زن برہمن کی وہ پاس ۔ دئیے پھول جب خوش ہوئی بیقیاس
برہمن بھی شاگرد سے خوش ہوا ۔ ہلی لب نہ پانسے سخن کہا
کہ رستے میں آیا تجھی کچھ نظر ۔ کہا اسنے اے مرشد ذی ہنر
ملی ایک صحرا میں تھے مرد و زن ۔ زبان پر تھا اونکی ہمارا سخن
نظر آئی پھر پیشتر چھہ جوان ۔ کہ جو سر میں مشغول تھی سب وہ دن
زبانوں پر اونکی مرا نام تھا ۔ ولیکن تھا میں اونسے نا آشنا
سنا برہمن نے کہا یہ سخن ۔ کہ ہیں روز و شب دونوں وہ مرد و زن
جو چھہ آدمی تھی جدا جلوہ گر ۔ وہ موسم تھی چھہ ہی یہ مجکو خبر
وہ پانسے تھی تھی وہ نیکی بدی ۔ نہیں خالی اس سے کوئی آدمی
کیے تیری جانب جو سب نے کلام ۔ خطا تجسے سرزد ہوئی ہیں تمام
در آیا بدن میں ہی ان کی تو ۔ رہا اسطرح حافظ آبرو
چھپاتا نہ مجسے اگر تو یہ بات ۔ تو ملتی اوسی دم گنہ سے نجات
طبیعت تھی تیری جو عیبوں سے صاف ۔ کیا میں نے اس جرم کو بھی معاف
گلی سے لگایا ہوا شاد کام ۔ زبانسے ہی بھیکم کی یہ بھی کلام
کہ شاگرد حسب مدعا سے ہوا ۔ گذر باغ جنت میں اوسکا ہوا

بنی خندہ گل صریر قلم

چمن پانزدہم در بیان بزرگی لوک مادہ گان

مضامین رنگین ہوں شایان رقم

وہ شاخ قلم گلفشانی کرے ۔ ورق دعوی بوستانی کرے
معانی سے پیدا ہو رنگ و بو ۔ ملی گل کی ہر لفظ کو آبرو
وہ مضمون خوش رنگ ہوں آشکار ۔ فضائی چمن کی دکھائے بہار
یہ دنیا ہی اک دختر خوش جمال ۔ ہوا حسن میں اوسکو حاصل کمال
وہ آنکھیں کہ ہیں عین جادو کا گھر ۔ صنوبر میں بادام کی دو ثمر
دم تیغ بران ہی ابرو سے بند ۔ نکیوں جانب عاشق کو ہو کچھ گزند
مژہ پر فدا خنجر آبدار ۔ دل و جان سے ہیں تیر گردوں نثار
دو تالی کہوں ناک کو ہی بجا ۔ نشانہ بنا جسکا مرغ قضا
دہن غنچہ گل سے بھی ہی تنگ ۔ بھرا برگ گل کا ہی ہونٹوں میں رنگ
تصدق ہیں دانتوں پہ سلک گہر ۔ صفائی پہ ٹھہری ہے جسکی نظر
مسی ہی لب لعل پر جلوہ گر ۔ عیاں عکس نیلم کا یاقوت پر
وہ زلف سیہ غیرت مشک ناب ۔ شب قدر کو جسکی آگی حجاب
کہیں مہر سے چہرہ پرنور ہے ۔ صفا گلو مطلع نور ہے
فدا ایک عالم ہی اس حسن پر ۔ لڑی اس سے ہی زاہدوں کی نظر

ہزاروں پھنسی دام گیسو میں دل / زمانہ محبت میں ہی پابگل
پھر اس سرزمین ہی حسن کا جو غرور / ہر اک نوجوان سے رہی دور دور
یہ دنیا گئی مادہ گاؤ کی پاس / لگی میں بڑا حسن کا تھا لباس
سراپا میں زیور جڑاؤ سجا / کرشمہ فدا ناز و عشوہ ادا
یہ چاہا کری اوسجگہ پر قیام / دکھایا ہر اک طرح کا احتشام
ہوئی اسکی صحبت وہ نہیں ناگوار / لٹائی زبان سے دُرِ شاہوار
ہاں تیری صحبت گوارا نہیں / کسیکا یہاں پر اجارا نہیں
جو دنیا نی پائی نہ جائی قیام / ہوئی بالجاحت وہ یوں ہمکلام
دل زار پر اک نہیں شاد ہو / تنفر ہی کیوں مجھسی ارشاد ہو
دیا مادہ گاؤن نی اوسکو جواب / کہ بیشک ہی تو حسن میں لاجواب
مگر تجکو اکجا نہیں ہی قرار / اسیوجہ ساقط ہوا اعتبار
سو اسکی غرہ بھی ہی حسن پر / نہیں نیک و بد پر ہی تجکو نظر
جہاں دل میں آتا ہی رہتی ہی تو / نہیں تجکو ہی خواہش آبرو
ہوئی گوہر گوش جب یہ سخن / ہوا دلمیں دنیا کی رنج و محن
کہا میری ہر ناض میں خوشنگار / ہزاروں دل و جانسی جانثار
مری چاہ کرتی ہیں ہر نادہر / فدا مجھپہ ہیں بادشاہ و فقیر
مری وجہ ہر شخص کی قدر ہے / اگر مادہ تو بھی ہی تو بدنما ہے
جو محروم اس جاسی پھر جاؤ نکلے / یہ عزت کسی جا نہ پھر پایئے
سنی مادہ گاؤن نے جب یہ کلام / ہوا مشورہ یکا بہم اہتمام
خلاصہ یہ ہے حاصل ہوا مدعا / ملی بول و سرگین میں دنیا کو جا
قلم درد سر اب یہ اچھا نہیں / بہت طول باتیں یہ بیاں نہیں

چمن شانزدہم دربیان اختتام ساتک پرب

جو مضمون بھی رنگین رقم ہو چکے / جو مطلب تھے سب بیت قلم ہو چکے
کری کیا اوسی نظم اپنا قلم / اب آگی ہی صد قوتکی صورت رقم
لکھا یہ بھی مضمون ہے کچھ جدا / کہ رہنی سی ہر فرد کی ہی فائدہ
طلا کا ہی افزوں کہے اس حساب / زمین کا ہی بنا نہایت ثواب
یہ غلہ بھی دنیا براہ خدا / اپس مرگ ہی بخشنا فائدا
صفت میں ہی قاصر زبان قلم / بزرگی بہت گائی کی ہی رقم
بڑا اسکے باعث ہے اس گائی کا دان / نہیں اجر کا اسکے پایاں ہے
برآیا اسی سی ہر اک مدعا / اسی ہی ہیں خوش یکقلم دیوتا
کیا سنکلپ جیسے اک گائی کا / جہاں میں جو تھا اونسی سب کچھ دیا
کہ ہی جگ میں صرف اوسکا مدام / کہ بی گھی کی ہوتا نہیں کوئی کام
اسی ہی ہیں پیدا ہوئی گاؤن / بھری فائدی اونمیں ہیں بیشمار
کہ غلّی سی دنیا کا ہی انتظام / جو وہ گشتکاری کی آتی ہیں کام
پل و مسجد و حوض مہمان سرا / بنا ہی جو دنیا میں راہ خدا
برہمن کو دی کچھ نہیں اشتباہ / مکان گائی کا گوبر زمین باغ چاہ
ثواب اوسکا حاصل ہو بعد فنا / یہ تفصیل ہی شرمیں سب لکھا
مشرح عیان ہی حرام و حلال / لکھا خوب ہی کتخدائی کا حال
لکھا سب ہے چاروں برن کا طریق / کہ ہم نظم کو اوسکے موزوں سے خوش ہو
مشرح ہی تقسیم ترکہ کا حال / کیا خوب اولاد کا انفصال
پر بھی کئی طرح کی ہیں بیان / ہر اک قوم کی ہی جدا آدھرم
رقم نظم میں ہوں سبھی بیکار ہیں / یہ حالات قصے ہیں جو لکھا رہیں
کچھ اسمیں نہیں صورت بزم و رزم / کیا اس سبب ہے نہ موزوں کا عزم
کیا اونسی اس بات کا اہتمام / جیوں اک کھیشتر تھا عالی مقام
کہ کوسک تھا اک راجہ نامدار / رکھیشر پرستی تھا اوسکا شعار
گیا تا کری راج اوسکا تباہ / یہ تعظیم پیش آیا وہ بادشاہ

کیا آزمائش ہین ہر چند تنگ نچھوڑا مگر شاہ نی اپنا ڈھنگ
نہ آئی ذرا شہ کی ابرو پہ چین وہی اوسکی خدمت رہی دلنشین
اتو جسم کو رونسی ایسا کیا کہ دریا لہو کا بدن سی بہا
کف دست ہر زخم پر جو ملا وہ جاتی رہی زخم سب بر ملا
ہر اک بات ہیکلم کی ہی لاجواب قلم سی نچھوٹی رہ انتخاب

زر و مال عابد نی سب دے دیا یہانتک کہ خالی خزانہ کیا
ارابی یہ اکدن ہوا جو ہوا وہ رانی وہ راجہ بنی راہوا
ہوا خوش غرض عابد خوش نہاد وہ سمجھا یہی راسخ الاعتقاد
نکالا زبانسی یہ اوسنی سخن کہ ہوگا نبیرہ ترا برہمن
خدا نی جسی دی ہی ہمت بخیر کری نثر مین جملہ تفصیل سیر

ساتک پرب تمام ہوا

خیابان چاردہم از چمنستان سوم ہندوستان یعنی اسمیدھ پرب در بین دو ہزار سہ صد اشلوک ست

چمن اول دربیان ترغیب دادن بیاس جہ جدہشٹر را برای اسمیدھ جگ

قلم اپنا جو رشک شمشیر ہے
جو بھیکم پتامہ نی پائی وفات
قلم کیا لکھی حال رسم عزا
ہوئی گوہر افشاں کہ شاہ و گدا
گئے اس سے سب دور ہٹ جائینگے
ہمہ تن سیہ رنگ درکار ہے
سنو بید خوانون کا یون ہی شمار
رقم ہو اگر ہو برہمن کا حال
وہان مادہ گاوین بھی ان کو ہزار
دہونکی نہین بال سالک گہر
ہر اک برہمن کو یہ دی بادشاہ
جبین پر ہو نصب اوسکی اک لوح زر
اطاعت ہو جس شہ کو منظور
جو سردار لشکر ہین گھوڑی کی ساتھ
طریقہ یہی اسمید کی جگ کا

پڑی سی کہین چال مین تیزگامی
لی اونکو دنیا بہی نفسی نجات
یہ آئین شاہان ہوا سب ادا
اسیطرح ہی کاروبار جہان
غم و درد سب دلسی ہو جاینگے
کہ اس جگ مین وہ بہتر راہ ہے
چپ و راست اوسکی ہون دس سو ہزار
تو کثرت زر نقد کی ہو کمال
شمار اونکا لکھا قلم نی ہزار
کہ آئی سمان کہکشان کا نظر
مقرر ہو ساتہ اوسکی فوج و سپاہ
وہ دی سبکی نام و نشان کی خبر
وہ جاکر کہ بصورت ہو حاضر ادہر
صفائی کی پہینکی وہ اسپ کو
کری ہوم پوجا وہی جابجا

پڑی اوس پہ آتش خاک و آب
پر سنی لگا ہر طرف ابر غم
بیاس اکدن جدہشٹر کی پاس
کہ تم بھی اسمید کا انتظام
ثواب عظیم اس سی ہوگا حصول
انجام و رسم سی نہو اوسکا کام
قلم لکھی تفصیل خیرات کی
فلک اوج ہو ایک فیل بلند
مطلا ہون سینگ اسکی اور سم
ارابہ مرصع ہو اک زرنگار
بہت نامدار اوسکی ہون ہم رکاب
رقم اوسپہ ہو اوسکی راجہ کا نام
اطاعت سی جو شہ کریگا گریز
وہ گہوڑا کری بول و سرگین جہان
جو راجہ کری جگ کی ابتدا

ہوا سی بنا برق کا ہی جواب
ہو اطفل و پیر و جوان کو الم
یہ کشتو نکے غمسے نہایت اداس
سری رام نی بھی کیا ہی یہ کام
مگر اسکا ساتہ آگے ہی حد سی طول
جدہشٹر چاہی راہی ہو تیز گام
نشان چاہیی دینا بارگی
کہ اوس طلائی سی زین لپیند
سدا ہی ہون ہم اونکی زر و سیم سی
لگی جسمین ہون بادرفتار چار
ستارہ زمین جسطرح سی ہو آفتاب
بیان فوج و لشکر کا ہو اختتام
بپا ہو گا ہنگامہ رستخیز
اسیطرح اسپ [illegible]
رکو اسپ [illegible] کی وہ ایکجا

رہی درمیان پردۂ تیغ تیر
زمانہ کی ہولدتون سی گریز
مہیا عبادت کا اسباب ہو
زمین غیرت بستر خواب ہو

پھر آئے جو ملکو یہی وہ راہوار
توہو جگ کی بزم کا پھر قرار
برہمن ہنرمند و اہل علوم
رہی بزم مین جگ کی اونکی دہوم

غرض جس طرح حکم ہی بید کا
سروچشم سی لائین اوسکو بجا
یہ آئین شائستہ ہو اختتام
رہی چشمۂ فیض جاری مدام

جدشٹر نی جب یہ سنی یہ کلام
کہا اسکا دشوار ہی انتظام
نہ زر اسقدر ہی خزانی مین بند
نہ اصطبل مین اس یوش کا سمند

برادر بھی ہین غمسی اندوہگین
سری کشن بھی اسجگہ پر نہین
ملی سلطنت ہند کی اونکی وجہ
ظفر دشمنون پہ ملی اونکی وجہ

کہانتک کہون وصف مین حرص کا
فتوحات غیبی سی دم ان بھرا
وہ رونق فزا اپنی گھر مین ہین اب
وہ چاہین مہیا ہو اسباب سب

جدشٹر سی یون بھیم گویا ہوا
تردد عبث ہی سری کشن کا
وہ موجود ہر لحظہ ہر آن ہین
وہ حاضر وہ غائب نگہبان ہین

نگر چاہیی اسپ جس رنگ کا
نشان دی کوئی اوسکا مجکو ذرا
ابھی صوت برق جاتا ہون مین
بفضل خدا اوسکو لاتا ہون مین

قلم دی نشان جگ کی اسپ کا

چمن دوم در بیان نشان دادن بیاس سبب اسپ سیام کرن ا

روانہ ہوتا بھیم زور آزما

بیاس نکو کارنی دی خبر
کہ کوہ ہماچل پہ ہی نقد و زر
برہمن تھی وہ مالدار و غنی
نظر اسقدر مال و زر پر نکی

اونہین بھی دیا ایک راجہ نی تھا
سب اسباب ہی کوہ پر اوسکی جا
جدشٹر یہ بولا سبک بات ہے
کہ وہ مال راجہ کی خیرات ہے

برہمن کے چھوڑے ہوئی مال تھی
مناسب نہین جمع اوٹھاون نظر
بیاس نکو کارنی پھر کہا
زمین پر جو کچھ ہی وہ ہی شاہ کا

پرسرام نے بست و کہ نہا
زمین کو یہ سب شنکلپ سے کیا
تصرف مین تیری ہی وہ سب زمین
تامل نکر اسمین اہی نکتہ چین

نشان دہ ہوئی اسپ کے بھی بیاس
کہ مالک ہی اوسکا شہ جوبناس
مگر فوج جرار ہے بیباک
شجاعت مین ہر نوجوان انتخاب

ہواسی ہی لڑتی وہ فوج گران
نظر مین ہی برباد وہ شیر بان
ذرا اسپ کالا بڑی ہی طہر
شجاعت مین وہ شہ بھی بی نظیر

جدشٹر بہرحال راضی ہوا
کہ ناگہ ہوئی گشت رونق فزا
کرن کا پسر ایک تھا برکیت
فن جنگ مین بادشاہ برکیت

کہر ویہ بھی نگہہ بران اک سپہر
لڑائی کی سب یاد اوسکو ہنر
روانہ ہوئی دونون ہمراہ بھیم
چپ و راست اونکی سپاہ عظیم

سمند سیہ رنگ کا درمیان تھا

چمن سوم در بیان رفتن بھیم سین وغیرہ برای اسپ

کہ وہ جگ کا پہلا سامان تھا

نشان دہ تھی اوس اسپ کی جو بیاس
چلی جانب کشور جو بناس
الغرض جب ہوا ستہ کی اقلیم مین
نہ تھا خوف اصلا دل بھیم مین

مسلط ہوا کوہ پر قرب شہر
روان تھی وہان ایک چاندی کی نہر
وہ اقلیم وہ تھی لطافت سرشت
کہ جس سی خجالت زدہ تھا بہشت

کلی اسکی ہر ایک باغ جہان
محلے بنے غیرت گلستان
قلم کیا کری وصف اوسکی رقم
زمین پر وہ اقلیم باغ ارم

زمین سر بسر رشک عرش برین
وہ آباد خلد برین ہی کہین
مصفا تھی بازار دلچسپ تھے
نہ ڈاکی کی دہشت نہ چور کا ڈر

توانگر سی بہتر وہانکی فقیر
سخاوت مین ممسک بھی تھی بے نظیر
تماشائی یہ تھا سر کوہ پر
کہ فوج عظیم آئی ناگہ نظر

رسالے سوارونکی با عز و شان — وہ فیلون کی حلقی بھی گرد نشان
عقب اوسکے اک اسپ تھا سیام کرن — سراپا بنا حسن کا سیام کرن
تزک احتشام سے طرح جیحہ کا نام — پیادونکا تھا اک طرف اہتمام
پریزاد اورنی مین مرغ نگاہ — فلک سیر مانند خورشید و ماہ

تصویر جانا سیام کرن اسپ کی فوج کی ساتھ اور آنا ایک نہر نقرئی پر



زمین پر نہ رکھتا تھا ہرگز قدم — روانی مین وہ مثنوی کا قلم
حفاظت سے لائی سپہ بہرو — بصد احتشام بصد کر و فر
بدن پر ملا صندل و مشک ناب — وہ خوشبو کہ تھا پانی پانی گلاب
وہ زنگولہ ہای جواہر نگار — پڑی اوسکی گردن مین جو زرنگار
چپ و راست وہ مجمر سیم و زر — جلا پر فدا جسکے تاب و قمر
جلائی ہوئی عنبر و عود کو — جو اوس نہر پر لائی تھی سو
یہ اک فن مین استاد وہ دیکھہ کرن — ہوا دیکھکر شاد وہ میگھہ بن
اوسی دیو کی شعبدی یاد تھے — جو شاگرد تھی اوسکی وہ شاد تھے
کیا ابر و برق و ہوا آشکار — زمانہ ہوا ایکبیک تیرہ و تار
سیاہی و ظلمات کی چھا گئی — بلا حشر کی فوج پر آگئی
نگہبان جو گھوڑے کی تھے ہمرکاب — پریشان ہوئے وہ بحال خراب
کھڑوکہ کا فرزند تھا دیوزاد — طلسم اوسکو لاکھون طرح کے تھے یاد
وہ گھوڑے کو لیکر ہوا بن گیا — رہا وہ ہوا پر ہوا بن گیا
جب اوسکو یہ حال ثابت ہوا — کہ گھوڑا جدھشٹر کا ہی جگ کا
شجاعت پہ لڑکی کی تھا مدح خوان — نمایان ہوئی بارش گل وبان
ہوئی دیوتونکی بھی نال باغ باغ — کھڑوکہ کا روشن رہی پہ چراغ
جو والی تھا اوس شہر کا جوبناس — گئی یہ خبر ناگہان اوسکی پاس

چمن چہارم در بیان جنگ جوبناس با بھیم وغیرہ

ہوا سخت حیران وہ آئینہ وار — ہوا پر کوئی لیگیا راہوار
خدا جانے نازل ہوئی کیا بلا — کسیکا نہ زور اوس سے جو اس سے چلا

ہوئی فوج ہاتھوں سے وسکی تباہ
ارابہ سواران و فوج گراں
شکست ایک لڑکی نے دی فوج کو
ہتا فوج دشمن کا اور نشان
جو راجہ کو حاصل ہوئی یہ شکست
جو بیٹا لگن کا تھا اوس کو پر
کیا دم میں فوج ہراول کو صاف
بیان کیا کرون حال جو بنا تھا
چڑھا بائی لڑائی پہ وہ ارجن تن
لگی سینہ و دل پہ زخم خدنگ
ہوا وہ شاہ بیہوش آیا نظر
یہ تھی نکلتی لب پہ حرف دعا
جو مضبوط تھا رشتہ زندگی
مروت شجاعت کا بھرتا تھا دم
ہین اس لطف و احسان کا ہو کر بیاں
قلم لکھی اب حال فرزند شاہ
وہ قوت وہ طاقت وہ زور شباب
کہا بھیم سے اب ہی جاتا کہاں
یہ کہکر ارائی سے اوترا دلیر
ہوئی گوش دبھیم کی یہ کلام
کھلایا لڑائی کو سمجھا یہ تو
جو تلوار کی پھل نظر آئیں گے
کرون ضرب سے وصف بیان رقم

سمیکو بلی بھاگنی کی نہ راہ
لڑائی کو بھیجے سو آسمان
ملایا وہیں خاک میں اوج کو
ہوا مطمئن دل میں وہ نوجوان
گئی پھول ہر رنگ گل پا و دست
پڑی فوج دشمن پہ ناگہہ نظر
ہوا قتل سب لشکر بر خلاف
پریشان خاطر تھی دل میں وہ اس
کہ الجھا گیا آسمان و زمین
اوڑا طائر ہوش چہرہ کا رنگ
نہ رحم ذرا آگیا حال پر
افاقہ ہوا حاصل اسی ہی خدا
ہوئی دور کچھ دیر میں بیہوشی
کہا اے جوانمرد و اہل کرم
وہ گھوڑا تو کیا جان تک ہی نثار
لڑائی کی تھی بھیم سے اسکو چاہ
نہ شمشیر زبان لا سکی تھی کی تاب
یہی رزمگہ سے ٹھہر جا یہاں
اوٹھائی نظر بھیم مثل شیر
کہا چپ ہو لڑکی زبان سے تھام
ابھی گھر میں جا بیٹھ لڑکا ہی تو
یہ دیدی جو ہین بند کھلیجا ہلکے
اگر کوہ ہوتا نہ رکتا قدم

قیامت وہ برپا ہوئی اون میں
ہنرمند و پر زور تھا یہ جوان
عدو کی نہ تدبیر کوئی چلے
ہوا سے جو آیا ادھر ایکبار
پھر آراستہ کی لڑائی کو فوج
قلم کیا کرے حال میدان بیان
قیامت کا اوسجا ہو کشت و خون
یہ فرزند بجلی سے چالاک تھا
کمان سے روانہ کیے پانچ تیر
دلاور تو تھا ہی طفل جوان
ہوا خواہ کی طرح دل منتشر
کہیں آئی یہ جا کہ ہوش میں
ہوئیں نوجوانی سے جنگ کہیں وہ جا
تری اس شجاعت پہ مرتا ہوں میں
بغلگیر باہم ہوئی جنگ جو
سہک شہ کا فرزند تھا نام ا
سمجھتا تھا وہ کوہ کو مثل کاہ
پیادہ ہی کیوں ہے عزیز کہاں
پیادہ ہوا جب کہ یہ شہسوار
یہ چھوٹا سا منہ اور باتیں بڑے
دبستان سے حاصل نہیں ہے تمہیں علم
ہوا الغرض گرز بازی کا رنگ
گلستان زخموں سے تن ہو گئے

نظر آئی ظلمات میدان میں
ہوئی سب ہوائی سیہ ابرگان
ہوئی بند مکر و فسون کی گلے
دیا بھیم کو وہ پیر را ہوا
تلاطم میں جس سے بڑھی فوج موج
بنا مجلس رزم بزم ایک سمان
زمین رنگ خون سے ہوئی لالہ گون
لڑائی میں سب طرح بیباک تھا
تماشا نہ بنا وہ شہ بی نظیر
مروت کا بھی وسکی اب ہو بیاں
وہ چھلکتا تھا دامن رخ شاہ پر
شراب مروت سے آجوش میں
اس احسان سے دل ہوا شرمسار
محبت مروت پہ مرتا ہوں میں
کی صلح کو اوس جگہ آ بیرو
شجاعت سخاوت مروت تمام
ہوا ناگہاں بھیم کی سد راہ
قضا کھینچ لائی ہے جسکو یہاں
دل و جان سے آمادہ کارزار
اوٹھائی پڑیگی مصیبت کیے
تماشے کی ہے عمر کرسیر باغ
ہوئی قافیہ پہلوانوں کی تنگ
ہوئی خونچکان دو چمن ہو گئے

تماشائی سب دلمین حیران تھے — خدا جانی کاہیکی انسان تھے
زمین اوسجگہ کی بدل تنگ تھی — بلا تھی قیامت تھی یا جنگ تھی

زمین سی اوسی بھیم نی ناگہان — اوٹھا لیگیا جانب آسمان
کیا سر پہ سو بار اوسکو نثار — نظر آئی چرخی کی تازہ بہار

بتاپ مہ اوسکو ہالہ کیا — خلاصہ زمین پر حوالہ کیا
زمین پر سی اوٹھا سنبھل کر دلیر — سر بھیم پر آیا مانند شیر

جو گذرا تھا اسپر دکھایا اوسی — اوٹھا کر زمین پر بٹھایا اوسی
کیا نوجوان نی یہ پھر تازہ کام — وہان تھی جو ہاتھی فلک احتشام

اوٹھایا اونہین مین سے اک فیل نر — لگایا بقوت سر بھیم پر
ادھر بھیم کی تا تیز دستی سے او — لیا گیند کی طرح سے فیل کو

مقابل کی جانب روانہ کیا — نشانہ بنا تھا نشانہ کیا
نہ تھا دلمین اوسکی ذرا اضطراب — دی صاف ترکی کی ترکی جواب

جنگ کرنا بھیم کا فرزند جوبناس کی ساتھ



برابر چلے دونو طرف سی وار — بدن پر نمایان تھی زخمونکی بار
برابر فن جنگ دونونکو یاد — لڑائی کا یہ ٹھیرا اصل فساد

کسیطرح باہم نہ وہ بند تھے — بہم ایک سی ایک وہ چند تھے
ہوئی اسقدر کثرت مشت [illegible] — شکستہ ہوئی فرق دو پہلو [illegible]

لڑی اسقدر دست و پا شل ہوے — غرض داو کشتی کی مہمل ہوے
قلم لکھی اب قصہ جوبناس — کہ تھا ادس جوان [illegible] کا پاس

چھڑی دونون باہم جو تمہید اُسے
ہوئی الغرض پہلی ہوفوقت جنگ
ہو باہم ہوئی صورت آشتی
ترقی پہ وہ صورت اوج تھی
کہ جسکی جلو مین وہ سامان تھا
صفت لکھی اوس قلعہ کی کلک کیا
وہ تھا ہفت اقلیم مین انتخاب
نظر مین تو ہی شاہد انتخاب
تحائف لیی وہ شہ جو بناس
جد شٹر نی عزت سی شہ کو لیا
دل وجان سی او نپر فدا کر دیی
فلک نی یہ سامان نہ دیکھا کبھی
جد شٹر کو جب ہاتھ آیا ہمند
جو فرزند و زن اونکی ہمراہ تھی
ہوئی بزم مین تازہ رونق وہان
جہان اسطرح کی ہو مہمان جمع
یہ گل ہستنا پور مین جب کھلا
محلہ ہر اک رشک باغ جنان
پر رونق کہان خلد کی باغ مین
کہ کھاتشن نی اوسکھری دسوم سے
کہ ایسا بھائی تھا جو سال کا
جو آیا وہان صورت میہمان
جد شٹر کو شل نظر پھر گیا

بڑی احتشام اور بڑی شان سے
ہوا ناگہان اوس جگہ پر گذر

چمن پنجم دربیان روانہ شدن راجہ جوبناس بخدمت جدشٹر

ہوی شہر مین ایک تازہ خوشی
قلمبند دن جھوہنی فوج تھی
تزک شان سی چرخ حیران تھا
وہ رفعت فلک شہر میں گیا
نہ تھا جسکا روی زمین پر جواب
دیا طول کو مختصر نی جواب
ہوا رونق افزا جدشٹر کی پاس
مناسب تھا جو پاس دل کسی کیا
تواضع تھی ہر ایک مہمان کی

ہو ہو وصف سامان حشمت رقم
صفت اوگھوڑونکی کیا ہو بیان
کرون اور کیا ہاتھیونکا شمار
ہزارون مین ہی ایک حصہ بیان
وہان رنج و غم اور فسق و فجور
جد شٹر کی خدمت مین آیا ہمند
خزانی لیی فوج ہمراہ تھی
محل مین محل رونق افزا ہوی
دربار مینی گویا دشاہی مکان

چمن ششم دربیان آمدن سری کشن انند ارکا

ہوئی رونق افزا وہان کشن جی
بعزت محل مین وہ داخل ہوی
وہ حسرت کہ بس تھم رہا آنکھان
کیونکہ خوشی کا ہو سامان جمع

جو حسب الطلب بھیم لایا اونہین
دل وجان سی تھی انپہ قربان سب
خوشی کا ہر اک سمت سامان وسیاب
تصور کری جو کہ وہم و خیال

چمن ہفتم دربیان آمدن بیاد مجلس حیات

بندھا ہر روش اک خوشی کا سماں
ارم عجب ہاہی اسی انجمن
محل مین دو شیشہ بنر کو لیکے
بلاشک وہ پتلا تھا عجال کا
نہ تھا دشمنی پر کسی کا گمان
وہ جھوڑا بلا مین وہان کھو گیا

کھلے چار سو شہر مین باب عیش
خوشی کی وہ مجلس تھی اوس جا
محل مین یہ لیجانیکا تھا سبب
وہ بھائی کا اپنی طلبگار خون
مگر دل مین تھا بغض و کینہ بحال
نہان تھی عداوت ہوئی آشکار

جہان بھیم سی لشکر ہا تھا پسر
نہ باقی رہی دشمنی کی اومنگ
بھری تیغ کا دم زبان قلم
فقط ایک ہی اسپ ہی عیان
سفید او نمین یکرنگ تھی وہ
جگہ مختصر مین صفت کی کہان
عذاب و ثواب و گنہ جملہ دور
ہوا شاد ... سند
وہ کثرت کہ مسند وہ ہمراہ تھی
حرم دونون طرفونکی آگی جا ہو
قلم کیا کری وصف محفل بیان
میسر نہ آیا یہ جلسا کبھی
جگہ انکو پہر دی بٹھایا انہین
خوشی مین گذرتی تھی پر روز و شب
نگیون شاہد عیش کی بھی ہو ناز
کہین وصل سے ہر گلی باغ کا تھا
ہر اک کو دیا رشک گلستان
مہتا ہر اک سمت اسباب عیش
نہ تھا رنج و غم کو وہان راستا
مشرف ہون دیدار وسکی
بھرا دل مین سی طرح مکر و فسون
نہان دردو پہلو مین جہرہ کمال
لیا دہو مسی جہین کا را ہو

ہوا رعد پر طعنہ زن طبل جنگ
کہ بھیجا تہا مینی محل میں سمند
کہا کون ہی بزم مین پہلوان
سُنا پردمن نی پدر کا کلام
جو رکہون مین اوسکو نہ تیغ تیز
یہ کہکر جو بیری پہ ڈالی نظر
ہوا وہ بھی ہمراہ اوسکی روان
مقابل ہوئی آکی ایسال سے
رہا تن بدن کا نہ میدان میں ہوش
نہ لایا مین ایسال سے تا جنگ
کیا اوسکی سینی کو گہونسو نسے چور
یہان کچہ مٹھائی تو بٹتی نہین
غضبناک تہی اونکو دہیرا کیا
ہوا آکی ایسال سے روبرو
برابر لگے اسطرحکے خدنگ
سری کشن جی کو نہ آئی جو تاب
تماشائیونکی جگر شق ہوے
کہون کیا کہ اینپر ہی گذرا وہ حال
گئی بیہوشی کچہ ہوی ہوشیار
غضب آپ اوسکو ہوی خشمناک
کرن کا پسر تہا جو عالی نژاد
بدن پر کہلی زخم ہم رنگ گل
یہ چاہا کہ لی بیڑہ کی راہ گریز

مبدل ہوا غمسی عشرت کا رنگ
مری وجہ یہ اوسپر آیا گزند
دکھائی ہنر جنگ کی جو یہان
کہا قتل ایسال ہی میرا کام
کری روح قالب سی اوسکے گریز
لیا اور ہوا مستعد جنگ پر
ہتھیلی پہ رکھی ہوئی نقد جان
ستارہ گرا اوج اقبال سے
فرو ہو گیا سب شجاعت کا جوش
پڑا سینہ و دل پہ کاری خدنگ
غضبناک بولی کہ ای بی شعور
کہین تیغ ہی اور خنجر کہین
خوشامد سی سب دور غصا کیا
اوچہلنی لگا رزمگہ مین لہو
اوڑا شکل عنقا جو چہرہ کا رنگ
عوض اوسکی دینی لگی چہرہ آب
جوانونکی بھی رنگ رخ فق ہوے
بہلبان کو پیدا ہوا اک ملال
تڑپنی سی ٹھہرا دل بیقرار
ہوا آپکا جامۂ ہوش چاک
ہنر بھی تھی اوسکو زمانی کی یاد
ہر اک سمت تحسین کا تہا شور و غل
نہ باقی رہی دلکو تاب ستیز

سری کشن جی نی جو دیکہا یہ حال
وہین پان کا ایک بیڑہ لیا
اب ایسال سی ہو طلبگار جنگ
دکہاؤنگا اوسکو مین راہ فنا
پہری اوسپہ جب خنجر آبدار
کرن کا جو فرزند تہا نامدار
یہ دونون جوان طالب جنگ تھی
لگا سینۂ پردمن پر خدنگ
گریزان ہوا رزمگہ سی جوان
سُنا کشن نی پردمن کا جو حال
یہ میدان نہین گھر ہی اپنا چلا
جو آیا نظر بہیم کو حال زار
خلاصہ جو ٹھہرا وہ برہم مزاج
مگر بہیم اوس سی نہ سر بر ہوا
پڑا تفرقہ ہوش مین یکقلم
ہوا اسقدر تیر باران کا زور
شجاعت مین ایسال تہا لاجواب
محل مین جو بیہوش لایا وہین
کہا ست بہامہ نی تیغ سخن
اگر دل گیا ہو لڑائی سی ہار
ہوا آکی ایسال سی جنگجو
کبہی ایسی ایسال پر اسنی وار
ہوا وہ نہ بچی سی اوسکے رہا

کیا دلمین اپنی یکایک خیال
طرف ہر جوان کی اشارہ کیا
کری گرم ہی سرد بازار جنگ
ہدف ہی مری تیر دلدوز کا
کلیجہ جگر سینہ پہلو ہون چار
شجاعت کی گلشن مین تازہ بہار
دلونمین لڑائی کی آہنگ تھی
کہون کیا کہ فق ہو گیا منہ کا رنگ
کیا کشن جی سی یہ قصہ بیان
وہ غصہ ہوی صورت برق لال
کہلونا لڑائی کو سمجہا ہی کیا
بغل مین لیا کشن کو ایکبار
کہا بہیم نی قتل کرتا ہون آج
وہین دفتر ہوش ابتر ہوا
یقین تہا کہ دیکھی وہ راہ عدم
زمین و زمان مین پڑا ایک شور
کہ افلاک پر جسطرح آفتاب
کوئی لخلخہ بہی سونگہایا انہین
بری تہا قصور اونسی وہ پردمن
تو ایسال سی مین گہون کارزار
چلے خوب سی اسلحہ دو بدو
ہٹا صاف میدان سی پائی قرار
کوئی فن نہ شمشیر زن سی چلا

نہ دیکھا تھا جو کچھ دکھایا اوسے
شجاعت سی فرزند کی خوش ہوا
وہ ایسال جسدم ہوا ہوشیار
حُدشٹر سی حاصل صفائی ہوئی
بجا لاؤن آنکھونسی جو حکم ہو
چھٹا اسپ جب قید ایسال سے
ہوا برگھہ کیمیت اسپ کے ہمرکاب
ہنر آزمودہ وہ ساری سپاہ
شنو جگ کی اسپ کا اب بیان
مراتب تھی جو کچھ کہ خیرات کی
گلستان مین آیا تھا گلگشت کو
وہ سمجھی کہ یہ مال ہی باپ کا
نہ تھی آہ انجام کی کچھ خبر
لڑائی کا سامان تیار تھا
رقم کیا قلم سی ہوا اونکا شمار
میانو نسی تیغین ہلالی کھچین
خدنگو نسی سینی کیی چور چور
بیان کیا کرون گرز کی ضربکا
جو ببر کی اک بہن خوب تھی
لگائی جو ارجن نی پانی کی تیر
جو ارجن ہوا دلمین حیران کار
ترحم کی لازم ہی اسدم نظر
جو آتش سی ارجن نی کی التجا

سری کشن کی پاس لایا اوسے
حد شٹر نی اوسکو بغل مین لیا
زر و گوہر و لعل و خلعت دیا
سری کشن جی بھی ہوئی شادمان
کیا آپکو کشن جی پر نثار
پسر کا بھی مرہون احسان ہوا
عداوت سی باہم جدائی ہوئی
اوسیوقت حاضر کیا راہوار

چمن ہشتم دربیان روانہ شدن ارجن ہمراہ اسپ مشتمل بر سیزدہ شگوفہ

ہوا اتصال اوج اقبال سے
پرستش کی رسمین ہوئین سب ادا
کہ تھا مردم دیدۂ آفتاب
جوانمرد تھا ارجن نامدار
مہیا تھا ہمراہ اسباب جاہ
بترک شان اقبال و جاہ و حشم

شگوفۂ اول

ادہر جگہ پر بخوبی ہوئے
ملا شہر نیل الدہج بادشاہ
کھلا گل وہان جو وہ قصہ سنو
مدن منجری اوسکی زوجہ کا نام
خوشی سی وہی گھر مین پہونچا دیا
پڑہا تھا جو لوح جبین پر رقم
وہ عورت بھی راہی ہوئی اونکی ساتھ
یہ پر بیر تھا طالب کارزار
شجاعت سی جو پایا تھا پیکار تھا
وہ آراستہ خوب ہی تھا فوج
ستارون سی افزون پیادی و سوار
مقابل ہوا ارجن پیلتن
شفق گون نظر آیا روی زمین
چمکنے لگی خنجر آبدار
اجل خوف سی جانکی دور دور
پڑا جبکہ نیزہ ہوا دلکی پار
بنا خود بکتر زرہ کا نہ تھا
لڑائی کی جسوقت پہونچی خبر
رقم ہی کہ آتش سی منسوب تھی
وہ آتش ہوئی فوج مین شعلہ زن
تو پیدا ہوا ایک ابر مطیر
وہ آتش نہ ہرگز ہوئی آہ سرد
تمنا خوان آتش بنا ایکبار
کہا یہ شفقت ہی تیری لیے
نہ پانی پڑی میری اسمید پر
تری آنچ کی اب نہین لگو تاب
اوسیوقت جانی سی لشکر بچا
اوس آتش نی جسدم کنارہ کیا

جبین مصفا پہ بوسہ دیا
نہایت دل و جانسی تھی مہربان
کہ باعث تھا پابوسی کشن کا
کہا سر ہی قدمونپہ تیرے نثار
ہری سمجھتا ہون مین آپکو
روانہ ہوا اسپ شکل صبا
ہوا فوج پر یکقلم اختیار
خدا کی عنایت سی زیر قلم
ہوا ہستناپور سی وہ روان
جو بیر تھا اوسکا نور نگاہ
پسند آیا وہ اشہب تیز گام
ہوا حال معلوم سب یکقلم
بس ارجن کی آنیکا تھا انتظار
کہ نی ابر و جس سی دریا کی موج
لڑائی کی آتش ہوئی شعلہ زن
روان ہر طرف خون کی آبشار
ہوئی چار آئینی صدمونسی چور
پسر کی حمایت کو آیا پدر
ہزارون جلی مردم سیلتن
کیا آگ نی اوسکی پانی کو گرد
نہ ہو برق اسطرح میری لیے
طبیعت کو پیدا ہی اک ضد
پریشان خاطر ہوا بادشاہ

وہ سمجھا کہ ارجن مٹا یہ نگاراج ۔ سوا صلح کی نپایا علاج
وہ باندی ہوئی جنگ پر تیز بھی ۔ نہ راضی ہوئی حیف اس صلح پر
ہوا قتل اوس شہر کا لشکر تمام ۔ قضا کا تھا میدان میں اہتمام
غضبناک تھی جو زن باشتاب وہ ۔ روانہ ہوئی وہ بحال تباہ
نہ تھی دوست دشمن کے ہرگز تمیز ۔ ہوئی قتل شوہر کی خویش و عزیز
جواہالک تھا اوسکے بھائی کا نام ۔ بہن سے کہی اپنی اوسنی کلام
کیا تونے شوہر کا برباد گھر ۔ مری خاندان پر ہی اسدم نظر
یہانسے بھی جوالا پھری نا امید ۔ وہ غم دلمیں اوسکی کہ چہرہ سفید
بیابان و دریا تھا زیر قدم ۔ عداوت ترقی پہ تھی دمبدم
کنارہ کیا یون ہوئی تر زبان ۔ گنہگار ناحق ہوئی ہیں یہان
گنہگار ہونیکا باعث ہی کیا ۔ بجواب اسطرح زن نے اوسکو دیا
اوسی تیر ارجن نے کشتہ کیا ۔ بدن سارا زخموں نے خستہ کیا
سُنا جبکہ گنگا نے زن کا کلام ۔ چلی صاف تیغ زبان بے نیام
تن زار شش ماہ بیجان رہے ۔ غم و رنج کا ایک سامان ہے
کہ ارجن ہو بحر فنا میں روان ۔ مٹے لوح ہستی سے نام و نشان
وہ آتش ہوئی شعلہ زن ایکروز ۔ عداوت میں ارجن کی وہ سینہ سوز
دکھایا یہ جلنے نے عورتکو رنگ ۔ نکل آئی آتش سے شکل خدنگ

وہ جوالہ ہو مخاطبہ شاہ تھی ۔ پھری تھی جو قسمت تو گمراہ تھی
رہا چار ناچار میدان گرم ۔ زمین سخت نعلوں سے ٹکڑوں کی ہم
بدآیا نظر شہ کو انجام کار ۔ عدو سے ہوا صلح کا خواستگار
کہا جاکے بھائی سے ای نیکنام ۔ کیا ساری لشکر کا ارجن نے کام
اگر ہو سکے تو مری داد دے ۔ عوض خون کا جاکے ارجن سے لے
مجھے جنگ ارجن کا یارا نہیں ۔ لڑوں اوس سے ہرگز گوارا نہیں
جہان دلمیں آئی وہان جائیے ۔ یہانسے اب اوٹھیے ہوا کھائیے
جو آوارہ ہر سمت پھرنے لگی ۔ بلاؤں کی لشکر میں گھرنے لگی
ہوا اوسکا گنگا پر اکدن گذر ۔ ہوئی ناگہاں پاؤں پانی میں تر
سُنا جبکہ گنگا نے تازہ سخن ۔ ہوئی صاف عورت سے یون نغمہ زن
جو بھیکم نتامہ تھا تیرا پسر ۔ گیا ملک ہستی سے اوسنے سفر
نہو جسکے باغ جہان میں ثمر ۔ وہ زن بید کی رو سے ہی ناپاک تر
لگی ایسا ارجن پہ زخم خدنگ ۔ کہ اوڑ جای لشکر کی چہرے کا رنگ
وہ عورت تھی گویا عدا اوسکا گھر ۔ یہی فکر تھی اوسکو شام و سحر
اسی آگ میں جل بجھی خاک تھی ۔ شب و روز اس بات کی تاک تھی
گری آگ میں شمع سی جل گئی ۔ وہ انگی کی مانند جب گل گئی
گیا ترکش پورا ارجن میں گھر ۔ کہ اس داستان کی ہی آگی خبر

ہوا اسپ اوس شہر سے جب روان ۔ عقب اوسکی تھا ارجن نوجوان

شگوفہ دوم دربیان چسپیدن اسپ بر سنگ

ہوا بیدرت کوہ پر جب گذر ۔ ملا اسپ نے جسم کو سنگ پر
بہت دلمیں حیران ارجن ہوا ۔ کوئی سحر و افسون ہے اوس سے چلا
مدد کا ہوا اوس سے یہ خواستگار ۔ تو راز نہان یون ہوا آشکار
وہ کہنے یہ عابد کی جلتی تھی ۔ طبیعت اسیوجہ سے تھی بھری
نجات اسکی اس صورت سنگ سے ۔ فقط آپ کے ہاتھ ملنے پہ ہے

نمایاں ہوئی تازہ شان خدا ۔ نہ ہرگز ہوا اسنگ سے وہ جدا
وہاں ایک عابد تھا صحرا نشین ۔ گیا اوسکے نزدیک یہ دل حزین
یہ عابد کی زوجہ ہی تہ نشین ۔ یہ جاندار ہی سنگ مردم نہیں
دعا کی زبون نے دکھایا یہ رنگ ۔ بنایا ہے انسان سے خالق نے سنگ
ملا ہاتھ ارجن نے جو سنگ پر ۔ خدا ساز آئی وہ عورت نظر

چسپیدہ ہونا سیام کرن اسپ کا پتھر مین



ہوا دور ارجن کا رنج و محن
چھٹا جسگھڑی سنگ سی اہلو
سُنا اوسنی جسوقت حال سمند
کیا اپنی قبضہ مین وہ ادہلوا
جدا ہر برادر کا ہی یہ حساب
شمار اونکی فیلونکا لکھی قلم
ارابہ سواران عالی وقار
پیادی جو تھی ساتھ بہر کمک
سوا اسکی اوس شہ کا تھا حکم تیز
بید سہنو تھا فرزند اس شاہ کا
پسر نی بھرا اوسکا جام مراد
جو صحبت سی اونکی یہ فارغ ہوا
[illegible]ئی آگ غصی کی شعلہ فگن

شگوفہ سوم دربیان رسیدن اسپ بشہر ہنس الدہج

روانہ ہوا شکل باد بہار
عقب اوسکی ہی ارجن ہوشمند
ہوا جنگ کی واسطی خود سوار
کہ ہفتاد سردار تھی ہمرکاب
ہزار و سپہ ستر کی افزون رقم
برابر تھا فیلون سی انکا شمار
شمار اونکی تعداد کا ہشت لک
لڑائی سی جس شخص نی کی گریز
نتھیہ لڑائی مین چلنے کا تھا
یہ سمجھا کہ پیدا کریگا فساد
تہادہ ہوگی پید انکی جانب چلا
وہ آتش کہ بھبتی لگا تن بدن

نلی اوس اقلیم با مین راہ
قدمبوسی کشن کا تھا خیال
برادر تھی اوس شاہ کی دس جبر
سنو حال ہر ایک سردار کا
ہر اک فیل انمین سی مست تھا
نبرد آزما لاکھ اسوار تھے
جوان او سمین ہر ایک تھا نیکنام
کہ جسکی سنینگی نہ فریاد گوش
ہوئی حیض سی اوسکی عورت جو پاک
ہوئی اوسکو خلوت نصیب رنگی رنگ
لیا شہ نی جب فوج کا جائزہ
دیا حکم جلدی سی لاؤ اوسے

روانہ ہوئی قرب شوہر وہ زن
وہانکا تھا ہنس الدہج اک بادشاہ
بھر آئی طبیعت ہوا دل نہال
شجاعت سی تھا دعوی ہمسرے
یہ تھا اسکے ہمراہ سامان جدا
بلندی مین کوہ گران پست تھا
کہین برق سی تیز رفتار تھے
رہا عمر بھر ایک عورتسی کام
اوسی دیگ مین تیل کی ڈالکا جوش
کیا شوق صحبت نی سینی کو چاک
کہ شہوت کا تھا گرم میدان جنگ
یہ فرزند اوس شہ کا حاضر نہ تھا
ابھی شکل میدان نی کھا او

مری حکم ناطق کو مانا نہین | وہ گیسو کی مانند اوبھا کہین | کری عذر جو کچھ وہ بیکار ہے | سزا دون سزا کا سزاوار ہے
سنا چاکر دون نی جو یہ حکم شاہ | گرفتار کرنی چلی روسیاہ | ملا ناگہان راہ مین وہ دلیر | کہ آتا تھا میدان مین مانند شیر
وہ محکوم تھی درپی جستجو | ہی مفت مین دشمن آبرو | گرفتار مجرم کیصورت کیا | شہ جنجبیر کو جو لا کے دیا
توقف کا پوچھا دلاور سے حال | کہا کچھ اشاری سے با انفعال | ادب نی مفصل نہ کہنے دیا | نہ کھل کے کہا پردہ رہنی دیا
دکھاتا ہی وہ اپنی قدرت کا کھیل | کہ اک دیگ مین جوش کھاتا تہا تیل | اٹھا کر جو اوسمین دیا اوسکو ڈال | نہ میلا ہوا جسم کا ایک بال

ڈال دینا سدھنوا کو گرم تیل کی کڑاہی مین



زبان دلاور پہ نام خدا | کہین برف سی سرد روغن ہوا | مقرر جو تھی اوسجگہ برہمن | اونہون نی کہا شاہ سی یہ سخن
ابھی جوش پر تیل آیا نہین | اسیوجہ اوسنی جلایا نہین | نہ جلنی کا اوسکی یہی ہی سبب | ہوئی مستعد امتحان پر وہ سب
وہ جلدی سی لڑ آئی اک ناز جیل | خدا نی کیا اونکو کیسا ذلیل | وہ روغن مین ہیتی دو پارہ ہوا | یہ حکم قضا کا اشارہ ہوا
ہوئی اوس سی مجروح وہ برہمن | کھلا اور لوگون پہ تب یہ سخن | کہ بیشک یہ فرزند ہی بےقصور | کدورت ہوئی دلسی ارجن کی دور
جو میدان مین آیا وہ شیر ژیان | قضا نی کہا الامان الامان | وہ لڑکا ہوا مستعد جنگ پر | بنا تیغ ارجن کا سینہ سپر
خدنگون کا باران برسنی لگا | بنا ابر نیسان برسنی لگا | وہان تہی جو سفاکیون پر اجل | تتونسی گئین صاف رہ مین نکل
جدھر دھر لیا اوسنی تلوار پر | کری ایک دو پر تو دو چار پر | کیسرنی کرن کی دکھائی ہنر | سپر کر دیا صاف سینہ جگر
گرایا مگر زخم نے تیر کے | ہوئی راستے بند تدبیر کے | ہوا پردمن کا بھی احوال غیر | میسر ہوئی باغ غفلت کی سیر

ہوا کرت برما پہ بھی وقت تنگ
کوئی کام آیا نہ جنگی ہنر
ارابی سی وہ بھی گرا سر کی بھل
دہل اوٹھا ہشت سی لشکر کا دل
کسی سی نہ کچھ بھی وہان بن پڑا
جو اوس نوجوان نی سنا یہ کلام
بنا اونکی صدقی سی تو نامدار
شجاعت تری سب بھلاتا ہون مین
وہ میدان مین نیچا دکھاؤن تجھے
یہ کہکر لگائی بیاپی خدنگ
گیا اوسنی ارجن پہ وہ تیر تنگ
جھکی تھی قضا طائر جان پر
اوسی وقت پہونچی مدد کو وہان
جو لڑکی نی دیکھا سریکیشن کو
یہ کہکر پھر ارجن سی بولا جوان
کرونگا قیامت یہان وہ بپا
وہین تیر دان سی لئی تین تیر
پسر نی یہی عہد و پیمان کیا
سریکیشن نی جب سنی یہ کلام
وہ ہمثل ہی اوسکا ثانی نہین
یہ ہوتا ہی ضبط آدمی کی نہین
قلم لکھی تو نکا احوال جنگ
کمان سی وہ ناوک روانہ کیا

نہ باقی رہا دل کو یارای جنگ
زمین پر گرا بنکے وہ بیخبر
گئے قوت و زور کو بل نکل
کوئی شہر کہین اور کوئی خجل
کہ تھا اوس لاور کا لوہا کڑا
کہا کیا شجاعت کا لیتا ہی نام
عجب کیا جو تجھسی ہوا ہی اشکال
ہنر کا تماشا دکھاتا ہون مین
کہین آفرین دیوتا سب مجھے
ہوئی رن مین ارجن سی آغاز جنگ
اوڑا اشکل سیماب چہرے کا رنگ
کوئی اور چارہ نہ آیا نظر
تصور سی گویا ہوئی وہ عیان
کہا ایسا ہی چاہیے کیون ہو
بھلا بچکے جاتا ہی مجھسی کہان
تماشے کو آئینگے سب دیوتا
کہا تیر کی خاموش ہوا ہی شریر
تری ماں کو ان کو لطف خدا
یہ فرمایا ارجن سی ہی نیک نام
یہ تحقیق ہی لن ترانی نہین
کہ ہم تم سی یہ کام ہوتا نہین
جو ارجن نی رکھا کمان سے خدنگ
مقابل کو جسدم نشانہ کیا

جو ایسا آکر مقابل ہوا
قلم کیا کرے حال سیا تک بیان
پسر نی کیا گرم میدان سر
کسیکو نہ آئی لڑائی کی تاب
جو ارجن نی دیکھین یہ چالاکیان
سریکیشن تیری بہلبان تھے
وہ ہمراہ تیری نہین ہین جو آج
رگونسی نکالونگا قوت کی بل
جو تیر افگنی پر ہی تجکو غرور
ہوئی دونون جانب سی وہ ضرب
ہنر تھی جو کچھ یاد بھولی ہا اون
سریکیشن جی کو کیا دل سی یاد
ہوئی کشن ارجن سی جسدم دو چار
جہان مین نہین تمسا بندہ نواز
جماؤنگا میدان مین وہ رنگ جنگ
سنے جبکہ ارجن نی حرف گزاف
خطا جو دم رزم یہ تیر کہاؤن
نہ کاٹون جو تیرونسی مین اسکا گھر
پڑا تیری عقل و خرد مین خلل
وہ مرد ایک عورت کا ہی آشنا
وہان جمع تھی اندر اور دیوتا
گو بردھن اوٹھانیکا تہا جو ثواب
نہایت تھا چالاک وہ نوجوان

بڑی تیز ایسی کہ بیدل ہوا
جو تھین یاد بھولین وہ چالاکیان
ہر اک پہلوان کا ہوا رنگ زرد
ہر اک شخص تھا صورت اضطرار
شجاعت کا اپنی ہوا مدح خوان
مہابھارت مین وہ نگہبان تھے
سر جنگ کرتا ہون تیرا علاج
کہ عش عش کریگی زبان اجل
کرونگا تری سر سی وہ آج دور
کہ روحونکو حاصل نہ تا حشر کسی کو ضرر
بنی صاف نقلی وہ تیر و کمان
نہایت اونہین اسمی تھا انحاد
دل و جان سی وہ نیر ہوا یہ نثار
نہ کسطرح واسطنگون کو ہو تو ناز
کہ ہوگی تری عقل کی عقل دنگ
غضب آگیا اوسکی چہری پہ صاف
تو آبا و اجداد دوزخ مین جائین
تو دوزخ کی جھیلون مصیبت کڑی
جو کہائی قسم تونی یون بے محل
کسی دوسری پر نہ راغب ہوا
تماشے کو آئی پروئی ہوا
دیا تیر کو کشن جی نی شتاب
ہنر مند زور آزما پہلوان

نہ غافل رہا اپنی تدبیر سے
سنو حال پھر بخشش کشن کا
نہ کاٹوں اگر تیر سے تیر کو
خدنگ اوسکا ناوک سے ٹکڑا ہو گیا
مدد کشن کو تھی جو مد نظر
یہ تدبیر مضبوط جب کر چکے
دیا تیر کو مینے وہ بھی ثواب
اوسی شکل ارجن نے کھائی قسم
پسر تھا حقیقت مین عالی نژاد
عذاب اوسکا گردن پہ میری رہے
گیا ایک ٹکڑا اسوئے آسمان
جو دونوں کی پیمان پوری ہوئے
اوٹھایا سر کشن نے جب وہ سر

گرایا اوسی کاٹ کر تیر سے
جو ارجن نے ناوک لیا دوسرا
یہ سوگند ہے وہ گنہ بھیم پہ ہو
زمین پر گرا پارہ پارہ ہوا
کیا نصب برہما کو سوفار پر
زبان مبارک سے گویا ہوئے
پسر نے دیا سنکے تازہ جواب
کرون تیسری تیر کو دو قلم
اوسیوقت کی یہ قسم اونے یاد
جو ناوک کو ناوک نہ ٹکڑے کرے
زمین پر گرا ایک ٹکڑا یہان
دلونکی سب ارمان پورے ہوئے
ہوئی اوس سے پیدا ضیائی قمر

جو دیکھا یہ حیرت فزا ماجرا
زمین سب جو بخشی دیا وہ ثواب
جو ہو قربت زن سے استنا کی
جو ارجن کی خالی گئی دونون وار
قضا کو ملا اوسکے وسطین گھر
مجھے جو کہ اوتارین رام کے
اب ارجن سے اسوقت ارشاد ہو
جو راہ عدم کا نہ ہوون ہمنون
جو وصف مہادیو سے منہ چھپائے
کمان سے ہوا تیر ارجن رہا
کہ ناگاہ وہ آسمانی بلا
ڈہلکتا ہوا شکل غلطان گہر
در آئی دہن مین سر کیشن کے

ہوئی سخت حیران سب لوگ
پسر نے کہا کشن سے اپنے جناب
یہ کہکر کمان کو جو دی جا سنی
لیا تیسری تیر کو ایکبار
مسلط ہوئی آپ پیکان پر
پدر کی اطاعت سے رتبے ملے
کہ تازہ کرے مجھسے پھر عہد کو
تو گردن پہ مردیوتا کا ہو خون
بنارس مین جا کر نہ گنگا نہائے
دلاور نے اوسکو دو پارہ کیا
گری سر سے نوجوانکا جدا
سری کشن کی پاس آیا وہ سر
جو گذرا ہے سر پر قلم وہ کہے

اوٹھا لینا سر سدہنوا کو سری کشن کا ہاتھ مین اور پیدا ہونا روشنی کا اوس سے اور در آنا دہان مبارک سر کیشن مین



مقابل کی لشکر مین جتنا تھا وہ ہوئی فوج دہشت سی زیر و زبر
وہ رونی لگا شمع سان زار زار گریبان و دامن کیا تار تار
ہر اک چشم پر جوش آبی نثار قطرہ رشک فوارہ آبدار
دلاور کا تھا سرت بھائی بڑا لڑائی مین بی شبہہ لوہا گرا
دم تیغ مارا گیا نوجوان ملیگا تماشے کو باغ جنان
کہا شہ نی مین غمسی روتا نہین پسر پر مین یہ جان کھوتا نہین
سرکشن نی سر جو پھینکا یہان قصور اوسکا ہوتا نہین کچھ عیان
سرکشن نی وہ سر نوجوان روانہ کیا جانب آسمان
بیان اب کرون حال سرت دلیر وہ تھا گونجتا ہر طرف مثل شیر
جو تھا پردمن سے وہ جویای جنگ نظر آیا میدان مین مقتل کا رنگ
مگر اوسکو ارجن کی تھی جستجو تجسس تھا میدان مین چار سو
کیی قلزم خون زمین پر روان مقابل ہوا ارجن نوجوان
صفت تیر ارجن کی کیا ہو رقم ارابہ عدو کا ہوا جب قلم
وہ بیرق پہ ارجن کے تھی جلوہ گر بڑھائی دم اپنی وہان اسقدر
رہا کر دیا کشن نی قید سے چھٹا صید شاہین کے صید سے
کیا کچھ نہ احسان کا دلمین پاس گیا تیر سان جلد ارجن کے پاس
زبان پر یہ لایا کہ ای پہلوان بتا اس ارابی کو پھینکون کہان
گیا ہستناپور کی سمت جا کے بیابان کا یا تماشا دکھائے
کہا اوسکی لوگونسی ارجن نی تب امان دی ہی اسی مینی لیجا کو آب
خلاصہ وہ لشکر مین جب آ گیا گئی بیہوشی کچھ افاقہ ہوا
چھپا لاک تھا ارجن نامدار کیا کار تازہ دم کارزار
لیا دست چپ مین گرز گران مٹایا ہزارونکا نام و نشان
شجاعت کا اوسکی ہوش سے تھا کیے چور اوسنی ارابی ہزار

شہنشاہ ہنس الدھج نامدار ہوا اس غم نو سی سینہ فگار
جو دامن پہ آئی گریبان کی چاک ملی چاک سی جوڑ دامانکی چاک
وہ آنکھین تھین تجر اشک تھین بنی چادر آب ہر آستین
کہا بادشاہ سے کہ میری پدر لٹاؤ نہ اشکونکی غم سی گہر
عوض اپنی بھائی کا لیتا ہمین جواب اسکا ارجن کو دیتا ہمین
مرا سینہ اس غمسی ہی چاک چاک اوڑاتا ہون اسوجہ سے یہ خاک
اوٹھا کر زمین سے شہنشہ نی سر دہرا جاکی جو زانوی کشن پر
وہ سر سبکی نظرون سے پنہان ہوا چھپا اسطرح طایر جان ہوا
شجاعت مین یکتا تھا یہ بی نظیر بہت خوب معلوم تھی علم تیر
وہ دونون جمع دست و گریبان ہوئے گل زخم کی چاک داماں کے ہو
جو ڈس کوس تھا موج زن بحر فوج در آیا یہ مانند شمشیر موج
ہوئین الغرض ناوک انداز یان ہدف تیر حیرت کا تھا آسمان
وہ گھوڑا زمین پر کہا الامان نچھوڑی ہنومان نی اوسکی جان
کہ اوس نوجوان کو کیا اوسنی بند جو لایا وہ پیش سرکشن چند
مقید کو جسدم رہائی ملی قضا نی یہ پروانگی اوسکو دی
ارابہ لیا ہاتھ مین شکل گل یہ چاہا کری شمع دشمن کو گل
اشارہ ہو پھینکون سر کوہ پر کہ دریا مین ڈالون بشکل گہر
کہ ناگاہ ارجن نی مارا جو تیر ہوا صاف بیہوش یہ بی نظیر
جو خنجر کو سینی پہ اوسکی دہرون شجاعت کا ہرگز نہ پھر دم بھرون
قضا اوسکو پھر لائی میدان مین کیا قتل لاکھونکو اک آن مین
ہوا دست راست اوسکا تن سی جدا مگر وہ دلاور جوان مرد تھا
کرون پہلوانونکا مین کیا شمار کیی قتل میدان مین ہاتھی ہزار
پھر ارجن نی اوسپر جو مارا خدنگ اوڑا دوش سی دست چپ جنگ جو

سنا جبکہ بیدست یہ نوجوان
یہ کہکر چلا اسوی ارجن شیر بر
کیی تیر سی پانون اوسکی جدا
شجاعت تھی ہیبت و پاکی عیان
شجاعت تھی بیقدر اسکی حضور
پر اک اسجگہ سی ہی نزدیک تر
گرڑ نی جو گنگا مین پھینکا وہ سر
ہوا اس سی آگاہ وہ شہریار
ہوئی صورت صلح جب آشکار
جو گھوڑا ہوا پھر وہانسی روان
درآیا وہ اک حوض مین اکبار
وہ صورت گئی شیر نر بنگیا

ہوا اٹھ کہ کی ارجن سی یون تیز بان
کمانسی روانہ ہو جسطرح تیر
وہ زانو نکی بھل او سطرف کو چلا
وہ دہشت کہ لرزان تہا سر پہلوان
ارابہ عدو کا کیا آگی پہ چور
وہان جا کی تم پھینک آؤ یہ سر
روانہ ہوا ایکی تندی ادھر
ہوا کشن سی صلح کا خواستگار
لگا ہاتہ ارجن کی وہ راہوار

کہو کون ہوتا ہی اب سد راہ
جو ارجن نی دیکھا کہ آتا ہی وہ
حوالہ کیی تیر ارجن نی پھر
دہنکتا ہوا گیند کیطرح سر
لیا کشن نی سر کو اوسکی وہ اٹھا
مہادیوجی نی سنی یہ خبر
مہادیوجی کو جو وہ سر ملا
تمنای پابوس حاصل ہوئی
ہوا جب وہ دروازہ جنگ بند

کوئی دم مین کرتا ہون شکل تباہ
بلا کوئی ہمراہ لاتا ہے وہ
زمین پر گرا تن سی اکبار سر
فدا کیون نہو اسپہ غلطان گہر
گرڑ کو حوالے کیا یہ کہا
کہا بیل سے اپنے لا جلد تر
وہین اپنی بالیمین دی اوسکو جا
سپہ دونون طرفونکی اکدل ہوئی
گئے ہستناپور کو کشن چند
سنین دلسی مشتاق یہ داستان
گرا دوسری حوض مین ناگہان
وہ اس فکر مین جان کھونی لگا

شگوفہ چہارم دربیان مادیان شدن اسپ و باز بصورت شیر نر

ہوی صورت مادیان آشکار
دل ارجن کا حیرت کا گھر بنگیا

جو آگی ہوا اوسجگہ سی روان
جناب خدا مین وہ رونی لگا

بنجانا اسپ سیام کرن کا صورت شیر



سر عجز سے خاک منہ پر ملی
جو شبدیز آگی ہوا پھر روان

دعا کی جو دلکو ہوئی بیکلی

ہوئی صورت شیر ناگاہ دور

کیا شکل اصلی نی اوسکی ظہور
نظر آیا ارجن کو شہر زنان

شگوفہ پنجم دربیان رسیدن اسپ بشہر کہ دران ہمہ زنان بود

سوا عورتوں کی نہ تھا ایک مرد / لڑی کس طرح اوس سی کوئی نبرد
وہان بادشاہی تھی جو میلا نام / وہ کرتی تھی اقلیم کا انتظام
کیا اپنی قابو مین اس سیپ کو / کہا فوج سی جلد تیار ہو
ہوئی جنگ کو فیل پر خود سوار / شجاعت دلیری پر اوسکی نثار
چلی سوی میدان جو وہ طرحدار / سوار اوسکی ہمراہ بھی بیشمار
ادہر عورتین تھین نہ تھا کوئی مرد / ادھر پہلوانونکی چہری تھی زرد
جو ارجن سی آکر ہوئی روبرو / زبانپر تھی پہلی یہی گفتگو
وہ ای تیغ مرنا ہے بیفائدہ / مزا ہی پیالہ چلی وصل کا
کہ حاصل ہو کچھ لذت زندگی / اسی بات مین خیر ہی جان کی
دیا اوسکو ارجن نی ایسا جواب / کہ بیشک ہی تو غیرت آفتاب
مگر یہ ہوا ہی سخن گوشزد / دکھائی ہی صحبت تری روز بد
رہا تیری نزدیک جو نوجوان / وہ پچیس ۲۵ دن کا ہوا میہمان
سوا اسکی چلتی نہین زندگی / بھلا مجکو دوبھر ہی کیا اپنا جی
کہی اوسنی ارجن سی پھر یہ کلام / کہ آخر کو تیرا کرونگی مین کام
اگر ایک ہو آسمان و زمین / مری ہاتھ سی جان بچتی نہین
تری سر پہ اس دم چڑھی ہی قضا / چکھاتی ہون تلوار کا ہی مزا
بچی اب تو ہی اس گھڑی جان پر / خوشی مین وہ ہی روز ہوگی بسر
وہ ارجن نہایت ہی چالاک تھا / لڑائی مین ہر طرح بیباک تھا
وہ سمجھا کہ اب حرف ہی جان پر / مگر تیر کا کچھ دکھاؤں ہنر
سمجھکر یہ دلمین لگائی خدنگ / سمان بند کیا جنگ کا وقت جنگ
فن تیر مین وہ بھی تھی بی نظیر / شکستہ کیا اوسکا ہر ایک تیر
نہ پہونچا قریب اسکی کوئی خدنگ / ہوئی عقل ارجن کی اکبار دنگ
کہ ناگاہ آئی اک آہ عجیب / کھلا اوسپہ یون پردۂ راز غیب
اسی وعدۂ عقد سی دی فریب / دکھائیگی ورنہ فراز و نشیب
کریگی یہ دانتوں کو کھٹا ضرور / کہ ہو زندگی تلخ اوسکی حضور
جب اس نوجوان نی سنی یہ صدا / کہا مین فدا تجھپہ اے مہ لقا
مجھی تیری صحبت سی کیا ہی گریز / نہین مجھکو منظور ہرگز ستیز
مگر جگت کی قرب ایام ہین / تعلق مرا اوسکی سب کام ہین
یہین کرتا ہوں عہد بعد از فراغ / مٹاؤنگا دلسی فرقت کا داغ
مرا ہستناپور مین ہی مکان / خوشی دلسی تشریف لانا وہان
وہ سمجھی کہ ہوگا یہ مطلب حصول / کیا عہد ارجن کو دلسی قبول
دیا لا کی ارجن کو وہ راہوار / ہوئی صاف موقوف سب کارزار
اوٹھائی وہانسی جو اوسنی قدم / ہرن کا فدا اوسکی قد منو پرم

شگوفہ ششم دربیان رسیدن اسپ بشہر دیوان

ولایت مین دیونکی پہونچی سمند / وہانکی بھی راجہ کو آیا پسند
طلسمات کا کارخانہ وہان / عجب رنگ کا نخل ہر بوستان
جو وہ نخل پھلتی تھی وقت سحر / تو ہوتا تھا پیدا ہر اک جانور
بیان کس سی ہوں شان جلیل / ثمر کی جگہ آدمی سب فیل
بیٹھا جگی تھی طلسمات سب / قلم لکھی احوال دیونکا اب
جو دیونکا فرمانروا تھا وہان / عداوت تھی ارجن سی فیلتن پہلوان
کہ مارا تھا اک دیو کو بھیم نے / عدو جان کا تھا یہ اوس وقت سے
اس اقلیم مین تھا جو دیونکا شعور / ہوئی جنگ کو جمع سب ۳۳ کرور
لڑائی کی میدان نی پایا قرار / مقابل ہوا ارجن نامدار
اودھر لشکر دیو کا تھا ہجوم / ادھر فوج ارجن کی میدان مین دھوم
مگر وہ بھی دیونکی نظر / پڑی ناگہاں مشکل ہنومنت پیر
کہا کچھ چلیگا نہ اس سی فسون / کیا اسنی [illegible]

یہ سنکر کہا دوسری نی کہ ہان
ہوئی الغرض ایک جنگ عظیم
فراموش سب یاد علم و ہنر
وہان ایک عابد لب نہر تہا
کیا علم جو سحر باطل کا باد
پریشان اوس فوج کا دل ہوا
کیا اسم اعظم نی باطل فسون
جلائی جو ارجن نی دیو کی کمر
جو گہوڑا روان اوسکی سی ہوا
وہ آیا تہا صحرا مین بہر شکار
بیر باہن ارجن کا فرزند تہا
تنک اوس سوار یکا کیا بند و تہم
کہا نور دیدہ ہون مین آپکا
خطا مجہ گنہگار کی ہو معاف
پسر نی جو قدمون پہ سر رکہدیا
پسر نی پدر سی کہا ای جناب
مجہی باپکا پاس منظور تہا
ڈرا جنگ سی تو جو آیا یہان
پسر نی سنا جب پدر کا سخن
مجہی مان کی دشنام دی آپنی
یہ دشنام دینا کچہ اچہا نہین
پلاؤن شراب قضا کا و جام
ہوا یہ مستعد ہو گیا جنگ پر

جو ہین چو گرد ہی مری جہانیان
کہ ارجن کی تہی جان کو جس سے بیم
کوئی دیو چڑہتا نہ تہا داور نر
مدد کا جو خواہان اوس سی ہوا
تو مید انمین آیا وہ عالی تبار
ہر اک دیو کا سحر باطل ہوا
روان صاف میدانمین نہر خون

کرون اوس سی مین سعی تو جوکو
اوٹہائی تہی دیوون وہ تیغ شعبدے
وہ تیر افگنی بہی نہ کچہ آئی کام
رکہیشر نی تازہ سکہائی ہنر
دکہانی لگا اپنی سفا کیان
ہوا لشکر دیو زیر و زبر
یہ ارجن ہیچ دیو و نپہ غالب ہوا

شگوفہ ہفتم رسیدن ارجن بشہر منی پور کہ بیر باہن پسر ارجن آن ...

زمین پر چلا وہ برنگ صبا
نظر پیر چڑہا جگ کا راہوار
کیا شہر کو خوب آراستہ
تجمل شکوہ اور جاہ و حشم
کہ مد نظر پاس ہی باپ کا
نہین باپ سی مجکو بامید مصاف
تو ارجن نی اکبار غصہ کیا
کیا مجہپہ کیون آپ نی یہ عتاب
وگرنہ یہ ملنا بہت دور تہا
رہی ہوگی بقال سی تیری مان
ہوا جلکی خاکستر اوسکا بدن
پسر پر عنایت یہ کی آپنے
کہ اشراف جہگ مارتی ہین کہین
کری اوٹہکی پیر مغان ہی سلام
کیا لشکر آراستہ سر بسر

ہوا شہر مین نور مین جب گذر
ہوا اوسکو لوح جبین سی عیان
ہوا باد رفتار پر جو سوار
قریب پدر آیا انس شان سے
جو سینے کیا قید یہ راہوار
قدم پر یہ قربان ہی جان و مال
سر پا سی ٹہکرا دیا اوسکا
ہوئی مجکو نسی مجہسی ایسی خطا
وہ بولا نہین تو ہمارا پسر
بلا شک تری اصل مین فرق ہے
یہ سنکر پسر اصلح سی نوجوان
جکہاتا ہون گالی کا تمکو مزا
جہٹہی ہی جو سر مین شراب غرور
سمجہتا ہون ابتدر کی فوج کو ہیچ
ہوئی دم مین انجاہ وہ فوج گران

ملادون ابہی خاک مین اوج کو
کہ ارجن کی چہوٹی ہوئی شوخ تہی
ہراسان ہوا اوسکا لشکر تمام
کہ باطل کری سحر کو سر بسر
ہوئی صاف آثار محشر عیان
کئی زخم ناوک نی چہلنی جگر
ملا اسپ حاصل وہ مطلب ہوا
ہوا دور اوس شہر سی دکھا شہر
بیر باہن اوس ملک کا تاجور
کہ ہمراہ ہے ارجن پہلوان
لیا اپنی ہمراہ وہ راہوار
محبت سی الفت سی ارمان سے
تو اس جرم سی ہون بہت شرمسار
کہ پہلی سی ظاہر نہ تہا مجکو حال
ہوا خاک آلودہ روئی پسر
عوض مین عنایت ہوئی ہے یہ
کہ ہی چہتریونکا لڑنا ہنر
طبیعت اپنی وجہ سی ہر طرح
کہا تہا مادر نہ مین اپنی بات
رہی جو بہت یاد دونون وہ دم
وہ کرتا ہون کس طرح سی آج دم
مجہی یاد چہوٹی کی ہین دا او
بمشکل اجل تہا اگر پہلو ...

کرونگی صفت کیا فوجکی مین بیان
صفت جنگ کی ایک سے ہو بیان
کیا تھا بجز کشش مین اونکی مقام
اوسی تیر نی صاف میدان کیا
دلاور جو ارجن کی ہمراہ تھے
رہا پردمن کام آیا وہان
دلاور جو باقی تھی کشتہ ہوئے
کھلے بر بدن پر وہ زخمونکی ہار

ہوئین ہر دو جانب صف آرائیان
بیان اس خلاصی مین دشوار تھے
ہوا اوس سی ارجن کا افسوس کام
کہ ہنس الدھج اوسوقت کشتہ ہوا
عدم کو روان بر سر راہ تھے
گرا خاک پر زخم کھایا وہان
رہے جو وہ زخمون سی خستہ ہوئے
گلستان کی میدان مین تھی بہار

ہوا رن کی میدان مین آغاز جنگ
وہ جوالا جو جیلکی بنی تھی خدنگ
جدا سر ہوا جسم مجروح سے
ہوئی بر کھہ کیت والسیال قتل
بنی تھی جوانون کی وہ جانبر
ہوئی رائگان سبکی جنگی ہنر
زمین پر ہوا جو خون موج زن
کیا مختصر طول مضمون کو

مہیا تھا دو نو طرف ساز جنگ
وہ شمع عداوت پہ شکل پتنگ
قفس تنہا تھی طائر روح سی
ہوئی اور بھی فوج پامال قتل
نہ تھی ایک کی دوسری کو خبر
ہر اک پہلوانکی بنی جان پر
ملا خاک و خون مین اک ہلچلین
جو ہی اصل مطلب وہی اب سنو

جدا ہونا سر ارجن کا ببرباہن فرزند کی ہاتہ سے



ہوا غیر مہبات حال سپاہ
ظفریاب آیا پسر اپنی گھر
جو کچھ دیر مین وہ ہوئی ہوشیار
پسر سی کہا اے سعادت شعار

پریشان ہراسان بحال تباہ
پڑی روی مادر پہ جسدم نظر
طبیعت تھی بیکل سی بھی بیقرار
کیا باپ پہ اپنی کیا خوب وار

پڑا تفرقہ جب ادھر فوج پہ
یہ دیکھا کہ ہی عالم بیہوشی
وہ رونی لگی ابر نیسان کیطرح
جو داغ الم اپنی مان کو دیا

لگی فتح کی شادیانی ادھر
وہ غم جسسے ہونٹھونپہ آیا تھا جی
برستی تھی مژگان باران کیطرح
بلا شبہہ کار نمایان کیا

مناسب یہی تہا سعادت یہ تہے
ہم آغوش بی شوہری سی کیا
پدر کو کیا خوش ہوئی بال بچی شاد
طبیعت مین کیا کیا کدورت تہے
وہ بولی جواہر ہی باسک کی پاس
تو زندہ ہو وہ ارجن نیکنام
یہ باسک سی لینے جواہر گیا
جواہر نہ باسک کو دینی دیا
کہا مین مٹا دونگا سانپونکا راج
دلاور تھا قعر زمین مین گیا
ہوا یہ پسر اوسپہ جب فتحیاب
کہ تھا دہر نیز اشت ایک سانپونمین سب سی شتاب
کہا اپنی پچّو نسی اوس سانپ نے
ببرباہن اس غم مین آہین بھرے
ظفریاب آیا جو وہ نوجوان
الولی و چترانگد رانیان
قیامت کا سامان مہیا ہوان
سری کشن سی صبح ہوتی کہا
اس آغاز کا یہ ہی انجام ہای
زن و مرد تھی اور ہمراہ چار
سر لاش یہ تھی جو وہ نوحہ گر
یہ جبنو دہی کتنی ہی یہ دلوکی
گرا پہلی قدمونپہ وہ کشن کے

ادا کی جو تونی مروت یہ تہے
جوانی مین یہ داغ تازہ دیا
نہ بھولیگی یہ عمر بھر غم کی یاد
کوئی چارہ سازی کی صورت نہ تہے
بھری اوسمین ہین فائدی بیقیاس
سوا اوسکی جی اوٹھی لشکر تمام
وہ دینی پہ بھی دلسی راضی ہوا
وہان سی جو ناکام افعی پھرا
مدد کی نہین ہی مجھی احتیاج
چڑھی تھی جو سانپونکی سر پر قضا
جواہر کو لیکر پھر آیا شتاب
وہ غصہ کہ اوٹھا بدن اوسکا کانپ
نہ دی اسگھڑی وقت کو ہاتہ سے
جواہر کو حسرت سی دیکھا کیے
سرونکا نہ میدانمین پایا نشان
ہوئین غمسی شوہر کی گریہ کنان
کہ آہونکا پہونچا فلک پر دھوان
کہ یہ خواب دیکھا ہی شب کو برا
مین جاتا ہون صبح جبھی ہی بر ایک
قلم پھیر کریگا یہ اسم آشکار
یہ دی نیم جانونی اونکو خبر
چہارم بتائی نشان بھیم کی
کیا جلد آگاہ اوس حال سے

اسیکو تو پیدا کیا تھا تجھے
کیا مان پہ کیا خوب احسان آج
یہ سنکر وہ فرزند حیران ہوا
الولی تھا اک دخت باسک کا نام
اوسی آبجوان پہونچتا نہین
یہان ایک افعی بھی تھا تیز گام
مگر اور جو سانپ تھی نامدار
یہ سنکر وہ فرزند عالی تبار
جواہر کیا اوسنی مجھسے دریغ
بہت غرق بحر خفا مین ہوے
وہ باسک بھی افعی کی ہمرہ اٹہا
جواہر کی ملنی سی تہا دلمین خار
اگر بر کہ کیت اور ارجن کا سر
خلاصہ وہ بچّی بحکم پدر
گرا لاش ارجن پہ بیہوش وہ
سر لاش بیسر پا تہا شور
قلم حال کنتی کا لکہی شتاب
یہ احوال تہا اونپہ سب آشکار
یہ کہکر ہوئی وہ گزر پر سوار
جو پہونچی وہان جا کی آگ انمین
کہ یہ کشن جی رونق افروز ہین
وہ فرزند ارجن تہا جو نیم جان
کہا مین گنہگار ہون سر بسر

کہ تشکیل شب غم دکھائی ہے مجھے
نکالا جو تھا دلمین ارمان آج
وہ بالون کی صورت پریشان ہوا
اوسی گھر مین رکھتی تھی اپنا مقام
جو آجای وہ ہاتہ اسدم کہین
کہ مشہور تھا پنڈریک اوسکا نام
نہ سوچی وہ آغاز و انجام کار
ہوا جنگ کیواسطے خود سوار
پلاؤنگا سانپونکو مین آب تیغ
بہت زخم کاری کھا کر ہوئے
سنو اور اب تازہ اک سانحا
کہ مانع تھا باسک سی وہ بار بار
چورالا جو میدانسی ہی خبر تیرے
چورالی گئی صاف دونونکی سر
وہ غم جبسی تہا خود فراموش وہ
سرونکو چورالیگیا کوئی چور
اوسی شب کو دیکھا پریشان خواب
کہا سچ ہی دیکھا ہی جو حال زار
ہوا پر روان مثل باد بہار
ملی لاش ارجن کی میدانمین
مددگار ارجن ہین وسو رہین
ہوا انکی دیدار سی شادمان
جدا کیجیے جگر سے آج سر

کسیطرح سی ہو دفع گناہ
عنایت کی فرمائی اب نگاہ
قدم کون اس رستی مین دھرے
جو ارجن کا سرگھر سی پہیرا کرے
سُنو اونکی بندہ نوازیکا حال
یہ ہی اپنی والسنگونکا خیال
اگر مین نی روئی زن غیر کو
خیانت کی نظرونسی دیکہا بھی ہو
سو اسکی اوسوقت یہ بھی کہا
بدنسی ہو جورونکی بھی سر جدا
لیا اوس جواہر سی باسک نی کام
ہوا دم مین زندہ وہ لشکر تمام

ہوئی لوگ سب آگی جب اکٹھی
تو باسک نی بولی کشن جی تھی
سوا آپکی کوئی ایسا نہین
کہ ہین حکم مین آسمان و زمین
زبان مبارک پہ تھی یہ سخن
تصدق ہوئی جسپہ دُرِّ عدن
تو صدقی سی اس استی کی وہ سر
گرین خود بخود آکی پیش نظر
ابھی یہ سخن تہا لب کشن پر
گری آکی پیش نظر دونون سر
ہری تہی جو زخمین وہ دونون کے
ملی سر جواہر سی زندہ ہوئے

زندہ ہونا ارجن کا پسر سمیت سری کشن کی بدولت تمام لشکر کے ساتھ



سری کشن کا تہا یہ فضل و کرم
ہوئی دور اون غم سبید و غم
کبھی رزم کہ سی وہ بزم عزا
ہر اک مردہ قدرت سی زندہ ہوا
پدر نی پسر کو بغل مین لیا
بیان شجاعت زبانسی کیا
ہوئی برطرف فوج رنج و الم
ہوا ہو ارجن پسر کا بھی غم
سری کشن جو تھی بدل مہربان
ملایا پسر سی پدر کو وہان
ہوئی دور سبکی دلونکی غبار
پسر نے دیا باپ کو راہوار
ہوا اسپ من بہو سی جب روان
تو پہونچا رتن پور مین ناگہان

شگوفہ ہشتم دربیان رسیدن اسپ بشہر سورالدیج

وہانکا تہا سورالدیج اک بادشاہ
فزون حد سی اوسکا خزانہ سپاہ
کیا اوسنی تہا جنگ کا انتظام
روان اسپ تہا ہر طرف بی لگام

عقب اوسکی ماموروفوج گران
بہت ہمرکاب اوسکی تہی پہلوان
دلاور تہا تمرالدہج اوسکا پسر
وہ تہا اسپ کے ساتہ سینہ سپر

جو آگی ہوئی دونون جمع یکہان
نمایان ہوئی صورت کارزار
لڑی خوب اسمین دونون سمند
پسر نی کیا اسپ ارجن پسند

سرکیشن و ارجن جو پہونچی وہان
ہوئی دونون فوجونکی آگی نشان
وہان سات دن تک لڑائی رہی
گئی چہوٹ اون پہلوانونکی جی

ہوا اوس سی آگاہ وہ شہریار
کہ فرزند ہی دریئی کارزار
ہوئی آتش غصہ و شعلہ زن
بنایا اسیر کو غریب الوطن

لڑائی لڑائی مین ناحق یہ جان
سرکیشن و ارجن کا آیا وہیان
لڑائی مین جب تفرقہ پڑگیا
زمین پر نشان فتح کا گڑ گیا

برہمن کیصورت سرکیشن چند
پرستش کی قابل وہ عالم پسند
ہوئی جگ مین جاکی رونق فزا
مطیع برہمن تہا وہ بادشا

گئی بر کہ کیت اور ارجن بہی ساتہ
کہ آئی کسیطرح سی اسپ ہاتہ
وہ راجہ تہا دونونسی نا آشنا
برہمن کی تعظیم لایا بجا

کہا آپ تشریف لائی یہان
بدل ہون برہمن کا مین قدردان
بجالاؤن جو کچہ کہ ارشاد ہو
ہی کوئی خدمت تو جی شاد ہو

برہمن نی شستہ سی کہا یہ سخن
مرا دہرم کی شہر مین ہی وطن
جو شادی پسر کی تہی مدنظر
اوسی لیکیا ہی یہان شیر نر

کیا کچہ نہ زاری فغان نی اثر
مگر اوسکی اس بات پر ہی نظر
اگر اپنی لڑکی کا شاہ زمن
عنایت کرو ہی مجہکو آدہا بدن

تو بچتی ہی جان اسپر بیگمان
وگرنہ یہ زاری ہی سب رایگان
وہ فرمانروا تہا برہمن پرست
کہا اسکا کرتا ہون مین بندوبست

تردد کا اصلا نہین ہی مقام
بھلا کون ستا ہی یہ دشوار کام
وہ راجہ نہا دہو کی فارغ ہوا
دیا حکم نجار ہون ایک جا

دو پارہ کرین میرا یہ جسم زار
برہمن کا خوش ہو دل بیقرار
جو رانی نی دیکہا یہ احوال زار
کہا نصف تن میرا تجہہ پر نثار

برہمن کو دو میر آدہا بدن
بلاشک یہ آدہا ہی تیرا بدن
پسر شاہ کا تہا سعادت شعار
کہا یہ پسر نی پدر پر نثار

برہمن تو میرا طلبگار ہے
تجہے کس لیے اسمین انکار ہے
برہمن جو تہا دریئی امتحان
ہوا پہر وہ راجہ سی یون ترزبان

ترا لحم آئیگا اسکو پسند
کہا شاہ نی تین نہین اسمین بند
جو محکوم تہی شہ کی فرزند و زن
ہوئی مستعد با دل و جان و تن

جو آرہ کو رکہا سر شاہ پر
لگے کہینچنے اوسکو وہ بیخطر
گرا دیدۂ شاہ سی ایک اشک
کہ تہا دلمین انکو بہی جس سی شک

ارہ چلنا سر مورالدہج پر فرزند و زن کے ہاتہ سے اور آنا سری کشن کا بصورت برہمن



کہا اوس برہمن نے ای شہریار
خوشی سے جو دیتی تو منظور تھا
جو اک آنکھ نے اسکی رو دیا
سنا برہمن نے جو رنگین سخن
کہا شہ سے ای بادشاہ جہان
سرِ کشن آئی جو شہ کو نظر
کیمی پیشکش دونون وہان ہوا
روان پھر ہوئی دونون وہ راہ
وہان سارست نام اک ملک تھا
گرفتار گھوڑی کو اوسنے کیا
قضا نام سی جم کی مشہور ہے
کہ جس جنگ مین تیغ و قضا عدو
ہنر اوسکو بھی جنگ کی یاد تھے
کسیطرح ارجن سی وہ کم نہ تھا
وہ زیر و زبر اوسنی لشکر کیا
جو تعریف اپنی سنی شاہ نے
کہا آپکی لطف کا ہون غلام
ہوئی دونون گھوڑی ہاتھی آن
گئی تیر دریا کو وہ راہوار
نہ پایا پھر ارجن نی مطلق نشان
وہان آگی نارد ہوئی آشکار
پسر اوس سے پیدا ہوا چندرہاس
بیان مین کیا جسکا نام و نشان

نہین السی ایسا کا مین ہو جو ستمگار
یہ کہکر برہمن روانہ ہوا
سبب اسکا کچھ رنج دلسی تھا
ہوا گل کی مانند وہ خندہ زن
فقط مجھکو منظور تھا امتحان
وہ مسند سی اوٹھکر گرا پاؤن پر
بہت خوش ہوا ارجن نامدار

ابھی اسکا لینا نہین ہی روا
سنا برہمن کا جو شہ نی کلام
یہی غم ہی اسکو کہ آدھا بدن
جو صورت تھی پہلی ہویدا ہوئی
سنا تھا جو کچھ اوس سے دیکھا فزون
سمجھتا تھا اپنا بڑا افتخار
پسر کو بھی ہمراہ ارجن کیا

شگوفہ نہم دربیان رسیدن اسپ بملک بیر برما کہ جم داماد او بود

وہان بیر برما تھا فرمانروا
عبث مفت مین مول جھگڑا لیا
یہ ظالم نہایت ہی مغرور ہے
خدا ہی بچائی وہان آبرو
ہزارون طبیعت سی ایجاد تھے
اوسی جان جانیکا بھی غم نہ تھا
کہ ارجن کا کچھ پیش جاتا نہ تھا
شجاعت یہ کی شاہ جمجاہ نے
قدمبوس کی آرزو بھی مدام

فزون حد سی لکھتا تھا فوج و سپاہ
پری چہرہ لڑکی تھی اوس شاہ کی
مددگار راجہ ہوئی یہ قضا
جو فرمانروا تھا وہ شاہ دلیر
شجاعت مین بے مثل تھا لاجواب
لڑائی کا گرمی پہ بازار جنگ
دلاور چوراتی تھی لڑنی سی جان
گرا آکی وہ کشن کی پاؤن پر
کیمی پیشکش مال و اسباب و زر

شگوفہ دہم دربیان رسیدن اسپ بشہر کونول

سمندر سی باٹ اوسکا ہمکنار تھا
زمین کھا گئی اونکو یا آسمان
بیان یون کیا قصہ راہو نے
مقیمہ مین گھوڑی ہان و کی پا
عقصہ ... سنا و نمین اک ... استان

رہا فوجکو عین شوق عبور
تھکے پاؤن ارجن کی حیران ہو
کونل نام اک ملک آباد تھا
چلیگانہ اوس سو تمہارا فسون
کونل ملک کا القرض پادشاہ

کہ دینی ہین جسکی تجھی غم ہوا
کہا رنج و غم کا نہین ہی مقام
نہ آیا پسند دلِ برہمن
سراپا مین وہ شان پیدا ہوئی
سخاوت مین بی شبہہ پایا فزون
جواہر گہر بھی کیی سب نثار
سرِ کشن نی عفو کی تھی خطا
وہ سرعت کہ قدمو پہ بجلی نثار
پسند آئی اوسکو لڑائی کی راہ
رقم ہی کہ وہ جم سی منسوب تھی
قلم حال کیا لکھی اوس رزم کا
وہان گو نجمتا تھا وہ مانند شیر
کہ زہرہ نہ تھا دیو ونکا بھی آب
جمائی تھا ارجن سی میدان جنگ
سرِ کشن راجہ کی تھی مدح خوان
گئی جنگ قصہ ہوا مختصر
عقیق اور یاقوت و لعل و گہر
ملا راہ مین ایک دریا روان
وہ شدید پر پہونچی بہت جا کی دور
نہایت ہی خاطر پریشان ہوا
وہان نام میدہادی تھا بادشاہ
شجاعت مین بی مثل تھا فرد و یکتا
وہ ہاتھو نسی دشمن کی کشتہ ہوا

جلی لاش شوہر کی ہمراہ اون
پڑا پادشاہت مین جب نقص (?)
گدائی سی ہوتی تہی وہ دن بسر
قضا کار دایہ کو آئی اجل
وہ تنہا ساتہ لڑکونکی پہرتا مدام
یہ پہرتا تہا اکدن بشکل فقیر
نجومی تہی حاضر وہان بیت (?) دن
نجومی تہی وہ فتنۂ روزگار
یہ سنکر لگا صاف سینی پہ تیر
بلا کر دیا حکم جلّاد کو
اگرخوش ہوا اسطرف سی مزاج
کہا قتل معصوم ہی ناروا
چہٹی تہی جو انگشت پا مین پسر
بنا دشمن جانکو بتّا دیا
نہ تہا روبرو اوسکی نور نظر
جو بیکس کا فضلِ خدا یار تہا
مفصل سنی داستان پسر
طبیعت کو اوسکی نہ آیا قرار
ہوا نثر زبان یونکہ ای جو بنا
پہونچ جائی اوس تک جو نامہ مرا
یہ بیچارہ جو اوسکا محکوم تہا
نہ تہا کار سازی سی اوسکی خبر
وہان آکی وہ نوجوان سوگیا

پسر ایک تہا رشک سرو چمن
ہوئی شہر سی دایہ لیکر جدا
وہ دایہ تہی اور شیرخوارہ پسر
پڑا پرورش مین پسر کی خلل
گلی کوچہ زیر قدم صبح و شام
نکل آیا زیر مکان وزیر
وزیر اونسی بولا یہ امتحان
کیا اونگلیو پیر اوسیدم شمار
پریدہ ہوا رنگ روی وزیر
کرو قتل پیر اد افشا نہو
بہت دونگا انعام مین تمکو اجر
مجہی خون ناحق سی کیا فائدہ
پڑی اوسپہ ناگاہ اوسکی نظر
جو انعام موعود تہا وہ لیا
بنایا اوسی اپنا لخت جگر
اوس عامل کو حاصل ہوا فائدہ
یہ ہی اوسکی خوش طالعی کا ثمر
دم صبح اکدن ہوا خود بخود
بتاؤن تجہی کام آمیری پاس
تو احسان سر پر ہو بیشک ترا
ولیکن زبردست مقسوم تہا
ہوا قریب اوس شہر کی جب گذر
گذر دخت دستور کا ہوگیا

فقط تہی ہوئی عمر مین پر جا سال
جو تہا کوتوال ایک آباد شہر
مگر تہی دل و جان سی وہ پسر فدا
اوسی ساتوان آٹہوان سال تہا
کسیکو اگر رحم کچہ آگیا
جو تہی اوسپہ افضال رب قدیر
کرو حال اس طفل کا تم بیان
کہا اسکہڑی بولتی ہی یہ فال
نہایت ہوا دلمین اندیشہ مند
رہی پاس ہر وقت اس بات کا
وہ جلاد بیشک خدا ترس تہا
بلا شک یہ معصوم ہی بیگناہ
کیا اوسکو خنجر سی اپنی جدا
خدا اوس پسر کا نگہبان تہا
مقرر ہوا چندر ہاس اوسکا نام
بنا کچہ دنو مین امیر کبیر
پڑی دلمین اوسکی عجب کہلبلی
گیا گہر مین عامل وہ کہ بیقرار
مدن نام ہی مرا جو فرزند ہے
نہ تہا اوسکو معلوم انجام کار
قضا کی نشانی وہ فرمان تہا
بنا غیرت خلد تہا ایک باغ
وہ گلگشت کو باغ مین آگئی

پلا پاس دایہ کی وہ نونہال
وہان پہونچی دونون گرفتار قہر
بگڑتی نہی پہلو سی دم بہر جدا
نگہبان خالق بہر حال تہا
تو روٹی کا ٹکڑا کہین پا گیا
پڑی ناگہان رخ پہ چشم وزیر
مقدر کا لکہا ہو جہ پر عیان
تری گہر کا مالک ہو یہ خرد سال
یہ تدبیر اوس وقت آئی پسند
یہ فتنہ نہ مورد ہوا آفات کا
پسر کو بیابان مین لے گیا
چہری اسپہ پہیر نہین وقت بگاہ
ہوا ہاتہہ سی موت کی وہ رہا
گذر ایک عامل کا اوسجا ہوا
نظر پرورش پر تہی ہر صبح و شام
ہوا مطلع حال سی وہ وزیر
ہوئی غنچہ دل کو اک بیکلی
کیی خرچ مکر اور افسون ہزار
شب و روز دل اوس سے خرسند ہے
رقم کیا ہی اوسمین بخط غبار
بنا نامہ بر وہ جوان لیچلا
کری دور گلگشت سینہ کا داغ
بحکم قضا زندگی لائی تہی

ہوئی بلبل حسن سے وہ دوچار
جو نزدیک آئی وہ آشفتہ زار
خریطی یہ تہا مہر کا جو نشان
وہ نامہ تہا اوس گلکی بہائی کو نام
یہ یوسف کی تازہ خریدار تہی
ٹہرایا فقط لکھہ مین اک حرف یا
اوسی حال پر اوسکو چہوڑا وہان
بدن کو جو خط اوسنی لا کر دیا
جو شادی ہوئی جلد اوس گلکے ساتہہ
وزیر اپنی گہر مین جو داخل ہوا
وہ کہتا تہا دلمین کہ یہ کیا ہوا
کہا ایکدن اوسنی اچہندر ہاس
دم صبح تہنا روانہ ہوا
مگر حق تعالی کی وہ شان ہے
خبر اوسکو اختر شناسون نے دی
جو تہا چندرہاس اوسکے نامور
تو ہو سلطنت پہر رونق پذیر
تہی شاہ کو بادشاہی کی چاہ
چڑہی تہی جو سر پر بدن کے قضا
بنایا خدانی اوسی شہریار
بنا اوسکا شوہر جو چندرہاس
وہ پہونچا جو اوسجا معہ عود پیر
پہونچی خبر جب بگوش وزیر

بنا خار الفت سی سینہ فگار
ہوئی شکل پر تو جو انکی نثار
ہوا باپ کا نام اوس سے عیان
پڑہا زہر آلودہ مضمون تمام
دل و جان سی اک عاشق زار تہی
جو لکہا تہا لکھہ اوسکو بکہہ دیا کیا
موافق جو تہی گردش آسمان
بنا کام مضمون خط نے کیا
عوض لکھہ کی بکہیا لگی اوسکی ہاتہہ
پراگندہ کچہہ اور بہی دل ہوا
نیا یہ فساد اور پیدا ہوا
کہ دیبی کا مندر ہی بستی کی پاس
نہ کچہ حال تہا اسکا جانا ہوا
فرشتونکی بہی عقل حیران ہے
کہ شش ماہ باقی ہی کل زندگی
عیان سب پر وصفا علم و ہنر
صفات حمیدہ مین ہے بی نظیر
نظر آئی کیا تازہ شان اله
عوض اسکی صحرا کی جانب گیا
نگین تاج اور تخت شاہی نثار
ملا ملک و جاہ و حشم بیقیاس
لیا کاٹ جلادنی تن سی سر
لگا غم کا سینے پہ اک اور تیر

محبت کا سینی مین جو گل کہلا
پڑی ناگہان ایک تہیلی نظر
جو تہیلی کا بخیہ کشادہ کیا
رقم یہ عبارت صحیفی مین تہی
یہ قدرت ہی اوس گلکا لکہیا تہا نام
کیا پہر اوسیطرح اوس خط کو بند
کوئی دم مین جاگا وہ بیدار بخت
چمکتے جو تہی طالع چندرہاس
خدانی قضا سی اوسی دی نجات
حقیقت ہوئی اوسپہ جب آشکار
وہ اس فکر مین سخت حیران تہا
پرستش وہانکی ہی رسم قدیم
جفا جو کو تہا قتل مد نظر
جو بوڑہا تہا اوس شہر کا بادشاہ
وہ رکہتا تہا فرزند سی دلمین داغ
جو راجہ کی تہا وہ پسند مزاج
بدن کو دیا حکم حاضر کرے
بدن کو مارا رہ مین چندرہاس
ترقی پہ تہا اوج و اقبال و جاہ
جو اوس بادشہ کی تہی اک ماہ چہر
گدا کو خدانی کیا بادشاہ
یہ تہا حکم جو پہلی آئی یہان
مکان معابد مین یادو ان

وہ حسن و ادا اوسکا کمین سب ملا
کہ اوس نوجوانکی تہی زیب کمر
پتا خط کی مضمون نی یہ دیا
کہ دینا بکہہ اس نامہ بر کو ابہی
وہ چالاک تہی کیا کیا اوسنی کام
کہا اب نگہبان ہین کشن چند
بہر حال تہا جو مددگار بخت
خوشی اوسکو حاصل ہوئی بیقیاس
وہ بکہہ بنگیا جام آب حیات
بنا بیٹہے بیٹہے یہ اوٹہا غبار
عدو بنگیا طفل کی جان کا
نہ آگاہ تہا مگر سی وہ یتیم
نہی اس غم نو سی تہی جان بر
یہ نازل ہوئی سر پہ طرفہ بلا
نہ تہا خانہ سلطنت مین چراغ
کہا دیکہی جو اوسی تخت و تاج
ابہی تاج و زر اوسکی سر پر دیے
روانہ کیا جلد راجہ کی پاس
جو یہ چندرہاس آیا تو پایا یہ شاہ
وہ پانی ہوئی حسن مین آبرو
بدن کا سنو اب وہ حال تباہ
اوسی پر ہو تلوار کا امتحان
لبونپر غم و رنج سی نقد جان

جو انکھوں نے دیکھا یہ حال پسر ہوا ٹکڑے ٹکڑے الم سے جگر
جو آیا پسر کی محبت کا جوش نہ باقی رہی اوسکو کچھ عقل و ہوش
یہ احوال سنکر گیا چندرہاس گرا دونوں لاشوں پہ وہ بدحواس
وہ دیبی کا دستی ثنا خوان ہوا کہ جی اوٹھیں دونوں یہ خواہاں ہوا
دیا غمزدہ نے یہ اوسکا جواب کہ پیدا ہی دلمیں ہوی اضطراب
او سے دم ہوئی وہ دعا مستجاب ہوا موج زن خشک دریا میں آب

کیا غم نے فرزند کے سینہ چاک اوڑانے لگا سر پر اپنے خاک
گلا کاٹ کر اپنے ہاتھوں ہوا پسر پر پدر بھی تصدق ہوا
جو کچھ دیر میں اوسکو آیا شعور ہوا عالم بہشتی سر سے دور
خدا ساز آئی وہاں یہ صدا پڑی تیری دشمن پہ تیغ قضا
عداوت پر اصلا نہیں ہے نظر کہ پہونچا نہیں اوسکی ہاتھوں ضرر
خدا ساز اوٹھے وہ دونوں بچارے وزیر و بدن صاف زندہ ہوے

زندہ ہونا راجہ کا مع فرزند چندرہاس کی بدولت



کیا سر پہ احسان داماد کا مروت کہوں اس سے ہے بڑھ گیا
وہ آباد تھا کشور چندرہاس کہ قاصر صفت میں ہیں وہم و قیاس
ہوا اونکا اس شہر میں جب گذر شکار افگن اوس شاہ کی تھی پسر
ہوئی شاد گھر اپنی لائی اونہیں ملیدہ بنا کر کھلائی اونہیں
سر کیشن ارجن کا پایا نشان نہایت ہوا دلمیں وہ شادمان
کسی کا نہ منظور تھا ہرج کار ملا کشن سے آگے وہ شہریار

سنائی جو نارد نے یہ داستان سر کیشن ارجن ہوے تب روان
قلم لکھے اون راہوں کا حال کہ حاصل ہوا اس استان کا مآل
گئی تھی جو فرزند بھر شکار نظر آئی رستے میں جو راہوار
جو مضمون تھی لوح جبین پر رقم پڑھا وس شہنشاہ نے یکقلم
مروت کا گھر تھا جو وہ خوش نصیب یہ سمجھا کہ ہے جگ کے دن قریب
بہت سن رسیدہ تھا وہ شہریار برس گانٹھہ ہیں تین ۳ سو کا شمار

برہمن تھا جو بیم الدیج اوسکا اسیر
روان پھر ہوئی آپ سمت شمال
کہ دریای اخضر سی تہا ہمکنار
کوئی بن نہ آتی تھی تدبیر آرہ
یہ ارجن جو عابد کی آیا قریب
نہایت ہی وہ نخل تہا باردر
کہ نام اونکا مشہور بگدال تہا
رکھیشر ہون بگدال ہی میرا نام
جو برہما کی ہوتی ہی طی زندگی
پسر ایک آتا ہی اوسپر نظر
مشابہ ہی اوس سی بہت یہ پسر
ہزاروں رکھیشر سی ہو نہین خبر
وہانسی روان پھر ہوی وہ سمند
غرض پہونچی اوس شہر مین ناگہان
سنا اوس پسر نی جو ارجن کا نام
جو آنکھوں سی دیکھا یہ حال پسر
بہایا وہ اشکوں نی دریا وہان
کہ شوہر کا پہلی کیا تونی خون
کہوں کیا کہیں کا نہ رکھا مجھے
ہوا تیری ہاتھوں سی وہ کشتہ آہ
بہن پہ کیی خوب ظلم و ستم
سری کشن جی وادریس کی مین
دل مادر مہربان خوش ہوا

کیا جانشین اوسکو سونیا وہ گھر
ہوا آپ بہی ساتہ اونکی سوار

شگوفہ یازدہم دربیان رسیدن ارجن بسیاحت دریای عظیم و ملاقات با مگدال

سمندر سی ٹاپو مین جسکی ہزار
پڑی اک جزیرہ پہ ناگہ نگاہ
نظر آیا اک ماجرای عجیب
تہی گل ہزاروں روش کی تمام
کمال اونکو حاصل ہر حال تہا
مجھے رات دن ہی عبادت سی کام
تو صورت نظر آتی ہی حشر کی
فدا حسن پر جسکی شمس و قمر
سراپا مین ہمشکل ہی سر بسر
پرستش پہ انکی ہی مد نظر

درائی جو دریا مین وہ نون سمند
وہان ایک عابد تہا دیرینہ سال
کہ ران اور زانونکی بابین نخل
لگائی تہی چڑیوں نی بہی آشیان
یہ فرمایا ارجن جو آیا قریب
مجھی عمر کی کچہ نہین ہی خبر
ہر اک سمت آتا ہی پانی نظر
فقط چوستا ہی انگشت پا
ہر اک عمر برہما مین دیکھا یہ حال
خلاصہ وہ شدید آئی جو ناتہ

شگوفہ دوازدہم دربیان رسیدن ارجن بشہر جیدرتہ

پسر جیدرتہ کا تہا حاکم وہان
گیا آہ جانکا دنی صاف کام
ہوئی اپنی احوال سی بیخبر
زمین پر ہوا قلزم نو روان
پسر کا ہوا اب یہ حال زبون
نہ آیا ذرا رحم مجہپر تجھے
دکھایا مجھی تونی روز سیاہ
نہ کھایا ذرا حال پر رنج و غم
ہر اک وقت فریاد رس کی ہین
فزود غم و رنج سرکش ہوا

یہ وہ جیدرتہ ہی جو مید انمین آہ
دشلا اوسکی ماں کا تہا مشہور نام
جو کچہ دیر مین وہ ہوئی ہوشیار
گئی پاس ارجن کی وہ خستہ جان
کہ جسوقت اوسنی سنا تیرا نام
جو بھائی تھا جرجودھن نامدار
یہ کہہ کہکی روتی تہی وہ زار زار
اوٹھاؤں بھلا ہای کس کس کا غم
جو ارجن کی خاطر تھی مد نظر
ہوا دور دلسی غم نور عین

ہوا لی گئی دونوں وہ راہوار
ملا ایک دریا سنو اوسکا حال
ہراسان ہوا ارجن ہوشمند
جو پہونچا وہان لشکر پر ملال
نمودار تھا تہی پریشان عقل
سنو اون رکھیشر کی اب داستان
مبارک ہو یہ جگ ای خوش نصیب
گئی بیس برہما یہان پر گذر
نکلتا ہی برگ کا اوسمین شجر
اشارہ سری کشن جی پر کیا
گذرتا نہین جسپہ وہم و خیال
لیا اون رکھیشر کو بہی اپنی ساتہ
سرمو کسی جا نہ پہونچا گزند
ہوا دست ارجن سی کشتہ تباہ
نظر مین ہوا روز مانند شام
تو رونی لگی مثل ابر بہار
کیا حال رو رو کی اپنا بیان
گئی جان شیرین ہوا وہ تمام
ہوا قتل وہ بھی دم کارزار
کیا آج فرزند کو بھی نثار
اٹھایا ہی سینی پہ نقش الم
کیا لطف زندہ ہوا وہ پسر
ذرا بھی نہ باقی رہا شور شین

سری کشن کا حال اب سنو
جدشٹر لب گنگ جو تھی مقیم
سری کشن نی آکی قرہ دیا
یہ کہکر محل ساتھ اپنی لیے
ہوئی جمع چھوٹی بڑی سب وہان
جہان کشن خود کار پرداز ہون
دیا لا کی بھائی کو وہ راہوار
ہوئیں خاطرین عزتین بھی ملین
ہوئی جگ کی بزم آراستا
عروسی خوشی ہر طرف جلوہ گر
وہ سب میہمان رونق افزا ہوئے
کسی سمت تھی بید خوانونکی دہوم
جدشٹر کی ہمراہ تھی دروپدی

روانہ ہوئی ہستناپور کو | شلا بھی گئی ساتھ اونکی وہان

چمن نہم دربیان رسیدن سری کشن جیو پیش از ہمہ بہ ہستناپور

سنایا وہ سب حال بکمال کا | زمانی کی حاضر ہین سب شہریار
رکھیشر کی لانیکی سامان کیے | بڑی دہوم سی گھر مین لائے انہین
کرون وصف اوس بزم کا کیا بیان | اوڑی ہوش جب طایر عقل کا
وہان کی بیان کس سی اعجاز ہو | وہ ارجن جو پہونچا سنو اوسکا حال
کرون اور اسباب کا کیا شمار | جو راجہ تھی ہمراہ آئی وہان
تواضع ہوئین ضیافتین بھی ملین | ہجوم ایک راجاؤن کا تھا وہان

چمن دہم دربیان شروع کاروبار جگ

بٹی جا بجا لعل و یاقوت و زر | ہوا تھا جو اسمید کارن قرار
عزیزا قربا مجلس آرا ہوئے | ہوئی جمع ارباب عشرت وہان
کسی جا پہ تھی جمع اہل علوم | زمانی مین اک جگ کی ہو گئی
کیا غسل دونون نی اکبارگی | زمین جگ کو جتنی درکار تھی

جدشٹر نی دیکھا ہوا شاد مان
پھر آئی یکایک خوشی کی نسیم
بہت ہی قریب ارجن نامدار
ترنگ جگ کی سب دکھائی انہین
زبان قلم سی ہو کیونکر ادا
بنایا سپہ کو بشکل ہلال
اوترنگ کو ہی گویا ہی مکان
ترنگ اونکی حشمت کا کیا ہو بیان
نہ تھا رنج و غم کو وہان راستا
سب اکجا ہوئی آکی خویش و تبار
کھلی ہر طرف باب عشرت وہان
وہان صورت رنج معدوم تھی
وہ سب صاف اپنی ہی ہاتھونسی کی

بزم اسمید جگ کی تصویر



وہاں جوتی کا لیا اہل سے کام
ستون طلائی مرتب کیے
مگر حوض بھی آٹھ طیار تھے
مہیا کیے کفچہ ہائے طلا
رکھیشر جو یکدال تھی نامدار
اجازت سے اونکی وہاں ایکبار
قلم حال تازہ کرے اب رقم
تمہیں دعوی الفت کشن تھا
جواب اونکو اوس نابہرنی دیا
ہمیں تمسے الفت نہیں دشمنی
تمہاری مروت سے یہ دور ہے
پھر آئے جو وہ جشن میں جگ کے
قلم تازہ آتش فشانی کرے
جو لائے تھے سب بادشاہ آب گنگ
دیا خوب زنار داروں کو زر
کیا غسل راجہ نے اوس آب سے
تھی ہوم نے اوسکی جسبوقت گوش
ہوئی جگ درگاہ حق میں قبول
ہوا ہوم کیا سر بسر آسمان
ہوا جلوہ گر جیکہ وہ نور پاک
نہ اشہب میں تھا کچھ بھی سرگین کا نام
جو اوس بزم میں جمع تھے لوگ تمام
غرض پھر نہائے وہ سب بادشاہ

ہر اک قسم کی بیچ بوئی تمام
کنا کلک نی جب وہیں آٹھ تھے
ضرورت کی سامان انبار تھے
کہ ہو گرم گھی سے ضرر ہانہ کا
دیا اوسجگہ اونکو بڑھا قرار
رکھیشر شہنشاہ سب شش جہات

گلاب اور صندل سے سینچا او سے
سر ہر ستون پر تھی برق نمود
سب اسباب تھا ہوم کا ایکجا
بیاس اور وشسٹ اور گوتم تمام
بیاس نکو کار عالی وقار
جو گنگا سے بھر لائے تھے زر میں آب

چمن یازدہم دربیان رفتن نارد پیش حرم مہاے بیگمات کشن

جبھی آج وہ جھوٹ ثابت ہوا
مری گھر میں ہیں کشن روز قرار
کہو ہمسے پھر تمسے کیونکر بنی
ملکدر ہو صحبت یہ منظور ہے
وہاں بھی سر کشن ہو جود تھے

جد ارکمنی جی یہ ہیں وہ جناب
بر آمد ہوئی ناگہاں کشن چند
یہ محلوں سے لازم نہیں مضحکا
وہانسے وہ نارد گئی جسکی گھر
جو دیکھا عجائب طرح کا یہ حال

چمن دوازدہم دربیان کشتن سب وہوم کردن گوشتہان

جماؤ نمین اب اونکی قصے کا رنگ
سب اسباب یاقوت و لعل و گہر
کدورت ہوئی دور مہتاب سے
ہوا قلزم شیر کا ایک جوش
ہوا اس مشقت کا مطلب حصول
ہوا صاف نظروں سے سبکی نہان
بری جبس سے آتش ہوا اب خاک
ہوئی شکل کافور اعضا تمام
جو باقی تھا اندر نے سبکو دیا
جدشٹر نے بھی غسل تازہ کیا

جدشٹر نے ہر اک کو خلعت دیا
جو دادو دہش سے وہ فارغ ہوا
قلم لکھے اب حال اوس سبک کا
کیا دہوم نے اوسکھڑی یہ بیان
بہنگام ہیداوس جگہ سب کا
کیا چار پارہ جو اوسکا بدن
در آیا دھن میں مگر کشن کے
بیاس اوس جگہ پر جو مختار تھا
جدشٹر کو دی کشن جی نے نوید
محل کشن کی اور سب مہمان

کیا خشت زر سے مطلا اوسے
کہیں مہر سے روشنی میں فزود
کہ منظور تھا پوجنا آگ کا
بر ہمن رکھیشر کا از دحام
سپرد اونکی تھا جگت کا کاروبار
اسیطرح راجاؤں کا تھا حساب
دیا ست بھامہ کو یہ آگہی ہم
کہ گنگا سے بھر لائی ساتھ اونکی آب
یہ فرمایا نارد سے اے ہوشمند
کہ جھگڑے کی باتیں ہیں بیفائدہ
ہر اک جا سری کشن آئے نظر
ہوئی دلمیں نارد کی حیرت کمال
قدم جگ کی بزم میں اب دھری
جد اسکو بڑا عنایت کیا
تو سونیکی چوکی پہ جلوہ کیا
اوسی آب سے غسل اوسکو دیا
کہ یہ بھی تھی اک صورت امتحان
کیا بھیم نے تیغ سے سر جدا
بنی دشت امیں فضا ہے چمن
سر بزم حاصل یہ رتبے ہوے
وہ کافور کچھ نذر آتش کیا
برائیگی خالق سے تیری امید
بدستور سابق نہائی وہان

وہان

وہ چیزیں جو باقی رہیں ہوم سے
کہلایا ہر اک بادشا کو جدا
فلک نے بھی یہ جشن دیکھا نہ تھا
بیاس اور بگدالع عالی مقام
قلم لکھی تفصیل یارا نہیں
برہمن جو تھی ہوم کی کام مین
دیا اک ارابہ جواہر نگار
فلک سیر شائستہ دس راہوار
جو تھا موتیونکا ہر اک سمت ڈھیر
اس اسباب کا نصف آدھا دیا
عنایت کیے مست ہاتھی ہزار
الگ رانیونکو بھی زیور دیا
ملا کشن کو جگ کا سب ثواب
دیا جسقدر نقد و اسباب و زر
جدشٹر جو فارغ ہوئی جگ سے
مجھی گنج اوسمین ہوا دستیاب
زمین کا فقط ہون خریدار مین
سری کشن بولی یہ سنکی کلام
برہمن پھر آئی غرض اپنی گھر
زمانہ جو کلجگ کا ہوگا ادھر
غزانی کی دو حصّی کرنا ضرور
قلم بادشاہونکو رخصت کرے
سنا تی بھی گذری ہوئی داستان

بحکم سری کشن جی کے ہوم نے
جدشٹر کا حاصل ہوا مدعا
وہ سکتا کہ خود بن گیا آئینہ
نظر کہتی تھی اسباب بنا سی کام
گرانبار تھی اوسجگہ کی زمین
ملا اونکو بھی مال انعام مین
پریزاد جسمین لگے راہوار
طلا چار من گائین سو شیر دار
دی اوس برہمن کو دو نیم سیر
رقم ہو جو تفصیل حاصل ہی کیا
کہین برق سی تیز سو راہوار
مرصع مطلا ہر اک بی بہا
دیا اور اسباب بھی بیحساب

بنائین اونہین پیشگر کو لیان
ہند ہا بزم مین اک خوشی کا سمان
وہ نیسان بخشش ہوا جوش پر
ملا اونکو جو کچھ وہان مال و زر
ہر اک برہمن کو عنایت کیا
کہون اک برہمن کی تفصیل آب
جواہر مین تھا غرق اک مست فیل
ہر اک چیز سونی جواہر مین غرق
سوا اونکی جو اوتھی برہمن
ملا بادشاہونکو جو کچھ کی مال
زر سرخ اسکی سوا اک کرور
سری کشن کی تھی جو بہائی عزیز
جو تفصیل اسباب کی ہو رقم

چمن سیزدہم ۱۳ در بیان آمدن برہمنان دادخواہ

برہمن وہاں دادخواہ آگئے
شمار اوس خزانیکا ہی بیحساب
کرون کیون نہ اس زرسے انکار مین
نہین مستغیثونکا عشر تمین کام
پھر آئینگے وہ اپنے اقرار پر
بدل جائیگا نیتون کا اثر

کہا ایک نے یون مہاراج جی
زمین اسکی تھی مین نے اس کو سبکی
اسی اسکی لینی مین انکار ہے
سُنا جائیگا بعد سہ ماہ حال
جدشٹر سے پھر کشن نے یون کہا
جو آئین تیرے پاس یہ دادخواہ

چمن چاردہم در بیان رخصت شدن راجہ بعد فراغت جگ مع شکوہ

قدم اب رہ مدعا مین دہرے
شجاعت کا ارجن کے تہا غلغلہ ان

جدشٹر ہوی جگ سے مطمئن
بیرہا ہمن نوجوان کو وہ حال

ہوئین وہ بھی تقسیم سبکو وہان
مچی شادمانی بھی ہر سو وہان
ہر اک سمت مواج آب گہر
سب اسباب یاقوت و لعل و گہر
لیا ایک سے سیکڑون کو دیا
سمجھہ جائینگے حال بخشش کا سب
روانی مین بھی قلزم رود نیل
ضیا وہ نہ ٹھہری کبھی چشم برق
کہ تھی اونسے وہ بزم رشک چمن
مفصل سنین سامعین اونکا حال
نہ کیونکر سخاوت کا ہو اونکی شور
مضاعف ملی اونکو ہر ایک چیز
تو عاجز ہو بیشک زبان قلم
جو لکھی نہین فکر کا یہ جگر
زمین اس برہمن سے تھی مول لی
کہ دعوی نہین مجکو اس گنج کا
اسیکی بس آپس مین تکرار ہے
کہ قصّی کا ہو جائیگا انفصال
سنو اب سبب مجھسے سہ ماہ کا
یہی فیصلی کی ہی اوس وقت راہ
کہ موقوف ہو جائیگا یہ فتور
وہ سب بادشاہ جہان ایکدن
جدشٹر نے سنکر کیا یہ سوال

ہوا گوش زد یہ بیا ماجرا
سلف مین ہی گذرا ہی یہ ماجرا

رکھیشر جو گذرا لی تھے خوش کلام
سنایا وہ لوکس کا قصہ تمام

لڑے رام سے بھی یہ دونون پسر
پروئی ہین سب شاعرون نے گہر

شگوفہ اول در بیان جنگ لوکس با راجہ رام چند مشتمل چار غنچہ

قلم اب مفصل لکھے داستان
لڑے رام سے کسطرح وہ جوان

جو لنکا سے سیتا کو لائی رام
کیا قتل راون کا لشکر تمام

ببھیکن کو حاصل ہو تخت و تاج
کیا نامزد اوسکی لنکا کا راج

اودھ کی گلستان مین آئی بہار
جمی پھر خزان انکی نہ پائی قرار

کھلے ہر طرف باب عیش و طرب
خوشی چین عشرت کی سامان ہی سب

جو لنکا مین سیتا رہین چند ماہ
دل رام مین داغ تھا ایک آہ

جو لچھمن تھی بھائی یہ اونسے کہا
طبیعت ہی سیتا سے ناحق خفا

مجھے پاس ہے ننگ و ناموس کا
رہی گھر مین راون کی وہ مہ لقا

بیابان مین بہتر ہی اوسکا مقام
کرین تا نہ مطعون مجھے خاص و عام

لگا دل پہ لچھمن کی تازہ خدنگ
تغیر نظر آیا چہرے کا رنگ

کہا رام سے یہ ہی بیجا خیال
زمانے یہ روشن ہی عصمت کا حال

سمجھتا تھا راون یہ دختر سے کم
بہن کا وہ بھرتا تھا الفت کا دم

لکھا عیب یکسر تمہ پہ سب حال ہے
زمانہ کا روشن سب احوال ہے

در آئی جو آتش مین کھائی قسم
تو گلشن کا بھرنی لگی اگ دم

جو تھی پاکدامن وہ رشک چمن
نہ میلا ہوا رنگ سو ہی بدن

مگر حکم کا جو وہ محکوم ہے
جو قسمت لکھا ہی معلوم ہے

مقدر سے کچھ زور اصلا نہین
وہ رشک چمن اب ہی صحرا نشین

ہوئی شب اسی فکر مین جب تمام
نہ تھی صبح اندوہ کی تھی وہ شام

گریبان سحر کا ہوا چاک چاک
کیا دامن شب سے کوسون تپاک

غرض مہر تابان ہوا جلوہ گر
نہ سیتا کو اس بات کی تھی خبر

لیا آہ لچھمن نے سیتا کو ساتھ
زمین پر مقدر نے دی ٹیکا ہاتھ

بہار اودھ پر جو آئی خزان
ہوئی باغ سے سوی صحرا روان

وہ جنگل کہ دشوار جسمین گذر
تھکی جسکی وسعت مین مرغ نظر

گروہن مین تھا ہزارون ہی شیر
وہی جای جو زندگی سے ہو سیر

بلاؤن کا گھر آفتون کا مکان
نمودار غول بیابان وہان

نہ کوئی وہان آدمی زاد تھا
وہ صحرا درندون سے آباد تھا

قلم الامان کا ہی اسدم مقام
ذرا چپ ہو منہ مین زبان اپنی تھام

دل زار لچھمن جو مغموم تھا
سخن یہ قمر وش سے رو کر کہا

غرض آب و دانہ تھا اب تک وہان
یہ ہی حکم بھائی کا رہیے یہان

وہ رونے لگین سنکے یہ زار زار
برسنے لگا ایک ابر بلا

وہ طاری ہوا عالم بیہوشی
اوبھنے لگا آہ قالب مین جی

زمین پر گری ہوش رخصت ہوا
یہ تھا نقد نذر محبت ہوا

جو لچھمن نے دیکھا یہ احوال زار
ہوا برق سے بڑھکے دل بیقرار

یقین تھا یہی اوڑ گیا مرغ جان
روانہ ہوئی سوے باغ جنان

خدا سے طلب کی جو اسدم دعا
گئی بیہوشی کچھ افاقہ ہوا

تسلی بہت انکو لچھمن نے دی
کرو صبر شوہر کی ہی یہ خوشی

یہ کہکر حیغذ ہو منہ پہ رکھدیا
مرخص ہوے گھر کا رستا لیا

جو تھا بالمیک اک رکھیشر کا نام
ریاضت تھی مد نظر صبح و شام

کہ ناگہ ہوا اوس جگہ پر گذر
یہ بیکس خرابی مین آئی نظر

ہوئی خوب آگاہ اس حال سے
خبردار تھی جملہ احوال سے

رکھیشر سے سیتا بھی آگاہ تھین
پریشان و خستہ جگر آہ تھین

بیابان مین پھرا دل بیقرار
ہوئی دور کچھ دل سے اس غم کی خار

رکھیشر ہوئی اوس سے یون تنزز بان
بھلا اوسکا بھی ہوگا انجام کار
منڈھی بیر وہ ساتھ اپنی لائی اونہین
مصیبت مین گذری جو دن حمل کی
سخاوت شجاعت مین وہ انتخاب
لیی خوب تعلیم جنگی ہنر
ہنر جنگ کی ہونگی اکدن عیان
یہ رامائن اونکو بہت یاد تھی
اگر وصف ہون اون گلونکی رقم
دیا رام نی جگ کو انتظام
سب اسباب عشرت مہیا وہان
وہان میوہونکی بھی انبار تھے
روان جب ہوا جگ کا راہوار
برادر جو تہی ستر گہن رام کے
جو ملکونکو طی کر چکا راہوار
بہت خوش ہوئی اسپ کو دیکھکر
شجاع و بہادر تھی دونون دلیر
درخت ایک کیلی کا تھا باردار
جو سردار تھی ساتھ اوس فوج کے
برسنی لگی اسپہ باران تیر
نہ پہنچا کوئی اسپہ زخم خدنگ
لیی جسطرف لیکی تیغ و سپر
کہ نکا تہا محرق کہانکا کفن

نہ لاؤ غم و رنج کا دلمین دہیان
مشیت سی صلا نہین خبث ایاس
رہا جنت کی سامان دکھائی اونہین
تو لو اور کُس دونون پیدا ہوئی
نرکھتی تھی قوت مین اپنا جواب
ہر اک علم سے وہ ہوئی بہرہ ور
مٹا دینگی فوجونکا دم مین نشان
وہ پوتھی رکھیشر کی ایجاد تھی
تو ہو لال گویا زبان قلم
کہ اسمید مشہور ہی جسکا نام
بندھا تازہ جشن خوشی کا سمان
بہت ڈھیر یاقوت والماس کے
عقب اوسکی فوجین بہی تہین بیشمار
وہ اوس فوج نامی کی سردار تھے
بیابانمین لائی قضا ایکبار
پڑی صاف لوح جبین پر نظر
وہ اس صید پر آئی مانند شیر
بصد شوق باندھا وہان راہوار
لڑائی کی موجود سامان تھے
عجب زور پر تھا وہ نیسان تیر
ہزارونکو زخمی کیا وقت جنگ
بس آتی تھی کشتونکی پشتی نظر
لہو کی سمندر ہوئی موجزن

غم و رنج کی کچھ حقیقت نہین
تسلی بہرحال بیدل کو دی
دیا فرقت رام نی وہ الم
پلی اوس بیابانمین شمس و قمر
وہ لڑکی ہوئی کچھ دنونمین جوان
بتائین نہی ناوک اندازیان
نہوگا کوئی انسی سر بر کبہی
کوئی بید پڑہنی سی چھوٹا نہین
یہ سب طول قصی ہوئی مختصر
اگر زینت اوس بزم کی ہو رقم
وہ سامان تہا جگ کا بیحساب
برہمن تہی اوس بزم مین بیشمار
وہ سب تہین اکھوہنی فوج بہی
ہزارون بہادر بھی تہی ہمرکاب
وہ صحرا کہ سیتا جہان تہین مقیم
ہوی مطلع اوس سے وہ ہوشمند
کھلونا نگاہونمین تہا مست فیل
دلاور جو تہی مستعد جنگ پر
ادہر ایک فوج گران بیشمار
شجاعت بہادر کی ہی یون رقم
گری جسطرف فوج پر برق تیغ
گرا جسطرف خنجر آبدار
دلاور جو تہی فوج مین نامدار

بہر و حلم شوہر سی مروت نہین
ہوئی دور اوس گل کی کچہ غنچگی
شب و روز سیتا کو تہا رنج و غم
کہین مہروسہ سی تہی وہ جلوہ گر
رکھیشر دل و جان سے تہا مہربان
وہ حیرت ہدف بنگیا آسمان
دکھائینگی خنجر کے جوہر کبہی
نہ تہی بند علمون نہین ہرگز کہین
سناؤن اودہ کی مین تازہ خبر
بنی غیرت شاخ گل یہ قلم
جو لکھون تو موزون ہو تازہ کتاب
بہت جمع تہی شاہ عالی تبار
سمندر کی جسسی خجل موج تہی
تزک جاہ وحشمت کا کیا ہو حساب
وہ لو اور کُش دونون در یتیم
کہ مالک ہین اس اسپ کے رام چند
سمجھتے تھے فوج گرانکو قلیل
کہ ناگاہ وہ فوج آئی نظر
ادہر کو فقط طالب کارزار
لیی تیر سے تیر لاکہون قلم
کیا صاف میدانکو بیدریغ
بنی زخمیونسی زمین لالہ زار
دم تیغ ماری گئی بیشمار

گرا نیزہ جسپر ہوا سینہ چور
لگا تیر لڑکا ہوا بی شعور

لگا سینہ لو یہ جب وہ خدنگ
اوڑا طائر ہوش ہنگام جنگ

مقابل کی فوجیں ہوئیں شادکام
یہ سمجھے ہوا لو کا قصہ تمام

مروت تھی جو ستر گھن مین کمال
ہوا دل کو اس رنج سے کچھ ملال

جب آیا وہ اس نوجوانکے قریب
کہا یہ بہادر ہے کیا خوش نصیب

مشابہ جو تہی شکل سے رام کے
نہ کسطرح شہرت ہوا اس نام کے

ارابی پہ اوس نوجوانکو لیا
شفا کی لیو پر خدا سے دعا

ہوئی پھر نہ لشکر کی جانب روان
وہ گھوڑا ابھی پہونچا یہانسے وہان

سنی ہاے سیتانی جب یہ خبر
طپان شکل بسمل ہوئی خاک پر

طبیعت مین اندوہ دلمین ملال
نہ تنہا گھر مین وہ دوسرا نونہال

دکھایا یہ جذب محبت نے رنگ
کہ آیا وہ شیر نیستان جنگ

کیا حال سیتانی اوس سے بیان
روانہ ہوا مثل شیر ژیان

سر ستر گھن پر جو پہونچا دلیر
کہا جنگ مین آپ نے کیا ہے دیر

یہ سنتے ہی اوسنے لگائی خدنگ
ہوا موت سے گرم بازار جنگ

برابر جواب اوس عدو کو دئے
گئی تیر پیہم روانہ کیے

کیا کام بھائی سے اپنی فزون
بہی صاف مقتل مین دریائے خون

نہ کچھ بن پڑا ستر گھن سے یہان
سنو لو دلاور کی اب داستان

ہوا سر سے وہ نشہ غفلت کا دور
گئی بیہوشی اور آیا شعور

ملی کشمکش مین جو فرصت اوسے
غنیمت ہوا وقت مہلت اوسے

ارابی سے نیچے جو اوترا دلیر
تو پہونچا وہ گھوڑی پہ مانند شیر

غضبناک تہا لیا اوسکو چہین
شفق گون لہو سے ہوئی سرزمین

یہ دونون دلاور ہوئی ایکسو
ملی خاک مین فوج کی آبرو

جو دو چار باقی رہے خستہ تن
گریزان ہوئی جلد سوئی وطن

یہ ہی الف مین ایک چھپہ بیان
ہوئی فوج جرار سب رائگان

اودہر منتظر کنگ پر رام چند
کہ پہونچی یہ بھاگی ہوئی دردمند

بیان سب کیا اونسے حال شکست
کہ فوج گران کا ہوا اوج پست

تن ستر گھن پر لگی وہ خدنگ
بچھونا ہی اب خاک میدان جنگ

خدا جانے کیا حال اونکا ہوا
زمین پر پڑی تہی نہ کچھ ہوش تھا

اودہر دو جوان ہین شجاعت شعار
دلاور بہادر بڑے نامدار

یہ کیا جانے کسکی ہین نونہال
کسی پر نہ روشن ہوا اونکا حال

کوئی اونسے بہر ہو یہ کیا مجال
گئین تھیں جو فوجیں ہوئیں پایمال

سنی رام نے وحشت افزا سخن
ہوئی قلزم فکر مین غوطہ زن

کہا جھوٹ بکتی ہین یہ بیخرد
عجب کیا جو دشمن سے ہون [illegible]

دکھائی ہر اس طرح کا نہین
اوٹھائی گا مقتل کی سر پر زمین

شجاعت زمانی مین مشہور ہے
وہ غالب یہ مغلوب ہو دور ہے

مگر کچھ تو ظاہر مین آیا یقین
ہوا دل غم نو سے اندوہگین

دیا حکم لچھمن کو ای نامدار
ابھی ساتھ لے لشکر بیشمار

روانہ ہوا باد صبا کی طرح
مبدل ہوئی غم سے دل کی فرح

غنچہ دوم در بیان روانہ شدن لچھمن مع فوج طرف لوکس

ملا حکم لچھمن روانہ ہوے
مہیا تھی سامان سب جنگ کے

ہوئیں منزلیں طے تو پہونچے وہان
پڑا انجہر تھا وہ بھائی جہان

یہ دیکھا وہ بیجان ہی سب سپاہ
ہوئی ہند لاشونکی کثرت سے راہ

دعا کی خدا سے مرا نام ہو
نجیر اس لڑائی کا انجام ہو

مقابل کی جانب اوٹھائی نظر
نہ کچھ فوج و لشکر کا پایا نشان

فقط اک دلاور ہو جسکا نام
عیان رخ سے رنگ شجاعت تمام

لڑائی کا ہنگامہ برپا ہوا
قیامت کا سامان مہیا ہوا

برسنی لگی دونو طرفو نسی تیر
کیا کام اک دیونی ناگہان
تعاقب کیا دیو کا ایکبار
زمین پر نہ ٹھہرا جو پای قرار
یہ قوت یہ قدرت ہو مجکو عطا
یہ دونون زمین سی ہوا پر گئی
کسینی دہری سر پہ شمشیر تیز
بیان کیا شجاعت دلاوری کی ہو
جو میدان مین تھی فوج کشتہ ہوئی
سنا رام نی جب یہ حال ایسا
پھر آراستہ ایک لشکر کیا
کہ اون دو جوانو نسی لو انتقام
بنائی ہین خالق نی کیسی شجاع
جو پہونچی لب گنگ پر یہ سپاہ
دیا اونکو ہنونت نی یہ جواب
کہا بھرتہ نی ای دلاور جوان
کہا راست ہی آپ کا یہ کلام
وہ سیتا جو ہین رنج مین مبتلا
کہا بھرتہ نی جو ہوا سو ہوا
مگر اب مناسب ہے جسطرح ہو
یہ دیکھا کہ فوجین ہین کشتہ پڑین
کروڑون ہی ہاتھی پڑی ہین جو
بہانتک چلی پاون بھی شل ہوے

نظر آئی اک شان رب قدیر
عقب آگئی لی دوش لو سی کمان
کہا اسطرح اسکو ای نابکار
اوڑا آسمانکی طرف نابکار
عقب اوسکی پہونچون مثال ہما
وہ آگی یہ پیچھی برابر گئے
بنائی سر جنگ راہ گریز
کیا قتل اوس دیو ناپاک کو
گری لاش پر لاش پشتہ ہوئے
کہ لچھمن ہی میدان مین بیجگہ

ہوئی فوج لچھمن کی سب پست پا
ہوا ایکطرح جب ہوا وہ رن
بھلا بچکی جاتا ہی زندہ کہان
دلاور نی دیکھا جو یہ اونکا حال
اوسیدم ہوئی یہ دعا مستجاب
جو فوج مقابل نی دیکھا یہ حال
لڑائی کی نیچی کوئی جا چھپا
ہوا قتل وہ دیو پائی کمان
جگر سینہ پہلو تھی زخمو نسی چور
وہ فوجین سر رزم آئیں جو کام

غنچہ سوم دربیان اجازت دادن رام بھرتہ برای جنگ

کیا بھائیونکا سر جنگ کام
نہ دیکھی سنی ہمنی ایسی شجاع
ہنومان پر بھرتہ نی کی نگاہ
نہ فرمائی اسقدر اضطراب
وہ قوت تمہاری گئی اب کہان
کہ اوسوقت تھی مجکو قوت تمام
ہوئی رام پہ جب اونسی خفا
بلا شبہہ بھائی نی کی یہ خطا
خبر بھائیونکی مجھی لاکی دو
نہ ہوگا کسینی یہ اتنک کرین
وہ گھوڑونپہ گھوڑی کہ پشتی ہوئے
جو تھی زور بازو مین مہمل ہوئے

کہا اونکی دلاور ہین وہ نوجوان
غرض بھرتہ لیکی وہ فوج گران
کہا ڈھونڈھنا چاہیی یہ نشان
یہ دریا سمندر سی ہی ہمکنار
کیا طی سمندر کو اک آن مین
تصور تھا سیتا کا قوت یہ تھی
کیا گھر سی باہر اونہین بیقصور
کرون کیا مین بھائیکا اپنی گلا
کیا مینی اس طول کو مختصر
پڑی ہی ہر طرف لاش ہی لاش پر
ہنومان نی کی بہت جستجو
کہ ناگاہ آئی وہ دونون نظر

ٹھہرنیکا میدان مین یارا نہ تھا
پریشان خاطر ہوا نوجوان
نہ ڈھونڈھی ملینگے تری استخوان
خدا سی کیا اوسکھڑی یہ سوال
روانہ ہوا آسمان پر شتاب
اوٹھائی کسی شخص نے سر پہ ڈال
نہ سر پر گری آسمانی بلا
زبانون پہ تھی فوج کی الامان
نہ باقی رہا جنگ کا وہ غرور
ہوا قتل افسوس لشکر تمام
وہان بھرتہ کو حکم تازہ دیا
عیان مجھپہ ہوا اونکا نام و نشان
ہوا بادصرصر کی صورت روان
کہ ہین ستر گہن اور لچھمن کہان
بھلا کسطرح جاؤنمین اسکی پار
نہ لائی اوسی تھم ذرا درمیان مین
خیال اونکا دلمین تھا حیرت یہ تھی
پڑا زور و قوت مین ہی قصور
بلا مین وہ ناحق ہوئے ہین مبتلا
گئی جبکہ ہنونت گنگا کی پار
کہ مشکل ہی مرغ نظر کا گذر
پھری اوس تجسس مین وہ چار سو
بدن چور زخمونسی ہین بیجگہ

قریب اونکی آکر جگایا اونہین
کہا دلمین صد شکر زندہ ہین یہ
جو بھائی کو زندہ وہ بھائی ملے
کہ قربان اس عقل و ہمت کے
جو کس نی کمانکو وہان رہ کیا
کہا بھرتہ سی یہ ہنومان نے
کہ ناگہ ہوا وہ جوان آشکار
کہا لونی بھائی سی ای مہربان
دیا اوس دلاور نی لو کو جواب
قضا کھینچ لائی ہی میدان مین
وہ میدان ہمشکل ظلمات تھا
کسیکو نہ آئی تھی صورت نظر
کدی اپنی گھوڑو نسی جب شہسوار
بڑی دیر تک ایک ہلچل رہی
ہوا کی میدانمین جو پایی جنگ
جو کچھ دیر کی بعد آیا تلے
لگائی ارابی پیر اوسنی خدنگ
نئی کام تیرونسی اوسنی کیے
ارابی کی چولین غرض ہل گئین
لیا ہاتہ مین ایک کوہ گران
یہ چاہا سر نوجوان پر وہ کوہ
ہوا پارہ پارہ وہ کوہ گران
وہ لشکر ہوا جب کہ زیر و زبر

ذرا بھی نہ ہشیار پایا اونہین
عبث مینی سمجھا تھا مردہ ہین یہ
تو ہنومنت سی ہو تھے پھر کون تلے
یہ سمجھی ہو تم وہ گئی ہین چلے
یہان پیر گردون نی بھی رہ گیا
صدا کچھ سنی اونکی کان نے
لیے ہاتہ مین خنجر آبدار
یہ فوجین ہین اوس فوج سی بیکنار
سمجھتا ہون اس بحر کو مین حباب
فنا ہونگی فوجین یہ سب ابہین
زحل کا بھی رنگ سبہ مات تھا
فقط کام کرتی تھی آواز پر
پیادہ و پر اسوار بھی راہوار
وہ کثرت ہوئی فوج دل ہل گئی
پڑی سینہ لو پہ اونکی خدنگ
عدو نی کف دست حسرت ملے
ہوئی دیکھکر بھرتہ کی عقل دنگ
زمین پہ ارابی کو چکہر دیے
رہین گھوڑیان خاکمین ہل گئین
سنو اوسکی وسعت کا مجھسے بیان
لگائی ملی خاک مین سب شکوہ
رہا کچھ بھی باقی نہ نام و نشان
نہ تھی ایک کی ایک کو کچھ خبر

جو پانی کو چھڑکا بجای گلاب
ارابی پہ اپنی لٹایا اونہین
وہ دونون دلیرونکا بھی ہی پتا
ہلادینگی وہ قلعہ آسمان
وہ آواز پیدا ہوئی ہولناک
یہ وہ نوجوان ہی کہ تھی جسکی بان
مقامون پر اپنی کمان و خدنگ
نہ تھی اوسمین ایسی دلاور شجاع
جو وہ چند ہواس سی گیا مار کر
ہوئین جنگ مین ناوک اندازیان
سیہ آندھیونکا وہان زور و شور
چھٹی ہر طرف سی جو فیلان مست
لیا گھیر لشکر کو آفات نے
ارابہ مرصع وہ زرین نگار
ہوا پر اوڑالی گئی تیر آہ
زمین سی پھر اوٹھا جو وہ نوجوان
رہی اوسپہ نازل مصیبت گھڑی
جو ٹھہرا ارابہ تو سر پھر گیا
ہنومان کو بھی نہ آئی جو تاب
برابر ہر اک سمت مین چار کوس
کہ ناگاہ اوسنی وہ مارا خدنگ
کیا فوج و لشکر کو اوسنی تباہ
جو تھی جامونت اوسجگہ نامدار

ہوا دور کچھ سر سی غفلت کا خواب
یہان بھرتہ کی پاس لایا اونہین
ہنومان نی اوسگھڑی یہ کہا
یہ تھا نہ تذکرہ اوسجگہ ناگہان
جگر تنگ زمین کا ہوا چاک چاک
شجاعت سی اوسکی بڑہی اتحاد
وہ شمشیر تیغ قضا جسکی تھی رنگ
کہین سورسی بڑہ کی ہی پر شجاع
مددگار رامانا کا اقبال ہی
بلا کی طلسمات جنسی عیان
نہ پہونچی کبھی جسکو ظلمات گور
ہوئی خود بخود فوج جرار سیت
کیا کام فوجونکا ظلمات نے
دم جنگ تنہا بھرتہ او سپہ سوار
رہا حال اوس نوجوانکا تباہ
کہا بھرتہ جاتا ہی تو اب کہان
پھرا آسیا کیطرح سہ گھڑی
بھلیان بھی بھرتہ کا گر گیا
وہ آگی بنا نوجوان کا جواب
وہ محکم کہ الوند ہو پانی بوس
نظر آ گیا اک قیامت کا ڈھنگ
فنا کی دکھائی ہزارونکو راہ
ہوئی وہ بھی زخمی دم کارزار

کسی نے کہی رام سی یہ خبر
یہ احوال سنتی ہی حیران ہوئے
وہ ہمراہ لایا سپاہ گران
سوا اسکے ریچھونکا بھی اژدہام
وہ فوجونکا اس دفعہ تہا اژدہام
تنفر طبیعت کو ہی طول سے
جو میدان مین پہونچی وہ فوج دلیر
کہا یون لیر ونسی ای مہروماہ
نشان وہ کہ دونون ہو کسکے پسر
غضب کے سکہائی ہین جنگی ہنر
کہا ادن جو انون نی کیا اس سے کام
لڑائی کا دلمین جو آہنگ ہو
وہ بولی کہ سیتا کی ہین ہم پسر
سکھایا انہین نے ہی یہ علم تیر
وہی پرورش کے ہوئی ہین سبب
یہ سمجھی کہ میری ہین دونون نہال
اوتاری سر دوش سے جب کمان
طلسمات تیرونکی ہون ایان
کوئی صورت اژدہا بنگیا
کسی سی ہوئی شیر لاکھون نمود
کسی سی وہ جو کین ہوئین آشکار
جو دیکھا سری رام نی حال زار
زمین پر گری کھاکی وہ پیچ و تاب

غنچہ چہارم در بیان خود آمادہ شدن راد...

لڑائی کی پھر تازہ سامان ہوئی
کہ مریخ نی بھی کہی الامان
کسی سمت دیونکا تہا اہتمام
فلک نی بھی دیکھا نہ یہ احتشام
نکیون اشہب کلک کی باگ لے
یہ دونون نظر آئی مانند شیر
تمہین تی یہ کین لڑکی جو ہیں تباہ
بھلا مجھپہ دشمن ہو نا...
مجھی اپنی ادستاد سی...
لڑائی مین بیکار ہین یہ کلام
کرو فوج آراستہ جنگ ہو
نہین باپ سی ہمکو صلا خبر
جہانمین بنایا ہمین بی نظیر
تبرک دی ہمکو زنار اب
بھلا کیون شہ حاصل ہوا ونکو کمال
کیی آہنی تیر او پر روان
کسی سی ہوئی جوش طوفان عیان
کوئی تیر گھر آند ہیونکا ہوا
کسی سی ہنود ار طوفان دود
لہو کی بہی رزم مین آبشار
ہوئین قتل فوجین وہ کام زار
یہ دونون قلا اور ہوئی فتحیاب

بلا یا بھبھیکر...
وہ تہی موج...
ہوئی جمع...
کرون طوا...
او...

کیی ر...
سنو یا المی...
پڑہا یا ہر اک...
سنی رام نی جسکو...
کرین کیا کہ کچھ او رچارہ...
جو انون نی وہ تیر تکری...
کسی سی ہوا دیو باد آشکار
کسی سی عیان آتش شعلہ بار
کسی سی عیان فوج فیلان مست
کیا رزمگہ میں وہ جو کون نی کام
کنارہ کیا جنگ سی ایکبار
جو زیور تہی پہنی سری رام چندر

کسی سی...
کہ جس سی ہوئی فوج...
ہوئی پست وہ فوج میمون...
بنی بیخبر تہی بڑی ہوشیار
کیا تو جوانون نی انکو پسند

پرلونی قبضہ کیا | جو سیتا کی پاس آئی فتحیاب | کیی پیشکش زیور لاجواب

…ور راجہ رام چندر کا لیکر مظفر او منصور اور بیقرار ہونا سیتا جی کا



…سے ٹکڑے جگر
…ون کو کیا غم فی زرد
…ں مین ہوا دلکو بیحد ملال
سری رام جی تھی تمہاری پدر
مٹا ہی دیا راجہ جسرتہ کا نام
یہ بار گنہ سر پر اپنی لیا
سری رام جی جنگ مین گر گئین
دھدمہ تہا دلپر پڑا جال تہا
تصدق کیی آنسوؤنکی گہر

…ری کا
…دن ھنی ناحق کیا
…چاپہ ہماری ہین یہ یاب ہین
غم و رنج سی غیر احوال تہا
لیا اپنی زانو پہ شوہر کا سر

وہ پہچان کر زیور رامچندر
ملی خاک بانوین وی لگین
کہا مان سی فرمائیی مہربان
کیا قتل میدان مین باپ کو
چچاؤنکو اپنی کیا قتل آہ
یہ سنتی ہی دونون ہوئے بیقرار
چلین بیقرار ہی سی سیتا وہان
جو مقتل مین پہونچین سر …
دوپٹہ کبھی منہ پہ چہلتی تہین وہ

آ ال اوسکا سمجھ ہوئین درد مند
تڑپنی لگین جان کہونی لگین
نعم آیا کہا انسی خوشی ہین یہان
گنہگار ناحق کیا آپ کو
گئی جان سی ہفت فوج و سپاہ
کہا ہم نہ سمجھی دم کارزار
ہر اک چشم اشکونسی نہر روان
زمین پر وہ بیہوش آئی نظر
کبھی پاؤن پر آنکھین ملتی تہین وہ

بظاہر تو بیہوش تھی رام چند
کہ وہ پالمیک آگئی ناگہان
جو گھر آئی دیکھا عجب حال زار
خدا نے اونہیں کے تھی قدرت عطا
رکھیشر کی بالکل عنایات تھی
رکھیشر نے سیتا سے پھر یون کہا
نہ ملنے کا جی چاہتا تھا ذرا
کہا پھر رکھیشر نے ای رام چند
کھلا اونکی عصمت کا اب تجھ پہ حال
بلاشک لیا سر پہ بار گناہ
مشیت سے انسان ناچار ہے
بلا اونکو سیتا سے جب را امور
رقم کیا ہوان بخششوں کا حساب
خوشی سے وہ مجلس ہوئی اختتام
سے ہی کشن جی دوارکا کو گئی
ثواب اسکے سننے کا ہی بیشمار

وہ غفلت کیے دونون آنکھونکو بند
سنو اونکی اعجاز کی داستان
خزان باغ حسرت کی ہی سب بہار
لگا کر جو پانی پر افسون پڑھا
یہ چاہا کہ انمین ہو آشتی
نہ مانا تو دونگا ابھی بددعا
مگر بددعا کا بڑا خوف تھا
نہ یہ بات آئی ہماری پسند
لیا سر پہ اپنی گنہ کا وبال
نجات اس سے ہو جب تباہ وہ راہ
یہ دام قضا مین گرفتار ہے
چمن مین اودہ کی پھر آئی بہار
کہ مد نظر ہی مجھے انتخاب
گھرونکو گئی اپنی سب خاص و عام
عزیز اقربا تھی جو گھر سن رہی
کہ خیرات کین اوسنے کئی مین ہزار

ہے نہ بیخبر پر وہ ہوشیار تھے
برن نے دیا جگ کو انتظام
پھری ساری لشکر پہ تیغ قضا
غرض جبسے پھڑکا وہ آب حیات
عبث اونسے پہونچا جو آزار تھا
بھری تھی جو سینے میں دلمین غبار
بہرحال ناچار راضی ہوئے
پڑا عقل مین آپکی کیا فتور
دیا رام نے شرم کہا کر جواب
کہا یون رکھیشر نے ای رام چند
کرو جاکے اب جگ کو اختتام
دیا رام نے جگ کو اختتام
سُنائی جو بیدال نے داستان
گئی تخت گاہونکو سب بادشاہ
سنے صدق دل سے جو یہ داستان
سنی جسنے ہمسن سی کچھ اسکو ہے

کھڑی پاس وہ دونون دلدار تھے
وہان رونق افزا تھی نیکنام
جو گذرا تھا انپے وہ قصہ کہا
ملی عشق کی صدمے سے اسکو نجات
تو اس وجہ سیتا کو انکار تھا
بہت روئی سیتا وہان زار زار
کدورت جو دلمین تھے ماضی ہوا
نکالا جو سیتا کو یون بیقصور
وہ فرماؤتا دور ہو یہ عذاب
نہو دلمین اس رنج سے دردمند
رہیگا نہ باقی عذابونکا نام
ہوئی بید کی رو وہ پوجا تمام
جدشٹر کا بھی دل ہوا شادمان
مکانونکی لی عابدون نے بھی راہ
ملے بعد مرنیکے باغ جنان
زبانسے نہ پھر نام دینی کا لے

اسمید پرب تمام ہوا

خیابان پانزدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی بیاس آسرم پرب و درین پرب پانصد اشلوک ست

یہ دار محن ہی مقام الم
قلم کی زبان پر ہی تازہ سخن
یہ اپنی ہی مطلب کی ہی آشنا
سوا دل جلانی کی آتا نہین
جدائی مین اسکی ہی راحت کمال
چچا کی اجازت پر کرتی تہی کام
فدا گاندہاری پہ تہین دیبی
جدشٹر کو ہر چند تہا اونکا پاس
شہ کوردیدہ کی پیش نظر
نہ کیون اپنہ صندل ہلون صبح و شام
قضا بہی تو بیوقت آتی نہین
جدشٹر کو اسکی نہ تہی کچہ خبر
جدشٹر سی اوس شہ نی اکدن کہا
کہون کیا گذرتی ہین اب دو برس

چمن اول دربیان بی خاستگی خاطر دہرتراشٹ از تعلق دنیا

یہ دنیا ہی بی شبہہ دار المحن
کسیکا نہ کام اس سے ہرگز بنا
کوئی اس سی آرام پاتا نہین
سنو اوس شہ کوردیدہ کا حال
پہونچتی قدمبوس کو صبح و شام
اطاعت پر اونکی تصدق تہا جب
نہ اس عارضہ کو دوا آئی راس
کہا بہیم نی اپنی خم ٹہوک کر
کیا ہی اگر جنگ مینے نہین کام
یہ کیا کیا کسیکو دکہائی نہین

محبت اس عورت سے اچہی نہین
یہ خود حسن پر اپنی مغرور ہے
خدا اسکی صحبت سے رکہی بچی
جدشٹر کو بیٹہی ہوئی تخت پر
نہ کرتی سر مو اطاعت مین فرق
مگر بہیم اوس شاہ کا تہا عدو
نہ تہا بہیم کو نیک و بد کا خیال
یہ بازو وہی ہین بہری زور کے
جو کانون سی شہ نی سنا یہ کلام
سوا صبر کی کچہ نہ پایا علاج

چمن دوم دربیان عزم دہرتراشٹ بسوی صحرا بہر عبادت

سبب عقل ناقص کی یہ خون ہوا
نہین ہی کسی شی کی باقی ہوس

وہ لڑکونکی الفت کا تہا نہ مین جوش
مقرر ہی بس آٹہوین دن طعام

نہایت یہان اوٹ الجہتا ہی دم
وفا کی ہی اسنی کسی سی کہین
یہ قربت سی ہر شخص کی دور ہے
فدا اسپہ ہین جن و انسان سبہی
ہوئی پندرہ سال سنئی خبر
شب و روز دریائی غم مین غرق
سناتا تہا باتین کڑی روبرو
قلم لکہی اکرونکا تازہ حال
جنہون نی مٹائی نشان کورو کے
یقین تہا کہ غم سی ہو قصہ تمام
مکدر رہا اوس گہڑی سی مزاج
چچا کا ہی اس غم سی ٹکڑی جگر
نصیحت کسیکی نہ کی ہین گوش
زمین پر مین سوتا ہون صبح و شام

فقط گاندہاری کو معلوم ہے
کہ سیر بیابان کرون روز و شب
اکیلا مین کرتا نہین ہون یہ کام
کیا آنسوؤن نی جو چشمون مین گھر
کہا ای شہنشاہ نیکو خصال
خدا جانتا ہی مری دل کا حال
ارادہ جو اب ہی بیابان کا
جدائی کا مجھسی نہ اوٹھی گا غم
اوٹھا پھر بتعظیم وہ بادشاہ
غرض گاندہاری کو پہونچی خبر
کہا دلسی ضعف بدن دیکھکر
جو چہرہ کا رخ شہ پہ صندل گلاب
جدشٹر نی کی عرض ای بادشاہ
کہا شہ نی ای میری لخت جگر
اگر مجھسی الفت ہی بیٹا تجھے
سنایا جدشٹر نی سب شہ کا حال
سوا اسکی اب عمر کا ہی زوال
قضا چہتر لگی ہی دو راہ پر
جدشٹر کو القصہ راضی کیا
جو صحرا کی جانیکی رخصت ملی

طبیعت زمانی سی مغموم ہے
بیابانکی میوی فقط کھاؤن اب
بزرگون نی پیدا کیا اسمین نام
بنی صاف فوارۂ مژگان تر
کیا آپ نی دلمین شاید خیال
عزیزونکی غم نی کیا پایمال
تو مین بھی ہون طالب اس احسان کا
فدا آپ پر ہی یہ جاہ و حشم
رہی عرض تا اپنا حال تباہ
ہوئی رونق افزودہ نوحہ گر
کہ سو نعمتین ایسی بیہوش ہیر
ہوا دور کچھ بیہوشی کا وہ خواب
خطاؤن پہ میری نہ کیجی نگاہ
خطاؤن پہ تیری ہی کسکی نظر
اجازت بیابانکی دی مجھے
بیابانکی جانیکا ہی اب سوال
کرو رد ہرگز نہ اونکا سوال
عنایت کری حق تو ہی خوبتر
نکل آیا سب مطلب بادشاہ

غرض اب یہی ہو لگی ہی آرزو
نہین ہی مجھی اسکی بھی فرق چاہ
جدشٹر نی جسدم سنی یہ سخن
بہر سنی لگا ایک باران اشک
کہ ہین اس حکومت سی دل شادمان
اطاعت ہی مدنظر آپکی
سعادت ہو خدمت کی مجھکو نصیب
جو چھیڑی گئی ہجر کی داستان
جو ہفتی سی کھائی نہ تھی کچھ غذا
کہا شاہ کی کم غذائی کا حال
چچا ایک ہفتی سی کھانا نکھائے
شہنشاہ کو اوس سے آیا جو ہوش
ذرا نوش فرمائیے اب طعام
بر آئیگا جبتک نہ وہ مدعا
کہ ناگاہ تشریف لائی بیاس
اونہون نی دیا اسطرح کا جواب
عبادت کو جاتی ہین مانع نہو
لڑائی مین کشتہ ہو شمشیر سے
کہلایا جدشٹر نی اوسدم طعام

اسی شی کی ہی رات دن جستجو
مگر کھاؤنگا یہ بھی ہین گاہ گاہ
لگا دلپہ اک تیر رنج و محن
کہ ساونکی بادل کو تھا جس سے رشک
غم کشتگان سی ہین آزادہ ہون
تمہاری ہی منظور مجھکو خوشی
بیابانمین ہر دم رہو مین قریب
بدر کرپ سنجی بھی آ گئی وہان
وہ بیہوش ہوکر زمین پر گرا
جدشٹر کو سنکر ہوا اک ملال
بھتیجی مری اسطرح چلے اور لڑے
ہوا دور سر سی وہ غفلت کا جوش
کہ تیغ خجالت سی ہوتا ہی کام
نہ لیجاؤنگا مین زبان تک غذا
کیا حاضر بزم نی اونکا پاس
چچا کو تری رنج ہی بیحساب
یہ ہی بید کی رو سی اسکو سنو
کہ جنگل مین جاکر عبادت کرے
کہا آپکا ہے یہ بندہ غلام
ہوا دل شہنشہ کا حد سی خوشی

چمن سوم در بیان نصیحت دہرتراشٹ راجہ جدشٹر را

کہا میری فرزند لخت جگر
رعیت کو دینا نہ ایذا کبھی
رہی راستی پر ہمیشہ نظر

رہی حق تعالی پہ ہر دم نظر
نہ فرزند سی کم سمجھنا کبھی
رہین مشورین مین بھی اہل ہنر

خدا تیرا حافظ نگہبان ہے
بہت سلطنت کا ہی دشوار کام
رہی زاہدون عابدونکی خبر

مددگار ہر وقت یزدان ہے
نہ غفلت کا ہو عدل کا اہتمام
نہو اونکی خدمت مین ہرگز کمی

رہی جنگ مین ہوشیاری تمام
مکان تھا جو اونکی مکانسی جدا
بھرائی ہماری مراد دلے
زرنقد ہر برہمن کو دیا
کہا تمسے کرتا ہون رخصت طلب
بہرحال ہون تمسی امیدوار
مین آفت رسیدہ ہون پیرسال
سنو رحم کا مین سزاوار ہون
نرکھی گا ظلم وستم وہ روا
رعیت نی جسدم سنا حال زار
کوئی میل دل پر نہین آپسے
کیے ہمپر ہرگز نہ ظلم وستم
کوئی شخص آزردہ اوس سی نہین
جو پہونچی ہی یہ نوبت کارزار
اطاعت مین جو کچھ ہوا ہو قصور
قلم کو سمائی ہی صحرا کی بو
ہوئی دور اوس شہ کی رنج وغبار
جدھشٹر سی آکر کہا یہ پیام
مگر اب بزرگ اور لڑکونکی نام
او نہین کا ہی محلکو یہ ملک ومال
مگر بھیم نی سنکے شہ کا پیام
خلاصہ جو کچھ شہ کو منظور تھا
نجومی کہی شاہ نی پنڈوان

چمن چہارم دربیان طلبیدن دہرتراشٹ عابارا

جدھشٹر کو اوس شہ نی رخصت کیا
محل مین ہوئی آپ رونق فزا

دیا بانٹی جانیکی رخصت ملے
توانگر فقیر وگدا کو کیا
ارادہ ہی صحرا نشینی کا اب
قلم عفو کا کھینچ دو ایکبار
ترا غمسی ہے گاندہاری کا حال
گنہ بخش دو مین گنہگار ہون
رعیت نوازی کا ہی بادشا
لگی رونی مانند ابر بہار
نہین ایک بھی دل حزین آپسے
رہی عہد مین اوسکی دلشاد ہم
خدا دی اوسی اب بہشت برین
اسیطرح تھا حکم پروردگار
ملال اوسکا اب کیجی دل سی دور

قلم لکھے احوال پر رنج اب
جو بخشش سی خالی ہوا بادشاہ
اگر مجھسی سرزد ہوئی ہو خطا
قیامت مین پکڑی نہ دامن کوئی
ہوئی قتل فرزند سب روبرو
جدھشٹر کا حافظ ہی اول خدا
یہ کہتا ہون آپ ایک سی مین سنو
کہا ہم بہرحال خشنود ہین
وہ منصف تھا جبر جو ہین بادشاہ
بہرحال اوس سی رضامند ہین
کسیکے بھی دل کو نہ پہونچا گزند
کسیکو نہین عذر کا یہ مقام
حکومت جدھشٹر کی بھی ہے قبول

چمن پنجم دربیان طلب دہرتراشٹ اسباب بیرادہ

کیا ترک دنیا کا دلسی قرار
کہی حکم شاہنشہ نیک نام
دیا چاہتا ہون مین آب وطعام
سنا سب نہین اونکو ہمسی سوال
کہی صاف غصی سی بیجا کلام
جدھشٹر نی اوسکا دیا دس گنا
دیا جو فقیرونکو کیا ہو بیان

پدر کو شہنشہ نی وقت سحر
جو کاتک کی ہی ستر ہوین کو سفر
جدھشٹر نی جسدم سنا یہ پیام
جو کچھ حکم ہو وہ بجا لاؤ نہین
جدھشٹر ہوا سنکے اوس سی خفا
جواہر زرو نقد واسباب ومال
یہ آئین شائستہ سب کچھ کیا

مگر تا ہی غفلت مین شہ کا
وہ سب گاندہاری سی قصہ کہا
رعیت کو فرمایا اکدن طلب
اوٹھائی رعیت کی جانب نگاہ
کہی ہون جو لڑکون نی ظلم وجفا
وہان مدعی ہو نہ دشمن کوئی
بہی چشم تر سے نہ کیونکر لہو
رعیت تم اوسکی ہو وہ بادشا
اطاعت سی اوسکی نہ انکار ہو
دل وجانسی خدمت کو موجود ہین
ملی ہمکو رنج وتعب سی پناہ
عدالت سی ہم لوگ خرسند ہین
کوئی شخص اوس سی نہین دردمند
خدا ہی مددگار انسان کا
نہین ہے اطاعت سے اوسکی عدو
ریاضت کی منظور ہی جستجو
روانہ کیا شکل پیغامبر
تماشا ہی صحرا کا مد نظر
کہا ہون دل وجانسی تنکا غلام
جو درکار ہو جلد پہونچاؤ نہین
کہ بیہودہ باتین یہ بکتا ہی کیا
ہوا آگی انکا خوشی تھی کمال
بہت کچھ غریبونکو صدقہ دیا

بر آمد ہوا گھر سی وہ شہریار	چمن ششم در بیان روانہ شدن دہرتراشٹ بطرف بیابان	جو چلنی کی ساعت ہوئی تھی قرار

روانہ ہونا راجہ دہرتراشٹ کا طرف بیابان کے عبادت کے واسطے بلباس فقیرانہ



غرض پہلی چوکھٹ کو بوسہ دیا
یہ کہکر لیا گاندہاری کا ہاتھ
زن و مرد سب پا پیادہ روان
روانہ جلو مین ہر اک خاص و عام
قلم لکھی اوسوقت کا حال کیا
بدن پر نہ تھا بادشاہی لباس
غم ہجر سی اپنا دامن بھرو
نچھوڑونگی ہرگز مین اونکی قدم
مگر بر کہہ کیت اور سہدیو کو
رہی دُرپدی کا بھی دلمین خیال
رہی پاس اوسکا بھی دلمین مدام
کہا پھر جدشٹر نی مان پھر چلو
کہا سونیتی ہون خدا کو تجھے
نصیحت بزرگانہ جب کر چکی
بدر بھی تھی ہمراہ اونکی روان

پرستش بہی کی اوسکی اور یہ کہا
وہ کنتی ہوئی گاندہاری کی ساتھ
وہان ساتھ تھی طفل و پیر و جوان
کہ چلنا تھا دشوار وہ ازدحام
کہ وہ ہستناپور تھا غمکدا
زبان پر فقط لفظ شکر و سپاس
کرو صبر دل پر یہ پتھر دہرو
رہونگی مین ساتھ اونکی جبتک ہی دم
کسیطرح کا رنج دینا نہو
نہ پہونچی کسیطرح دلکو ملال
ملی روح کو اوسکی آرام و طعام
مجھے اسطرح جیتے بیکس کرو
یہان سونپ تو بھی خدا کو مجھے
ہوئی الوداع اوسکہر دُرپدی
یہانکی ہوئی ختم یہ داستان

بہت تجھسی آرام دلکو ملا
اوٹھایا بیلا کی جانب قدم
خلائق کا انبوہ ہر چار سو
جو بستی کی باہر یہ پہونچا ہجوم
وہانسے کیا سبکو جدا
جدشٹر نی کُنتی سی وسدم کہا
کہا مان نی یہ بات اب دور ہے
نہ کہنا کبھی اسطرح کے کلام
کرن کی یہ دونون پسر ہین بہم
کرن تھا تمہارا جو بھائی بڑا
وہ سب گلشن پانڈو کی گلعذار
کیا مان نی ہرگز نہ کہنا قبول
نہ بھولی کسی وقت یاد خدا
لیے دہرتراشٹ اپنی سنجی کا ہاتھ
کناری کناری لب گنگ کی

نگہبان حافظ ہی تیرا خدا
برستا تھا باران اندوہ و غم
فغان شور غل کا غلو کو بکو
مچی آہ و زاری کی پھر تازہ ہوم
ملے اور اک اک کو رخصت کیا
کہ تھم گاندہاری سی ہو اب جدا
مجھی ہجر کب اونکا منظور ہے
زبان سی نہ لو گھر کی چلنی کا نام
نہ دیکھین کسیطرح شکل الم
شجاعت سی مید ان میں مارا گیا
سخن سنکی رونی لگی زار زار
ہوا دل کا مطلب نہ اونکی حصول
نہ پہونچے رعیت کو ایذا ذرا
ہوا کنتی و گاندہاری کا ساتھ
یہ پانچون مسافر ہر اک چلے

ہوا ایک جنگل مین انکا گذر
بچھونا تہا خاشاک کا خاک پر
عوض فرش کی بستر خار و خس
نہ تہا یاد خالق سی خالی نفس

دل آباد تہا یہ تباہی نہ تہی
فقیری تہی وہ بادشاہی نہ تہی
وہان تہی جو زہاد صحرا نشین
ملاقات کو آئی انکی قرین

وہان رات دن پاس رہنا نہین
حکایات بیدونکی کہنا نہین
ہوئی سب بیابانمین جو انکی
روان پھر ہوا پیشتر قافلہ

یہی تہی وہ یاد الٰہی کی مے
مسافت کو کرتی تہی ہر روز طے
عبادت مین خالق کی شام و سحر
نہ دنیا کی خواہش نہ پروای زر

جو کرکہیت مین جا کی پہونچی یہ سب
وہانکا سنو ماجرا ہمسی اب
وہان شاہ پنجاب سیت جون نام
عبادت مین مشغول ہر صبح و شام

اسیطرح وہ سلطنت چھوڑکر
بیابان مین رہتا تہا شام و سحر
یہ دونون شہنشہ جو اکجا ہوئے
عبادت کی سامان وہ بالا ہوئے

گئی ایکدن دونون بیٹھین سالیس
ہوئی شاد وہ دیکھکر بیٹھیا بس
بتائی ریاضت کی سب انکو وہ
رہی ایکجا دونون عالم پناہ

فقط پوست آہو کا تہا پیرہن
گھلائی ریاضت مین اپنا بدن
وہ راجہ جو تہا شہر پنجاب کا
طریقہ عبادت کا تہا جانتا

بتاتا اس شاہ کو نیک راہ
عبادت مین مشغول شام و پگاہ
ریاضت کی محنت نی لاغر کیا
فقط پوست و استخوان رکھدیا

رکھی پیشتر بھی آتی تہی اکثر وہان
ملاقات سی اونکی تہی شادمان
جو تہی دہرتراشٹ اسطرح تہی بلا
سناتی تہی نارد ہی داستان

جو چھوڑی ہین راجاون نی اپنی راج
کسی شی کی انکو نہین احتیاج
پڑی مرتی پا یٹنگی رودر جشٹر
یہ اور ونکو بخشا یٹنگی رودر جشٹر

شہنشاہ جب سلطنت چھوڑکر
ہوئی جلوہ گر مسند خاک پر
گئی رونق ہستنا پور سب
ہر اک روز اوس شہر کا رنگ شب

حد شٹر کو ہر وقت تہی اونکی یاد
غم و رنج ہر روز حد سی زیاد
اوٹھاتی تہی طوفان وہ چشم تر
دل افسردہ محزون و خستہ جگر

دلی رنج نہ تہا دل کو آرام چین
غم و رنج و آہ و فغان شیخ و روئین
کرن کا تصور اگر آگیا
جھکا غم سے زانو پہ سر آگیا

جو آیا کبھی شکل ابھمنکا دہیان
لبونپر غم و رنج سی آئی جان
عزیزونکا دلمین بندہا جب خیال
کھلے صاف دروازہ ہای ملال

شب و روز اس غم سی رونا تہے
اس اندوہ مین جان کہونا تہے
کبھی دلمین آتا چچا کا خیال
کبہی چشم مین ہو گیا انکا حال

حد شٹر کو اس غم کی آئی نہ تاب
خفا ہو گیا صاف انکہو کا خواب
عیال اور اطفال ہمراہ تھے
لیے عزم قدمبوس راہی ہوئے

ہوئی طی مسافت تو پہونچی وہان
بیابان تہا رشک باغ جنان
ہر اک سمت مین زاہدونکی ہجوم
عبادت کی ہر جا ریاضت کی دہوم

بیابانکی جانور آس پاس
نہ تہا آدمی ہی کچھ انکو ہراس
حد شٹر نی اون سب سی پوچھا وہان
چچا اور مان ہین ہماری کہان

قدمبوس کی ہی تمنا کمال
نظر آئین انکہو انکو اونکی جمال
کہان پاؤن قدمونپہ جو سر دہرون
کہ خاک کف پا کو سرمہ کرون

دیا زاہدون نی یہ انکو نشان
لب گنگ پر ہین نہاتی وہان
جو راجہ ہوئی اوسطرف کو روان
وہ دولت ملی راہ مین ناگہان

جمی تہی زخونپر ریاضت کی رنگ
سرون پر دہرے کوزہ آب گنگ
حد شٹر نی قدمونپہ سر رکھدیا
دل زار کو اونپہ قربان کیا

جو پانی کی کوزی تہی وہ اونکی پاس
لیی اپنی سر پہ مگر دل اداس
وہ غم غنچہ دل شگفتہ نہ تہا
خوشی سی سروکار اصلا نہ تہا

بھری ایک دلمیں ہزاروں الم — پھر حال دنیا میں ہی رنج و غم
جدشٹر کی ہمراہ تھی جو حرم — ہراک شخص چھوتا تھا اونکی قدم
وہاں تھی بڑی زاہدونکی ہجوم — عبادت کی جنگل میں تھا ہر سمت دہوم
ہراک مرد و زن کا بتایا پتا — وہ نا آشنا تھی ہوئی آشنا
رعیت تو سب تم سی دلشاد ہے — اوسیطرح وہ ملک آباد ہے
بدل پاسداری ہی مدنظر — خیال رعیت ہی شام و سحر
ہوئی ختم جب یہ جواب و سوال — جدشٹر نی پوچھا بدر کا بھی حال
عبادت میں مشغول ہوگا کہیں — کبھی آ بھی جاتا ہی میری قرین
برہنہ بدن لاغر و ناتوان — پریشان ہو خاک منہ پر عیان
جدشٹر ہوئی اونکی پیچھی روان — مخاطب ہوی کچھ نہ وہ مہربان
جدشٹر نی ناچار فریاد کی — قدمبوسیونکو ترستا ہی جی
قریب اوس جگہ نخل تھا سایہ دار — بدر نی کیا اوسکی نیچے قرار
جدشٹر جو پہونچی بدر کی قریب — نظر آیا اک ماجرائی غریب
یہ حیرت زدہ آہ رونی لگی — غم و رنج میں جان کھونی لگی
کہ آئی وہاں آسمانی صدا — یہ ہی سوختہ آتش عشق کا
یہ رونا بھی اسپر مناسب نہیں — مکانِ ارم کا بدر ہی مکین
سنایا ہراک کو وہ احوال زار — بنی بزم کی بزم آئینہ وار
نہ آباد زا دل بہر اندوہ و غم — کہ ہے سبکو درپیش راہ عدم

ہراک چشم تھی مخزن اشک آہ — گٹی تک جو پہونچا بحال تباہ
نہ وہ تخت شاہی وہ تاج زر — شہنشاہ رونق فزا خاک پر
جدشٹر کا پوچھا سبھوں نے نشان — کیا حال سنجی نی سبکا بیان
سنو اب شہ کوردیدہ کا حال — جدشٹر سی پہلی کیا یہ سوال
جدشٹر نی کی عرض ای بادشاہ — رعایت کی ہر دم ہی اونپر نگاہ
خدا سی دعا ہی کہ سب خاص و عام — رہیں سلطنت میں مع ہی شادکام
کہا اسطرح اوس شہنشاہ نے — بہت آدمی سی ہی نفرت اوسے
یہی گفتگو تھی کہ آئے بدر — خدا ساز تشریف لائے بدر
ہجوم زن و مرد وہ دیکھکر — نہ آئی بھری پھر اوسی راہ پر
نہ دیکھا اودھر منہ کو بھی پھیر کر — ہوا کچھ نہ انسی وہ اصلا خبر
جدشٹر ہو تمہیں ابھی بدر آئے — نظر لطف کی مجھپہ فرمائے
جدشٹر کی جانب اوٹھائی نظر — رہی کچھ نہ پھر اونکو اپنی خبر
بدر کی فقط جسم کا ہی نشان — رواں ہو گئی صاف قالب سی جان
یہ چاہا جلاؤں میں اس لاش کو — کہ ناحق خراب اوسکی مٹی نہو
جلاؤ نہ اس جسم بیروح کو — یہ خود جل بجھا ہی نہ تم آگ دو
پھر آئی جدشٹر وہاں سی حزین — بنی چادر آب ہر آستین
مگر وہ شہنشہ بہت خوش ہوا — قضا اسکو کہتی ہیں اچھا ہوا
بیابان کی ہیوی کبھی پھر طلب — ہوئی بہرہ ور فیض سی اوسکی سب
وہ باتیں کہیں کام آئیں پھر نجات — ہوئی صبح باتوں میں گذری وہ رات

چمن ہفتم دربیان درخواست دھرتراشٹر از بیاس جی دیدار کشتگان

ہوئی صبح اوٹھی وہ صحرا نشین — کسی شی کی پروا انہیں انکو نہیں
بیاس اتفاقاً نمایاں ہوئے — اونہیں دیکھکر لوگ شاداں ہوئے
بہشت بریں میں ہے اونکا مقام — اطاعت میں ہیں حور و غلمان تمام
جو مغموم دیکھا تو بولی بیاس — کسیطرح دلکو نرکھی اوداس

جدشٹر نی سب انکو دیا — بہت چرم شیر اور جام طلا
ہوئی وہ جدشٹر سی یوں تر زبان — پدر کو ملی قربی وہ نگران
جو وہ شاہ آنکھوں سی معذور تھے — عزیزوں کی اندوہ میں چور تھے
کسیکا نہیں دل زفانی میں گھر — تمہارا قریب آیا وقت سفر

مگر کچھ دنونکی ہی اب زندگی
سنو منزل عمر طی ہو چکی

دل زار میں ہو جواب آرزو
اشارہ ہو لاؤں ابھی روبرو

ہوا ہو نہ جو زاہدونسی ہی کام
میں اوس کام کو آج دون انتظام

کہا اوس شہنشاہ نی ای بیاس
مہیا ہی دنیا کا اسباب پاس

بتا دیجئی پہلے مجکو وہ راہ
ملی باغ جنت یہی دلکو چاہ

سوا اسکے بھیکم کا ہی لڑکونکا غم
ستاتا ہی لڑکونکا بھی کچھ الم

اسی وجہ رہتا ہوں ہر دم ملول
اسی داغ نی دلمیں کھینچا ہی طول

پس مرگ کیا حال اونکا ہوا
بیان کیجیی مجھسے یہ ماجرا

جو کنتی نی اوسدم سی یہ سخن
لگی دل پہ شمشیر یاد کرن

بیاس نکوکار نے پھر کہا
خدا سی ہی اسوقت یہ التجا

جو میدان میں کشتہ ہوئی ہین تمام
عزیز اقربا اور سب خاص و عام

دکھائیں وہ سب تمکو دیدار آج
کھلی وہ خزان دیدہ گلزار آج

کرو غسل گنگا میں تم جاکی اب
ملاقات ہوجائیگی وقت شب

اگر خواب آنکھوں میں آئی بنا
وہ تصویر اپنی دکھانی بنائے

غرض وہ شہنشاہ و ہر مرد و زن
ہوئی شاد سنکے یہ تازہ سخن

چمن ہشتم در بیان دعا کردن بیاس حسب مراد دو بزرگ را

نہا دہو کی فارغ ہوئی وہ تمام
کہ اتنے میں آیا وہان وقت شام

بیاس نکوکارنی کی دعا
کہ ناگہ ہوا شور دریا بپا

مہابھارتہ کی جملہ فوج و سپاہ
عزیز اقربا اور سب بادشاہ

برآمد ہوئی گنگ سی ایکبار
عجب زینت و حسن او زینثار

ہر اک شخص کے ساتہ تہا بدخوان
شجاعت کا اونکی زبان پر بیان

ہوئی دیکھکر یکدگر شاد کام
عزیز اقربا فوج کا ازدحام

جو وہ شاہ آنکھوں سی معذور تہے
بصارت کی اوسوقت طالب ہوئے

بفضل خدا آنکھیں بینا ہوئین
بصارت ملی خودبخود وہ ہوئین

جو آنکھوں سی لوگوں نکو دیکہا وہان
گیا رنج و غم دل ہوا شادمان

ہوا گاندھاری کا بھی رنج دور
ملا اونکی دیدار سی کچھ سرور

پیدا ہونا جملہ کشتگان مہابھارت کا سری گنگا جی سے جز جودہن وغیرہ اور دیدار حاصل ہونا اونکا ہر ایک کو عالم اسباب مین



یہ شادی ہوئی غمزدونکو نصیب
در آئی اوسیطرح گنگا مین سب
در آئی ابھی قانزم گنگ مین
ادہر فرقت ہجر و غم دہ ہو گیا
کبھی دوستونسی جدائی نہو
ہوئی اوس شہنشہ کی سب دور غم
جدشٹر نے رخصت جو پائی وہان
کہا گئے و نہین یہ قدم چھوڑ کر
مگر تمسبکو لازم ہی میری خوشی
خداوند خالق کو سونپا ہے تجھے
ہوا خانہ سلطنت سرفراز
جو اس سانحے کو ہوئی دو برس
مقام اونکا جیدم ہو ہا بحر دوا
غرض بعد اک ماہ کھاتی تہی کچھ
وہ سنجی تہا اس شاہ کی ساتھ ساتھ
قضا لی گئی اک بیابان مین
یہ انسان کی موت اچھی نہین
دیا بادشاہ جہان نے جواب
مجھے حق تعالی پر اب چھوڑ دو
ہوا بادشہ سے جو سنجی جدا
جدشٹر کا سنکے ہوا غیر حال
کہا وہ شہنشاہ بیکس ہوا
نہ آیا کوئی آخر اسوقت کام

نظر آئی سبکو عزیز و حبیب
ہوا غم نصیبونکو رنج و تعب
ملائیگا خالق اوسی رنگ مین
ادہر وصل پر ایک ہی ہو گیا
غم و رنج کی بھی رسائی نہو

بجایا جو گھڑیالیون نے گجر
سحر سنج پھر یون ہوئے نغمہ سنج
ہوئین عورتین سنکے سب شاد کام
سُنی صدق دلسی جو یہ داستان
نظر آ گئی شان اللہ کی

چمن نہم دربیان رخصت شدن جدشٹر از دہرتراشٹ

یہ کی عرض ماںسی کہ اے مہربان
اطاعت تمہاری ہے مدنظر
عبادت مین ہو صرف یہ بندگی
سنو تم بھی سونپو خدا کو مجھے

دل زار کا اب یہی مدعا
دیا مادر مہربان نے جواب
مناسب ہے جانا تجھے اپنے گھر
جدشٹر ہوئے اپنی ماںسی جدا

چمن دہم دربیان سوختہ شدن دہرتراشٹ

تردد جدشٹر کو تہا ہر نفس
ہوا ترک آب و طعام ایکبار
بھر اپنی دہن تک نہ لاتی تہی کچھ
وہ کنتی لیے گاندہاری کا ہاتھ
پڑی جا کے سب آگ کی گاہ مین
خدا آگ سے اب بچائے کہین
مناسب نہین اسقدر اضطرار
جدہر جا ہو تم شوق سے راہ لو
تو کوہ شمالی پہ مجھکو ملا
بڑا ہاسر سے دریا ی رنج و ملال
مددگار اونکا نہ کوئی ہوا
ہو آگ مین جل گئی قصہ تمام

کہ ناگاہ نارد نے آکر کہا
وہ کنتی تھی یاد الٰہی مین غرق
رہی گاندہاری سنو اونکا حال
اسیطرح دیر و نہین جانا اونہین
لگی اوس بیابان مین آگ جب
زبان مبارک سے گر حکم ہو
جو کچھ مرضی حق ہے وہ خوب ہے
عبث ساتھ میرے نہ تم ہو بلا
یہ احوال مضطر سنایا مجھے
ٹپکنے لگے قطرۂ اشک آہ
خدا نے دی تہی جسے سوپسر
غم مادر مہربان تہا فزون

شب وصل آئی قریب سحر
جسے جانا ہو اپنے شوہر کے پاس
در آئین وہی گنگ مین وہ تمام
رہی عیش و عشرت سے دلشاد وہان
ہوئین آنکہین پھر بند اوس شاد کی
نہ باقی رہا دلمین رنج و الم
نہ فقد ہو سے تم ان اپنی مین جدا
مجھے بھی نہین تیری فرقت کی تاب
رعیت پہ رکھنا کرم کی نظر
چچی بھی چھٹی اور چچا بھی چھٹا
عدالت سے تہا دلکو فرقت سیاہ
جو آنکہو نسے منظور تہا بادشاہ
اطاعت مین کرتی تہی اونکی فرق
کبھی نوش کرتی تہی آب زلال
سدا ایسے تہو نہین نہانا اونہین
کہا نشاد وران سخن سنجی نے تب
بچا لیجیو ان آگ سے آپ کو
رضائی خدا ہمکو مطلوب ہے
کریگی یہان آگ جنگل کو خاک
بتا اون جلونکا بتایا مجھے
زمانہ نظر آیا بالکل سیاہ
سپاہ گران طاقت و زور و زر
جہانسے گئی وہ بحال زبون

زمین سی فلک جسکو اوٹھا لے گیا
وہ بیکس غریب اسطرح جسی جلی

قیامت کا ماتم ہوا اک بپا
جدہشٹر کا حد سی بُرا حال تہا

رہ حق مین کنتی ہوئی ہی فدا
ملیگا اوسی وہ بڑا مرتبا

چلو آب دو اونکی روحونکو آب
کرو دلسی تم دور رنج و تعب

بہت بادشاہانہ خیرات کی
مناسب تہی اسوقت جو بات تہی

ہی اس مراتب کی وہ پیشوا
قلم لکہی تفصیل اب وسکی کیا

ہوئی منتشر شہر مین یہ خبر
ہر مکان صاف ماتم کا تہا

جو ناردنی دیکہا یہ حال تباہ
کہاین شہ دودلمین تم غم کو راہ

ہوا ہو کہ سبکو جو کمتر نصیب
دکہائینگی اب اونکو جو ہین نصیب

جدہشٹر جو آئی لب گنگ پر
ہوا ایک جا اوسجگہ گہر کا گہر

ججتس اوسجگہ کارپرداز تہی
شہنشہ کی فرزند ممتاز تہی

جو گذرا جدہشٹر پہ یہ سانحا
لڑائی کو اٹہاروان سال تہا

بیاس آسرم پرب تمام ہوا



خیابان شانزدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی موسل پرب و درین پنج سہ صد اشلوک ہست

چمین اول دربیان ظہور اسباب تمام شدن سلطنت پاندوان

ترقی جہان ہی ہان تہی زوال
مخالف نہ دشمن نہ کوئی عدو
وہ ہوتی تہی ظاہر وہان بدشگون
نشان قافلی کا نہ تہا آشکار
دل زار مین سبکی اندوہ وغم
جدشٹر کی دلکو ہوا انتشار
وہ سارن جج بسدیو کا تہا پسر
بنایا اوسی سوانگ اسنی وہ تن
چلی اوسکی ہمراہ پیرو جوان
جو سارن اسی لیگیا اوسکے پاس
جنی گی یہ کیا ہے کہیجے آشکار
یقین ہی یہ آہن کا دستہ جنے
ہوئی یہ خبر کوچہ برزن مین فاش
ہوا جبکہ اوسدن کا دن دوسرا

گہٹا جب ملا ماہ نو کو کمال
طبیعت تردد سی تہی ایکسو
کہ انجام جسکا بلا شک زبون
نمایان مگر ایک گرد وغبار
دکہائینگی یہ بدشگون کچہ الم
طبیعت نہایت ہوئی بیقرار
طبیعت سی پیدا کیا ایک شر
منگا کردیا جو لباس زنان
چپ و راست تہا مجمع کودکان
کیا اسطرح مضحکہ پی ارس
جو بیباک تہی بولی وہ ایکبار
کہ جانون یہ بیٹ جاؤ دوانکی نے
کلیجہ ہر اک کا ہوا پاش پاش
تو اک دستہ آہن کا پیدا ہوا

جدشٹر کو گذری چہتیس سال
عدو تہی فقط گردش آسمان
ہوا سی برستی تہی آتش کبہی
کہ چہپتا تہا جس سے رخ آفتاب
کہ ناگہ سنی دوارکا کی خبر
مفصل وہانکی سنو داستان
پسر سانت تہا جو سری کشن کا
حقیقت مین وہ مرد عورت بنا
رکہیشر یہ رونق فزا تہی جہان
زن حاملہ دوان سبہی گلعذار
یہ عورت نہین کشن کا ہی پسر
یہ کہکر سخن زاہد عیب دان
کہا کشن نی اسکا چارہ نہین
وہان اوگر سین ایک تہا ہوشمند

رہا اونکی قبضی مین سب ملک ومال
سنو ہستناپور کی داستان
کہ دہشت سی جلتا تہا پانیکا جی
کبہی اوسپہ ہالی کا تازہ عذاب
ہوئی قتل سب جا دوان یکدگر
گیا آکی اک شخص نے یون بیان
غرض اوسنی پہرپ اوسپہ پہرا
حیا دور کی بیمروت بنا
وہ نا زادہ دریا ساد وعیب دان
برابر ہی پوری مہینون کا شمار
نہ سمجہے ہمسے ہے مضحکے پر نظر
فریب جدشٹر ہوئی سب روان
کہ حکم خدا پر اجارا نہین
یہ تدبیر معقول آئی پسند

یہی حکم آہنگرونکو دیے
بہت طرح سوہن سے اوسکو گھسا
جو آہن کا ٹکڑا مسلم رہا
گیا پیٹ مچھلی کا جو اوسنے چاک
بنایا گیا اوس سے پیکان تیر
مگر اوگرسین نکو نام نے
تن زار کا ہید ہ مانند کاہ
جنی مادہ سگ نی بہی بلیان
خزان ہوتی ہی جادوانکی بہار
لیا صاف اقبال نی منہ کو پھیر
کہا کشن نی سب کو اکدن وہان
ارابہ سوار یکا اور گھوڑیان
ہوئین وہ بہی تیران ہر طرح
بدن خوف سے اونکی تھرا گئے
کہ زنّار دارونکو تقسیم ہو
جو کھانی پہ اوسنی چھڑک دی شکر
تنزل پہ اقبال کا آفتاب
روانہ ہوئی کرکی تسلیم شرم
پلائی وہ بلبھدر جی نی شراب
کہ اس جنتری کو بڑا ہی غرور
جو کسکا پاپ ہوا کام سے آ
نہیں سبحہ اجب کو گشتہ کیا
ہوئی طول باتونمین جب گفتگو

بناؤ اوسی سے سر سارنیت کے
مگر ایک ٹکڑا مسلم رہا
اوسے ایک مچھلی نے چارہ کیا
پڑی اوسکی آنکھونمین غفلت کی خاک
دکھائیگا یہ شان رب قدیر
دیا حکم دارو نہ کوئی پیئے
عصائی جمشید سے چلتی تہی راہ
زبونی کا آثار ہر سو عیان
ہوا اونسی فسق و فجور آشکار
تنزل ہین اب جو چلی کیا ہی دیر
تماشا کرین نیرتھ کا جادوان
زمین سے ہی گئین جانب آسمان
نظر سے چھپی وہ صبا کیطرح
ہوئی صبح سب سیر دریا گئے
وہانکا بیان سانحہ یہ سنو
ہوا کارخانہ سراسر خراب
مرتب ہوئی ایک بزم شراب
ہوئی نشہ مے سے وہ بزم گرم
وہانسے گیا شرم نے پا تراب
شراب شجاعت کا دلمین سرور
نہ تھی برہمنی اوسکے بھری اوسکے سا
ہوا ہر نہین تو تی اوسکا لیا
لڑائی کا سامان ہونہ ہاہر دوسو

بہاؤ اوسی بحر ذخار مین
وہ ریزون سی پیدا ہوئی ایک گہاس
وہ مچھلی پڑی دام صیاد مین
وہ آہن ملا جبکہ صیاد کو
جو اس سانحی کو ہوئی چند روز
اجل شکل انسانمین آئی وہان
شگون بد ہون روز پیرو ہی کار
نمایان ہون جب مادہ گاؤ نسی خر
زمانی کی باتین ہوئین برخلاف
زحل مشتری زہرہ شمس و قمر
یہ تھی گفتگو ناگہان اونکا چکر
جو تھین بیرقین کشن و بلبھدر کی
ہوا اس علامت سے سبکو ہراس
ہوا جادوان کا وہان ازدحام
کہ اوس قوم مین ایک چالاک تھا
برہمن رہے اوس سے محروم سب
پیا پی وہان جام چلنی لگے
چھلکنے لگا بزم مین رنگ مے
کہ ناگاہ ساتک کو سوجھی ہنسی
دیا کرت برمانی بہی یہ جواب
سریکش ساتک سے بولی کہ ہان
جو ساتک نی اوس سے کہا یہ سخن
میان سے تیغین کھچین ایکبار

نمایان نہون خار گلزار مین
لگی جیب پہ پڑیگا وہ سانس
اجل آگئی دست جلاد مین
اوسے دم دیا جا کی حداد کو
فرو ہوگیا آتش غم کا سوز
سراپا سیہ فام تہی الامان
کہ اسسے جو ہی ہوئی آشکار
نظر خیر کی کب ہی انجام پر
بہت قرب پہونچا ہی وقت مصاف
ستارونمین باقی نہین اب اثر
ہوا کی ہوا بس اوسے وقت نذر
کبھی شکل سیمرغ و ہنومنت کی
تعجب ہر اک شخص کو بیقیاس
سری کشن جی نی منگایا طعام
بڑا شورہ پشت اور بیباک تھا
عیان چہرہ کشن جی پر غضب
حیا کی جو پردی تھی جلنی لگی
کسی پر نہ ظاہر تہا آہنگ مے
یہی کرت برماسی کی دل لگی
کہ ساتک کو اصلا نہین ہی حجاب
جواب اس سخن کا یہ دیتی [illegible]
ہوئی آتش غصہ اک شعلہ زن
ہوا گرم ہنگامہ کارزار

جدا جو ہوا کرت برما کا سر
سریکشن جی تھی جو بیٹھی وہان
عجب گھانس مین کاٹ تہا تیغ کا
لیا جادوان نی اوسی جا سی تیغ
کیا بڑیکی بہائی نی بہائی پہ وار
جو دارک بہلیان تہا ہوشیار
سریکشن جی کا سنو حال اب
جو آیا ہوئی آپ اوسپر سوار
کہ ہین سایہ نخل مین جلوہ گر
سہری کشن آئی جو نزدیک تر
جوان جادوانمین تہا نرنام ایک
جد شٹر کو دارک سنائی خبر
کہا جا کی بسدیو سی حال زار
گلستان مین آئی بہار خزان
کیا ہی جو ارجن کو بین نی فلک
کہ ہی اونکی اب زندگی ہی وبال
سریکشن آئی جو بہائیکی پاس
قلم لکھی بلبہدر کی داستان
وہ افعی تہا ہم شکل کوہ عظیم
بیابان مین بیٹھی وہ خستہ جگر
شکاری نی دیکھا کف پا کہین
کف پا کو سمجھا جو اوسی شکار
شکاری نی دیکھا قریب اوسکی جا

ہوئی اقربا اوسکی سینہ سپر
زمانیکے احوال اوپر عیان
مقابل جو آیا دوبارہ کیا
تو چلنی لگی اوس جگہ تیغ بدریغ
ہوئی قتل سب جادوان یکبار
کہا کشن سی ہون مین بھی نثار

کسیکو نہ تھا حکم خالق مین دخل
نمایان ہوئی تھی جو آہن سی گاہ
جو اوس گھانس کے سب ہوئی تیر تہی
رہی کچھ نہ تمیز وقت مصاف
کیا عابدونکی دعا نی اثر
خدا جانی بلبہدر جی ہین کہان

چمن دوم دربیان سوار شدن سریکشن بہ پیدن بلبہدر

تجسس مین بلبہدر کی بیقرار
مگر خشک ہی زندگی کا شجر
ہوئی کچھ نہ بلبہدر زادونسی خبر
دیا کشن جی نی اوسی کام ایک
ہوا دست صیاد سی قتل ہر
کہ ماری گئی جادوان یکبار
مرتب ہوئی بزم زاری وہان
شکیبائی و صبر لازم ہی اب
یہان اب ٹھہرنا ہی دم محال

ہوئی جس گھڑی قطع تہو لیسی
مژہ سی مژہ کو فقط ہی وصال
اوسیطرح آنکھین یہ ہین دونون بند
ہوا گھر کی جانب وہ جلدی روان
ہوئی آپ بلبہدر جی سی جدا
لگا اونکی سینے پہ تیر الم
سریکشن نی سبکو تسکین دی
مری ملین ہی وہ عزیزونکا غم
غرض پاون بسدیو کی جو مر

چمن سوم دربیان گم شدن سریکشن و بلبہدر

شگفتہ ہوا رنگ غنچہ دہان
گیا سوی دریا برنگ نسیم
زمین فرش تہی اور تکیہ شجر
وہ بیعقل تہا دلمین سمجہا نہین
نشانہ کیا تیر سی ایکبار
نہایت ہوا دلمین سیہ ملال

برآمد ہوا اوس کے مار سفید
سریکشن کو اور بھی غم ہوا
وہ زانو پہ رکھی ہوئی ساق پا
کہ ہی کشن کا یہ کف پا نمود
اوسی لوہی کا تہا یہ پیکان تیر
دہرا پاو پر کشن کی اپنا سر

ہوئی ساتک پردمن دونون قتل
سریکشن کی تہی وہ پیش نگاہ
اجل کی سب احوال اوپر کہلے
پدر نی پسر پر کیا ہاتھہ صاف
ہوا صاف لحظی مین وہ گھر کا گھر
کہ اس رزمگہ مین نہین ہی نشان
ارادہ کیا اپنا اوس جا طلب
نظر آئی ناگہ بحال تباہ
خدا جانی کسکا بندہا ہی خیال
نہ دیکھا ذرا جانب کشن چند
حفاظت کری عورتونکی وہان
روانہ ہوئی جانب دوارکا
ہوا عورتونکو بھی اک تازہ غم
کہا مٹتی ہی بات تقدیر کی
نہ ٹھہرونگا اس شہر مین ایکدم
روانہ ہوئی پھر وہ خستہ جگر
دل زار رنج والم سی اداس
نہ رکھی مین نہاکو ہسبار سفید
ہر اک دیدہ اشکو سی پر نم ہوا
بنی رنج و اندوہ مین مبتلا
کہین مہر سی وشتی مین فرود
کہ جس سی ہوئی قتل ہر ناو پیر
و دنا ہم ہو اپنی تقصیر پر

سری کشن جی نی خطاکی معاف — دل اونکا تھا آئینہ مرسی صاف
طرف آسمان کی ہوئی جب روان — ہنی غیرت نور دونون جہان
نہ تھی ایک کو آگی بڑہنی کی تاب — ہر اک نی کیا نور سی یہ خطاب
نمایان ہوئی کشن سی وہ تجلی — تجلی تھی وہ شعلۂ طور کی
مہادیو برہما ہر اک دیوتا — مقامون تک اپنی ہر اک ساتھ تھا
اگر یک سر موی برتر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم
قلم ہی ادب کا یہان پر مقام — زبان آوری کی نہون اب کلام

چمن چہارم در بیان فرستادن جدشٹر ارجن را بدوارکا

یہان لب ہلانا بھی دشوار ہے — کری بات کوئی سو بیکار ہے
یہ راز نہان آشکارا نہین — یہان فہم کا کچھ اجارا نہین
ہر اک دیوتا کو ہی حیرت وہان — کھلا یہ کسی پر نہ راز نہان
کوئی کنہ کو اونکی پہونچا نہین — لگی ایکجا آسمان و زمین
یہان عقل اول کی جلتی ہین پر — لیا چاہیی داستانکی خبر
جو تھوڑا سا باقی ہی احوال زار — قلم اب کری اوسکو بھی آشکار
یہ قصہ جو کچھ تھا وہ طی ہو چکا — رقم سی قلم ہاتھ بھی دہو چکا
جہانمین نہین ہی کسیکو قرار — خزان اس چمن کی ہی آخر بہار
جو تھا اصل مطلب کیا سب رقم — نہ اوٹھا کبھی رزمگہ سی قدم
فقط چار دن کی یہ تھی چاندنی — جدشٹر کی اب جان پر ہی بنی
جدشٹر سی دارک نی آکر کہا — کہ نام و نشان جادوانکا مٹا
مفصل سنایا وہ قصہ تمام — خبر صاف کشتونکی دی نام نام
مٹا دم مین وہ گھر بشکل حباب — وہ سب کارخانہ ہوا نقش آب
پیام سری کشن لایا ہو نہین — بلانیکو ارجن کی آیا ہو نہین
ہوا ہستناپور مین تازہ غم — پھری سبکی گردن پہ تیغ الم
عجب حال تھا مرد و زن کا وہان — کہ چشمونسی دریا ہی غم کا روان
زنون نی پریشان کیی سر کی بال — وہ اندوہ و غم جس سے جینا محال
جدشٹر نہایت ہوئی بیقرار — گیا دل سی اکبار صبر و قرار
روانہ ہوا اب ارجن نامدار — کہ بسدیو کو حد سی ہی انتظار
یہانسی وہ ارجن جو پہونچا وہان — یہ دیکھا کہ گلزار مین ہی خزان
ہر اک سمت ہی شور ماتم بپا — گئی آہ کی آسمان تک صدا
پڑی غور تونکی جو اوس پر نظر — ہوا موج زن قلزم چشم تر
وہ رونی لگین اسطرح زار زار — برستا ہی جسطرح ابر بہار
اوڑی ہوش ارجن کی ہی [illegible] — وہ غم آئی تھی جس سے ہونٹون پہ جان
جو کچھ دیر مین ہوش آیا اوسے — تو بسدیو جی نی سنایا اوسے
کہ گذرا ہی اسطرح کا حال زار — چھپی ہین دل زار مین غم کی خار
مناسب جو سمجھو کرو اوسکا کام — کہ اس گھر کا اب ہو چکا اختتام
مجھی تاب ہی کشن کے اب کہان — قدم ہی ٹھہرتی نہین ہین یہان
ہوئی غم سی اب زندگانی وبال — مجھی ایک دم بھر ہی جینا محال
کہ ناگاہ وارد ہوا برہمن — سنایا یہ ارجن کو تازہ سخن
جو یہ شہر آباد ہے دوارکا — بہا اوسکو طوفان لیجائیگا
مٹے گا کوئی دم مین بشکل حباب — زمین صاف ہو جائیگی نقش آب
مناسب ہی تدبیر اسکی ضرور — زن و مرد سب شہر سے جائین دور
ہوئی آہ و زاری مین شب تمام — نمایان ہوئی صبح مانند شام
یکایک محل سی یہ آئی صدا — کہ بسدیو نی پی شراب قضا
روانہ ہوئی اسوی باغ ارم — ٹرہا رنج پر رنج اور غم پہ غم
غم و رنج سی تلخ تھی زندگی — بسرعت یہ تدبیر ارجن نی کی
کہ تجہیز و تکفین انکی منود — باعزاز و اکرام و رسم منود

جہان کشن جی نی کیا جگ تہا
گیا کشن و بلبہدر کا جملہ کام
بہت مال و اسباب نے رساتہ تہا
دلاور نی ہرچند کہینچی کمان
بر آیا نہ ارجن سی اوسوقت کام
جو دہلی مین آئی وہ سب خستہ جان
محبت کی آتش تہی شعلہ فشان
پسند آئی سنّاسیونکی لباس
اسی وجہ تہوڑا ہوا ہی رقم
طبیعت غم و رنج سی تہی اوداس
عنایت سی تہا اونکی مجہہ پہ رو
جو گذرا ہی احوال پیش نظر
یہی کام تہا اونکو مدّ نظر
کہ پہونچا ہی اقبال کا اب زوال

وہان اونکا گریہ کرم سب ہوا
لٹایا زر و نقد و زیور تمام
مقام آگی پنجاب مین جو کیا
نہ کام آئی اوسوقت تاب و توان
لٹا ہای اسباب و زیور تمام
وہ ماتم کا شور الامان الامان
جلین پانچ کر کہیت مین انیان
کہ اسباب عشرت نہ تہا کوئی پاس
زیادہ الم سی وہ جہتا ہی دم
گئے ایکدن جو قریب بیاس
کہ فیلونکو سمجہا کیا مثل مور
یہ تہا عابدونکی دعا کا اثر
ہوئی جا کی پہر اپنی گہر جلوہ گر
فقط زندگی کا یہی تہا مآل
سنی جبکہ ارجن نی اونکی سخن

پڑی تہی جو وہ لاشۂ جاودان
سریکشن جی کی جو تہین رانیان
کیا رانکو چو ٹٹون نی یہ کام
جو چاہا کہ لی تیغ کو میان سے
ہوا خوب چورونکا مطلب حصول
سنو کشن کی رانیونکا بیان
ہوئین اور سب جا کی صحرا نشین
بہت طول تہا غم کا یہ جانگزا
سنو قصۂ ارجن خستہ جان
مفصل سنایا وہ سب جانگزا
ہوئی تر زبان اسطرحسی بیاس
سریکشن کا تہا جو مطلب بیان
یہ سب قوتین تہین اونہین کے سبب
ہوئی صبح ایام دولت کی شام
روانہ ہوا جلد سوئی وطن

اونہین بہی آئین جلا یا وہان
وہ ارجن ہوا ساتہ لیکر روان
لیا لوٹ اسباب و زیور تمام
کری قتل ہر دزد کو جان سے
دل ارجن ناتوان تہا ملول
کہ سولہ ہزار آٹہہ تہین رانیان
غم و رنج سی دل تہی اونکے حزین
مگر دلکو منظور ہی اختصار
کہ باقی نہ تہی اوسمین تاب و توان
غم کشن سی ہی یہ سینہ فگار
عبث غم سی رہتا ہی دل اوداس
زمین کا کیا دور بار گران
کرو ترک تم بادشاہی کو اب
قریب آئی شب دن ہوا ہی تمام

موسل پرب تمام ہوا

خیابان ہفتدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی جان پرب در بیان سبھا پرب ہفت صد بست اشلوک ست
چمن اول در بیان ترک سلطنت پانڈوان و رفتن بطرف شمال

جدہشٹر کو جا کر سنایا یہ حال
اس اقبال کا کچھ نہیں اعتبار
کبھی اس سے ہی عیش و عشرت نصیب
سنا کشن کا جب جدہشٹر نی حال
پریکہت کا چمکا ہے اتہا جو بخت
سکہائی عدالت کی بہی شستہ نی راہ
دیا اوسکو ارجن نی دہلی کا راج
نہ رکہا دریغ اوسنی ایثار طعام
کیا ترک سب دولت و ملک و مال
تصدق دلو نسی کیی نقد جان
ہوئی شہر سی جس گہڑی یہ روان

کہ ہی اوج اقبال کا اب زوال
کسیکو نہیں ہی یہاں پر قرار
کبھی یہ بتاتا ہی غم کو حبیب
لگا ایک سینی پر تیر ملال
دیا سلطنت کا ادہسی تاج و تخت
رعیت پہ رکہنا کرم کی نگاہ
نکرنا نظر جانب تخت و تاج
رہی درمیان اس امر کا بہی مدام
عوض پیرہن کے درختونکی چہال
بہلا ساتہ اب چہوٹتا ہی کہان
رعیت کا قصہ کرون میں بیان

کہا کشن نی بلبہدر کا جملہ حال
تماشا دکہاتا ہی سب آسمان
کبھی دولت و جاہ دیتا ہی یہ
اوسی وقت دنیا سی دل پہر گیا
ججتسں تہکو کار عالیمقام
نبیرہ جو تہا کشن کا بجر نام
رہی روح ہر جادوان پر نظر
جدہشٹر نی آخر سجکم بیاس
سنو بہائیونکا بہی اب انکی حال
اطاعت میں پانچونکی تہی دوپدی
وہ روتی تہی مانند ابر بہار

ہوا جادوان کا بہی کہر پائمال
گدا ہی کوئی کوئی شاہ جہان
کبھی دیکی پہر چہین لیتا ہی یہ
زر و مال نظروں سی سب گر گیا
وزارت مقرر ہوئی اوسکی نام
رہی پاس الفت کا اونکی مدام
قضا نی کیا صاف سب اونکا گہر
بدن سی کیا دور شاہی لباس
جدہشٹر سی چارونکو الفت کمال
کہ پروا ہی اسباب دنیا نہ تہی
کہ راہی ہوا شہر کا شہریار

چھوڑنا پانڈون کا سلطنت کو اور جانا طرف شمال کے



تلاطم عجب ہستناپور مین
دلونمین مسافر خوشی تھی کمال
مگر ایک کتا بھی ہمراہ تھا
گذر جب ہوا ایک تالاب پر
ہوا صاف ارجن سی لوہتن زبان
اسیوقت پانی مین ڈالی کمان
وہانسی چلی جانب دوارکا
ہوئین شستکی انکھین وہ گوہر فشان
روانہ ہوئی پھر سبھوئی شمال
گذر پھر ہوا اونکا اوس کوہ پر
بدی تھی جہین فریدی کی کل

پریشان سب ہستناپور مین
کسیطرح کا تھا نہ دلپر ملال
رفیقونکی اقلیم کا شاد تھا
الوپیت تھا نام اوسکا مشہور تر
مین آتش ہون وہ مجکو میری کمان
دکن کیطرف پھر ہوئی سب روان
جو پہونچی تو ارجن نی سب سی کہا
زمین پر تھی اشکونکی دریا روان
پہاڑونکا لکھی قلم تازہ حال
جہان پر ہی ریگ روان
ہرانا گمان زندگی مین خلل

زن و مرد طفل و جوان لوحہ گر
بیابانمین دریا کی صدہا روان
چلی جب وطن سی سنو داستان
کیا غسل سبنی جو تالاب مین
اسی آب مین چلکری گشن کا
تماشی تھی ملکونکی مد نظر
یہان دوارکا شہر آباد تھا
ملا آب اشکونکا اوس آب مین
ہمانچل پہ پہلی ہوا تھا گذر
وہانسی لیا چلکی کوہ سمیر
اوسی سب سی ارجن گری تھی فلک چاک

وہ ابر مژہ غیرت ابر تر
زمین پھر گئی کیا پھر آسمان
مسافر تھی مشرق کی جانب روان
نظر آیا اک شخص اوس آب مین
خلاصہ یہ مضمون جو اوسنی کہا
ہوا شہر گجرات مین جب گذر
ہوا پانی پانی بحکم خدا
مسافر جیہون پہونچی پنجاب مین
تماشے پہاڑونکی مد نظر
قضا نی لگائی ہی کیون انکی دیر
دکھائی قضا نی جدائی کی راہ

اجل کی جو سہہ دیونی تی تیر آب
جو ارجن نی کہایا خدنگ قضا

وہ اختر شناسو نہیں تہا انتخاب
فن تیر پر اپنے مغرور تھا

نکل نی گیا پھر جہانسی سفر
جو تہی زور قوت پر ہردم نگاہ

کہ تہی جسن پر اپنی اوسکو نظر
زمین پر گرا بہیم بیجان آہ

ہمین دوم دربیان روانہ شدن راجہ جدشٹر بہ نفس نفیس

جدشٹر اکیلے جو مغموم تھے
سر راہ اندر نمایاں ہوئے
محبت وداع اس جہانکی کرو
جہاں ہو مری بہائیوں کا مقام
تمہارا فقط اونکو ہی انتظار
یہ کتا ہی اسوقت ہیں جو رفیق
شنا جیکہ اندر نی طرفہ کلام
جدشٹر نی جسدم سنی یہ کلام
ہوئی طول آپسمیں جب گفتگو
جو اسدم ہی منظور تھا امتحان
وہانسی چلی پھر بسوئی جنان
جہاں ہیں مری بہائی ہو جاؤں وہاں
کیا پھر جدشٹر نی حق سی طلب

کہیں مہر سی بڑھکی تاباں ہو
چلو سیر باغ جنانکی کرو
عنایت ہو مجھکو وہاں پر قیام
جدائی سی دلمیں بہت بیقرار
سمجھتا ہوں دل سی میں اپنا شفیق
کہا سگ کا ہی خلد میں کب مقام
کہا کیا ہی پھر مجھکو جنت سی کام
وہ شنگ دہرم بنکی ہوا روبرو
ہوئی جامۂ سگ میں صنع رب عیان
ارابہ بشکل ہوا تھا رواں
یہ سنکر وہ نارد ہوئی تر زبان
مراد دلی جلد حاصل ہو اب

جدشٹر سی فرمایا ای تاجور
جدشٹر سے اندر نی جسدم کہا
دیا سنکے اندر نی اونکو جواب
جدشٹر نی اندر سی پھر یہ کہا
بٹھا لو ارابی پہ ای مہرباں
یہ کتا نہ ہرگز وہاں جائیگا
مجھے باغ رضوانکی پروا نہیں
جدشٹر سی بولا وہ عالیمقام
ہزار آفرین ایسی اخلاق پر
کہ ناگہ ہوئی آکی نارد دوچار
یہاں پر کسیکا نہیں اختیار
جہاں تیرے بہائی ہوئی پہنچو وہاں

لیا ساتھ کتنے کو آگے چلے
ارابہ پہ ہو جبکی جلوہ گر
مرے دلکا حاصل ہوا یہ مدعا
ارم میں ہیں سب غیرت آفتاب
دل اس بات سی میر ایکسو ہوا
رفاقت کا اب ہو چکا امتحان
ارم میں نہ تل بھر جگہ پائیگا
جدا مجھسے ہوتا ہی کتا کہیں
میں کتا نہیں دہرم ہی میرا نام
یہاں بھی رہی راستی پر نظر
جدشٹر ہوئی اونسی یہ ہمکنار
فقط اسمیں ہی دخل پروردگار
وہ دوزخ ہوا اور وہ باغ جنان

جان پرب تمام ہوا